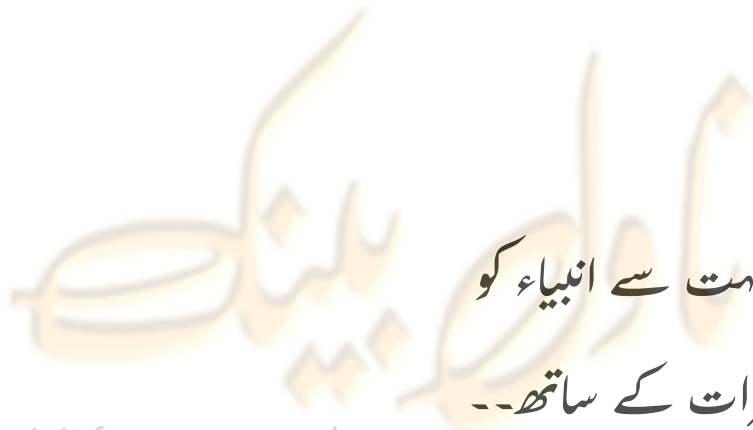


PDF NOVEL BANK

کھف بقلم رابعہ خان مکمل ناول



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور نازل کیا خدا نے بہت سے انبیاء کو
آسمانی کتابوں اور معجزات کے ساتھ۔۔

کہ وہ لوگوں کو بلائیں نیکی کی جانب۔۔

اور روکیں انہیں۔۔ برائی سے۔۔

بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔۔

جو انسانوں کو پیدا کر کے زمین۔۔

میں پھیلانے والا ہے۔۔

اور جو انسانوں کو بہت سی قوتوں کے ساتھ۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

پیدا کرنے والا ہے۔۔

وہ ہی تو ہے جو قابلِ تعریف۔۔

! بہت بلند ہے۔۔

فجر کی پہلی اذان سے قبل ہی اس کے کمرے کی مدھم زرد سی بتی روشن تھی۔ اسٹڈی ٹیبل پر رکھا قرآن لیمپ کی روشنی میں جگمگا رہا تھا۔ اس نے آہستگی سے اس کے ورق الٹے، کمرے کا گہرا مگر پرسکون سا سکوت زخمی ہوا۔ الٹتے صفحات کی آواز کے پار، قرآن سے پھوٹی بہت سی روشنی اس کے چہرے، بال، کھال، روح اور جسم کو منور کر رہی تھی۔ اس نے ایک جگہ رک کر شیطان سے پناہ مانگی اور پھر مدھم، نرم سی دھیمی آواز میں قرآن پڑھنا شروع کیا۔۔

PDF NOVEL BANK

پھر کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اسے اس کا ایمان نفع دیتا، سوائے یونس کی " قوم کے، جب وہ ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا " اور ایک مدت تک ان کو (دنیاوی فوائز سے) سے بہرہ مند رکھا

(یونس: 10/98)

مدھر سی آواز کمرے کی سیاہی میں گھلنے لگی۔ اسی پہر اس کی کھڑکی سے گرتی ٹھنڈی چاندنی کمرے کی فضا میں تحلیل ہونے لگی۔ اس نے اس کی موجودگی محسوس کر کے بھی سر نہیں اٹھایا۔۔ یونہی گردن ذرا جھکا کر مدھر آواز میں پڑھتی رہی۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

"اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے"

PDF NOVEL BANK

اس کی مسحور کن آواز صبح کی جامنی سی روشنی میں بکھرنے لگی تھی۔ رات بھر لوگوں کی سیاہ کاریوں کے باعث فضا میں جما گھٹن زدہ سا احساس اس کی آواز کے ساتھ دھلنے لگا۔

"تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ مومن ہو جائیں۔؟"

(یونس: 10/99)

اس کی جھکی آنکھوں کی خوبصورت پلکیں، رخساروں پر سجدہ ریز تھیں۔ سنجیدہ مگر نرم چہرہ بہت پر سکون دکھتا تھا۔ اگلی آیت پڑھتے اس کی آواز کی ہلکی سی لرزش کے باعث کمرے کی فضا جھنجھنا اٹھی تھی۔۔

حالانکہ کسی شخص کو قدرت نہیں ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لائے اور جو لوگ "بے عقل ہیں ان پر وہ (کفر و ذلت) کی نجاست ڈالتا ہے"

PDF NOVEL BANK

(یونس: 10/100)

کہو کہ دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا کچھ ہے؟ مگر جو ایمان نہیں رکھتے ان کے "لیئے نشانیاں اور ڈراوے کچھ کام نہیں آتے۔"

(یونس: 10/101)

اس کا نرم عربی لب و لہجہ، ساری فضا کو ساکن کیئے ہوئے تھا۔ کمرے میں بہتی اس کی آواز کے باعث خوشبو سی تحلیل ہونے لگی۔ ایسی خوشبو جو قرآن والوں کے رگ و پے سے اٹھا کرتی تھی۔ ایسی خوشبو جو ہر لمحہ، ہر آن اور ہر ساعت قرآن والوں کا احاطہ کیئے ہوئے ہوتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

کچھ لمحوں بعد اس نے آہستہ سے قرآن کو بند کر کے چوما اور پھر اسے ایک جانب کو رکھ دیا۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور پھر چند لمحے دعا کرنے کے بعد وہ اسٹڈی ٹیبل سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ گہرے سبز رنگ کا دوپٹہ اب تک اس کے چہرے کے اطراف میں بندھا تھا۔ ٹیبل کے ساتھ ہی زمین پر جائے نماز بچھی تھی۔ وہ آہستگی سے اٹھ کر جائے نماز پر آکھڑی ہوئی۔ فجر کی پہلی اذان کی دبی دبی سی آواز کمرے میں سنائی دینے لگی تھی۔ اس نے اذان ختم ہونے کا انتظار کیا اور نیت باندھ لی۔۔

اس کے ہر پڑھے جانے والے لفظ کے عوض نیکی لکھی جانے لگی تھی۔ کیونکہ وہ، وہ تھی۔۔ جو پہلوں میں پہل کیا کرتی تھی۔۔۔

visit for more novels:

www.urduNovelBank.com

"اقبال کی مہندی اسی ہفتے ہے ناں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

ناشتے کی گول میز پر عابد صاحب کا پورا گھرانہ براجمان تھا۔ سربراہی کرسی پر عابد صاحب بیٹھے اخبار تہہ کر کے رکھ رہے تھے اور ان کے ساتھ ہی رامین بیٹھیں تینوں بیٹیوں کو لتاڑ رہی تھیں۔ ان کی صبح صبح کی ڈانٹ پھٹکار معمول کا کام تھا اسی لیے بچیاں اور شوہر صاحب اثر لیتے بغیر ناشتے میں مشغول رہے۔۔

"جی بچے۔۔ اسی ہفتے ہے اس کی مہندی۔۔"

ایک نوالہ منہ میں رکھ کر نفاست سے چباتے ہوئے انہوں نے جواب دیا۔ مانو ردا اور شہزا کی تو بانچھیں ہی کھل گئیں۔ بے داغ سے سفید کلج ڈریس میں وہ دونوں اونچی پونی ٹیل بنائے کلج کے لیے تیار لگ رہی تھیں۔

مہمان کب تک آئیں گے عابد۔۔؟ ظاہر ہے سب مہمان اب زاہد بھائی کے گھر تو

"نہیں ٹھہریں گے ناں۔ کچھ کا انتظام تو یہاں بھی کرنا پڑے گا۔"

PDF NOVEL BANK

عابد کے سامنے رکھے کپ میں چائے انڈیلتے انہوں نے فکر مندی سے کہا تو عابد صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

جی بیگم کچھ مہمان تو یہاں بھی رکھیں گے، لیکن زیادہ بھیڑ نہیں ہوگی۔ سب کے گھر "تو شہر ہی میں ہیں، بس صائمہ اور بڑے بھائی جان آئیں گے۔ تمہیں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

"ارحم بھائی بھی آئیں گے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایک دم ردا نے بہت چمک کر سوال کیا تو رابیل کے حلق میں نوالہ اٹکا۔ اس نے بے اختیار پانی کا گلاس منہ کو لگایا تھا۔۔

بالکل آئے گا، بلکہ ہمارے ہی گھر ٹھہرے گا وہ۔ اس گھر کا ہونے والا داماد ہے۔"

"سارے ارمان پورے کرنے ہیں میں نے اس پر

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رامین کو اپنا اکلوتا داماد بہت پسند تھا۔ وہ صائمہ پھپھو کا بیٹا تھا اور رابیل کا پچھلے ایک سال سے منگیتر بھی۔ اسی لیے اسے ہونے والے دامادوں والا خاص پروٹوکول دیا جاتا تھا۔ رابیل نے مسکرا کر ردا اور شزا کے شرارتی چہروں کو دیکھا تھا۔ وہ دونوں اس کی جڑواں بہنیں تھیں۔۔ اس سے ایک سال چھوٹیں۔۔

"بس اب خیالی پلاؤ پکانا بند کر دو اور شرافت سے کلج جاؤ۔۔"

visit for more novels:

اس کے مسکراہٹ دباتے بہت جلد سے تبصرے پر دونوں نے بد مزہ ہو کر دیکھا تھا اسے۔ سیاہ عبائے اور سیاہ ہی حجاب میں وہ اس اترتی صبح میں دمک رہی تھی۔ اس کی گہری کتھڑی سی آنکھوں میں نرم سی شرارت تھی اور لب بہت دھیمی مسکان لیے ہوئے تھے۔

PDF NOVEL BANK

رابی تو ہمیشہ ایسے ہی کرتیں ہیں ہمارے ساتھ۔ جہاں ذرا سا موڈ اچھا ہو جائے وہیں پر"

"اپنی جلی باتیں لے کر سارا موڈ خواب کر دیتی ہیں۔۔"

"ٹیلنٹ ہے یہ بھی۔۔"

اس نے مسکرا کر جوس کا گلاس رکھا اور بیگ کندھے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"رابیل۔۔ کب تک آؤ گی تم۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں۔۔ کیوں۔۔؟ اپنے وقت پر ہی۔۔"

وہ جو جانے ہی لگی تھی رابیل کے سوال پر رک گئی۔

PDF NOVEL BANK

بیٹا ذرا جلدی آجانا گھر۔ تمہارا مہندی کا ڈریس نہیں سلا ہے اب تک اور درزی کو ناپ " بھی دینا ہے تمہارا۔ اور شہزاد مجھے بتا رہی تھی کہ تمہاری تیاری بھی ادھوری ہے شادی "اکی۔۔"

اس نے کوفت سے گہرا سانس لیا۔۔

ماں میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں آپ کو کہ میرے پاس فی الحال بازاروں کے چکر " لگانے کا وقت نہیں ہے۔ آپ شہزاد کو لے جائیں اپنے ساتھ میرا اور اس کا سائیز بالکل ایک ہے۔ اور جوتا بھی اپنی پسند سے لے آئیے گا۔ کیونکہ میرا اور ہم تینوں کے جوتے کا "سائیز بھی ایک ہی ہے۔۔"

چٹکیوں میں مسئلہ حل کیا تھا اس نے۔ رامین نے گہرا سانس لیا۔

PDF NOVEL BANK

پھپھو آنے والی ہیں تمہاری۔۔ کچھ تو تیاری رکھو اپنی تم۔۔ لڑکیوں کو دیکھو سسرالیوں "
"کے لیے کیا کیا جتن کرتی ہیں اور ایک تم ہو رابی۔۔"

اس کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔ کیا بحث پھر سے اسی طرف کو جارہی تھی جہاں اسے ہمیشہ سے تکلیف ہوتی تھی۔ ایک پل کو عابد نے بھی اسے چہرہ اٹھا کر دیکھا تھا۔۔

"میں۔۔ میں اور کیا تیاری کروں ماں۔۔؟ سب کچھ تو ہے میرے پاس۔۔"

visit for more novels:

لیکن تمہارا یہ دوپٹہ۔۔ مجھے اس سے بہت الجھن ہوتی ہے۔ نماز قرآن تک تو سب "
ٹھیک ہے رابیل لیکن اس قدر شدت پسند ہونے کی کیا ضرورت ہے۔۔؟ پچھلے مہینے
ہی تمہاری تصویر جب صائمہ آپی نے دیکھی تھی تو سب سے پہلے یہی پوچھا تھا کہ اس
نے یہ دوپٹہ کیوں باندھ رکھا ہے سر پر۔۔ تب تو میں نے بات ٹال دی لیکن اب تم کیا
"کرو گی۔۔؟ اب کیسے جواب دو گی ان کے سوالوں کا۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

صبح ہی صبح جانے کیوں اس کا دل ان باتوں سے عجیب ہونے لگا تھا۔ اس نے چند ہی مہینے پہلے انٹر کے امتحانات کے بعد کی چھٹیوں میں مدرسہ جانا شروع کیا تھا۔ تب وہ حجاب نہیں لیتی تھی مگر پچھلے مہینے سے وہ حجاب بھی لینے لگی تھی۔ اور اپنے گھر والوں کے ہر دفعہ کے ٹوکنے پر اب کے وہ انہیں جوابات دیتے دیتے تھکنے لگی تھی۔ اس نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔۔۔ بس۔۔۔ فل اسٹاپ۔۔۔ اس بات کے بعد بھلا کسی اور تاویل کی گنجائش رہ جاتی ہے۔۔۔؟ لیکن وہ تھے کہ سمجھتے ہی نہ تھے۔ اور کچھ لوگ ہوتے ہیں جو کبھی نہیں سمجھتے۔۔۔

visit for more novels:

ماں میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں آپ کو اور اب دوبارہ کہہ رہی ہوں کہ حجاب اب "میرے ڈریس کوڈ کا حصہ ہے۔ میں نے اسے کسی بھی مقصد کے تحت لیا ہو لیکن اب "میں اسے اپنے سر سے نہیں اتار سکتی۔ میں یہ نہیں کر سکتی ماں۔۔۔"

آخر میں جانے کیوں اس کی آواز لرز سی گئی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں تو کیا ہوا اگر چھوڑ بھی دو۔ میں نے کتنی ہی لڑکیوں کو دیکھا ہے۔ وہ حجاب کیا" نقاب تک لے کر دوبارہ سے اپنی نارمل روٹین پر آجاتی ہیں۔ ایک تم ہی اس قدر شدت "پسند بنتی جا رہی ہو۔۔"

ان کی بات پر اس کا دل کانپا۔ ایک دفعہ رب کا حکم اوڑھ لینے کے بعد کیا وہ اس کو اتار لینے پر قادر تھی۔؟ کیا وہ یہ کر سکتی تھی۔۔۔! کیا وہ لوگوں کی خوشی کی خاطر اللہ کو ناراض کر سکتی تھی۔ اس نے کمال ضبط سے روکے تھے اپنے آنسو۔۔

ماں۔۔ میں نہیں جانتی کہ جو لڑکیاں حجاب لے کر چھوڑ دیتی ہیں وہ کیوں ایسا کرتی" ہیں۔ شاید انہیں حجاب فیسینیٹ کرتا ہو یا کسی خاص وجہ کے تحت انہوں نے یہ خود پر اوڑھا ہو لیکن میں۔۔ ماں میں اسے صرف اللہ کے لیے اوڑھتی ہوں۔ اور میرے لیے "اس وجہ سے بڑی اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔۔"

PDF NOVEL BANK

تو رابی تم کیوں اتنا ایکسٹریم پر جارہی ہو۔۔؟ کیا ہمارے خاندان میں کوئی لیتا ہے یہ " حجاب اور واٹ ایور۔۔ نہیں ناں۔ تمہیں بھی ہمارے ساتھ ساتھ چلنا چاہیئے ناکہ یوں "اپنی ڈیڑھ لیٹ کی مسجد بناؤ۔۔"

شزا کے اکتا کر کہنے پر اسے جانے کیوں بہت اندر تک تکلیف ہوئی تھی۔ کتنی ہی بار پچھلے مہینے سے وہ اس موضوع پر ان کے ساتھ بحث کر چکی تھی۔۔ انہیں سمجھا چکی تھی۔۔ لیکن نہ جانے کیوں اس بحث کے آخر میں ہمیشہ اسکا دل زخمی ہو جایا کرتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"رابیل تم۔۔"

"تم جاؤ رابیل۔۔ دیر ہو رہی ہے تمہیں۔۔"

عابد صاحب نے یکدم رابیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر انہیں روکا اور اسے جانے کے لیے کہا۔ وہ بمشکل سر اثبات میں ہلاتی پلٹی تھی۔ قدم لرز رہے تھے اور طلوع ہوئی صبح اس

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کے آنسوؤں کی نمی سے بھینگنے لگی تھی۔ وہ کمزور نہیں تھی لیکن انہیں وضاحتیں دیتے دیتے اس کا وجود ہلکان ہونے لگا تھا۔ کچھ اس کی طبیعت حساس تھی اور کچھ اس کا مزاج بھی نازک تھا۔ ذرا سا کوئی اس کے لباس پر کچھ کہہ جاتا تھا تو وہ بے چین ہو جاتی تھی۔ اور اب تو حال یہ تھا کہ اسے ہر وقت کے بحث و مباحثہ کا نشانہ بنایا جانے لگا تھا۔ وہ کیوں نہ اس رویے سے زخمی ہوتی۔۔

کیا کرتی ہو تم۔ پتہ بھی ہے کہ کتنی حساس ہے وہ۔ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر رو جاتی۔"

"! ہے پھر بھی ہر دفعہ کیا تمہارا اس بحث کو اٹھا لانا لازمی ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے دور جاتے قدموں نے بھی عابد کے جملے کی بازگشت کو اس کی سماعت سے محفوظ نہیں رکھا تھا۔ لیکن ابھی پیچھے مڑ کر دیکھنے کا مطلب تھا بہت سارا رونا۔۔ اور ان کے سامنے رو کر وہ کمزور ہرگز بھی نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

صائمہ آپنی کی عادت کا پتہ نہیں ہے ابھی آپ کو عابد۔ انہیں اس طرح کی لڑکیاں " بالکل نہیں پسند۔۔

اس نے پتھریلی روش پر چل کر گیٹ عبور کیا اور گھر کا دروازہ پار کر کے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ صبح کی ٹھنڈی، خاموش سڑک پر اس کے بھیگتے رخسار چمک رہے تھے۔ اس نے اس بے داغ سے پانی کو بہنے دیا۔

کیا ہوا جو پھپھو کو ایسی لڑکیاں نہیں پسند تو۔ اس نے پھپھو سے تو شادی نہیں کرنی۔ اور جس سے کرنی ہے وہ ایک انتہائی سمجھدار اور اچھا سا انسان ہے۔ کھلے دل اور اچھی سوچ کا مالک۔۔ وہ اسے ضرور سمجھے گا۔ اس کی طے کردہ حدود کا احترام کرتے ہوئے وہ ضرور اس سے اتفاق کرے گا۔ اور اگر اتفاق نہ بھی کرے تو وہ یوں اسے لوگوں کے درمیان رسوا نہیں کرے گا۔۔ ہاں وہ ایسا نہیں کرے گا۔۔

PDF NOVEL BANK

ٹھنڈی خاموش سڑک پر چلتے جانے کیوں اسکے دل کے بوجھ بے ساختہ ہی سرکنے لگے
تھے۔۔

وہ ابھی ابھی مدرسہ سے آکر صرف بیڈ پر بیٹھی ہی تھی کہ اسی پہر کسی نے اسکے کمرے
کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس نے چونک کر چہرہ اٹھایا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "راہیل۔۔ میں ہوں ارحم۔"

پرسوں ہی اقبال کی مہندی تھی اور مہمانوں کی آمد ان کے گھر شروع ہو چکی تھی۔
صرف ان کے ہی کیا ان کے عین سامنے بنے زاہد چچا کے بنگلے میں بھی خوب چہل پہل
تھی۔ صائمہ پھپھو آج صبح ہی آئی تھیں اور اس نے سلام دعا کے بعد مدرسے کی راہ لی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تھی۔ اسی لیے اس کا صرف ان سے سامنے ہی ہوا تھا۔ اور اب ارحم اسکے دروازے پر دستک دے کر اسے بلا رہا تھا۔۔

اس نے بے اختیار سنگھار آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔ کندھے سے قدرے نیچے کو گرتے اس کی آنکھوں کے ہم رنگ بال چہرے کے اطراف میں بکھرے تھے۔ ایک نظر اس نے بیڈ پر گرے دوپٹے پر ڈالی۔

ایک بار پھر دروازہ بجا تو اس کے خیالات کی بہتی رو ٹھہری۔ اس نے گہرا سانس لیا اور بیڈ پر بکھرا دوپٹہ اٹھایا۔ دروازے تک جاتے جاتے وہ اسے اپنے چہرے کے گرد لپیٹ چکی تھی۔ ایک بار پھر دستک ہوئی تو اس نے دروازہ کھولا۔ سامنے وہ کھڑا تھا۔

لائٹنگ والا کرتا زیب تن کئے اپنے ازلی نرم سے انداز میں مسکراتا ہوا۔ ہمیشہ کی طرح! ہینڈ سم۔۔

PDF NOVEL BANK

تم کیا کر رہی ہو کمرے میں بیٹھ کر۔۔؟ دھولکی ہے چلیو کے گھر۔۔ تم نہیں چل " "رہیں۔۔؟

اس نے بے اختیار تھوک نگلا۔ دل دھڑک رہا تھا اور ہونٹ آپس میں مس کرتے وہ عجیب سی ہچکچاہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔ ارحم نے اسے بغور دیکھا۔۔

"تم۔۔۔ نہیں چل رہیں۔۔؟"

visit for more novels:

"نہیں۔۔ وہ۔۔ ارحم آپ جادیں، میں۔۔ مجھے تھوڑا کام ہے۔۔"

"کیسا کام۔۔؟"

وہ۔۔ دراصل میں نے ابھی چند دن پہلے ہی ایک اسلامک انسٹیٹیوٹ میں داخلہ لیا ہے۔ "اب آپ تو جانتے ہیں وہاں کتنا کام ہوتا ہے۔ بس مجھے اسائنمنٹس بنا کر جمع کروانے ہیں

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اسی لیئے نہیں جاسکتی ڈھولکی میں۔ آپ جائیے، ردا اور شہزا دونوں جارہی ہیں۔۔ یقیناً آپ
"کو بور نہیں ہونے دیں گی۔۔"

ایک رسمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر اس نے بات ختم کی تھی۔ ارحم کے تاثرات
یکدم عجیب سے رنگ میں ڈھلے۔

"تم جانتی ہو کہ تمہاری کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا۔۔"

visit for more novels:

رابیل کا دل یکدم زور سے دھڑکا۔ لیکن یہ سامنے والے کے رومانوی لہجے کے زیر اثر
نہیں دھڑکا تھا۔ اس کا دل بے ساختہ خوف سے دھڑکا تھا۔ سڈی ٹیبل پر رکھی کتاب
کی چند آہتیں لمحے بھر کو چمک کر ماند ہوئی تھیں۔ اس نے دروازے کی چوکھٹ کو زور سے
تھاما۔۔

"سوری ارحم میں نہیں آسکتی۔ آپ جاسکتے ہیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

"لیکن۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ تم وہاں سے آکر بھی بنا سکتی ہو اپنے اسائنمنٹس۔۔۔"

واقعی۔۔۔ کیا وہ واقعی نہیں سمجھا تھا کہ وہ ڈھولکی میں کیوں نہیں جا رہی۔۔۔؟ وہ سمجھا نہیں تھا یا پھر سمجھ کر بھی انجام بن رہا تھا اسے جواب دینے میں وقت لگا۔۔۔

"کام کچھ زیادہ ہے ارحم۔۔۔ میں سچ میں نہیں جاسکتی۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "تھوڑی دیر کے لیے بھی نہیں۔۔۔؟"

اس نے ایک پل کو رک کر اس قدر آس سے پوچھا کہ رابیل کو منع کرنا بہت ہی غیر مناسب لگا۔ کیا وہ چند پل کے لیے بھی نہیں جاسکتی۔۔۔ بس چند لمحوں کے لیے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے لمحوں میں فیصلہ کر کے اثبات میں سر ہلایا تو ارحم کے چہرے پر جذبات کے رنگ ہی رنگ بکھر گئے۔ وہ بے اختیار ذرا سا جھکا تو رابیل یکدم پیچھے کو ہٹی۔

ارے ڈکیوں رہی ہو تم۔ میں تو بس تمہیں قریب سے دیکھنا چاہ رہا تھا۔۔۔ ویس آل۔۔۔"

"اچھا اب جلدی سے آجاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں پھر ساتھ ہی چلیں گے۔۔۔"

ہنس کر بہت ہلکے پھلکے سے انداز میں کہا تو رابیل نے دھڑکتے دل کو بمشکل قابو کیا۔ اسے ارحم کا انداز بہت ناگوار گزرا تھا۔۔۔ بہت سے بھی زیادہ۔۔۔ جانے کیوں اس کے دل پر گرہیں لگنے لگیں۔ دروازہ بند کر کے بے دلی سے وارڈاب کی جانب بڑھتے اس کے اندر بیزاریت حد سے سوا ہونے لگی تھی۔۔۔

سیاہ اور سنہرے رنگ کا گھٹنوں سے نیچے کو لٹکتا فراک زیب تن کیئے، سر پر سیاہ ہی حجاب اوڑھے وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو وہاں صائمہ پھپھو اور رابین پہلے سے براجمان

PDF NOVEL BANK

تھیں۔ اس نے ایک نظر پیچھے سے ان دونوں پر ڈالی۔۔ تیاری دیکھ کر لگتا تھا گویا بس ابھی وہ ڈھولکی کے لیے نکلنے ہی لگی ہوں لیکن کسی وجہ کے باعث انہیں رکنا پڑا ہو۔۔ اور پھر وجہ بھی اسے سامنے ہی نظر آگئی۔

سامنے کے بڑے صوفے پر وہ بیٹھا تھا۔۔ لاپرواہی سے ٹھوڑی کھجانا۔۔ انتہائی بیزار اور کوفت زدہ۔ وہ اس کے سوتیلے تایازاد کا بیٹا تھا۔۔ معاذ احمد۔۔ اس کے دادا نے دو شادیاں کی تھیں۔ بیک وقت دو شادیاں۔۔ پہلی بیوی سے بڑے تایا جان تھے جن کا اکلوتا سپوت ابھی لاؤنج میں بہت بیزاریت سے بیٹھا تھا اور دوسری بیوی سے صائمہ پھپھو کے بعد اس کے بابا عابد اور چچا زاہد جڑواں بھائی تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بڑے تایا جان کا ان سے رشتہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ دادی کے ساتھ شائستہ تائی کی پرانی چمقلش کے باعث وہ اپنے گھر سے دور ہوئے تو پھر وہیں کے ہو رہے۔ نہ ان کا یہاں پر زیادہ آنا جانا تھا اور نہ ہی بابا اور چچا ان کی جانب جانا پسند کرتے تھے۔ درمیان میں کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی لیکن دونوں جانب کی غیر دلچسپی کے باعث ان کے مراسم زیادہ نہ بڑھ سکے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رہا معاذ تو وہ ان کے یہاں بہت کم آتا جاتا تھا۔۔ اس کا رابطہ ان کے گھرانے سے نہ ہونے کے برابر تھا۔۔ اور کچھ اس کا اپنا مزاج بھی کھنچا کھنچا اور روکھا سا تھا کہ وہ ہر کسی کے ساتھ گھلتا ملتا نہیں تھا نہ ہی اسے لوگوں سے لمبی لمبی باتیں کرنے میں دلچسپی تھی۔ رابیل نے اسے ہمیشہ بہت کم بولتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ زیادہ تر وہ خاموش ہی رہتا۔ کوئی اس سے کچھ پوچھ لیتا تو وہ ان کی بات تحمل سے سن کر انہیں مختصر ترین جواب دیا کرتا تھا۔۔ آگے والا مزید سننا بھی چاہتا تب بھی وہ اپنا منہ دوبارہ نہیں کھولتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عابد اور زاہد دونوں میں سے کسی نے اس کے ساتھ روابط رکھنے میں دلچسپی نہیں لی تھی۔ وہ شروع ہی سے اپنے والدین کے ساتھ دور رہا تھا اور اب بھی وہ اسی روایت کو برقرار رکھے ہوئے تھا۔ اسے ان سے مراسم بڑھانے کا کوئی شوق نہیں تھا۔

اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا اور پھر سلام کرتی آگے بڑھ آئی۔ سب کی گردنیں یکبارگی گھومی تھیں۔۔ بیزار سے معاذ نے بھی ایک پل کو سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ اور پھر لمحے بھر کے لیے وہ حیران رہ گیا۔۔ پھپھو تو اسے دیکھتے ہی نہال ہو گئی تھیں۔ اٹھ کر اسے

PDF NOVEL BANK

گلے سے لگایا اور پھر الگ ہوتے ہوئے ملتھے پر پیار بھی کیا۔ وہ خواہ مخواہ اس والہانہ پن پر مسکرانے لگی۔ البتہ اس نے معاذ کا حیران ہونا محسوس کر لیا تھا۔

کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔؟ صبح سے ویٹ کر رہی ہوں تمہارا۔ کہاں تھیں تم۔۔؟ کہاں بڑی؟
"ہو آج کل۔۔۔؟"

بس آپ اب کیا بتاؤں آپ کو۔ سارا سارا دن اپنے کمرے میں پتہ نہیں کونسی کتابیں
"پڑھ رہی ہوتی ہے یہ محترمہ۔۔۔ بلاؤ تب جا کر کہیں باہر نکلتی ہے اپنے کمرے سے۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیوں بھئی۔۔۔ اتنا پڑھنے کی بھی کیا ضرورت ہے تمہیں اب۔۔۔؟"

وہ اسے ساتھ لپٹائے ہی صوفے پر بیٹھیں تو اس نے ایک پل کو مسکرا کر انہیں دیکھا۔۔۔

"پھپھو دراصل میں نے مدرسہ جوائن کیا ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"کیا جوائن کیا ہے۔۔۔؟"

صائمہ کو لگا جیسے انہوں نے کچھ غلط سن لیا ہو۔

"مدرسہ پھپھو۔۔"

اس کے گال بے ساختہ گلابی ہوئے تھے۔ کن آنکھوں سے اس نے معاذ کا چہرہ بھی

visit for more novels:

دیکھا۔ وہ پہلو بدل رہا تھا۔ جانے کیوں۔۔۔
www.urdu-novel-bank.com

مدرسہ جوائن کرنے کی کیا ضرورت تھی بھلا تمہیں۔۔۔؟ اتنے کام ہیں کرنے کو دنیا میں " اور تم اپنا ٹائم یہاں ضائع کر رہی ہو۔ کوئی کورس کیوں نہیں کر لیتیں۔۔۔؟ کسی "انسٹرومینٹ کو بجانا سیکھو، کوئی اور تخلیقی کام کرو۔۔۔ یہ تم کیا کرنے لگی ہو۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

انہیں ایک آنکھ نہیں بھایا تھا اس کا مدرسہ جانا۔ اس نے بمشکل حلق سے تھوک نگلا۔۔
 سینہ تنگ ہونے لگا تھا۔۔ کیا اب انہیں بھی وضاحتیں دینی پڑیں گی۔ یا اللہ نہیں۔۔ وہ
 پہلے ہی ہلکان ہو چکی تھی ان سب کو سمجھاتے سمجھاتے۔۔

پھپھو دراصل وہاں کا ماحول بہت اچھا ہے۔ پُچرز بھی بہت اچھے ہیں اور وہ لوگ قرآن "
 بھی بہت اچھا پڑھاتے ہیں۔ بس اسی لیے جوائن کیا میں نے بھی۔۔ اب وہیں
 "مصروف رہتی ہوں۔۔"

visit for more novels:
 مصروف رہتی ہو یا پھر خود سے لاپرواہی برتی ہو۔ اسکن کو دیکھو کس قدر خراب ہونے "
 لگی ہے تمہاری۔ تم لڑکی ہو رابیل۔۔ اگر تم نے اپنا مکمل طور پر خیال نہیں رکھا تو وہ
 دن دور نہیں جب تم عین جوانی کے وقت میں بوڑھی نظر آنے لگو۔۔ ردا اور شزا بھی تو
 ہیں۔ چھوٹی ہیں تم سے، لیکن سیلف کیئر کی وجہ سے کتنی کھلی کھلی سی لگتی ہیں۔ کچھ
 "ان سے ہی اپنی پرواہ کرنا سیکھ لو۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کے گال ایک بار پھر سے گلابی ہوئے تھے۔ دل کیا بس ابھی بھاگ جائے یہاں سے اٹھ کر۔ ہر کوئی آخر ایک ہی بات کیوں کر رہا تھا۔۔

"پھپھو میں رکھتی ہوں اپنا خیال۔۔"

اس کی منمنابٹ کسی نے سنی ہو یا نہ سنی ہو معاذ نے ضرور سن لی تھی۔ جمبھی وہ دونوں ہاتھ باہم ملاتا آگے کو جھک کر بیٹھا۔ اب کے اس کا چہرہ واضح ہوا۔ سرئی آنکھوں کے کانچ بے حد پرکشش تھے۔ کھڑے نقوش اور آخری حد تک بیزار مزاج۔۔ بلاشبہ وہ بہت وجہ تھا۔ ارحم سے کہیں زیادہ وجہ اور ہینڈسم۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

"ارحم کی انٹرنشپ مکمل ہوگئی پھپھو۔۔؟"

اس نے یکدم سوال کیا تو رابیل سمیت دونوں خواتین نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔ اچھا تو اسے بولنا آتا تھا۔

PDF NOVEL BANK

جی بیٹا بس اب ہو چکی ہے مکمل، حال ہی میں اپنے پاپا کے ساتھ آفس جوائن کیا ہے " اس نے۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر پے در پے پھپھو سے ارحم کے متعلق باتیں کرنے لگا، اس کے بزنس کے متعلق، اس کی عادت و اطوار کے متعلق۔۔ رابیل نے ایک پل کو حیران ہو کر پھپھو کی جانب دیکھا تھا جو کہ اب بالکل بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھیں۔ تو کیا معاذ نے اسے پھپھو کے سوالوں سے بچانے کے لیے بات کا آغاز کیا تھا۔۔

نہیں تو وہ، وہ تھا کہ ٹھیک سے کسی کو جواب بھی نہیں دیا کرتا تھا۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

اس نے ایک بار پھر نگاہ ان سب پر ڈالی اور غیر محسوس طریقے سے لاؤنج سے اٹھ آئی۔ اب اسے ڈھولکی میں جانا تھا۔۔ خدایا۔ اس کا دل ہر شے سے اپنے لگا تھا۔

PDF NOVEL BANK

چند ہی پل ڈھولکی میں بیٹھنے کے بعد جب اسے اپنے اوپر ہر ایک کی اکتائی ہوئی نگاہ محسوس ہوئی تو وہ زیادہ دیر وہاں نہ بیٹھ سکی۔ ماں سے نیند کا بہانہ کر کے وہ گھر چلی آئی تھی۔ اس کی جگہ اب ایسی محفلوں میں ختم ہو چکی تھی اسے اندازہ تھا۔ ٹوٹے دل کے ساتھ اس نے بمشکل خود پر ضبط رکھا اور وضو بنا کر اسٹڈی ٹیبل تک چلی آئی۔ پڑھنے کے لیے لب واکینے لیکن دو آنسو ٹپک کر قرآن کے صفحے میں جذب ہو گئے، کھلے لب لرزنے لگے۔ وہ یونہی خالی خالی سی چند پل جگمگاتی آیات کو دیکھے گئی۔۔

"میرا دل ٹوٹ رہا ہے اللہ۔۔ میں ٹوٹ رہی ہوں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آنسو پھسل کر رخسار پر چمکنے لگے۔ مگر اس نے پھر بھی اپنا سانس ہموار رکھنے کی کوشش کی۔ خود کو دلاسا دیا۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ ایک دن تو سب اسے قبول کر ہی لیں گے۔۔ اسے بس صبر سے اس دن کا انتظار کرنا تھا۔۔ ہاں بس چند دن کا اور صبر۔۔

PDF NOVEL BANK

میرے گھر والے مجھ پر زور ڈال رہے ہیں، خاندان والے مجھے قبول نہیں کر رہے،"
"لوگ مجھ سے بیزار ہو رہے ہیں اللہ۔۔۔ لوگ مجھ سے اکتا کر منہ موڑ رہے ہیں۔۔۔"

ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے تھے۔ دل پر جمے زخموں کے نشان بڑھنے لگے۔ ہر آن اس کا دل
زخمہ ہوتا جا رہا تھا۔ پھر بھی اس نے ہمت کر کے شیطان سے پناہ مانگی۔۔۔ آواز شدت
جذبات کے باعث لرز رہی تھی۔۔۔

کیا میں یہ حجاب چھوڑ دوں۔۔۔؟ کیا میں یہ قرآن چھوڑ دوں۔۔۔؟ کیا میں اللہ کو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چھوڑ دوں۔۔۔؟

اس نے ایک پل کو چہرہ اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا تھا۔ دل لمحوں میں سکڑ کر پھیلا۔۔۔

"اور کہو کہ اے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

مومنون / ۹۸

وہ ان الفاظ پر ساکت رہ گئی تھی۔۔

اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ موجود"
"ہوں۔۔

اس نے بے ساختہ اپنے خیال پر استغفار پڑھا تھا۔ یہ خیالات شیطان کی جانب سے
تھے۔۔ اسے ان سے پناہ مانگنی تھی۔ اسے ہر شر سے اللہ کی پناہ چاہیے تھی۔۔
visit for more novels: www.pdfnovelsbank.com

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہے گا کہ اے رب مجھے"
"دنیا میں واپس بھیج دے۔۔

مومنون / ۹۹

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کی لرزتی آواز ان آیات پر بار بار ٹوٹ رہی تھی۔ اسے دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ اللہ اسے بتا رہا تھا کہ یہ اسکا ایک ہی موقع ہے۔۔۔ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کے کیئے گڑگڑائے گی لیکن وہ دوبارہ یہاں بھیجی نہیں جائے گی۔۔۔ ہاں کسی طویل قطار میں وہ بھی گھٹنوں کے بل بیٹھی اللہ سے بس ایک بار دوبارہ زندگی ملنے کی تاکہ اسے فرمانبرداری سے گزار سکے۔۔۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسناتاٹھی تھی۔۔۔

"تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کیا کروں۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بے ساختہ اس کی ہچکی ابھری۔ آنسو بھل بھل پھسلنے لگے۔ تکلیف رگ و پے میں پھیلنے لگی تھی۔۔۔

ہرگز نہیں ایک ایسی بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہوگا (اور اسکے ساتھ عمل " "نہیں ہوگا) اور ان کے پیچھے برزخ ہے جہاں وہ دوبارہ اٹھائے جانے تک رہیں گے۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مومنون/۱۰۰

میں پناہ مانگتی ہوں شیطان سے اللہ۔۔ میں پناہ مانگتی ہوں اس کی سرگوشی سے۔۔ مجھے میرے خیالات پر نہ پکڑنا مالک۔۔

اس نے ایک لمحے کو رک کر معافی مانگی تھی۔ یہ قرآن تھا۔۔ فرقان تھا۔۔ حق و باطل میں فرق کرنے والا۔۔ حق و باطل کا فیصلہ کرنے والا۔۔ حق و باطل کو واضح کرنے والا۔۔ اسکے پڑھنے والے عام لوگ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ یہ اپنے پڑھنے والوں کو جو بصیرت عطا کیا کرتا تھا اس کا ادراک کرنا ہی بہت مشکل تھا۔ آہستہ آہستہ اس کے وجود میں سکون اترنے لگا۔۔ لرزتا دل سنبھلنے لگا۔۔ بھگیتی آنکھوں کے پار امید سی جگمگائی۔۔

PDF NOVEL BANK

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ وہ ایک دوسرے کو "پوچھیں گے۔۔"

مومنون / ۱۰۱

اسے لگا تھا کہ اب وہ نہیں روئے گی۔۔ مگر وہ ایک بار پھر سے رو پڑی تھی۔ ہاں ایک دن ایسا بھی آئے گا جب اس کے رشتے دار، اس کے عزیز اس کے قرابت دار اسے پہچاننے سے انکار کر دیں گے۔ ایک دن ایسا بھی آئے گا جب مائیں اپنے اولادوں کو بھول جائیں گی۔ کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ ہاں ایک دن ایسا آئے گا۔۔ ایک دن ایسا آنے والا تھا۔ ایسا دن۔۔ جس میں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اس دن ہر نفس کو اپنا بوجھ خود اٹھانا ہوگا۔ ایسے لوگ جو اسے اس بڑے دن میں بھول جائیں گے، ایسے لوگ جو اسے اس افراتفری میں پہچاننے تک سے انکار کر دیں گے، ایسے لوگ۔۔ ہاں ایسے لوگ۔۔ کیا وہ ان لوگوں کے لیے اللہ کو چھوڑنے لگی تھی۔۔ کیا اتنی کمزور دنیا کے لیے وہ اللہ کو چھوڑ دے گی۔۔

PDF NOVEL BANK

اس کے اندر دھارس سی بندھنے لگی۔۔ قرآن اسے اٹھا رہا تھا۔۔ وہ گر گئی تھی۔۔ پھسل گئی تھی۔۔ تھک گئی تھی مگر وہ اسے ہمت دلا رہا تھا۔۔ اسے اس کی کمزوریوں پر رسوا کیئے بغیر وہ اسے خاموشی سے کھڑا کر رہا تھا۔۔ کوئی تھا جو آسمانوں کے پار اس کی جانب!! متوجہ تھا۔۔ کیا اب اسے کسی اور توجہ کی ضرورت باقی رہ گئی تھی۔۔

"تو جن کے پلڑے بھاری ہونگے وہ فلاح پانے والے ہیں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مومنون/۱۰۲

اس کے زخم پانی بن کر بہنے لگے۔ وہ اس کی محبت میں چھم چھم رونے لگی تھی۔ ایک جانب وہ اگر سختی سے کلام کیا کرتا تھا تو عین اسی جانب وہ بندوں کو تھام کر انہیں! دلاسا بھی دیا کرتا تھا۔۔ کوئی اس جیسا آخر تھا ہی کب۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے آہستہ سے قرآن بند کیا اور چہرہ دونوں ہاتھوں میں گرا کر رونے لگی۔ اس کی بلند سسکیوں کی آواز باہر ٹھنڈے پڑے لائونج میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ معاذ جو اسی پہر زاہد چچا کے گھر جا رہا تھا ان سسکیوں پر ٹھہر گیا۔ پھر ایک پل کونگاہیں اس کے کمرے کے دروازے پر پھسلیں۔۔ اور اگلے ہی پل وہ سر ہلاتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔ پیچھے اس کی سسکیاں اب تک سنائی دے رہی تھیں۔۔

اولاد بیک

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com "تم اقبال کی شادی سے خوش نہیں ہو۔؟"

شہزاد جو اس کے کمرے میں کھڑی سنگھار آئینے کے سامنے، تازہ کٹے بالوں پر برش پھیر رہی تھی گویا ہوئی۔ اس نے ایک لمحے کو کتاب سے سر اٹھایا تھا۔

"نہیں تو۔۔ تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اسے شزا کا سوال سمجھ نہیں آیا تھا۔ سنگھار آئینے میں نظر آتے اس کے عکس نے کندھے اچکائے تھے۔۔

ویسے ہی۔۔ تم نہ تو کمرے سے باہر نکلتی ہو اور نہ ہی شادی کے کسی کام میں دلچسپی "لیتی ہو تو مجھے لگا کہ شاید تمہیں اقبال کی شادی سے کوئی مسئلہ ہے۔

رابیل نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خدا کے لیے اپنے اندازے اپنے پاس رکھو۔ پھپھو کی عادت سے واقف ہونا تم۔ اس قسم "کی کوئی بھی بات اگر ان کے کان میں پڑ گئی تو میرا پتہ تو صاف ہی ہو جائے گا۔۔

وہ اس کے جواب پر یکدم اس کی جانب پلٹی تھی۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

یہی تو سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں میں تمہیں۔ کہ تم یہ سب کیا کر رہی ہو۔۔؟ نا تو" تم شادی کے کسی فنکشن میں دلچسپی لے رہی ہو اور نا ہی ارحم بھائی کو ٹائم دے رہی ہو۔ خاندان کی لڑکیاں باتیں کر رہی ہیں تمہارے پیچھے کہ رابیل تو کسی کو منہ ہی نہیں لگاتی۔ ناک اتنی اونچی رکھتی ہے کہ اپنے منگیتہر تک کو نہیں بخشتا۔۔

شہزاد نے گویا اس کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔ اس نے چند پل اسے بے یقینی سے دیکھا۔۔

"لیکن۔۔ ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ تمہاری طرف سے نہیں ہے رابیل۔۔ لیکن ان کی طرف سے پورا ہے سب کچھ۔ تم" کیوں اپنے سسرال کو ٹائم نہیں دے رہیں مجھے نہیں سمجھ آ رہا۔ آخر سوچ کیا رہی ہو تم۔۔؟ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں۔۔؟ کچھ دن پہلے ارحم بھائی اقبال کی ڈھولکی پر مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ رابیل کو کیا ہوا ہے۔۔؟ مجھے اندازہ تھا کہ ان کا اشارہ کس جانب ہے لیکن میں نے بات ٹال دی۔۔ اصل میں کیا چاہتی ہو تم رابی۔۔؟؟

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے پیچھے اتنا سب چل رہا تھا اور وہ بے خبر بیٹھی اپنے اسائنمنٹس بنا رہی تھی۔ یکدم اس کی پیشانی پر فکر چمکی۔ کتاب ایک جانب کو رکھ کر پوری طرح سے شہزاد کی جانب متوجہ ہوئی۔ وہ اب پھر سے بالوں میں برش چلا رہی تھی۔ البتہ چہرہ اس نے رابیل کی جانب موڑ لیا تھا۔۔

اب میں کیا کروں شہزاد۔۔؟ اگر ارحم نے اس بات کو محسوس کیا ہے تو یقیناً پھپھو نے "بھی کیا ہوگا۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بالکل۔۔"

شہزاد کے مہر ثبت کرنے پر اس نے گہرا سانس لیا۔ بہت کچھ ایک ساتھ اس کے اندر جھکڑ کی صورت گھومنے لگا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تو اب میں کیا کروں۔۔؟"

کیا کروں کیا مطلب۔۔؟ بھئی باہر نکلو کمرے سے، شادی کے کاموں میں دلچسپی لو،" لوگوں سے ملو جلو، ڈھولکیاں اٹینڈ کرو، ارجم بھائی اور پھپھو کو خاص ٹائم دو۔۔ تب جا کر "زبانیں بند ہونگی خاندان والوں کی۔۔ اور پلیز رابی۔۔ اپنا یہ دوپٹہ مت لپیٹنا سر پر۔۔"

آخر میں اس نے اکتا کر کہا تو رابیل کے اندر یکدم چھن سے کچھ لٹا۔ اسے شزا کے آخری جملے سے بے حد تکلیف ہوئی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن میں حجاب کرنے لگی ہوں یہ بات تم بھی جانتی ہو اور ماں بابا کو بھی میں نے "بتایا تھا اپنے فیصلے کے بارے میں۔۔"

PDF NOVEL BANK

تو کیا ہوا۔۔؟ پھپھو یا ان کا بیٹا تو اس بارے میں نہیں جانتے ناں۔ اور سچ پوچھو تو تماری " زندگی کا اصل محور تو ارحم بھائی ہی ہیں۔ تمہیں اپنے آپ کو ویسا ہی ڈھالنا ہوگا جیسا وہ "چاہیں گے۔

محور ارحم بھائی ہے۔!! اس نے نا سمجھی سے ایک لمحے کو شزا کی پشت دیکھی۔ ابھی چند دن پہلے ہی تو کسی اترتی فجر میں اس نے اللہ سے کہا تھا کہ اب اس کی زندگی کا محور صرف وہی ہے۔ اب اس کی زندگی صرف اسی کے لیے ہے۔۔ ایسے میں یہ ارحم کہاں سے آگیا۔۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میری زندگی کا محور ارحم ہرگز نہیں ہے۔۔"

اس کا لہجہ سخت نہیں تھا۔۔ لیکن اس میں جما اٹل سا تاثر شزا کو ٹھکایا گیا تھا۔

PDF NOVEL BANK

میں تمہاری بہن ہوں رابی۔۔ اور جتنا میں اس خاندان کو جانتی ہوں تم جیسی بھولی " لڑکی نہیں جانتی ہوگی۔ بھلے ہی تم مجھ سے عمر میں بڑی ہو لیکن کچھ معاملات میں تم بالکل بیوقوف ہو۔ اور میں تمہیں سمجھا رہی ہوں۔۔ کہ تمہیں اپنے فیصلوں کا خمیازہ بھگتنا "پڑے گا۔۔"

"میں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا ہے شہزاد۔"

اس نے بہت کوشش کی تھی اپنی آواز کو مضبوط رکھنے کی۔۔ لیکن کچھ تھا جو اس کی لرزش پر غالب آنے لگا تھا۔۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جو بھی کرو سوچ سمجھ کر کرنا۔ ان بیک ورڈ باتوں کے پیچھے اپنا بنا بنا یا رشتہ خراب کرنا " سراسر بیوقوفی ہے رابی۔ تمہیں اگر اپنا رشتہ بچانا ہے اور بابا کی عزت کو سنبھالنا ہے تو تمہیں پھپھو کی یا ان کے بیٹے کی بات ہر حال میں ماننی پڑے گی۔ تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی چوائس نہیں ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلی تو اس نے سر بے ساختہ دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔ آنسو آنکھوں سے ابلنے لگے لیکن اس نے گہرے گہرے سانس لے کر بہت سا نمین پانی حلق میں اتار لیا تھا۔ یہ تو سفر کا آغاز تھا۔ کیا اس کے آغاز میں ہی رونا شروع کر دے گی وہ۔؟ اور اگر وہ آغاز ہی میں رو کر کمزور پڑ گئی تو منزل تک کیسے پہنچے گی۔؟ کیا منزلوں تک ایسے پہنچا جاتا ہے۔۔؟

اس نے بے دلی سے کتاب ایک جانب کو کی اور بیڈ سے پیر نیچے اتارے۔ اسے ابھی کہ ابھی اپنی بات اللہ تک پہنچانی تھی۔ اسے ابھی کے ابھی نماز پڑھنی تھی۔ ہاں ابھی کہ ابھی۔۔

PDF NOVEL BANK

اگلے دن وہ تھکی تھکائی مدرسہ سے آئی تو دیکھا گھر میں خوب چہل پہل ہو رہی ہے۔
 مہندی میں صرف ایک دن ہی باقی رہ گیا تھا اور اس طرح کی چہل پہل اب یقینی سے
 بات تھی۔ اس نے گردن یہاں وہاں گھما کر ماں کو تلاش مگر وہ اسے کہیں نہیں دکھیں۔
 کندھے پر ٹنگے بیگ کو اس نے اتار کر ہاتھ میں لیا اور پھر جیسے ہی اپنے کمرے کی جانب
 بڑھنے لگی لمحے بھر کو ٹھہر گئی۔ زینوں کے اس پار بنے کمرے سے معاذ نکل رہا تھا اور اسے
 دیکھ کر ایک بار پھر ٹھٹک گیا تھا۔ یہ کمرہ اسے عارضی طور پر الاٹ کیا گیا تھا کیونکہ وہ
 شادی اٹینڈ کرنے آیا تھا۔۔۔ رابیل نے کوفت سے چہرہ پھیرا اور بنا کوئی تاثر دیتے، کمرے
 کی جانب بڑھ گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جلدی سے بیگ بیڈ پر رکھا اور خود کو آئینے میں دیکھا۔ چہرہ بالکل آئینے کے قریب کر لیا۔

کیا اس کے چہرے پر کچھ لگا ہوا ہے۔۔؟ یا پھر وہ دن بدن بد صورت ہوتی جا رہی
 ہے۔۔؟!

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے شفاف چہرے کے اطراف میں سیاہ حجاب بندھا تھا، نیچے سیاہ ہی عبایا اس کے قدموں تک کو چھو رہا تھا۔ ایک پل کو بیچھے ہو کر اس نے اپنا مکمل سراپا دیکھا۔۔

کیا وہ اس عبایا میں عجیب لگ رہی ہے۔؟ اگر وہ عجیب نہیں لگ رہی تو پھر وہ اسے دیکھ کر اب کہ دوسری بار کیوں ٹھٹکا تھا۔۔؟

"استغفر اللہ۔۔"

کیا سوچ رہی ہوں میں یہ۔۔ اللہ نے مجھے اچھی شکل دی ہے اور اس جنگلی انسان کی وجہ سے میں خود پر شک کر رہی ہوں۔۔ اف۔۔ پھر ایک دم یاد آیا کہ اس نے معاذ کو جنگلی کہہ دیا ہے۔۔

"سوری اللہ تعالیٰ۔ میں آئندہ سے کسی کو بھی جنگلی نہیں کہوں گی۔۔"

PDF NOVEL BANK

یہ اس کی بچپن کی عادت تھی۔ کوئی اسے ناگوار گزرتا تھا تو وہ اسے جنگلی کے لقب سے ضرور نوازا کرتی تھی۔ اسے اپنی یہ عادت اب کہ بدل لینی چاہیے۔ اب جب کہ وہ قرآن پڑھنے لگی تھی۔ کیا ایسی ہوتی ہے قرآن کی طالبہ۔۔ کسی کو جنگلی بولنے والی۔۔

بیزار ہو کر اس نے عبایا اتارا اور پھر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔ واپس پلٹی تو اترتی شام کے چھ بج رہے تھے۔ کتھئی بالوں کو تولیے سے جلدی جلدی خشک کیا اور پھر ڈرائیو سے بال سکھائے۔ گیلے بالوں پر حجاب لپیٹنے کا سوچ کر ہی اسے الجھن ہوتی تھی۔ جائے نماز بچھا کر مغرب کی نماز اہتمام سے پڑھی اور پھر جب وہ فارغ ہو کر انگلیوں پر تسبیح گننے لگی تو اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔۔

"آجائیں۔۔"

اگلے ہی لمحے پھپھو دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہی تھیں۔

PDF NOVEL BANK

"ارے پھپھو۔۔ کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتیں۔۔"

وہ آٹھ کر پاس چلی آئی۔

"تم نہیں جاؤ گی ڈھولکی میں۔۔؟"

صائمہ نے مسکرا کر پوچھا تو وہ بھی مسکرائی۔۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
"نہیں پھپھو۔۔ میں تھکی ہوئی ہوں آج بہت زیادہ۔۔ جا نہیں پاؤں گی۔۔"

رابی میں دیکھ رہی ہوں تمہیں، تم دور دور رہنے لگی ہو سب سے۔ جب سب بیٹھے ہنسی "مزاق کر رہے ہوتے ہیں تم تب بھی وہاں نہیں ہوتی ہو۔ لڑکیوں کے ساتھ پارلر بھی "نہیں جاتی ہو۔ کسی چیز میں انٹرسٹ ہی نہیں لیتی ہو بیٹا۔ سب ٹھیک ہے نا۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

وہ اس کے لیے فکر مند تھیں لیکن کچھ تھا جو رابیل کو بے چین کر رہا تھا۔ ان کی میٹھی زبان سے جانے کیوں حلق میں کانٹے لگنے لگے۔۔

"میں۔۔ ٹھیک ہوں پھپھو بس آجکل بڑی رہتی ہوں۔۔"

تم بڑی رہو ضرور رہو رابی، لیکن دین اور دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چلو۔ اگر ایسا نہیں "کروگی تو کہیں بہت پیچھے رہ جاؤ گی۔۔ دنیا اس اونٹوں کے زمانے سے کہیں بہت آگے "بڑھ گئی ہے ہوں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ آخر میں اس کا گال تھپتھپا کر باہر کی جانب ہو لیں تو رابیل خالی خالی سی دروازے میں کھڑی رہ گئی۔ وہ انہیں بتانا چاہتی تھی۔۔ انہیں کہنا چاہتی تھی کہ اکثر لوگ دین اور دنیا کو ساتھ رکھنے کے چکر میں اپنا دین کھوپتے ہیں، اور آہستہ آہستہ اپنی دنیا ہی کو دین سمجھنے لگتے ہیں۔ وہ انہیں یہ بھی نہ بتا سکی کہ یہ ڈھولکیا، یہ ناچ گانے کی محفلیں کیسے انسان کے اندر موجود پرہیزگاری کو کچل کر رکھ دیتی ہیں، کیسے انسان کے اندر موجود حیا کو

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ختم کر دیتی ہیں۔ اور آخر میں ان سب کے ہاتھوں کیسے انسان ذلیل ہو کر ذلت کی موت مر جاتا ہے۔

بیڈ کی پشت سے سرٹکائے وہ گہری اداسی سے سوچ رہی تھی۔

وہ قرآن کی طالبہ تھی۔۔ اسے اپنا قرآن بہت عزیز تھا۔ وہ اپنے قرآن کی خلاف ورزی کرتی تو قرآن اس پر اپنے دروازے بند کر لیتا۔

visit for more novels:

لڑکیاں اسے طعنے دیتی تھیں، کہ وہ "بڈھی روح" بن گئی ہے۔ خاندان والے اسے طنزیہ نگاہوں سے دیکھنے لگے تھے، بہت سوں کو اس نے استہزا کر کے سر جھٹکتے بھی دیکھا تھا۔ سب تکلیف دیتا تھا۔۔ سب کچھ۔۔ اس نے آنکھیں موند کر گہرا سانس لیا۔۔

مگر وہ مطمئن تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ وہ اسے اپنے پاس جنت میں گھر عطا کرے۔ اور جنت۔۔ جنت ایسے ہی نہیں مل جاتی۔۔ اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔۔

لگلے دن اس کے مدرسہ کی چھٹی تھی اور وہ صبح ہی سے ماں کے ساتھ کچن میں لگی کام کروانے میں مصروف تھی۔ کام والی نے چھٹی کر لی تھی تو سارا کام اب انہی کے ذمے آگیا تھا۔ اسکی دونوں بہنیں کزنز کے ساتھ مال گئی تھیں (عین وقت تک بازار کے چکر۔۔۔) اور آخر میں وہ ہی بچی تھی ان کا ہاتھ بٹانے کے لیے۔۔

اس نے آخری پلیٹ دھو کر ریک میں سجائی اور پھر پلٹ کر راسین کو دیکھا۔ وہ سالن کو دم پر رکھ کر ڈھکن برابر کر رہی تھیں۔

PDF NOVEL BANK

"ماں اب تو کوئی کام نہیں ناں۔۔؟"

"ہاں بس ذرا سلاد بنا دو۔۔ باقی سارا کام تو ہو گیا ہے۔۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ٹیبل پر رکھی تازہ سبزیوں کی جانب چلی آئی۔ ابھی اس نے چھری اٹھائی ہی تھی کہ ارجم کچن میں داخل ہوا۔ جینز اور ٹی شرٹ پہنے، فریش سا۔۔

visit for more novels:

"ہیلو رابیل۔۔ مامی۔۔ ماما کو دیکھا ہے آپ نے۔۔؟" www.urdu-novelsbank.com

جی بیٹا وہ سامنے گئی ہیں زاہد بھائی کے گھر، صبح ہی صبح زرتاشہ بھابھی بلانے آئی۔
"تمہیں انہیں۔۔"

"اوہ۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رابیل بھی اپنا ہاتھ روکے ارحم کو دیکھ رہی تھی۔۔

"چلیں ٹھیک ہے پھر۔۔"

"کوئی کام تھا بیٹا آپ کو۔۔؟"

وہ بلٹے لگا تو رامین نے پوچھ لیا۔ اب وہ ہونے والا داماد تھا اس گھر کا۔۔ اتنا پروٹوکول تو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خیر بنتا ہی تھا۔۔

جی مامی۔ دراصل میرا کرتا شلوار استری نہیں ہے۔ ماما کو کہنے آیا تھا کہ وہ استری کر دیں"

"لیکن خیر۔

"ہاں تو رابیل کر دے گی ناں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رامین نے یکدم کہا تو اس کے ہاتھ سے چھری گرتے گرتے نیچی۔ ارحم اب پر امید نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے مشکل مسکرا کر اسے دیکھا اور پھر ایک "ماں!!!!!!" والی نگاہ رامین پر ڈالی۔ پھر اٹھ کر اس کے پیچھے چلی آئی۔ اس کے کمرے میں کپڑے یہاں وہاں بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے آگے بڑھ کر پہلے کپڑے سمیٹ کر ایک جانب کو رکھے اور پھر جیسے ہی پلیٹ اسے دیکھتا پا کر رک گئی۔ وہ ہاتھ باندھے دروازے میں ٹکا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ کمرے میں یکدم بہت آگورڈ سی خاموشی پھیل گئی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہر وقت بزی رہتی ہو رابیل۔۔ مجھے تو موقع ہی نہیں ملتا تم سے بات کرنے کا۔۔ کتنا "تنگ کرتی ہو تم مجھے ہاں۔۔"

ایک شرارتی سی پر شکوہ نگاہ اس پر ڈالی تو رابیل مشکل مسکرائی۔۔

PDF NOVEL BANK

"ارحم آپ بتادیں کونسا کرتا استری کرنا ہے۔ مجھے۔۔ اور بھی کام ہیں۔۔"

ہوتے رہیں گے اور کام بھی پہلے یہ کرتا استری کردو میرا اور میرے ساتھ باتیں بھی "اکرو۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر استری اسٹینڈ پر کرتا رکھا اور پھر بالکل اس کے برابر اکھڑا ہوا۔۔
ان کے درمیان بس ذرا جتنا فاصلہ تھا۔ رابیل غیر محسوس طریقے سے قدرے فاصلے پر
ہوئی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"سو۔۔۔ تم کتنا پسند کرتی ہو مجھے۔۔؟"

"اجی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے یکدم ہی جھکا سر اٹھایا تو وہ اس کے گڑبڑانے پر بے ساختہ ہنس دیا۔ رابیل کو اس کا انداز ایک بار پھر ناگوار گزرا تھا۔

مزاق کر رہا تھا بابا۔۔ تم بتاؤ کہ کیا مجھے اتنا پسند کرتی ہو کہ میرے لیے خود کو بدل "سکو۔۔؟"

اس کے تیزی سے چلتے ہاتھ پل بھر کو رکے تھے۔ اس نے نا سمجھی سے سر اٹھا کر اس اونچے سے ہینڈ سم بندے کو دیکھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا مطلب۔۔؟"

سوری ٹو سے رابی لیکن مجھے تمہارا یہ سر پر ہر وقت دوپٹہ لپیٹنا بالکل بھی نہیں پسند۔ " بہت بیک ورڈ قسم کا لک آتا ہے۔ کیا تم میرے لیے اپنا یہ دوپٹہ چھوڑ سکتی ہو۔۔؟

PDF NOVEL BANK

استری بے ساختہ اس کے انگوٹھے پر آ لگی تو وہ بلبلا کر پیچھے ہوئی۔ وہ یکدم آگے بڑھا تھا۔ اس کے ہاتھ کو جیسے ہی تھامنا چاہا تو اس نے خوفزدہ ہو کر ہاتھ کمر کے پیچھے کر لیا۔ ارحم نے نا سمجھی سے دیکھا تھا اسے۔۔

"کیا ہوا رابیل۔۔ مجھے دیکھنے دو کیا ہوا ہے۔۔؟"

اس نے ایک بار پھر ہاتھ آگے بڑھایا لیکن اب کے رابی بالکل دروازے سے جا لگی تھی۔ اس کا دل بے تحاشہ دھڑک رہا تھا اور تکلیف سے آنسو باہر گرنے کو بے تاب تھے۔ اسے لگا تھا کہ کم از کم ارحم اسے سمجھے گا۔ وہ اسے اس کے فیصلوں میں آزادی دے گا، وہ اسے کبھی ویسا محسوس نہیں کروائے گا جیسا لوگ اسے اب تک محسوس کرواتے ہوئے آرہے تھے۔۔ لیکن ابھی۔۔ ارحم کی اس آخری بات نے جیسے اس کا دل ہی توڑ دیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اس حجاب میں بیک ورڈ لگتی تھی۔۔ کیا یہی کہا تھا اس نے۔۔!! اس کی کتھی آنکھوں میں ضبط کے باوجود بھی نمی سی تیر نے لگی۔۔ انگوٹھے

PDF NOVEL BANK

میں مچی جلن جیسے ہاتھ میں سرایت کرنے لگی تھی۔ اسی جلن سے بچنے کے لیے ہی تو اس نے یہ حجاب سر پر لپیٹا تھا۔۔

"آپ مجھے ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں ارحم۔۔"

صد مے سے اس کے منہ سے یہی نکلا تھا بس۔ ارحم نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔

میں نے ایسا کیا کہا ہے رابیل۔۔؟ تم کسی سے بھی پوچھ لو تم واقعی سب لڑکیوں کے "درمیان بہت عجیب سی لگتی ہو اس دپٹے میں۔ ایسا نہیں ہے کہ تمہارے سر میں کوئی بیماری ہے یا پھر تمہارے بال بد صورت ہیں جسے چھپانے کے لیے تمہیں اسے سر پر لینا پڑے۔ تم بہت خوبصورت ہو۔ اپنی خوبصورتی کو یوں ضائع مت کرو۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔ تکلیف سے سینہ تنگ ہونے لگا۔ آنکھوں کی نمی میں گلابی سارنگ گھلنے لگا۔ اسے لگا آج وہ اپنی ہی نظروں میں گر گئی ہے۔ کس انسان! سے امیدیں وابستہ کی تھیں اس نے۔۔

مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی ارحم۔۔ مجھے لگا تھا کہ آپ مجھے سمجھیں گے۔۔ مجھے لگا "تمہا آپ مجھے سپورٹ کریں گے۔۔ لیکن آپ تو۔۔"

"اوہ کم آن۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے جیسے اس کی بات پر بہت بیزار ہو کر سر جھٹکا۔

رابی۔۔ کم آن۔۔ تمہیں ہوا کیا ہے۔۔؟ اس طرح کیوں بیہو کر رہی ہو یا۔۔؟ اس "میں اتنا جذباتی ہونے والی کونسی بات ہے ہاں۔۔؟ مجھے لگا تمہیں اندازہ ہو گا کہ سب

PDF NOVEL BANK

تمہارے بارے میں کیا سوچتے ہیں لیکن تم تو بالکل ہی بیوقوف ہو۔۔ کیا تمہیں واقعی
"نہیں پتہ کہ سب تمہارے اس۔۔"

حقارت سے اس کے چہرے کے اطراف میں بندھے دوپٹے کی جانب اشارہ کیا۔۔

"اس دوپٹے کو کیسے دیکھتے ہیں۔۔؟"

اس سے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ جم کر کھڑی رہی۔۔ یہ
وقت پیٹھ دکھا کر بھاگنے کا نہیں تھا۔ وہ وقت آگیا تھا کہ جب وہ اپنے ایمان کا ذکر دن کی
روشنی میں کر دیتی۔

"مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں ہے۔۔"

"!! واٹ۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ جیسے اس کے جواب پر بھک سے اڑا۔۔

دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمہارا۔۔! ایک کپڑے کے ٹکڑے کے لیے اب تم اپنے "
"! رشتوں کو خراب کرو گی۔۔

یہ صرف کپڑے کا ایک ٹکڑا نہیں ہے ارحم۔۔ یہ میرے رب کے حکم کا حصہ ہے اور "
"آپ اسے ذلیل ہرگز بھی نہیں کر سکتے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"نکل آؤ اس اونٹوں کے زمانے سے بی بی۔۔ یہاں پر اب دنیا بہت بدل گئی ہے۔۔"

دنیا بدل گئی ہے لیکن قرآن نہیں بدلا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

پتہ نہیں یوں دو بدو جواب چنے کی ہمت اس میں کہاں سے آگئی تھی۔۔ شاید یہ ہمت اس پر آسمان سے اتر رہی تھی۔ ہاں۔۔ کوئی تھا جو اس کی پشت پناہی کر رہا تھا۔۔ وہ اسے یوں منجھار میں چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔

"تو تم اپنا یہ دوپٹہ نہیں چھوڑو گی۔۔؟"

اس نے جیسے حتمی سوال کیا تھا۔

visit for more novels:

ضرور چھوڑ دیتی میں اپنا حجاب۔ ضرور۔۔ اگر جو میں نے اسے آپ کے لیے اپنے سر پر لپیٹا ہوتا تو میں اسے ضرور چھوڑ دیتی ارحم لیکن یہ حجاب میں نے آپ کے لیے نہیں لیا۔۔ اور جس کے لیے لیا ہے اس کا حکم میرے ہر جواز، ہر تاویل اور ہر عذر سے بڑا ہے۔۔ میں اس حجاب کو نہیں چھوڑوں گی۔۔ کبھی بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔

ایک پل کو ارحم نے اسے افسوس سے دیکھا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

"میری سوچ سے بھی زیادہ بیوقوف لڑکی ہو تم رابیل۔۔"

جی میں بہت بیوقوف ہوں۔ عرب کے صحرا میں اسلام کی راہ پر چلنے والوں کو بھی ان کے اپنے بہت بیوقوف کہا کرتے تھے۔ طنز و تحقیر کے تیر ان کی ذات تک میں گاڑ دیا کرتے تھے وہ۔ لیکن انہوں نے اپنی روش ترک نہیں کی۔ میں بھی اپنی روش ترک نہیں کرونگی۔ کہتی رہے۔۔ ساری دنیا کہتی رہے مجھے بیوقوف۔۔ لیکن جو اللہ کے نزدیک عزت دار ہے اسے یہ دنیا بے عزت نہیں کر سکتی۔ میں اپنا حجاب نہیں چھوڑونگی۔ یہ بات آپ بھی سمجھ لیں اور اس خاندان کے ہر فرد کو بھی سمجھا دیں۔

یہی۔۔۔ اسی وجہ سے زہر لگتے ہیں مجھے یہ مدرسے۔ ذرا لحظہ بھر کو رک کر اپنے آپ کو آئینے میں دیکھو، اپنے رویے کو دیکھو۔۔ کہیں سے بھی پڑھی لکھی اور اکیسویں صدی کی لڑکی نہیں لگ رہی ہو تم۔۔ ان مدرسے والوں نے تمہاری سوچ کو اتنا چھوٹا کر دیا ہے کہ اب کسی جدت کی گنجائش ہی نہیں رہی۔ میں تمہیں کتنا بھی سمجھا لوں لیکن اب تم

PDF NOVEL BANK

نہیں مانو گی کیونکہ تمہاری برین واشنگ کی گئی ہے۔۔ تمہیں انتہا پسند بنایا جا رہا ہے
"رابیل۔۔ اٹھو۔۔ جاگو۔۔ تم ایسی نہیں تھیں پہلے۔۔"

وہ بے یقینی کے ساتھ ساتھ گہرے دکھ کے زیر اثر اسے دیکھ رہی تھی۔ قرآن پڑھانے
والوں کے بارے میں ارحم کے خیالات سن کر اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔ وہ کیا
سوچتا رہا تھا اس کے بارے میں اب تک۔۔

آپ کو تھوڑی سی حیا کرنی چاہیے قرآن پڑھانے والوں کے بارے میں ایسی باتیں "
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com کرتے ہوئے۔"

"!!آکیا۔۔!! اب تم ان سوکاڈ لوگوں کے لیے مجھے شرم دلاؤ گی۔۔"

وہ یکدم ہی ہتھ سے اکھڑ گیا تھا۔ رابیل نے آنسو رگڑے اور ایک لمحے کو افسوس سے اس
کی جانب دیکھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔۔"

اتنا کہا اور اس کے کمرے سے بھاگتی ہوئی نکلی۔ آنسو بھل بھل پھسلتے اس کے دوپٹے میں جذب ہو رہے تھے اور وہ ہانپتی کانپتی اپنے اتر رہی تھی۔ یکایک کسی سے بری طرح ٹکرائی۔ معاذ جو کوفت سے ابھی کچھ کہنے ہی لگا تھا اسے دیکھ کر یکدم رکا۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔ پلکوں پر اس قدر پانی لدا تھا کہ حد نہیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "راہیل!!!! کیا ہوا ہے؟"

اس نے حیران ہو کر پوچھا تھا مگر وہ جواب دیے بغیر ہی اپنے کمرے کی جانب بھاگ آئی۔ اس کا دل ڈوب ڈوب کر ابھرنے لگا تھا۔۔ اور کسی انجانے سے خوف کے زیر اثر اس کا وجود سن پڑنے لگا تھا۔۔ معاذ نے لمحے بھر کو پلٹ کر اس کے کمرے کی جانب دیکھا اور پھر لاعلمی کے باعث کندھے جھٹکتا اپنے کمرے کی جانب چلا آیا۔۔ وہ اب تک

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

دروازے سے لگ کر بیٹھی رو رہی تھی۔ اس نے سن رکھا کہ تھا امیدیں انسان کو سب سے گہرے زخ دیا کرتی تھیں اور اس نے یہ آج دیکھ بھی لیا تھا۔ جس قدر امیدیں اس نے ارحم سے وابستہ کی تھیں اسی قدر اس نے بے رحمی کے چند جملوں میں اس کی امیدوں کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔ وہ دروازے سے لگی گھٹ گھٹ کر رونے لگی۔ سب کچھ بگڑ رہا تھا۔ سب کچھ بگڑتا جا رہا تھا۔۔۔ وہ ٹوٹ رہی تھی۔۔۔ وہ اس سب کو سنبھالتے سنبھالتے اب کے ہلکان ہونے لگی تھی۔۔۔ اسٹڈی ٹیبل پر رکھی کتاب صبح کی روشنی میں لمحے بھر کو چمک کر ماند ہوئی۔۔۔

visit for more novels:

"!! اور لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ ایمان لے آئیں گے اور آزمائے نہ جائیں گے۔۔۔"

اس نے حد درجہ بڑھتی بیزاریت کو نظر انداز کیا اور تارکول کی سڑک پر آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگا۔ کندھے پر ٹنگا دستی بیگ اور ہاتھ ٹھنڈ کے باعث جیب میں اڑسے وہ تقریباً

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رینگتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ تارکول کی سیاہ سڑک بے حد صاف ستھری تھی۔ شفاف سڑک کے اطراف میں قطار در قطار سبز بیلوں سے ڈھلے بنگلے بنے ہوئے تھے۔ اس نے ایک پل کو رک کر عابد چچا کے بنگلے کو دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر نگاہ زاہد چچا کے بنگلے کی جانب گھمائی۔ دونوں گھر آمنے سامنے مضبوطی سے کھڑے تھے۔ یوں لگتا تھا گویا اس کی لینٹ لینٹ میں محبت اور یگانگت کا رنگ بھرا گیا ہو۔ گہرا سانس لے کر اس نے قدم عابد چچا کے گھر کے اندرونی گیٹ کی جانب بڑھائے اور بنا کوئی تاثر دینے گردن جھکائے جیبوں میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھنے لگا۔ داخلی دروازے کے پار بس ایک لمحے کو رکا تھا وہ۔۔۔ پھر دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا تو دیکھا سارا گھر خالی پڑا ہے۔ سنسان۔۔۔ یخ سا۔۔۔ اس نے آنکھیں سکیر کر یہاں وہاں نگاہ گھمائی اور پھر محتاط قدم اٹھاتا آگے بڑھ آیا۔ اسی پہر زینوں کے اس پار سے کسی کمرے کا دروازہ کھلا تو وہ اس طرف کو پلٹا۔ دو سچی سنوری سی خواتین کمرے سے نکل رہی تھیں۔ اسے دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھٹکیں اور پھر لگے ہی پل سنبھل بھی گئیں۔ اس کی نگاہوں سے ان کا ٹھٹک کر سنبھلنا مخفی نہیں رہا تھا۔ بلکہ اس کی نگاہوں سے کبھی کبھی مخفی رہا ہی کب تھا۔ انسانوں کے رویے تو بالکل بھی نہیں۔

PDF NOVEL BANK

”اسلام علیکم۔۔“

اس نے بادل نخواستہ سلام کر ہی لیا۔ جیب سے ہاتھ نکال کر یوں ہی گردن کے پیچھے پھیرا۔ اف اسے نفرت تھی اس گھر میں آنے سے۔

”وعلیکم سلام۔۔ ارے معاذ بیٹا وہاں کیوں کھڑے ہو۔۔ یہاں آؤ ناں۔ بیٹھو آکر۔۔“

صاف ظاہر تھا کہ وہ اسے دیکھ کر لمحے کے ہزارویں حصے میں چونکی تھیں۔ شاید وہ اس کی توقع نہیں کر رہی تھیں اس شادی کے موقع پر۔ ان کا ہاتھ کندھے پر ٹکے دوپٹے کو بار بار چھو رہا تھا۔ اس نے گہرا سانس لے کر قدم ان کے پیچھے بڑھائے۔ صائمہ پھپھو بھی انہی کے ساتھ لاؤنج کی جانب بڑھنے لگی تھی۔۔

”کیسے ہو۔۔؟ اور بھائی جان کیسے ہیں۔۔؟ طبیعت ٹھیک رہتی ہے ان کی۔۔؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

صائمہ کے پوچھنے پر اس نے محض سر ہلا کر مختصر لفظوں کا چناؤ کیا تھا۔

"میں ٹھیک۔۔ اور بابا بھی ٹھیک ہیں۔۔"

پھر صوفے پر بیٹھ کر کندھے پر سُنکا بیگ برابر میں رکھا اور ماتھے پر بکھرے بالوں کو انگلیاں چلا کر پیچھے کیا۔ وہ بلاشبہ بہت وجیہ تھا۔ کم گو اور خاموش سا وجیہ۔۔

visit for more novels:

آرہے تھے تو بھائی صاحب کو بھی لے آتے۔ درمیان کا کانٹا تو نکل ہی گیا ہے۔ پھر "کیوں بھائی صاحب اب تک یاد کی قبر پر بیٹھے پھول نچھاور کر رہے ہیں۔۔؟"

صائمہ کی طنزیہ ٹون حسبِ سابق شروع ہو چکی تھی۔ اس نے ایک نگاہ اٹھا کر انہیں دیکھا۔ لمحے بھر کے لیے سرئی ارتکاز میں کچھ ابھرا تھا۔ کچھ گلابی سا۔

PDF NOVEL BANK

بابا کو کہا بھی ہے کہ یاد کی قبر کو ڈھادیں۔ مگر پھپھو کس بنیاد پر۔ زندہ رشتے بھی تو "کھوکھلی عمارتوں سے کم نہیں۔ زندہ رہنے کے لیے یاد کی قبر پر تو پھول نچھاور کرنے ہی پڑتے ہیں۔"

کیا جواب دیا تھا اس نے۔ سرمئی سے ٹریل نیک سوئٹر پر سیاہ جیکٹ پہنے۔ وہ اپنے حلیے کی طرح ہی تھا۔ لا پرواہ، بیزار اور ذرا اکھڑا اکھڑا سا۔۔ صائمہ لمحے بھر کو اس کے براہ راست جواب پر گڑبڑائی تھیں مگر اگلے ہی پل سنبھل بھی گئیں۔ ان کے سامنے ان کا ارحم نہیں بیٹھا تھا۔۔ ان کے سامنے معاذ بیٹھا تھا۔۔ ساتھ بیٹھیں رامین بھی لمحے بھر کو اس کے جواب پر ساکت ہوئی تھیں۔ مگر وہ ویسے ہی بیٹھا رہا۔ دھڑائی کے ساتھ اپنے جملے کا اثر لیتے بغیر۔۔

"آ۔۔ بیٹا کیا لوگے۔۔ چائے کافی۔۔ یا پھر کھانا لگوادوں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

رامین نے جلدی سے اس کے جملے کا اثر زائل کرنے کے لیے عجلت میں کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں مامی۔ بھوک نہیں۔۔ میں کھا کر ہی آیا ہوں گھر سے۔۔"

اسی پل لاؤنج میں کوئی سیاہ حجاب اوڑھے لڑکی داخل ہوئی تو وہ اسے دیکھ کر بس ایک لمحے کو چونک سا گیا تھا۔ اس نے کبھی کسی کو خاندان بھر میں یوں سر پر حجاب لپیٹے نہیں دیکھا تھا سوائے۔۔ ہاں ایک پل کو اس کی سرمئی آنکھوں کے پار کسی کا آنچل چمکا۔۔ سوائے اپنی ماں کے۔۔ وہ اسے حجاب میں بہت خوبصورت لگتی تھیں لمحے بھر کو چونک کر وہ سنبھل تو گیا مگر اس لڑکی کی بوکھلاہٹ اس کی نگاہ سے چھپی ہوئی نہ رہ سکی۔ وہ شاید حال ہی میں حجاب لینے لگی تھی اسی لیے اپنے سر پر لپٹے دوپٹے کو لے کر نروس تھی۔ اس نے بغور اسے دیکھا۔ صائمہ پھپھو کے سوالات پر اس کے اطوار دیکھ کر ایک پل کو اسے اس لڑکی پر غصہ بھی آیا تھا۔ وہ کیوں گڑبڑا رہی تھی۔ کیا اسے جواب دینا نہیں آتا۔۔ یا شاید اسے کسی نے "نہیں" بولنا نہیں سکھایا تھا۔ پھپھو کے کڑوے

PDF NOVEL BANK

سوالات پر وہ بلاوجہ کی وضاحتیں دے کر خود کو ہلکان کر رہی تھی۔ اور پھر جب اس کی برداشت سے باہر ہوا تو اس نے اس لڑکی کی تھوڑی سی مدد کرنے کا سوچا۔ اصل میں نہ تو اسے ارحم میں دلچسپی تھی اور نہ ہی صائمہ جیسی بناوٹی قسم کی عورت میں۔۔ لیکن پھر بھی اسے پتہ تھا کہ لوگوں کو لفظوں سے کیسے گھیرتے ہیں۔ اور صائمہ جیسی عورتوں کی خصلت سے تو وہ بخوبی واقف تھا۔ ایک عرصے تک انہوں نے اپنے شوہر کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہونگے اور شوہر کی عمر نکل جانے کے بعد اب وہ یقیناً اپنے اس سپوت پر فخر کیا کرتی ہونگی۔۔ اور ایک تو ان کا وہ بیٹا۔۔ اسے ویسے بھی بلاوجہ کی بخشش کرنے والے اور لمبی لمبی باتیں کرنے والے لوگ نہیں پسند تھے۔ جبکہ ارحم نے تو خاص کر ماں سے میٹھی زبان اور کڑوے ذائقے مستعار لیئے تھے۔۔ اسے یہ لوگ قطعاً نہیں پسند تھے۔۔ ہرگز بھی نہیں۔ ایک پل کو اس نے رک کر سوچا اور پھر اگلے ہی لمحے اب وہ پھپھو سے ارحم کے بارے میں باتیں کر رہا تھا۔ یہ لڑکی۔۔ ایک تو پتہ نہیں اس کا نام کیا تھا۔۔ اگر جو یہ سمجھدار ہوئی تو جلد ہی یہاں سے اٹھ جائے گی اور اور۔۔ وہ واقعی وہاں سے اٹھ گئی۔ اس کے جاتے ہی وہ اپنے خول میں سمٹا تو پھپھو

PDF NOVEL BANK

نے بھی اٹھ کر باہر کی راہ لی جبکہ رابین اب اسے اپنا کمرہ دکھا رہی تھیں جہاں وہ لگے تین چار دن تک رہنے والا تھا۔

دھولکی کے فنکشن کے لیے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے اب کہ وہ کرتے شلوار میں ملبوس تھا۔ تازہ دھلے بالوں کو کنگھے سے پیچھے جمائے وہ جیسے ہی آگے بڑھنے لگا لمحے بھر کو ٹھہر گیا۔ نگاہیں سکر گئیں۔۔ کیا اس نے ابھی کسی کی سسکیاں سنی تھیں۔ اور پھر لگے ہی لمحے اسے سمجھ بھی آگیا کہ آواز کہاں سے آرہی تھی اور کس کی آرہی تھی۔ وہ لڑکی۔۔ رابیل نام تھا شاید اس کا۔ صائمہ اسے اسی نام سے بلا رہی تھیں۔۔ وہ لڑکی رورہی تھی۔ یقیناً کسی نے لفظوں یا نظروں سے اسے تکلیف پہنچائی تھی اور اب وہ سورہ مومنون کی آخری آیات پڑھتے ہوئے بلک رہی تھی۔ اس نے گہرا سانس لیا اور قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے۔ اسے پتہ تھا کہ رابیل کو اس کے دلاسے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے جہاں سے دلاسا دیا جا رہا تھا اس مقابلے پر کوئی نہیں جاسکتا تھا۔۔ لگے دن جب وہ اپنے کمرے سے باہر نکل رہا تھا تو اس لڑکی کو دیکھ کر ایک پل کے لیے ٹھٹک سا گیا۔ وہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

سیاہ حجاب میں اس گھرانے سے، بلکہ اس دنیا اور اس دنیا کی ہر شے سے زیادہ معتبر اور پاکیزہ لگ رہی تھی۔ کیا کسی نے کبھی اس کو بتایا کہ وہ اس حجاب میں کتنی اچھی لگتی ہے۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے وہ اسے دیکھتا پا کر منہ میں کچھ بڑبڑاتی وہاں سے چلی گئی تو معاذ بھی جیسے ہوش میں آیا۔۔۔ نجل ہو کر بال کھجائے۔۔۔ حد ہے ویسے۔ خود کو لتاڑتا باہر کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔ لیکن کچھ تھا جو اسے بار بار اس لڑکی کی جانب لے کر جاتا تھا۔۔۔ وہ کسی کی یاد کی تازہ قبر تھی جو اس تک اسے لے کر جا رہی تھی۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رات بھر کی بے خوابی اور پھر گھر میں مچے شور ہنگامے کے باعث اس کا سارا جسم دکھ رہا تھا۔ سر کے پچھلے حصے میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اور دل پر بے تحاشہ بوجھ دھرا تھا لیکن وہ پھر بھی آج مدرسہ چلی آئی تھی۔ کیا ہوا جو وہ پڑھ نہیں پائے گی۔۔۔ وہ یہاں سننے آئی تھی۔ وہ یہاں اللہ کی بات سننے آیا کرتی تھی۔ اور اس قرآن سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بھاری دل اور متورم آنکھیں لیئے وہ سفید بے داغ سی چادر پر بہت سی لڑکیوں کے ساتھ دوزانوں ہو کر بیٹھی تھی۔ سامنے بنے اسٹیج پر میڈم صباحت اپنے آج کے درس کا آغاز کر رہی تھیں۔ آج جمعہ تھا اور درس کے لیئے سورہ کہف مختص کی گئی تھی۔ اس نے بھی سفید جلد والا قرآن کھول کر سامنے رکھا۔ میڈم کی نرم مگر سنجیدہ آواز ساری فضا میں ترنم گھولنے لگی۔ اس کے کندھوں سے بھی بوجھ اترنے لگا۔ دل ہلکا ہونے لگا۔

visit for more novels:

”کیا لگتا ہے کیوں ہر جمعے کو سورہ کہف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے؟“

وہ نرم آواز میں پوچھ رہی تھیں۔

آپ لوگ پڑھ چکے ہیں اس سورت کو۔ کیا لگتا ہے آپ کو۔؟ کیوں ہر ہفتے اسے ”دہرانے کا کہا گیا ہے۔؟ کوئی وجہ سمجھ آتی ہے آپ لوگوں کو۔؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کلاس میں گہرا سکوت چھایا تھا۔

"سب سے پہلے کونسا واقعہ ہے اس سورت میں۔۔؟"

"اصحاب کف کا۔۔"

جواب ابھرا۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"ہوں۔۔ کیا واقعہ تھا۔۔؟ ایسا کیا ہوا تھا کہ نوجوان غار میں چھپ گئے تھے۔۔؟"

"اپنے دین کو بچانے کے لیے۔۔"

رابیل نے جواب دیا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"شاباش۔۔ دین کو بچانے کے لیے غار میں چھپنا ضروری تھا۔۔؟"

پھر استفسار کیا گیا۔۔

جی کیونکہ ان کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ نوجوانوں کو اندیشہ تھا کہ کہیں سخت "سزائوں کے باعث وہ اپنا ایمان نہ چھوڑ بیٹھیں۔۔"

visit for more novels:

ایک اور طالبہ نے جواب دیا۔۔ www.urdu-novelbank.com

سب نوجوان اعلیٰ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے تھے، بہت امیر گھرانے سے تھے سب "نوجوان۔ دنیا کی ہر آسائش موجود تھی ان کے پاس۔ سب سے بڑی بات جوانی تھی، خوبصورتی تھی، پھر کس چیز نے انہیں یہ سب چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔۔؟ سب شرک

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کر رہے تھے، سارا خاندان، بلکہ سب علاقے والے عیش کی زندگی گزار رہے تھے۔ انہیں
"کیا پڑی تھی غار میں جا کر چھپنے کی۔۔۔؟

"توحید کی وجہ سے۔۔۔"

ایک طالبہ کے جواب پر میڈم صباحت مسکرائی تھیں۔۔۔

توحید پرست تو ہم بھی ہیں، اللہ کو ایک ملنے کا دعویٰ تو ہم بھی کرتے ہیں، دین کی راہ"
پر تو ہم بھی چلنے کی کوشش کر رہے ہیں، پھر ہمارے گھر اور خاندان والوں کی مخالفت پر
ہمارا جواب ایسا کیوں نہیں ہوتا۔۔۔؟ ہم کیوں ان کے رد عمل سے متاثر ہو کر اپنا دین
اٹھا کر ایک کونے میں رکھ دیتے ہیں۔۔۔؟ ہم کیوں اپنے دین کو بچانے کے لیے کسی غار
میں نہیں جا چھپتے۔۔۔؟ جہاں ہمارا دین محفوظ ہو۔۔۔ جہاں ہم امن سے رہیں۔۔۔

پوری کلاس دم سادھے بیٹھی تھی۔ رابیل یک ٹک میڈم صباحت کو تک رہی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یاد رکھیے گا بیٹے، جو اللہ کے لیے اپنا سب کچھ چھوڑتے ہیں، انہیں اللہ غار میں تنہا نہیں کرتے، انہیں غار میں پر سکون نیند دی جاتی ہے، ان پر سکینٹ نازل کی جاتی ہے، ان کے لیے خوفناک "کف" کو پر سکون بنادیا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔ جو اسے جانتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور جو اسے نہیں جانتا وہ اسے نہیں جانتا۔۔

"مگر آج کے دور میں غار کہاں۔۔؟"

visit for more novels:

اس سوال پر میڈم صباحت نرمی سے مسکرائی تھیں۔۔
www.urdu-novelsbank.com

ہر دور میں اللہ کے بندوں کے لیے ایسی پناہ گاہیں موجود ہوتی ہیں، ایسے غار موجود ہوتے ہیں جہاں جا کر وہ اپنا ایمان بچا سکیں۔

PDF NOVEL BANK

ان کی نرم آواز میں جانے کیوں بہت ہلکی سی اداسی گھلنے لگی تھی۔ اور رابیل۔۔ ہاں رابیل اس اداسی کو سمجھ سکتی تھی۔۔

جہاں وہ خود کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھ سکیں، مگر اس سے پہلے انسان کو اپنے ایمان کے لیے اسٹینڈ لینا چاہیے، اس پر ڈٹ جانا چاہیے، خواہ حالات کیسے ہی ہوں، آپ کا خاندان آپ کا دشمن بن گیا ہو، لوگ آپ کو بری نگاہوں سے دیکھتے ہوں، آپ پر طنز کے تیر چلاتے ہوں، آپ بس اپنا سارا سکون، ساری راحت اللہ کے لیے قربان کر کے "کسی غار میں پناہ لے لیں۔۔ پھر اس غار میں آپ کی حفاظت اللہ کے ذمے ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پورے راستے وہ گم صم تھی۔ یہ "کف" والا واقعہ اسے پہلے اس طرح سے کیوں سمجھ نہیں آیا۔؟ وہ اللہ کے لیے سب قربان کر رہی تھی تو کیا اللہ اس کا محافظ نہ ہوتا۔! کیا وہ "کف" والوں کا محافظ نہ تھا۔! وہ بھی تو اب کف والوں میں شامل ہو گئی تھی۔ وہ بھی تو اپنا ایمان، اپنا دین اور اپنی حیا بچانے کے لیے لڑ رہی تھی۔ اس نے بھی تو طنز و حقارت کی بہت سی نگاہوں کو خود میں کھبتے محسوس کیا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مسلسل بہتی آنکھوں کو اس نے ہتھیلیوں سے رگڑ کر صاف کیا۔ گھر میں داخل ہوئی تو مغرب کا جامنی سا اندھیرا پھیلنے لگا۔ اس نے بے یقینی سے لان کی دوسری جانب دیکھا تھا۔ بلند آواز سے بجتا میوزک اور دھنوں پر نچتے اس کے کزنز۔۔ اس کا دل خوف سے باہر آنے لگا۔ وہ نظریں چراتی اپنے کمرے میں چلی آئی۔ اور کمرہ۔۔ ہاں یہ اس کا اپنا کمرہ اسے کسی قدیم غار سے کم نہ لگا۔ انہی غاروں کی طرح پرسکون، خاموش اور سکینٹ والا۔۔ لمحے بھر کو اس نے اپنا سر اپا سنگھار آئینے میں دیکھا۔ عبائے سے ڈھکا اس کا وجود پرسکون دکھتا تھا۔۔ آہستگی سے چہرے کے گرد بندھے حجاب کو اس نے کھولا اور پھر مغرب کی نماز کا وضو بناتی کمرے میں چلی آئی۔ جائے نماز ڈال کر نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہو کر اپنے بیڈ پر آئی اور قدیم غار والوں کی طرح اس کی پلکیں بھی نیند سے بوجھل ہونے لگیں۔۔ اور پھر کچھ ہی دیر بعد اسے نیند نے آلیا۔۔

”راہیل۔۔“

PDF NOVEL BANK

کسی کی نرم انگلیاں اس کے بالوں میں چل رہی تھیں۔ بے اختیار اس کی آنکھ کھلی۔۔

"آٹھ بج گئے ہیں۔۔"

وہ ایک دم اٹھی۔۔ میں اتنی دہر سوتی رہی۔۔ یا خدایا۔۔

"کب سوئی تھیں تم۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یومِ او بعد یوم۔۔

سورہ کہف (ایک دن یا پھر دن کا کچھ حصہ)

اس کی بڑبڑاہٹ پر رابین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"وہ کچھ نہیں ماں۔ بس ایسا لگا کہ ابھی ابھی سوئی ہوں۔۔"

اس نے آنکھیں مسلی تھیں۔ رابین سیدھی ہو بیٹھیں۔۔

"آج مہندی ہے بیٹا اقبال کی۔۔ تم چلو گی ناں۔۔"

آنکھوں کو مسلتی اس کی انگلیاں بے ساختہ ساکت ہوئی تھیں۔ دھلتی مغرب میں اس نے ایک عہد لیا تھا۔ اپنے ایمان کو بچانے کا عہد۔۔ وہ اب اسے نہیں توڑ سکتی تھی۔۔

"میں نہیں جاؤنگی۔۔"

اس نے مضبوط لہجے میں کہہ کر گویا بات ہی ختم کر دی۔۔

PDF NOVEL BANK

"تمہاری زندگی بہت مشکل ہو جائے گی راہیل۔"

آسان تو ابھی بھی نہیں ہے ماں۔ تھوڑی اور مشکل ہو جائے گی تو کیا فرق پڑ جائے؟

مگر پھر بھی۔۔ تمہاری پھپھو نے آج بہت تاکید سے کہا ہے کہ تمہیں تیار کروں، انہیں "آج کچھ مہمانوں سے ملوانا ہے تمہیں۔ ارحم کی منگیت کی حیثیت سے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com اس کا دل ایک پل کو ڈوب کر ابھرا تھا۔

میں نہیں جاسکتی پھر بھی۔ میں نے کچھ وعدے کیئے ہیں خود سے ماں، کچھ عہد "باندھے ہیں، میرے کچھ اسٹینڈرڈز ہیں۔ میں ہر جگہ منہ اٹھا کر نہیں جاسکتی۔۔"

"لیکن تمہاری پھپھو۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”انہیں میں خود جواب دے دوں گی۔“

اس نے بستر سے پیر نکالے اور بالوں کو جوڑے میں لپیٹنے لگی۔ یہ جیسے پیغام تھا کہ اب وہ دوبارہ اس موضوع پر بات نہیں کرے گی۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔ تم باہر آکر کھانا کھا لو۔۔ مجھے پھر تیار بھی ہونا ہے مہندی کے ”لیئے۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور دوپٹہ سر پر لپیٹ کر ان کے ساتھ ہی باہر نکلی۔ باہر تو گویا رنگ و بو کا سیلاب اڑ آیا تھا۔ ہر جانب کھنکھتے قہقہے اور مہکتے وجود زرق برق ملبوسات میں لہرا رہے تھے۔ اس نے ایک پل کو سب کزنز کی تیاری دیکھی اور پھر زیر لب مسکراتی ہوئی کچن کی سمت بڑھ آئی۔ کچن میں عجیب قسم کا پھیلاوا پھیلا ہوا تھا۔ شادی کے گھر میں اکثر اسی طرح کا ماحول ہوا کرتا ہے سو ان کا گھر بھی ان گھرانوں سے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مختلف نہیں تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر فریج میں سالن تلاشاً لیکن آلو گوشت کو دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔ اسے آلو گوشت بالکل بھی نہیں پسند تھا۔

ایک نگاہ پلٹ کر کچن کے دروازے پر ڈالی۔۔ سوچا رابین کو بلا لائے لیکن ابھی وہ مصروف ہونگی مہمانوں کے ساتھ اسے کیا بنا کر دینگی۔ اس نے بے دلی سے گہرا سانس لیا اور جیسے ہی باہر لالونج میں آئی پھپھو کی نگاہ اس پر پڑی۔ ان کے ساتھ ہی ارحم بھی کھڑا تھا۔ سفید کرتا شلوار میں ملبوس۔۔ ہمیشہ کی طرح دل موہ لینے والا۔

visit for more novels:

انہیں دیکھ کر وہ بمشکل مسکرائی تھی۔۔ اف رابیل نارمل ایکٹ کرو۔

خود کو گھر کا۔ لیکن کچھ لوگوں کے رویے دیکھ کر وہ نارمل نہیں رہ سکتی تھی۔ اور ان کچھ لوگوں میں پھپھو سر فرست تھیں۔ وہ اس کے ساتھ بہت اچھے سے بات کرتی تھیں، انتہائی نرمی سے۔۔ لیکن ان کی ذات کا کھر دراپن پھر بھی رابیل کو محسوس ہوتا تھا۔ اف۔۔ اسے نفرت تھی اس قدر حساس ہونے سے۔۔ کاش وہ بھی ردا اور شزا کی طرح

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مزے سے کسی بھی بات کا اثر لینے بغیر اپنے کام کر پاتی۔ لیکن اسے ہمیشہ خود سے زیادہ لوگوں کی فکر تھی۔ لوگ کیا کہیں گے، ان کا رد عمل کیا ہوگا۔ اور کہیں وہ اسے اپنے لفظوں سے تکلیف تو نہیں پہنچا دیں گے۔۔ اسے ہمیشہ انہی باتوں کا غم کھاتا رہتا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی۔۔ اسے پتہ تھا کہ وہ لوگوں کی تکلیف دہ باتوں سے بہت بری طرح ہرٹ ہوتی ہے۔ اتنی بری طرح کے پھر اسے سنبھلنے میں بھی کئی دن لگ جایا کرتے تھے۔

"تم تیار نہیں ہوئیں ابھی تک۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پھپھو نے قریب آکر اس سے پوچھا تو اس کے حلق میں یکدم ہی کچھ اٹکا۔ ابھی تو ماں کو کہہ دیا تھا کہ وہ انہیں جواب دے دے گی لیکن انہیں جواب دینا اتنا آسان نہیں تھا۔ وہ بہت منجھی ہوئی خاتون تھیں۔۔

"وہ پھپھو۔۔ میں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا وہ میں۔۔؟ ابھی جا کر چیلنج کرو اور یہ اس طرح کا سوکھا منہ لے کر ہرگز بھی نہیں " چلنا وہاں۔ ارحم کے کچھ دوستوں سے ملوانا ہے تمہیں ٹھیک طرح سے تیار ہو کر آنا باہر "کمرے سے۔۔

اس نے ایک لمحے کو رک کر بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔ ارحم کے دوست۔۔!! کیا وہ اسے ارحم کے دوستوں سے ملوانے کا کہہ رہی تھیں۔ لیکن ارحم کے دوستوں سے اس کا کیا تعلق۔۔؟ وہ کیوں اسے ان سے ملوا رہی ہیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پھپھو۔۔ لیکن وہ ارحم کے دوست ہیں، میرا نہیں خیال کے مجھے ان سے ملنا چاہیئے، "یہ درست نہیں ہے بلکہ یہ تو اسلام می۔۔۔

"چپ کرو لڑکی۔۔"

PDF NOVEL BANK

طیش میں آکر وہ اتنی بلند آواز سے بولی تھیں کہ لمحے بھر کو لاؤنج میں سناٹا چھا گیا۔ سب اپنے کاموں سے رک رک کر اس کی جانب دیکھنے لگے تھے۔ اس کے ٹانگیں بے ساختہ لرزنے لگیں، لب خشک ہو گئے اور نگاہیں دھندلا گئیں۔۔

"پھ۔۔ پھپھو میں۔۔"

میں نے کہا کہ مجھے مزید اب کوئی بحث نہیں سننی۔۔! ابھی کہ ابھی جاؤ اور اپنا یہ "دوپٹہ ہٹاؤ سر سے۔ جب سے آئی ہوں تب سے تمہاری یہ بکواس سن رہی ہوں میں۔ نہ تمہیں بڑوں کی تمیز ہے اور نہ ہی رشتوں کا لحاظ ہے۔ مجھے تو مجھے تم نے تو اپنے منکیت کو نہیں بخشا۔! غضب خدا کا۔۔ لڑکیاں تو اپنے ہونے والے شوہروں کو خوش کرنے کے لیے پاڑ بیلتی ہیں اور ایک یہ محترمہ ہے۔ جن کے اسلام کا ڈھکوسلہ ہی ختم نہیں ہو رہا۔۔"

PDF NOVEL BANK

چھن چھن۔۔ سب کچھ اس کے اندر ٹوٹ کر بکھرتا جا رہا تھا اور وہ اس کے ٹوٹنے کی آواز
نخوبی سن سکتی تھی۔ آنسو بے ساختگی سے رخساروں پر پھسلتے جا رہے تھے اور سانسیں
لمحہ بہ لمحہ رکنے لگی تھیں۔۔

”ابھی کہ ابھی جاؤ۔۔۔“

وہ ایک بار پھر اس پر دھاڑیں تو اس نے ایک۔۔ بس ایک نظر تماشہ دیکھتے مجھے پر ڈالی۔
اس کے گھر والے، اس کی ماں اور بہنیں۔۔ اس کے اپنے لوگ اس کے ساتھ نہیں
کھڑے تھے۔ کوئی بھی اس کے ساتھ نہیں کھڑا تھا۔ وہ اس تپتے صحرا میں تنہا تھی۔ اس
کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔

”میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے پھپھو۔“

PDF NOVEL BANK

کچھ غلط نہیں کیا۔۔! پچھلے تین چار دنوں سے تم اور کر کیا رہی ہو۔۔؟ جب دیکھو یا تو "اپنے کمرے میں گھسی بیٹھی رہتی ہو یا پھر اس سو کالڈ مدرسہ کے کاموں میں بڑی رہتی ہو۔ کیا دنیا داری اس طرح سے چلتی ہے۔۔؟ کیا رشتے اس طرح سے نبھائے جاتے ہیں۔۔؟

ہر ہر لفظ اس کے دل میں کانٹا بن کر اتر رہا تھا لیکن وہ پھر بھی کھڑی رہی۔ اس کی ٹانگیں اس قدر لرز رہی تھیں لگتا تھا کہ وہ ابھی گر پڑے گی لیکن وہ نہیں گرمی۔ اسی پل کوئی داخلی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ دروازے کے چرچرا کر کھلنے کی آواز پر ایک لمحے کو سب نے اس جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بلیو جینز پر بھوری جیکٹ کی زپ گردن تک بند کیئے معاذ اندر داخل ہو رہا تھا۔ ایک نظر لالوچ میں کھڑے ہر ذی روح پر ڈالی۔ ارحم کو دیکھ کر ایک پل کے لیے تیوری چڑھی اور پھر۔۔ ہاں پھر اس کی نگاہ اس لڑکی پر ٹک گئی جو حجاب باندھے گردن جھکا کر بے ساختہ ابلتے آنسوؤں کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسے اتنی دور سے بھی نظر آ رہا

PDF NOVEL BANK

تھا کہ وہ سر سے پیر تک لرز رہی ہے۔ اگلے ہی لمحے اب وہ افسوس سے صائمہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

ارحم تمہارے دوستوں کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے ہائی وے پر۔ انہیں ہاسپٹل لے جایا گیا" ہے۔ دراصل دو تین گاڑیوں کا ایک ساتھ ٹکراؤ ہوا ہے تو معلوم نہیں اس میں تمہارے "کتنے دوستوں کی ڈیڈ باڈیز ہیں۔۔"

اندر آکر اس نے انتہائی سکون کے ساتھ گویا دھماکہ کیا تھا۔ ارحم یکدم باہر کی جانب بھاگا۔ صائمہ نے بے یقینی سے معاذ کو دیکھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

اور پھپھو، ابھی میں زاہد چچا کے گھر ہی سے آرہا ہوں، عباد انکل کہہ رہے تھے کہ ان " کے کوئی بھی کپڑے استری نہیں۔۔ میرے خیال سے آپ کو اپنی جانب توجہ ذرا کم کر کے ان کی طرف بھی دیکھنا چاہیئے۔۔ بیچارے کہاں اب اس عمر میں اپنے کپڑے استری کرتے پھریں گے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

آخر میں انتہائی سادگی سے کہا تو صائمہ کی تیوری چڑھی۔

”تم ہمارے معاملات سے دور رہو معاذ۔۔“

ان کے جوابی وار پر وہ جیسے محفوظ ہوا تھا۔ ابرو ایک لمحے کو حیرت سے اوپر اٹھے۔۔ لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ اسے پرواہ نہیں تھی کہ کتنے لوگ اسے بیک وقت دیکھ رہے ہیں۔۔ لوگ دیکھتے ہیں تو دیکھتے رہیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رڈیلی۔۔! اوکے۔۔ میں بالکل ایسا ہی کرونگا اگر جو آپ بھی لوگوں کے معاملات سے ”دور ہیں گی تو۔۔“

”یہ میرا اور رابیل کا مسئلہ ہے تمہیں درمیان میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔“

PDF NOVEL BANK

رابیل نے پلٹ کر اب کے معاذ کو دیکھا تھا۔ اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔
اف آخر اتنا نڈر کیسے ہو سکتا تھا یہ انسان۔۔۔ اسے بے اختیار اس پر رشک آیا تھا۔

اب آپ جا کر کپڑے استری کر دیں نہیں تو وہ واش روم میں یونہی بیٹھے رہیں۔
"گے۔۔"

اس کے جواب پر لاونج میں لڑکیوں کی دبی دبی سی ہنسی گونجی تو صائمہ کا وجود پل میں
تپ کر بھسم ہو گیا۔ ایک کڑوی نگاہ رابییل پر ڈالی اور دوسری قہر آلود نگاہ سے معاذ کو
دیکھتیں وہ باہر کی جانب بڑھیں تو یکدم جیسے لاونج میں زندگی لوٹ آئی۔
visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

اس نے ہتھیلیوں سے آنسو رگڑے اور جیسے ہی پلٹنے لگی کسی کی آواز نے اس کے قدم
ساکت کر دیئے۔

PDF NOVEL BANK

کتنا کہا تھا میں نے تمہیں کہ یوں اپنے اس دوپٹے کے لیے رشتہ خراب مت کرو لیکن " رابیل تم۔۔ تم نے خاک میں ملا دی ہے اپنے باپ کی عزت۔۔ اب دیکھنا تم کہ تمہاری پھپھو کیا کرتی ہیں تمہارے ساتھ۔ خاندان بھر میں رسوا نہ کر دیا تو اپنی ماں کا نام بدل " دینا تم۔

ان کے لہجے کا افسوس سن کر اس نے انہیں روکنا چاہا لیکن وہ نہیں رکیں۔۔ آنکھوں کے کنارے سے آنسو صاف کرتیں دوپٹہ ٹھیک سے لیے وہ بھی پھپھو کے پیچھے گئی تھیں۔ آنسو روکنے کی وجہ سے اس کا حلق اب کے دکھنے لگا تھا۔ آنکھیں ضبط کے باعث گلابی سے رنگ میں ڈھل گئیں۔۔ اندر ہی اندر خوف کی کئی پرتوں نے بیک وقت جھم لیا تھا۔ کچھ ہی پل میں ہر ایک اسے اہانت اور تمسخرانہ دیکھ کر مسکراتا ہوا باہر کی جانب بڑھا تو اس سے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا عذاب ہو گیا۔ ان چند لمحوں میں کیا کچھ نہیں سہ لیا تھا اس نے۔۔ طنز، حقارت، تمسخر۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ پلٹی اور کمرے کی جانب بھاگ آئی۔ اندر آکر اس نے اپنے پیچھے دروازہ مقفل کر لیا تھا۔
بے تحاشہ کانپتے ہاتھوں کو چہرے پر رکھا۔۔ گرم گرم آنسو اس کی آنکھوں سے ابلنے لگے
تھے۔

إِذَا وَى الْفِتْنَةُ

(اور جب پناہ لی ان نوجوانوں نے۔۔۔)

اسٹڈی ٹیبل پر رکھی کتاب کی آہٹیں اب کے بھرپور انداز سے جگمگا رہی تھیں۔ دروازے
سے لگ کر، سر جھکائے روتی رابیل کے کانوں میں وہ مدھم، پرسکون سی آواز گونجی۔
تھی۔

إِلَى الْكَهْفِ

PDF NOVEL BANK

(غار کی طرف --)

اس نے لرزتے ہاتھوں سے مسلسل بہتے آنسو صاف کیئے۔ دل پر جمے زخم تکلیف دینے لگے۔ مگر پھر وہ بہتی آواز، اس کی سماعت میں اترنے لگی۔ اس کا سینہ جو کہ اس قدر بے عزتی پر تنگ ہونے لگا تھا، کھلنے لگا۔

فُتِلُوا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com (پس انہوں نے کہا --)

اس کے لرزتے دل کو ڈھارس سی ملی۔ بل کھاتی لہروں کے درمیان اس کا ڈولتا دل سنبھلنے لگا۔ کیا کہا تھا نوجوانوں نے غار میں پناہ لینے کے بعد --؟ اسے سننا تھا۔ اسے جاننا تھا کہ غار میں پناہ لینے کے بعد وہ کونسے الفاظ تھے جو کئی دہائیوں پہلے دہرائے گئے تھے۔ وہ کونسے مبارک لفظ تھے، جنہیں اللہ نے اپنی کتاب کا حصہ بنا کر صدیوں تک کے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیئے محفوظ کر دیا تھا۔ اس نے بے جان قدم اس جگمگاتی کتاب کی جانب اٹھائے۔ لیکن وہ ہاتھ بڑھا کر اس کا دروازہ نہ کھول سکی۔ وہ تو بس اس بہتی آواز کو سحر زدہ سی سنے جا رہی تھی۔۔

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً

(اے ہمارے رب! تو ہمیں دے اپنی طرف سے رحمت۔۔)

اس نے اس نرم، آواز کے پیچھے یہ لفظ میکانیکی انداز میں دہرائے تھے۔ ہاں اسے یہ لفظ دہرانے ہی تھے۔۔ اسے یہ دعا غار میں پناہ لینے کے بعد اپنے رب سے مانگنی ہی تھی۔

وَهِيَ لَنَا

(اور آسان کر دے ہمارے لیے۔۔۔)

PDF NOVEL BANK

اس کے لب بے آواز ہل رہے تھے۔ مگر ان بے آواز ہلتے لبوں کی صدا کہیں بہت اوپر تک سنائی دینے لگی تھی۔ اس کے آس پاس رحمت کے فرشتے اکٹھے ہونے لگے۔ وہ رس گھول پینے والی مدہم آواز اب تک کہیں پیچھے سے سنائی دے رہی تھی۔۔

مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا

سورہ کہف (ہمارے کام میں بھلائی کا راستہ۔۔)

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے دل کا ہر بوجھ سرکنے لگا تھا۔ بہتی سانسوں کی روانی میں بے اختیار نمی سی گھلنے لگی۔ وہ ایک بار پھر سے اس کی رحمت، اس کی محبت اور اس کے اس قدر خیال رکھنے پر رو رہی تھی۔ لان میں اک بوڑے درخت کا پتہ اسی سمے آنسو بن کر گرا۔ وہ بے ساختہ بار بار اس دعا کو دہرانے لگی۔ ان الفاظ کی مٹھاس آج بھی تازہ تھی۔۔ ہاں آج بھی۔۔ کئی صدیوں بعد بھی وہ لفظ زندگی دیا کرتے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اے ہمارے رب! تو دے ہمیں اپنی طرف سے رحمت اور آسان کردے ہمارے لیئے،
 ”ہمارے کام، بھلائی کا راستہ

وہ اس آیت کی گردان کرتے کرتے اب کے اس تاریک، تنگ اور بھیانک غار کو روشن کرنے لگی تھی۔ اس کے سیاہ غار میں چاندنی پگھل کر گرنے لگی۔ باہر لاؤنج میں اب بہت کم لوگ تھے۔ کچھ مہندی میں جاچکے تھے، اور کچھ کی تیاریاں ابھی باقی تھیں۔ وہ ان سب سے بے نیاز مدہم آواز میں اس دعا کو پڑھے گئی۔ اسے اس دعا کو پڑھنا ہی تھا۔۔۔ کیونکہ اس غار کے باہر تو اسے اندیشہ تھا کہ وہ اپنا ایمان کھودے گی۔ اس کا خاندان بھی عیش سے رہ رہا تھا۔۔۔ بھلا اسے کیا پڑی تھی اس غار میں پناہ لینے کی لیکن۔۔۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے جس میں کوئی کسی کا نہیں ہوگا۔ اس دن صرف اللہ ہوگا اور انسان ہوگا۔۔۔ اسے اس دن کی تیاری کرنی تھی۔۔۔ اور اس دن کی تیاری کے لیئے۔۔۔ اسے غار میں پناہ لینا ہی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

دور سے دیکھنے پر اب کہ بس یہی دکھائی دے رہا تھا کہ ایک لڑکی بیڈ پر گردن جھکائے بیٹھی زیر لب کچھ پڑھ رہی ہے۔ اسٹڈی ٹیبل پر رکھی کتاب جگمگا رہی ہے اور فرشتے اس غار کا احاطہ کیئے آسمان تک پہنچ چکے ہیں۔۔ باہر کھڑے بوڑھے درخت سے پتے اب تک آنسوؤں کی صورت ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔

اور اس رات اسے نہیں یاد کہ وہ گھر کے وسط میں بنے ٹھنڈے زینوں پر کتنی ہی دیر بیٹھی رہی۔۔ نینے آدھے تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے اور آدھے روشن تھے۔ وہ روشن حصے میں بیٹھی چہرہ گھٹنوں میں چپے گم صم سی بیٹھی تھی۔

"تم لوگوں کو خود اتنی اجازت دیتی ہو کہ وہ آئیں اور تمہیں توڑ کر چلے جائیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

کسی کی آواز پر اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔ زینوں کے بالکل دہانے پر وہ ابھی تک بھوری جیکٹ کو گردن تک بند کیئے کھڑا تھا۔

لوگوں کو ہر وقت اپنے اعمال کی وضاحت نہیں دیا کرتے۔ وہ پوچھیں تب بھی نہیں۔ "ہاں یہ نا میں جواب دینا سیکھو۔ نہیں تو لوگ تمہیں اذیت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے۔"

وہ متورم آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔ وہ دیکھنے میں جتنا روکھا لگتا تھا اتنا تھا نہیں۔۔ ہاں اسے بڑے بڑے جملے بولنے نہیں آتے تھے۔ اسے شاید اپنی بات کم الفاظ میں سمجھانے کی عادت تھی۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ اب یہ اذیت کبھی ختم نہیں ہوگی۔ کبھی بھی نہیں"

PDF NOVEL BANK

معاذ نے گہرا سانس لے کر ٹھوڑی کھجائی اور کچن کی جانب بڑھا۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کے سوال پر رک بھی گیا تھا۔

”ارحم کے دوست کیسے ہیں اب۔۔؟“

اس نے کبھی اس سے بات نہیں کی تھی مگر جانے کیوں وہ اس غیروں کے جھرمٹ میں اپنا اپنا سا لگنے لگا تھا۔ خشک اور بیک وقت نرم۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”پتہ نہیں۔۔“

لیکن تم نے ہی تو کہا تھا کہ ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا ہائی وے پر۔۔ پھر اب کیسے ”ہیں وہ لوگ۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

میں نے تو صرف ایک حادثے کی بات کی تھی۔ پتہ نہیں اس میں اس کے دوست "تمھے بھی یا نہیں۔۔"

مزے سے کندھے اچکائے تو رابیل یکدم اٹھ کھڑی ہوئی۔ بے یقینی سے اس کی پشت کو دیکھا۔۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ۔۔۔"

آئندہ کبھی تمہیں اپنے دوستوں سے ملوانے کے بارے میں سوچے گا بھی نہیں۔۔ بے "غیرت۔۔"

ایک بار پھر اس نے سر جھٹک کر قدم کچن کی جانب بڑھائے تو وہ اس کے پیچھے ہی چلتی آئی۔ سادہ سے شلوار قمیض میں اس کا سراپا دمک رہا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

"تم کیا کر رہے ہو۔۔؟"

اس نے ایک نظر پلٹ کر رابیل کو دیکھا اور پھر بغیر کوئی جواب دیتے، جیکٹ کی آستینیں پیچھے کو چڑھاتا، کچن کی جانب متوجہ ہوا۔ چند پل یہاں وہاں کچھ تلاش اور پین رکھ کر ہلکی آنچ پر تیل گرم ہونے کے لیے رکھا۔ اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ تیزی کے ساتھ کٹنگ بورڈ پر کھٹا کھٹ گوشت کاٹ رہے تھے۔ وہ بے یقینی سے اس کی پشت دیکھے گئی۔

"تم کیا کر رہے ہو معاذ۔۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کچھ کھایا ہے تم نے۔۔؟"

اس نے پلٹے بغیر ہی استفسار کیا تھا۔۔ رابیل کا سر خود بخود نفی میں ہل گیا۔ ایک لمحے کو پلٹ کر اس نے رابیل کو دیکھا تھا۔۔ جانے کیسا بندہ تھا وہ۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تمہاری مدد کا شکریہ معاذ۔۔"

اس نے اس کی بات سن کر لاپرواہی سے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو "واٹ اپور"۔۔
رابیل کو لگا ابھی وہ اسے کہے گا کہ کوئی بات نہیں، یہ تو میرا فرض تھا اور۔۔ اور میری۔
جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا لیکن اس نے صرف کندھے اچکائے تھے۔ اس کا
انداز عجیب نہیں تھا۔۔ اس کا انداز بس مختلف تھا۔۔

اب کہ وہ فون پر شاید اپنے کسی ورکر سے باتیں کرتا تیزی سے مصلحے کو بھون رہا تھا۔
سارے کچن میں اشتہا انگیز سی مہک پھیل گئی۔ رابیل کی بھوک یکدم ہی چمک اٹھی
تھی۔۔

فیصل سے کہو کہ تازہ سبزیاں لائے۔ اس طرح کھانے کا ذائقہ خراب نہیں ہوگا"
"پھر۔۔"

PDF NOVEL BANK

اگلے پل اس نے رک کر دوسری جانب سے کچھ سنا اور پھر چند ہدایات دیتا وہ فون رکھ چکا تھا اب کہ۔ سارا پھیلاوا سمیٹ کر اس نے ایک جانب کیا اور پھر ڈش میں مصلکے دار سی اسپگیٹی نکالنے لگا۔ دور سے دیکھنے پر ہی وہ اتنی مزیدار لگ رہی تھی کہ رابیل کو سب کچھ بھول گیا۔ اسے بس ابھی کھانا، کھانا تھا۔ ایک بار پھر سے اس کا فون بجا تو اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے اسپگیٹی اس کے سامنے کچن میں لگے گول ٹیبل پر رکھی اور انگلی سے اس کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ اسے کھا لو۔۔

فیصل مجھے لگیں گے کچھ دن یہاں، ابھی تمہیں ہی دیکھنا ہوگا چند دنوں تک "

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com

"ریسٹورینٹ۔۔ میں جلدی آنے کی کوشش کرونگا

اگلے ہی لمحے اس نے فون رکھا تو رابیل اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"تم کیا کرتے ہو معاذ۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

میرے دادا کی جائیداد سے نکلتا آدھا حصہ تو پھپھو ہتھیا چکی تھیں اسی لیے ہمارے " حصے میں کوئی لمبی چوڑی کمپنی نہیں آسکی۔۔ اور جو آسکا تھا اس سے بابا نے ایک "ریسٹورینٹ کا کام شروع کیا تھا۔ میں ریسٹورینٹ اونر ہوں۔

اس نے آستینیں کلائیوں پر برابر کیں اور ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پرے کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ رابی نے ایک لمحے کو پلٹ کر اسے جاتے دیکھا تھا۔۔ بہت دنوں بعد اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔ خشک آنسوؤں کے نشان لیے وہ اب کے بہت رغبت سے اسپگیٹی کھا رہی تھی کیونکہ اسے آلو گوشت بالکل بھی نہیں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پسند تھا۔۔

کچن سے داخلی دروازے کی جانب جاتے ہوئے اس نے ایک پل کو مڑ کر اسے رغبت سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھا اور پھر گہرا سانس لے کر آگے بڑھ گیا۔ قد آور دروازے کو جاتی پتھریلی روش پر قدم دھرتے، اس نے سرسراتے جھونکوں کے باعث ہاتھ بے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ساختہ جینز کی جیب میں اڑسے تھے۔ ایک نگاہ اٹھا کر زاہد چچا کے بنگلے کی جانب دیکھا۔ رنگ برنگ قمقوں سے جگمگانا ان کا بنگلہ اس سے ناچ گانے کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔ اس نے کوفت سے گہرا سانس لیتے ہوئے قدم گھر سے باہر کی جانب بڑھائے اور پھر گردن جھکائے طویل سڑک پر خاموشی سے چلنے لگا۔ یاد کے کئی صفحات نگاہوں کے سامنے پھر پھڑانے لگے تھے۔

جب کوئی تکلیف میں ہونا معاذ۔۔ تب اسے چند آرام دہ سے جملے کہنے کے بعد اچھا"

"سا کھانا کھلانا چاہیے۔۔ کھانا کھلانے والے اللہ کو بہت پسند ہوتے ہیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی ماں اکثر کہا کرتی تھیں اسے۔ اس نے گہرا سانس لے کر نگاہیں سامنے سڑک پر جمائیں۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ کوئی بہت خیال رکھنے والا اور لونگ سا بندہ تھا۔ یہ اس کی نیچر ہی نہیں تھی۔ لیکن ابھی کچھ دیر پہلے رابیل کو یوں تھکا ہارا زینوں پر بیٹھے دیکھ کر اسے دکھ ہوا تھا۔ ہمیشہ ایسے ہی لوگ اتنی تکلیفیں کیوں اٹھائیں۔۔ اسے یہ بات کبھی

PDF NOVEL BANK

سمجھ نہیں آئی تھی۔ سر ایک بار پھر جھٹک کر سرک پر چلتے اس نے نگاہیں نیچے جھکائیں۔ جیبوں میں ہاتھ اڑسے لڑکا، گردن جھکائے سست روی سے قدم اٹھا رہا تھا۔ اسی پہر اس کا موبائل جیب میں تھرتھرایا تو اس نے، اس کی روشن اسکرین نگاہوں کے سامنے کی۔ شناسا سا نمبر جگمگانا دیکھ کر اس نے لگے لمحے فون کان سے لگا لیا تھا۔

"کیسے ہو۔۔؟"

دوسری جانب سے ایک فکر مند سی، مردانہ آواز ابھری تھی۔ اس نے ایک ہاتھ جیب میں اڑس رکھا تھا اور دوسرے سے فون تھامے وہ تارکول کی سرک پر قدم قدم چل رہا تھا۔

"ٹھیک۔۔"

"کہاں پر ہو۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"سرک پر ہوں۔۔"

"مہندی میں کیوں نہیں گئے۔۔؟ آج تھی ناں اقبال کی مہندی۔۔"

وہ آخر میں اس سے پوچھ رہے تھے۔ شروع کے سوال میں ہلکا سا غصہ بھی تھا۔ معاذ کا کیا بھروسہ۔۔ پتہ چلا ان کے گھر ہی نہ گیا ہو۔۔ وہ اسے بخوبی جانتے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "جی آج ہی ہے اس کی مہندی۔۔"

"تو تم سرک پر کیا کر رہے ہو۔۔؟"

"چل رہا ہوں۔۔"

PDF NOVEL BANK

جواب آسان تھا۔ دوسری جانب وقار اس کے پرسکون سے جواب پر بھنائے تھے۔۔

"!خر (گدھے) کا بچہ۔۔ وہاں بھیجا کس لیے تھا تمہیں۔۔"

ان کے طرز تخاطب پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔ ان کا قصور نہیں تھا۔۔ دادی پختون خاندان سے تھیں۔۔ اسی لیے اتنی مٹھاس تو خیر کبھی کبھی ان کی زبان میں بھی آجایا کرتی تھی۔ یکدم ایک سرسراتے جھونکے کے باعث اس کے بال متھے پر گر کر اڑنے لگے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میرا دل نہیں چاہ رہا تھا جانے کا۔ اسی لیے نہیں گیا۔۔"

اپنے مخصوص انداز میں کندھے اچکائے۔۔ جیسے اب اکھاڑ لیں جو اکھاڑنا ہے۔

PDF NOVEL BANK

معاذ میں نے تمہیں تاکید کر کے بھیجا تھا کہ تم کسی بھی فنکشن میں ڈنڈی نہیں " مارو گے پھر بھی تم وہی کر رہے ہو جو تم چاہتے ہو۔۔۔ یہ عزت رہ گئی ہے باپ کی "اب۔۔

ان کے خاصے جذباتی سے رد عمل پر اس نے ایک پل کو موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا تھا۔ کیا کرے وہ ان کا۔۔

"کچھ اور آزمائیں، مجھ پر اثر نہیں ہو رہا۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بد تمیز۔۔۔"

بابا۔۔ اگر آپ کو اتنا ہی شوق تھا اس قسم کے فنکشنز میں شرکت کا، تو آپ خود کیوں " نہیں آئے۔ آپ جانتے بھی ہیں مجھے یہ لوگ نہیں پسند۔ پھر بھی آپ نے مجھے بھیج دیا۔ "میں یہاں اپنی شکل دکھانے آگیا ہوں کیا یہ کافی نہیں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

نہیں۔۔ یہ کافی نہیں ہے۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں اپنی شکل بار بار دکھاتے " "رہو۔۔

جی تاکہ اگلے ہی دن وہ میرا سامان میرے منہ پر مار کر مجھے گھر سے باہر نکال دیں۔۔ " اتنی اچھی شکل بھی نہیں ہے اب آپ کے بیٹے کی۔۔ نکل آئیں اس خوش فہمی سے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com "تم ابھی کہ ابھی مہندی میں جا رہے ہو۔۔"

"اوں ہوں۔۔ میں نہیں جا رہا۔۔"

PDF NOVEL BANK

معاذ تم اتنے ڈھیٹ کیوں ہو۔۔؟ کیوں تمہیں سمجھ نہیں آتی کہ تمہارا وہاں موجود ہونا" لازمی ہے۔ میں یہاں ریسٹورینٹ دیکھنے کے لیے رکا ہوں تو کم از کم تم تو جس کام کے لیے گئے ہو اسے پورا کرو۔۔

اور میں بھی پچھلے کوئی پینسٹھ بار پوچھ چکا ہوں کہ آخر میری موجودگی اس شادی میں " اتنی ضروری کیوں ہے۔۔؟ میں نے کیا کرنا ہے وہاں جا کر۔۔ چپ چاپ جا کر بیٹھنا ہے۔۔ لوگوں کو دیکھنا ہے۔۔ تین چار بار آپ کے خوبصورت خاندان والوں کی حرکتوں پر کوفت سے سر جھٹکنا ہے اور اس کے بعد ہر خاتون کو بتانا ہے کہ میں کس کا بیٹا ہوں۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ یہ سب آسان ہے۔ آپ کو اندازہ ہے عورتیں کتنی باتیں!! کرتی ہیں۔۔

آخر میں وہ جیسے بلبلیا تھا۔ وقار نے دوسری جانب افسوس سے سر ہلایا۔۔ آخر وہ کیا کریں اس لڑکے کا۔۔

PDF NOVEL BANK

"یہ سب باتیں تو بیٹا لڑکے انجوائے کرتے ہیں۔۔"

سیرڈسلی۔۔! ایک سیکنڈ کے لیے رک کر اس نے اپنی ناک کو چٹکی میں لیا تھا۔

"بابا آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے آخر۔۔؟"

میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم شرافت سے جا کر شادی اٹینڈ کرو۔ اور کسی بھی فنکشن "میں ڈنڈی مارے بغیر شرکت کرو۔"

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

آخر میں جیسے انہوں نے اسے تنبیہ کی تھی۔ ابھی جو وہ ان کے سامنے ہوتا تو ایک آدھ اگدی پر تو دھر ہی پیتے۔ یہ نالائق۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ اب کے پھر سے چلنے لگا تھا۔

بس کوئی ایک ایسی وجہ بتادیں جو مجھے قائل کر سکے۔ پھر میں چلا جاؤنگا شادی میں۔ اور"
"اگر نہیں تو پھر بھول جائیں۔۔"

اف۔۔ وقار کا دل کیا اپنا سر دیوار میں مار لیں۔ گہرا سانس لے کر انہوں نے فون کان
کے ساتھ کچھ اور جمایا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"دیکھو مع۔۔"

"ریزن بابا۔۔"

اور پھر وقار یکدم خاموش سے ہو گئے۔ ہاں وہ معاذ تھا۔۔ اس کی مرضی شامل نہیں ہوگی
تو وہ نہیں جائے گا۔۔ یہ طے تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

معاذ میں۔۔ میں چاہتا ہوں کہ خاندان کی کسی ایک لڑکی سے تمہاری شادی "
"ہو جائے۔۔"

ان کے جملے نے اس کے سر پر گویا دھماکہ کیا تھا۔ اس نے نا سمجھی سے آنکھیں کھول کر فون کو دیکھا۔

"کیا کہا آپ نے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا۔۔ کیا غلط کہا ہے یہ بتاؤ۔۔"

جلدی سے ہچکچا کر بات سمیٹی۔

"سہی کیا کہا ہے آپ نے اس میں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے سامنے لمحے بھر کو خاندان بھر کی لڑکیاں گھومی تھیں۔ اف ایک تو ان کے وہ نیلے پیلے سے کپڑے اور۔۔ اور جو وہ ایک ہی بات بار بار پوچھ کر نس پھاڑتی تھیں وہ الگ۔ اس نے یکدم جھر جھری لی تھی۔ سرسراتی ہوا سے نہیں۔۔ خاندان کی لڑکیوں سے۔۔

معاذ۔۔ تم میرے ایک ہی بیٹے ہو۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ذریعے اپنے خاندان کے "ساتھ جڑا رہوں۔ میں اس بڑھاپے میں ان سے مزید دور نہیں رہنا چاہتا بیٹا۔ پہلے ہی "سوتیلے رشتے کی وجہ سے میں ان کے قریب نہیں آسکا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں رائٹ۔۔ ایسے لوگوں کے لیے جنہوں نے آپ کو رات کی تاریکی میں گھر سے نکال "باہر کیا تھا۔۔

اس کا لہجہ اس قدر تلخ تھا کہ اسے خود اپنے حلق میں کڑوا س پھیلتی محسوس ہوئی تھی۔ لیکن وہ ایسا ہی تھا۔۔ دل زخمی کرپینے کی حد تک صاف گو۔۔ اور وہ جانتا تھا کہ اس کے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس آخری جملے نے بابا کی سماعت کو کیسے زخمی کیا ہوگا۔ چند لمحے دوسری جانب گہری خاموشی چھائی رہی۔

"میں معاف کرچکا ہوں سب کو۔۔"

"لیکن میں نے ابھی تک کسی کو معاف نہیں کیا ہے۔"

اس کے لہجے کی تلخی اب کے سرد سی فضا میں تحلیل ہونے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

معاذ کیا تم اپنے باپ کی اتنی سی بات بھی نہیں مانو گے۔۔؟ میں نے بہت انتظار کیا ہے بیٹا۔۔ میں نے بہت صبر کیا ہے لیکن اب میں اپنے بھائیوں کے ساتھ مراسم بڑھانا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ذریعے کم از کم میرے رشتے کا دھاگہ ان کے ساتھ پھر سے جڑ جائے۔۔ میری امید کو اس طرح مت توڑو بیٹا۔۔

PDF NOVEL BANK

معاذ کے چہرہ بے حد سپاٹ ہو گیا تھا۔۔ اتنا سپاٹ کہ حد نہیں۔۔ یوں لگتا تھا سرک کی ساری سختی اس کے چہرے پر اتر آئی ہو۔

مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے ان لوگوں سے مراسم بڑھانے میں بابا۔ کیونکہ میں ابھی تک "کچھ نہیں بھولا ہوں۔ کچھ بھی نہیں۔۔"

چند لمحے دوسری جانب پھر سے خاموشی چھائی رہی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے لفظوں نے بابا کو تکلیف دی تھی مگر اب وہ مزید ان کی شکلیں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ انہیں ایسے دیکھ کر اس کے اندر بہت کچھ بیک وقت ابلنے لگتا تھا۔ کئی سالوں پہلے کی یادیں یاد آنے لگتی تھیں۔ کیا وہ کچھ بھولا تھا۔؟ اس کے دل سے باتیں نہیں نکلتی تھیں، اس کی سماعت سے گزرے اوقات کی گونج نہیں جاتی تھیں۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری تھی یہ۔۔ کچھ بھلا نہ پانا۔۔ واقعات کو پوری جزیات سے یاد رکھنا۔

"!کیا تم اپنی ماں کو بھی یونہی جواب دیتے۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ جواب نہیں تھا۔ جوابی وار تھا۔ اس کے اٹھتے قدم بے ساختہ ساکت ہوئے، سر مٹی کلنچ، کرچی کرچی سے ہونے لگے۔ بابا نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا اس کی۔۔ ہاں وہ جانتے تھے کہ اسے تکلیف سب سے زیادہ کہاں ہوتی تھی۔

بابا میں نے آپ سے کہا بھی ہے ہزار دفعہ کہ ماں کا ذکر مت لایا کریں درمیان "میں۔۔"

اس نے ضبط سے بس اتنا ہی کہا تھا۔ دوسری جانب وقار کرب سے مسکرائے تھے۔۔

"تو یہ ثابت ہوا کہ تم اپنی ماں سے زیادہ محبت کرتے ہو۔۔"

"بابا۔۔"

PDF NOVEL BANK

میں ولیمے تک آجاؤنگا۔ پھر تم گھر آجانا۔ زیادہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تمہیں۔۔"

انہوں نے اس کی بات سنے بغیر دوسری جانب فون رکھا تو اس نے بنا کسی تاثر کے فون جیب میں اڑسا اور پھر سڑک کنارے بنے سنگی بینچ پر شکستہ سا بیٹھ گیا۔ جانے آنکھیں کیوں مسلی تھیں اس نے اپنی۔۔

"اتنے کڑوے نہ بنو معاذ۔۔ قرآن پڑھنے والے اتنے کڑوے نہیں ہوا کرتے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے گہرا سانس لے کر چہرہ اٹھایا۔ سنگی بینچ کے اوپر ایک بوڑھا پیڑ اس پر اس سیاہی میں بھی سایہ فگن تھا۔ وہ خالی خالی نظروں سے اس کی جھولتی شاخوں کو دیکھے گیا۔ اسے یاد تھا۔۔ کہ اس کی ماں اسے کس طرح ہر فجر پر اٹھایا کرتی تھی۔ وہ اس نرم گرم سی آغوش کو بھولا ہی کب تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

معاذ۔۔ اللہ کے نیک بندے فجر کی سیاہی میں نماز ادا کرتے ہیں۔۔ اٹھ جاؤ۔۔ اگر تم " نے اپنی نماز کھودی تو کبھی کچھ بھی نہیں پاسکو گے۔۔

کسی نے نو عمر سے لڑکے کے سیاہ بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلا کر کہا تو اس نے مندی مندی سی آنکھیں کھول کر سامنے نظر آتے پاکیزہ سے وجود کو دیکھا۔ وہ اس کی ماں تھی۔۔ فجر کے جامنی سے اندھیرے میں دلتی ہوئی۔۔

"اٹھ رہا ہوں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے کہہ کر کروٹ لی تھی اور پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔ حبیبہ نے مسکرا کر اسے دیکھا اور پھر اس کا چہرہ اپنی جانب نرمی سے گھمایا۔ معاذ کے لبوں پر نہ چلتے ہوئے بھی تبسم ابھرا تھا۔

"ماں آپ چیئنگ کر رہی ہیں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"بالکل۔۔"

انہوں نے کہا اور پھر جھک کر اس کا ماتھا چوما۔ معاذ نے بے بسی سے دیکھا تھا انہیں۔
ان کی محبت کے آگے وہ کبھی نہیں جیت سکا تھا۔ پھر آہستہ سے اپنے بستر پر اٹھ بیٹھا۔
خفگی سے حسیہ کو دیکھا جو مسکراہٹ دبائے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

"تم نے مجھے روز قیامت سرخرو کرنا ہے معاذ۔۔ یاد رکھنا۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ ایک بہت بڑی بات ہے ماں۔۔ ہر وقت مجھے نہ کہا کریں۔۔ کبھی کبھی خوف آتا"
"ہے۔"

ایمان خوف اور امید کے درمیان کی کیفیت کا نام ہے معاذ۔ تم خوف اور امید کے ساتھ"
"زندگی گزارو گے تبھی تو پہنچ پاؤ گے وہاں تک۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"میں اپنی پوری کوشش کرونگا۔"

وہ اس کی بات پر مسکرائی تھیں پھر اٹھ کھڑیں ہوئیں۔ اس کے بیڈ کے ساتھ ہی ان کا جائے نماز ڈلا ہوا تھا۔ اس نے ایک نظر ان کے قرآن کی جانب دیکھا۔ وہ ایک چھوٹی سی سیٹ پر رکھا ہوا تھا اور اس کی آیات روز اول کی طرح جگمگا رہی تھیں۔

"آپ ہمیشہ تہجد میں کیوں قرآن پڑھتی ہیں۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے ایک لمحے کو سرمئی کلنچ ان پر جمائے۔ وہ لمحے بھر کو اس کے سوال پر مسکرائی تھیں۔ پھر محبت سے قرآن کے چکنے صفحے پر انگلیاں پھیرنے لگیں۔ سیاہ روشنائی سے لکھے گئے لفظوں کو جیسے محسوس کرنا چاہا تھا انہوں نے۔

PDF NOVEL BANK

جانتے ہو جب اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر قرآن اترا تو کونسا وقت "تمھا۔۔؟

اسے اندازہ تمھا پھر بھی اس کا سر نفی میں ہل گیا۔ وہ اب تک نرمی سے مسکراتی ہوئیں آیتوں پر انگلی پھیر رہی تھیں۔

وہ طلوع فجر سے قبل کا وقت تمھا معاذ۔ وہ ایسا وقت تھا جب ساری دنیا سو رہی ہوتی "ہے۔ آپ اپنے غار میں تنہا بیٹھے عبادت کر رہے ہوتے ہو۔ اپنے تنہا وقت میں اسے چپکے چپکے پکار رہے ہوتے ہو۔ کہ اچانک سے آپ کے تاریک غار میں علم کی چاندنی سی "پکھل کر گرنے لگتی ہے۔۔"

ان کی باتیں ذو معنی تھیں لیکن وہ ان باتوں کو سمجھتا تھا۔ اسے اپنی ماں کو سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

جلتے ہو وقت کا بھی گزرے وقت سے ایک خاص رشتہ ہوتا ہے۔ کئی سمتوں میں سفر" کرتا وقت اپنے گزرے وقت کے ساتھ کئی صدیوں تک کے لیے ہم آہنگ رہتا ہے۔ کبھی تم اسے فجر سے قبل پڑھ کر دیکھنا معاذ۔ تمہیں یوں لگے گا کہ یہ دنیا اور اس کی ہر چیز دھوکا ہے۔۔۔ تم خوف سے کانپنے لگو گے۔۔۔ کیونکہ گزرے وقت کا گزرتے وقت سے مخصوص تعلق ہوتا ہے۔۔۔ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اس غار سے پلٹے تو کانپ رہے تھے۔۔۔ وہ چند آیتیں تھیں۔۔۔ لیکن قلب پر اتری تھیں جیسی تو ایسی لرزش طاری ہوئی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو قرآن پڑھ کر رونا ہی نہیں آتا۔۔۔ یہ تو ہم پر اثر ہی نہیں کرتا۔۔۔ لیکن میں ان سب سے صرف ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔۔۔ کہ کیا انہوں نے کبھی اس قرآن کو مُردوں کے علاوہ اپنے دل کی زندگی کے لیے پڑھا۔۔۔ جس کا لفظ لفظ حیات دیتا ہے اسے بھی ہم نے صرف کسی کی موت کے لیے بچا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔ کیا کبھی اسے اپنے تاریک غار میں، اپنی ذات کی تاریکی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھا ہے۔۔۔؟ اگر پڑھا ہے تو ممکن نہیں کہ یہ تمہارے دل میں نہ اترتا ہو۔۔۔ لیکن ہم۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ان کی چمکتی آنکھوں کے پار بہت سے منظر چل رہے تھے۔۔ بہت سے گزرے راستے سمٹ رہے تھے۔۔ بہت سی تکلیف دہ ساعتیں زخم پنے لگی تھیں۔

"معاذ ہم نے اسے چھوڑ دیا۔۔"

چھن سے کچھ ٹوٹا۔۔

ہم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا معاذ اور دنیا کی ہر شے اکھٹی کر لی۔ ہم نے اپنے دل میں، "دنیا اتنی جمع کر لی ہے کہ اب قرآن کے لیے جگہ ہی نہیں رہی۔ ہم نے اپنے دل میں نفرت، حسد، بغض، جلن اور جانے کیا کیا اکھٹا کر رکھا ہے تو قرآن کیسے آئے گا۔؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ قرآن کسی ایسے دل میں داخل ہوگا جو پاک نہ ہو۔؟ لیکن ہم قرآن کے مخاطب کرنے پر اس سے گھبرا کر بھاگ جاتے ہیں۔ قرآن تو آئینہ ہے۔ اس میں انسان اپنی ذات کی بد صورتی بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ لیکن ہم اس کے پہلے ہی خطاب پر ڈر کر منہ پھیر لیتے ہیں کیونکہ ہم اس میں اپنا آپ دیکھنا نہیں چاہتے۔ کوئی بھی اپنی ذات کی

PDF NOVEL BANK

تاریکی نہیں دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن پھر بھی قرآن جب مخاطب کرے تو اس کے خطاب سے گھبرا کر بھگتے نہیں ہیں اور جو۔۔

وہ ایک لمحے کو رکیں۔۔

جو اس سے دور بھگتے ہیں وہ تاریکیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ وہ سیاہیوں میں گھرنے لگتے ہیں۔ وہ جہنم کی کسی اندھیر گھاٹی میں جا گرتے ہیں معاذ، صرف اس لیے۔۔ کیونکہ وہ اس قرآن کو ایسے کسی خاموش وقت میں کھول کر پڑھتے ہی نہیں ہیں۔ کیسے لوگ ہیں

visit for more novels:
www.urduovelbank.com

"!ناں ہم۔۔"

اپنی آنکھ کے بھیگے گوشے کو انگلی سے صاف کر کے انہوں نے اس کی جانب دیکھا تھا۔ وہ اپنی جگہ پر ساکت کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔

"اور۔۔ اور اگر کوئی اس قرآن کو چھوڑ دے تو کیا ہوتا ہے ماں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس کا سوال بہت خوفزدہ تھا۔۔ اسے لگا اگر اس نے اسے چھوڑ دیا تو وہ زندہ نہیں رہ سکے گا۔۔

"جو اسے چھوڑتے ہیں وہ جہنم کی کسی گہری گھاٹی میں جاگرتے ہیں۔"

ان کی آواز آخر میں بے حد دھیمی ہو گئی تھی۔ پھر اسے دیکھ کر مسکرائیں۔۔

اور جو اسے نہیں چھوڑتے، انہیں جنتیں دی جاتی ہیں۔ بھوک، موت اور ہر قسم کی "بے چینی سے پاک جنتیں۔۔"

اس کے دل کو ڈھارس سی ملی۔ امید جگمگائی۔۔ اور وہ ہلکا دل لیئے فجر کا وضو بنانے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ اب اسے۔۔ ہاں اسے بھی یہ قرآن پڑھنا تھا۔ تاکہ ہمیشہ کی جنتوں میں اس کا حصہ بھی نکل سکے۔

PDF NOVEL BANK

اسکی کھوکھلی نگاہوں نے سڑک کا راستہ عبور کیا اور پھر وہ بے جان قدموں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ہوا کے چلتے جھکڑوں سے اس کے ماتھے پر گرتے بال اب تک اڑ رہے تھے اور چہرہ۔۔۔ چہرہ کسی گہرے غم کی اداسی میں گھرا ہوا لگتا تھا۔۔۔

وہ ایک غار تھا۔۔ ایک تاریک سیاہ سرنگ جتنا طویل غار۔ اس کے دونوں سروں پر کہیں بھی روشنی کا ہلکا سا شائبہ بھی نہیں تھا۔ جلس، گھٹن اور عجیب کثافت میں گھری وہ آس پاس آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے پھر بھی کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ یکایک اس نے ایک قدم اٹھایا تو اندازہ ہوا کہ وہ ننگے پیر ہے۔ قدموں کے نیچے بہت سے باریک پتھر آئے تو بے ساختہ اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی۔ گہرے گہرے سانس لے کر اس نے تاریکی میں اندھوں کی طرح کھف کی دیواریں ٹولیں اور پھر لڑکھڑاتی ہوئی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی۔

PDF NOVEL BANK

یکایک اس غار کے اندر موجود گھٹن اور گرمی سے اس کا سارا وجود پسینے میں نہا گیا تھا۔ اس نے گہرے گہرے سانس لے کر راستہ عبور کرنا چاہا مگر وہ کہف۔۔ وہ کہف بہت طویل تھا۔ نہ ختم ہونے والا تاریک سا غار۔۔

اس کی آنکھ سے بے ساختہ اک آنسو ٹپکا تھا۔ کمزور سی ٹوٹی پھوٹی آواز میں اس نے اپنے گھر والوں کو آوازیں دی۔۔

”م۔۔ ماں۔۔ بابا۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن اس کی آواز غار کی گھٹن زدہ دیواروں سے پلٹ کر آرہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہنے لگے۔ خوف سے جسم لرزنے لگا تھا۔۔

”ش۔۔ شزا۔۔ روا۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے اپنی بہنوں کو بھی آواز دی لیکن اس تاریک غار میں وہ تنہا کھڑی تھی۔

"کوئی مجھے نکالو یہاں سے۔۔ مجھے ڈ۔۔ ڈر لگ رہا۔ پلیز کوئی تو میری مدد کو آجائو۔۔"

اس کی لرزتی آواز ایک بار پھر سے دیواروں سے پلٹ کر آئی تو اس نے کہف کی دیوار کو چھوڑ دیا۔ چہرے پر لڑھکتے آنسوؤں کو ہتھیلیوں سے صاف کیا مگر وہ پھر بھی پھسلتے جا رہے تھے۔ اس نے ایک بار پھر چہرہ اٹھا کر کئی آوازیں دیں لیکن کوئی نہیں تھا۔۔ کوئی اس کی مدد کو نہیں آ رہا تھا۔۔ اسے لگا اگر جو وہ کچھ دیر اور یہاں رہی تو مر جائے گی۔ وہ اس غار کی تاریکی اور خوف سے واقعی مر جائے گی۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com

نَحْنُ نَقْصُ عَلَیْكَ نِبَاَهُمْ بِالْحَقِّ

ہم بیان کرتے ہیں آپ پر ان کا واقعہ حق کے ساتھ۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے جھٹکے سے پلٹ کر غار کی دوسری جانب دیکھا تھا۔ کہف کے طویل سرے کے بالکل کنارے پر کوئی روشنی جگمگا رہی تھی۔ کوئی سنہری سی چاندنی گویا پگھل کر اس تاریک غار میں قطرہ قطرہ گر رہی تھی۔

اِتَّخَذُوا بَرِّجًا وَزِدْنَهُمْ هُدًى

بے شک وہ چند نوجوان تھے وہ ایمان لائے تھے اپنے رب کے ساتھ اور ہم نے زیادہ کیا تھا ان کو ہدایت میں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

(کہف ۱۸/۱۳)

اس نے آہستہ آہستہ غار کے سرے کی جانب قدم بڑھائے۔ کچھ لمحات پہلے کا خوف کہیں دور جا سویا تھا۔ اسے کہف کے آخری سرے سے بہت مدھردھیمی سی آواز آرہی تھی۔ کانوں میں رس گھول کر دل میں اترنے والی آواز۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وَرَبَّنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

اور ہم نے مضبوط کر دیا ان کے دلوں کو

اس کے بڑھتے قدم بے ساختہ رکے تھے۔ بات بالکل اسی سے کی جا رہی تھی۔ وہ بھی تاریک غار میں کھڑی لرز رہی تھی۔ کیا اللہ اسے یہ بتا رہا تھا کہ غار والوں کے دلوں کی مضبوطی صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ لوگ کبھی بھی خوفزدہ سے کھف میں تمہارا ہاتھ تھلمے نہیں آئیں گے۔ انسان اس تاریکی کے پہاڑ تلے کھڑا لرز رہا ہوتا ہے اور وہاں۔۔ ہاں وہاں وہ اللہ کو پالیتا ہے۔ اس کے لڑکھڑاتے قدموں کی لرزش کچھ اور زیادہ ہو گئی تھی۔۔ لیکن پھر بھی وہ ہمت کر کے چلتی رہی۔۔ بہت سے باریک پتھر اب بھی اس کے پیروں میں کھب رہے تھے مگر وہ ان زخموں کی جانب متوجہ نہیں تھی۔ وہ تو کہیں اور ہی متوجہ تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

اِذْ قَامُوْا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا

جب وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ہمارا رب (تو) آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا، ہرگز نہیں ہم پکاریں گے اس کے سوا کسی اور معبود کو۔

اس نے غلطی کر دی۔ اس سے غلطی ہو گئی۔ وہ کھف میں اپنے والدین کو آواز دے رہی تھی۔ وہ اپنے گھرانے کو بلارہی تھی۔ وہ ان سے مدد مانگ رہی تھی۔ حالانکہ وہ تو اس کی مدد کرنے والے نہ تھے۔ وہ تو، وہ لوگ تھے جن کی وجہ سے اسے اپنے گرد غار کی دیواریں کھڑی کرنا پڑی تھیں۔ پھر بھلا وہ کیوں اس کی مدد کو اس تاریک جگہ میں آتے۔ ان تاریک کوٹھڑیوں میں تو انسان کو صرف اللہ بچاتا ہے۔ کیا کوئی ہے جو اللہ کے علاوہ اس غار میں، غار والوں کا ساتھی ہوتا۔ وہ اب تک غلط لوگوں کو پکار رہی تھی۔۔۔ اسے اللہ کو پکارنا تھا۔۔۔ اصحاب کھف نے اپنے خاندان والوں سے مدد نہیں مانگی تھی۔ بلکہ وہ تو اپنی مدد اللہ سے طلب کر رہے تھے۔

PDF NOVEL BANK

اس کے قدموں کی لرزش اب کے پورے جسم میں سرایت کرنے لگی تھی۔ اور وہ جانتی تھی۔ اسے پتہ تھا کہ یہ لرزش کن الفاظ کی لرزش تھی۔ وہ بات تھی۔۔ اللہ کی بات جس سے اس کا اندر باہر جھنجھٹا اٹھا تھا۔

لَقَدْ قُلْنَا إِذَا شَطَطًا

البتہ تحقیق ہم نے کسی اس وقت ظلم و زیادتی والی بات۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

(کف ۱۴/۱۸)

اس نے اپنی زیادتی پر اللہ سے معافی طلب کی۔ اس نے لرزتے لبوں کو بمشکل قابو کر کے استغفار پڑھا تھا۔ اسے آج اندازہ ہوا کہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اس رات پہلی وحی کے بعد غارِ حرا سے پلٹے تو کیوں لرز رہے تھے۔ اس کے سارے وجود میں پھیلی لرزش آج اسے یہ سمجھا رہی تھی کہ قرآن کا انسان پر اترنا کس

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

قدر بھاری اور لرزہ خیز عمل تھا۔ اس نے بے تحاشہ کلنپتے ہاتھوں سے کف کی دیواریں ٹوٹتے ہوئے راستہ عبور کیا مگر وہ راستہ بہت طویل تھا۔ دور کہیں آخری سرے پر مدہم سنہری سانور اب تک جگمگا رہا تھا اور وہ مدہم آواز۔۔ وہ مدہم آواز پھر سے اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔

مگر پھر اسے الفاظ سمجھ نہیں آئے۔ بہت سے لفظ اس کی سماعت پر گرے ضرور مگر وہ ان سے کوئی بھی معنی اخذ نہیں کر پائی۔۔ وہ تو بس اب کہ مسلسل لرزتی سانسوں کے درمیان استغفار پڑھتی، کف کی دیواریں ٹوٹتی آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ہر دفعہ اسے لگتا تھا کہ وہ روشنی اس سے دور جا رہی ہے۔ دور جاتی جا رہی ہے۔۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ مدہم سی روشنی گل ہونے لگی۔۔

”ن۔۔ نہیں۔۔“

PDF NOVEL BANK

اس کے لبوں سے بہت کمزور سی چیخ آزاد ہوئی لیکن وہ روشنی مٹتی جا رہی تھی۔ دھوپ کی چمکتی روشنی اس کے رخسار پر گر کر چمکی تو اس کی آنکھ بے ساختہ کھلی۔ اس کا سارا جسم اس ٹھنڈ میں بھی پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور سانسیں یوں چل رہی تھیں گویا وہ طویل مسافت طے کر کے آئی ہو۔ اس نے نگاہ آس پاس گھما کر دیکھا۔ یہاں کوئی تاریک غار نہیں تھا، نہ ہی وہ مدھر آواز تھی اور نہ ہی سنہری سی چاندنی۔۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ اس کا صاف ستھرا سا پر سکون کف ویسے ہی تھا۔ سکینٹ والا۔

آنکھیں مسلتی وہ بستر پر اٹھ بیٹھی۔ سامنے ہی سنگھار آئینے میں اس کا عکس ابھرا تھا۔ اس نے کندھوں پر بکھرے کتھنی بالوں کو ہاتھوں سے سمیٹا اور پھر انہیں پونی میں باندھتی بستر سے نکلی۔ اسی پہرہ میں اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔ اس نے بے ساختہ انہیں دیکھا۔ وہ خفگی کے ساتھ اس کی الماری میں نئے سل کر آئے کپڑے رکھنے لگی تھیں۔ اس نے محتاط نظروں سے ان کا چہرہ دیکھنا چاہا جو الماری کا پٹ وا ہونے کی وجہ سے چھپ گیا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

"ماں۔۔ آپ ناراض ہیں کیا مجھ سے۔۔؟"

پلکیں جھپکا کر اس نے پوچھ ہی لیا۔ خواب کا اثر اب تک اس کے اعصاب پر حاوی تھا۔ انہوں نے الماری کا دروازہ زور سے بند کیا۔

"میرے ناراض ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے تمہیں۔۔؟ کرتی رہو جو کر رہی ہو۔۔"

"ماں ایسا نہیں ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اس کا دل دکھا تھا۔ جانے کیوں اسے لگا وہ رونے لگ جائے گی۔۔

میرے لیتے آپ، بابا اور میرا پورا گھرانہ اہم ہے۔ میں آپ میں سے کسی کو بھی پیچھے " نہیں چھوڑنا چاہتی۔۔

PDF NOVEL BANK

"لیکن تم اپنی من مانیاں کر کے ہمیں پیچھے چھوڑ رہی ہو رابیل۔۔"

تو آپ بھی میرے ساتھ آکھڑی ہوں ماں۔ کیونکہ میں اللہ کے حکم کو جان کر اسے پیچھے " نہیں پھینک سکتی۔ اس کی کتاب نے مجھے ہر اس عمل سے خبردار کیا ہے۔۔

اسکے جواب پر رابیل لمحے بھر کو خاموش ہوئی تھیں۔ پھر تھک کر اسے دیکھا۔۔

"تمہاری وجہ سے بہت باتیں سننی پڑی ہیں تمہارے بابا کو اور مجھے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں معذرت خواہ ہوں ماں کہ انہوں نے میری وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔"

"لیکن میرا اس میں کوئی قصور نہیں سچ میں۔۔"

"کیا تمہیں اپنا یہ حجاب اس قدر پسند ہے رابیل۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

وہ جیسے حیرت اور دکھ کے ملے جلے سے انداز میں کہتیں اس کے پاس چلی آئی تھیں۔
اس کی کتھئی آنکھوں میں ہلکی سی نمی گھلی۔۔

بہت ماں۔۔ بہت سے بھی زیادہ۔۔ اور بات اب شاید میری پسند و ناپسند سے بہت "
"دور جا چکی ہے۔ بات اب حکم مان کر سر تسلیم خم کرنے تک آچکی ہے۔

میری بہت پیاری بیٹی ہو تم۔۔ ردا اور شہزا سے بھی زیادہ پیاری۔۔ پھر تم نے کیوں "
اوڑھایہ حجاب سر پر۔۔؟ لڑکیاں تو خود کو مزید نکھار، سنوار کر لوگوں کے سامنے آتی
"ہیں۔۔ تم کیوں ایسی ہو گئی ہو۔۔؟
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس نے گہرا سانس لیا تھا۔ دل پر جمے زخم جیسے پھر سے کھرچنے لگے۔۔

ماں، مجھے اسلام نے خود کو نکھارنے، سجانے، سنوارنے سے نہیں روکا۔ زندگی کے کسی "
بھی پہر میں اس طرح کی کوئی رکاوٹ اسلام نے عورت کے لیے نہیں کھڑی کی۔ لیکن

PDF NOVEL BANK

اس نے اس کے چاروں اطراف حجاب باندھنا ضروری سمجھا ہے ماں۔ کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ عورت بہت قیمتی ہے، بہت خوبصورت ہے، دل کو راحت و سکون پہنچاتا ہے عورت کا وجود۔ لیکن وہ راحت ہر کسی کے لیے نہیں ہونی چاہیے۔ عورت کیوں خود کو قربان کر کے ہر ایک کی راحت کا سامان بنے۔۔؟ اسے کیا دھن سوار ہے کہ وہ ہر ایک کی نگاہوں کو اپنے حسن سے خیرہ کرتی ہوئی گزرے۔ اللہ نے تو اسے تکلیف سے بچایا ہے ماں۔ اللہ نے تو اس حجاب کے ذریعے ہم لڑکیوں کو اوپر اٹھایا ہے۔ پھر اس میں بھلا میں "بد صورت کیسے لگ سکتی ہوں۔۔؟"

visit for more novels:

وہ انہیں دونوں کندھوں سے تھامے گیلی آنکھوں کے ساتھ نرمی سے کہے جا رہی تھی۔
لمحے بھر کو رامین نے پریشانی سے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔

تمہاری پھپھو کے تیور مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے ہیں رابیل۔ وہ ضرور کوئی بہت بڑا "تماشہ کھڑا کرنے والی ہیں۔ رات ہی سے غصے میں بل کھا رہی ہیں، میں نے بات کرنے کی کوشش کی تو مجھے بھی جھٹک دیا۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے بھی پریشانی سے پریشانی مسلی تھی۔ کیسے سامنہ کرے گی وہ اس سب کا۔۔

"میں دعا کرونگی کہ سب ٹھیک رہے۔۔"

"اور ہاں۔۔ یہ معاذ۔۔ تمہیں کچھ عجیب سا نہیں لگتا۔۔؟"

انہوں نے ایک پل کو رک کر انتہائی نا سمجھی سے پوچھا تھا۔ رابیل نے ادنیٰ مسکراہٹ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

روکی۔۔

"کیا مطلب۔۔؟ عجیب کیسے۔۔؟"

مطلب پچاس لوگوں کے درمیان کھڑا ہو کر وہ اتنے مزے سے جواب کیسے دے سکتا "ہے اور وہ بھی صائمہ آپنی کو۔ اس دن بھی جب آیا تھا ناں یہ تو آپنی نے حسبِ عادت طنز

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

شروع کر دیا۔ محترم نے اتنا سیدھا جواب دیا تھا کہ لمحے بھر کو تو صائمہ بھی گھبرا گئی
"تھیں۔۔"

"ہاں تو اس میں عجیب کیا ہے۔۔۔؟"

اس نے بیڈ کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے ان کا چہرہ دیکھا۔ وہ جھر جھری لے کر اب کے
اس کا بستر سمیٹنے لگی تھیں۔۔

visit for more novels:

عجیب تو ہے۔۔ بات نہیں کرتا۔ ایک طرف خاموش بیٹھا رہتا ہے۔۔ بات کرو تو ہاں"
"یا نا میں جواب دیتا ہے۔۔ اس کی عمر کے لڑکے ایسے نہیں ہوتے۔۔"

"ماں۔۔"

اس نے گہرا سانس لے کر دیکھا تھا ان کی جانب۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ کو نہیں پتہ کہ کون کن ادوار سے گزر کر آیا ہے۔ آپ کے آس پاس جتنے بھی " لڑکے ہیں ان کا ماضی بہت اچھا، شانت اور اپنوں کے درمیان گزرا ہے جبکہ معاذ اور اس کے خاندان کے ساتھ کئی سالوں پہلے کیا، کیا گیا تھا یہ آپ بھی جانتی ہیں اور میں " بھی۔ اسی لیے ہم اس کے کسی بھی رویے کو جج نہیں کر سکتے۔۔

"ہاں یہ تو ہے۔۔"

اب کہ وہ بھی گہرا سانس لیتی بیڈ پر رکھے تکیے درست کر رہی تھیں۔ پھر سیدھی ہوئیں۔۔

عجیب ضرور ہے وہ۔۔ لیکن ایک بات ہے۔۔ آنکھوں کو اس کی موجودگی بری نہیں " لگتی۔ خاموش بے ضرر سا لگتا ہے۔۔

رابیل نے بھی سر ہلایا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔۔"

چلو اب ناشتہ کر لو باہر آکر۔ اور اب پلیز رات کو بارات کے فنکشن میں ضرور شرکت " کر لینا۔۔ میں مزید اور لوگوں کے طعنے نہیں سن سکتی۔۔ اور ہاں۔۔

وہ جاتے جاتے یکدم مڑیں تو اس نے چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔

ارحم پوچھ رہا تھا تمہارا آج صبح ہی۔ اس سے بات کر لینا پلیز اور کم از کم تم اسے تو خود " کے ساتھ راضی کر لینا تاکہ تمہاری پھپھو سے نبٹنا آسان ہو جائے۔۔

آخر میں الجھ کر کہتیں وہ کمرے سے باہر نکلیں تو رابیل نے بھی گہرا سانس لیا۔ ہر حال میں اسے لوگوں کو تو فیس کرنا ہی تھا۔ اور ارحم کو تو سب سے پہلے۔

PDF NOVEL BANK

وہ نہا کر اب کے سنگھار آئینے کے سامنے کھڑی گیلے بالوں کو تولیے سے خشک کر رہی تھی۔ اس کے بال زیادہ لمبے نہیں تھے مگر ان کا رنگ اور ان کی چمک بہت خوبصورت تھی۔ اسے انہیں کھولنے سے بھی الجھن ہوتی تھی کہ وہ ریشمی ہونے کی وجہ سے بار بار چہرے پر اٹھ آتے تھے۔

بالوں کو خشک کر کے اس نے انہیں پیچھے کی جانب پھینکا، اسی پہر اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر ردا اور شہزادہ اندر داخل ہوئی تھیں۔ اس نے بے اختیار ان کی جانب دیکھا۔ اسی لمحے ارحم بھی ان کے ساتھ ہی اندر آنے لگا تو ردا نے دروازے میں رک کر چہرہ باہر نکالا۔

"رابی نے ابھی دوپٹہ نہیں اوڑھا ہوا، آپ باہر انتظار کریں"

PDF NOVEL BANK

اور یہ ٹھک۔۔ اس نے دروازہ اس کے منہ پر ہی بند کر دیا تھا۔ رابی تو رابی شزا بھی اس کی حرکت پر دھک سے رہ گئی تھی۔

"ایہ۔۔ یہ کیا طریقہ ہے ردا۔۔؟"

شزا کی بے حد حیران سی آواز سنائی دی تھی۔ ردا نے اس کی جانب نا سمجھی سے دیکھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا۔۔؟"

"!! یہ کیا طریقہ ہے تم نے دروازہ ان کے منہ پر بند کر دیا۔۔"

"تو اور کہاں بند کرتی۔۔"

PDF NOVEL BANK

رابی نے بے ساختہ ادٹی ہنسی کو بمشکل روکا تھا۔

”!!پاگل وہ کیا سوچیں گے۔۔“

بھئی اگر انہیں اندر آنے دیتی تو رابی کیا کرتی۔ ایک دم دوپٹے کے لیئے بھاگتی اور ساری ”سچویشن آگورڈ سی ہو جاتی۔ میں نے تو سب کو اس قسم کی سچویشن سے بچایا ہے۔۔“

”واہ۔۔ کیا بچایا ہے ویسے۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شہزاد نے تالی بجا کر داد دی تھی اسے۔ اس نے مسکرا کر دونوں کی جانب دیکھا۔۔

”کیا چاہیئے۔۔؟“

”کیا پہن رہی ہو تم آج رات۔۔۔؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”ڈونٹ ٹیل می کہ تم دونوں کو ماں نے بھیجا ہے۔“

اس نے ایک پل کو خوفزدہ ہو کر دیکھا تھا ان دونوں کو۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائیں۔ پھر اس کی جانب دیکھا۔ ردا نے ابرو نچائے تھے۔ رابیل دو قدم پیچھے ہٹی۔۔

”میں۔۔ میں خود تیار ہو سکتی ہوں۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پتہ ہے ہم نے کہ تم نے کیسا تیار ہونا ہے۔ خدا کے لیے رابی۔ ہم رات کو شادی

”میں جائیں گے میلاد میں نہیں۔۔“

شزا اب کے اس کی وارڈاب کا دروازہ کھولے کپڑے الٹ پلٹ رہی تھی۔ اور ردا نے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تم دونوں آخر کر کیا رہے ہو میرے ساتھ اور ماں۔۔ ماں بھی ہمیشہ تم دونوں کو "میرے سر پر مسلط کر دیتی ہیں۔ پتہ بھی ہے کہ مجھے زیادہ تیار ہونا نہیں پسند۔۔"

"ابھی کہ ابھی یہاں آکر بیٹھ جاؤ۔۔"

شہزاد نے اسے الماری کے دروازے کے پیچھے ہی سے تنبیہ کی تھی۔ اس نے اپنا بیڈ پر رکھا دوپٹہ محتاط نظروں سے دیکھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اسے اٹھا کر باہر بھاگتی ردا نے اسے قابو کر لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"ماں نے ہم دونوں کو آپ کی گرومنگ کرنے کے لیے بھیجا ہے۔۔"

"میں ایسے ہی ٹھیک ہوں پلیز مجھے جانے دو۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہشش۔۔

ردا نے اسے لبوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ اس نے بے بسی سے دیکھا تھا ان دونوں کڈنیپرز کو۔ پھر شزا کسی تجربہ کار ڈیزائنر کی طرح اس کی جانب گھومی۔ تھی۔ تین چار کپڑے اس پر رکھ کر تنقیدی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا۔ پھر ایک نیا سل کر آیا آسمانی رنگ کا فراک اس کی نگاہوں میں بچ ہی گیا۔

"یہ بہت اچھا لگے گا۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے فیصلہ کن سے انداز میں اسے مسکرا کر دیکھا تھا پھر اس کا جوڑا بیڈ پر رکھ کر باقی کے کپڑے الماری ترتیب سے لٹکائے۔ اب کے رداس کے ہلکے سے سوکھے بالوں میں برش چلا رہی تھی۔

"اس ڈریس کے ساتھ اسموکی آئیز کیسی رہیں گی۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے اس کا چہرہ دیکھ کر لمحے بھر بعد کہا تھا۔

جی نہیں میں ایسا کوئی میک اپ بھی نہیں کرنے لگی۔ اب مجھے پلیز جانے دو۔ میں " نے ناشتہ بھی نہیں کیا ہے اور ناں ہی ارحم سے بات کی ہے اب تک۔ ماں کو کہا تھا "اس نے کہ اسے مجھ سے بات کرنی ہے۔ ویسے پھپھو کیا زیادہ غصے میں ہیں۔۔؟

اس نے ایک پل کو چہرہ ردا کی جانب پھیرا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بہت غصے میں ہیں پھپھو۔ بابا کے کمرے سے رات گئے تک بہت بلند آواز سے باتیں " کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔

اس کا جواب سن کر اس کے اندر ایک بار پھر سے اندیکھا سا خوف اترنے لگا تھا۔ ردا اس کے بال برش کر چکی تو پھر انہیں فرنیچ میں گوندھنے لگی۔ اس کے سیدھے گھنے بالوں

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میں فرانسسی طرز کی چوٹی بہت جچا کرتی تھی۔ ایک بار پھر سے دروازہ پر دستک ہوئی تو تینوں نے اپنی سوچوں سے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

”میں ارحم ہوں رابیل۔۔“

اس نے گہرا سانس لیا اور ردا کے پیچھے بیڈ سے اپنا دوپٹہ اچکا۔ اسے سر پر سلیقے سے باندھ کر اس نے دروازہ کھولا تھا۔ ہمیشہ کی طرح مسکراتے ہوئے ارحم کے چہرے پر پچھلی تلخی کے بعد آج پھر سے مسکراہٹ تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”فری ہو۔۔ کچھ بات کرنی ہے۔“

”اوکے میں آتی ہوں۔“

PDF NOVEL BANK

اس نے ایک نظر ان دونوں پر ڈالی اور پھر پلٹ کر کمرے کا دروازہ پار کرتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ گھر کے لاؤنج میں آج رش خاصہ کم تھا کیونکہ مہمان اب اپنے اپنے گھروں سے سیدھا شادی ہال پہنچنے والے تھے۔ اس نے بھی اس کے پیچھے قدم بڑھائے۔ وہ چھت کو جاتے زینوں کی جانب بڑھا تو اس کی نگاہ بے اختیار ہی اپنے کمرے سے نکلتے معاذ پر پڑ گئی۔ وہ بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتا سنجیدہ سا باہر نکل رہا تھا۔ پہلے دن کے ٹرٹل نیک سوئٹر پر سیاہ جیکٹ پہنے۔۔ حسب عادت خاموش اور ریزرو۔۔ کسی کی نظروں کا ارتکاز تھا یا کیا، معاذ نے لمحے بھر کو چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ اس نے گھبرا کر دوسری جانب دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اف۔۔ کونسے سینسرز لگے ہیں اس کے اندر۔

خفت سے سوچتے ہوئے اب کہ وہ ارحم کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی۔ معاذ کے چہرہ ویسے ہی رہا۔۔ بے تاثر سا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ہاں تو اب بتاؤ کیسی ہو۔۔؟"

ٹیرس پر پہنچ کر اب وہ اس سے ٹیک لگائے اس سے پوچھ رہا تھا۔ رابیل کا رنگ اترتی صبح میں دکنے لگا تھا۔ کتھی آنکھیں اس صبح کی روشنی سے منعکس ہو کر گہرے سبز اور شہد رنگ کی لگ رہی تھیں۔

"میں تو ٹھیک ہوں۔۔ وہ پھپھو کیسی ہیں۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "پھپھو۔۔ پھپھو بہت ناراض ہیں تمہاری تم سے۔۔"

"جانتی ہوں۔"

اس نے نگاہیں ٹیرس سے باہر کی جانب جمائیں۔ بہت سے پرندے فضا میں اپنی آواز کے نغمے بکھیرتے ایک ہی سمت میں اڑ رہے تھے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”کسی کا دل دکھانے کا کتنا گناہ ہے اسلام میں۔۔؟“

اس نے بہت افسوس سے کہا تو رابیل نے اسے چونک کر دیکھا۔ تو کیا اب کہ وہ اس سے کسی اور طرح سے بات کرنے کا سوچ رہا تھا۔

لوگوں کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی سے بڑی نہیں ہو سکتی ارحم۔ یہ فیصلہ قرآن کا ”ہے۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ارحم چند پل اس کے مضبوط سے جملے پر خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔ پھر ایک دم ہاتھ لپیٹ کر اپنا سراپا اس کی جانب پھیرا۔ اس نے سرخ ٹی شرٹ پر سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔

”اکیا تمہیں یقین ہے کہ ہماری مذہبی کتاب سچ ہے۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے سوال پر اس نے بری طرح چونک کر دیکھا تھا اسے۔ دل بے ساختہ زور سے دھڑکا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟"

مطلب سہل ہے۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ کتاب ٹھیک ہے اور یہ واقعی آسمانوں سے "اتاری گئی ہے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چند پل تو وہ ہونق بنی اسے دیکھتی رہی تھی لیکن پھر اگلے ہی لمحے اس نے پرسکون نظروں سے اسکا چہرہ دیکھا۔ ایسا تھا تو ایسے ہی سہی۔۔

"جی مجھے یقین ہے۔"

PDF NOVEL BANK

چلو پھر مجھے قائل کرو کہ یہ خدا ہی کی طرف سے ہے۔۔ کیونکہ ایک بہت سچ بات "

"بتاؤں تمہیں رابیل۔۔ مجھے اس کتاب کے سچ ہونے پر شبہ ہے۔۔"

اس نے ایک مزاق اڑاتی نگاہ ڈالی تھی اس لڑکی پر۔ یقیناً اب وہ اس پر بھڑکے گی، اسے منہ پر زوردار تھپڑ مار کر پلٹ جائے گی اور اس طرح تابوت میں آخرہ کیل خود بخود گر جائے گی۔

"یہ تو بہت آسان ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن نہ تو وہ لڑکی پلٹی تھی اور نہ ہی اس پر بھڑکی تھی۔ بلکہ اس نے ہاتھوں کو انتہائی سکون کے ساتھ سینے پر باندھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ ہاں قرآن کی طالبہ رابیل عابد اس کی آنکھوں میں جھانکی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

کیسے۔۔ قائل کرو مجھے۔۔ بلکہ یوں سمجھو کہ کوئی غیر مسلم ہے۔ تم اسے قائل کر رہی ہو۔۔ تم اسے کیسے اس بات پر راضی کرو گی کہ یہ خدا کی جانب سے آئی گئی کتاب ہے۔۔؟

اس نے سوال اب کہ ذرا کچھ اور پیچیدہ کر دیا تھا۔ مگر رابیل خاموشی سے اسے دیکھ گئی۔۔

آپ کا سوال بالکل ویلڈ ہے ارحم۔ مجھے آپ کے سوال کا جواب دینے کے لیے کچھ بہت زیادہ جد و جہد کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ اس کا جواب اللہ اپنی کتاب میں بہت سالوں پہلے دے چکے ہیں۔ آپ کو لگتا ہے کہ یہ کتاب اللہ کی جانب سے نہیں ہے۔ مطلب دوسرے لفظوں میں آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ کسی انسان کی جانب سے ہے! ہیک۔۔

اس نے اس کا سوال درست طریقے سے دہرایا تھا۔

PDF NOVEL BANK

اس کا جواب بہت سہل ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ یہ کسی " انسان کی جانب سے ہے تو جاؤ۔ تم بھی انسان ہو، تم بھی ایسی ایک کتاب لکھ لاؤ۔

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا

اور اگر ہو تم شک میں اس سے جو ہم نے نازل کیا اپنے بندے (محمد محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ

تو تم لے آؤ ایک سورت اس جیسی۔

اس نے کندھے اچکائے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اگر آپ کو اس کلام میں شک ہے ارحم تو ٹھیک ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی " طرف سے نہیں بلکہ کسی انسان کی طرف سے ہے تو آپ بھی انسان ہیں۔ آپ بھی تو "ایسی کوئی کتاب لکھ سکتے ہیں۔ چلیں چھوڑیں۔۔"

وہ ایک لمحے کو رکی۔۔ ارحم خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

آپ اس جیسی کتاب نہ لکھ سکیں تو ایک سورت ہی بنا لائیں۔ چلیں سورہ بقرہ تو بہت " طویل اور عظیم سورت ہے، آپ سورہ کوثر جتنی کوئی سورہ بنا لائیں۔ آپ اتنا تو اب کر ہی سکتے ہیں۔ تین آیتیں لکھ لینا آپ کے خیال میں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ چلیں پھر۔۔ آپ بھی لکھ لیں ایسی کوئی کتاب اور جھوٹا ثابت کر دیں اس کے دعوے کو کہ یہ "اللہ کی جانب سے نازل کی گئی ہے۔"

اس نے انتہائی سکون سے دیکھا تھا اس کی جانب۔۔

”لیکن مجھے تو عربی نہیں آتی۔۔“

اس نے بے چینی سے جواب دیا۔

جی بالکل۔۔ آپ کی اسی آسانی کے لیے اللہ نے یہ بھی کہا ہے کہ وَدْعُو شَهَادَتَكُمْ (تم بلا“
لو اپنے مددگاروں کو)۔ اللہ نے کھلی چھٹی دی ہے آپ کو رحم۔ جسے آپ نے اپنے ساتھ
ملانا ہے ملا لیں۔ اپنا پیسہ خرچ کریں، دنیا کی سپر پاورز کو اکٹھا کریں، بڑی بھاری کتابیں
لکھنے والوں کو تلاشیں۔ اور اگر آپ کو عربی نہیں آتی تو کسی اچھے عرب کو ڈھونڈ کر اس
سے کتاب لکھوا لیں۔ آپ کو تو اللہ نے ہر سوس استعمال کرنے کی اجازت دی ہے تو
جاؤں آگے۔ بنا لائیں ایسی کوئی کتاب۔۔ کتاب نہیں تو چند آیتیں۔۔ چند لفظ۔۔ آپ
ساری دنیا کے ذہین ترین لوگوں کو اپنا ساتھی بنا لیں رحم اور ایسا کچھ لکھ لائیں۔ اور یاد
رکھیے۔۔ اللہ یہ چیلنج اس قوم کو دے رہے تھے کہ جن کا دعویٰ تھا کہ ہم عربی کا ہر لفظ
جاتے ہیں۔ کیا آپ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ آپ کو اردو کا ہر لفظ آتا ہے یا پھر آپ کی

PDF NOVEL BANK

انگریزی اتنی اچھی ہے کہ ڈکشنری میں کوئی ایسا لفظ نہیں جو آپ کے علم میں نہ ہو۔۔۔
”کیا آپ کوئی ایسا بڑا دعویٰ کر سکتے ہیں ارحم۔۔۔؟“

دھم دھم دھم۔ ارحم کے چہرے پر اس کے لفظ پلٹ پلٹ کر آرہے تھے۔ لیکن قرآن کی طالبہ یونہی ہاتھ لپیٹے سکون سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اور جلتے ہیں ارحم وہ قوم اس کلام کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے مڑ رہی تھی۔ وہ لوگ ”
اللہ اور اس کے رسول کی دشمنی میں آپ سے کہیں زیادہ آگے تھے لیکن کیا ہوا۔۔۔ جلتے
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com ہیں کیا ہوا تھا۔۔۔؟“

ساری فضا گویا ان کے آس پاس جم گئی تھی اور ربیل اسی طرح مضبوط لہجے میں روانی
سے جملے ادا کرتی ارحم کو سفید پڑتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کوئی ایک آیت تو کیا ایک لفظ بھی نہ لکھ سکا اس کے مقابلے میں۔ اور سارا عرب بلکہ " ساری دنیا یہ چیلنج ہار گئی کہ قرآن کسی انسان نے لکھا ہے۔ ساری دنیا اپنی بات کو سچ ثابت کرنے میں ہار گئی ارحم۔ کوئی اس کتاب کے سامنے نہ ٹک سکا۔ کوئی اس کے جاندار کلام کے آگے اپنا کمزور اور نقائص سے بھرپور کلام لانے کی جرأت نہ کر سکا۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ پہلے ہیں۔۔! آپ کو کیا لگتا ہے کہ اہل مکہ نے کوشش نہیں کی ہوگی اسے جھوٹا ثابت کرنے کی۔ انہوں نے اپنے جان و مال لگا دیئے تھے ارحم لیکن کچھ نہیں ہوا۔ قرآن آج بھی روز اول کی طرح روشن ہے۔ اس کی آیتیں آج بھی لوگوں کو گھٹنے کے بل گرا کر سجدہ کروانے کی طاقت رکھتی ہیں ارحم۔ اور چاہے کتنے بھی جادوگر فرعون کے سجانے گئے میدان میں اپنی لاٹھیاں ڈال کر لوگوں کو شعبدہ بازی کا نشانہ بنائیں لیکن ہر جادوگر اپنے اندر یہ بات ضرور بالضرور جانتا ہوگا کہ جب موسیٰ علیہ السلام کا عصا، ان کا معجزہ اس میدان میں اترے گا تو وہ ہر جھوٹی لاٹھی کو نکل جائے گا۔ اور "آخر کار عظیم ساحروں کو سجدے میں ایک نہ ایک دن گرنا ہی پڑے گا۔"

PDF NOVEL BANK

وہ سن ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے لگا وہ کوئی ٹیپیکل قسم کی مسلمہ ہے۔ جذبات میں آکر بھڑک جائے گی اور اسے کافر قرار دے کر چلی جائے گی لیکن وہ اسے جواب دے رہی تھی۔ وہ اسے اس کے دعوے میں جھوٹا ثابت کر رہی تھی بلکہ وہ اسے جھوٹا ثابت کر چکی تھی۔ اس نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔۔

تم نے مجھے اس کتاب جیسی کوئی کتاب لکھنے کی کوشش تو کرنے نہیں دی اور اپنا "فیصلہ بھی سنا دیا۔ کیا یہ کوئی انصاف ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

رابیل اس کی بات پر لمحے بھر کو مسکرائی تھی۔

وَلَنْ تَفْعَلُو

PDF NOVEL BANK

اور ہز گز تم نہیں کر سکو گے! آپ کوشش کر لیں ارحم۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جتنے لوگوں نے کوششیں کیں وہ آج تک کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ اللہ کے مقابلے میں انسان کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔ کچھ بھی نہیں۔۔

اس نے ایک آخری نگاہ اس پر ڈالی اور پلٹ گئی۔ پلٹتے سمے اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا اور حلق خشک ہوا جا رہا تھا۔ عظیم ساحروں کے سامنے عصا ڈالنا اس قدر آسان بھی نہیں تھا اور تب۔۔ جب کہ جادوگر بھی عظیم جادوگر تھے۔ وہ نم آنکھیں لیئے پینے اترنے لگی۔ ایک ہاتھ ریلنگ پر رکھے وہ گویا پانی پر چل رہی تھی۔ اس کا سینہ ارحم کی پچھلی باتوں سے تنگ ہونے لگا تھا۔ وہ جتنی امیدیں اس سے اچھائی کی لگایا کرتی تھی اتنی ہی بار وہ اس کا دل اس طرح سے توڑ دیا کرتا تھا۔

ہم جلتے ہیں کہ بے شک تنگ ہوتا ہے آپ کا سینہ بوجہ اس کے جو وہ کہتے ہیں "حجر"

(۱۵/۹۷)

PDF NOVEL BANK

اور اس نے ایک لمحے کو ٹھٹک کر دوسری جانب دیکھا۔ اس کی سماعت میں وہ مدھر آواز کچھ کہہ رہی تھی۔ کیا کوئی اس کی جانب متوجہ تھا۔ اس نے آس پاس نگاہ گھما کر اس آواز کو تلاشا۔ سامنے ہی ٹی وی پر سورہ حجر کی آخری آیات جگمگا رہی تھیں۔

پس آپ تسبیح بیان کریں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور آپ ہوں سجدہ کرنے والوں "

"میں سے

(حجر ۹۸/۱۵)

ناول بینک

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

وہ گم صم سی ان آیات کو دیکھے گئی۔ گھر میں سب اپنے کاموں میں مشغول تھے اور وہ۔۔۔ وہ پتھر کا مجسمہ بنی زینوں پر ہی جم گئی تھی۔ پھر اسی تیزی کے ساتھ اتری اور کمرے میں چلی آئی۔ جلدی جلدی جائے نماز ڈالا۔ اس کا دل بے تحاشہ دھڑک رہا تھا اور چہرہ گلابی ہو کر تسمتا رہا تھا۔

"اور آپ ہوں سجدہ کرنے والوں میں سے۔۔"

PDF NOVEL BANK

قاری الزاہرانی کی آواز ان آیات کو پڑھتے ہوئے بار بار بھگی رہی تھی اور بھگی تو اس کے رخسار بھی رہے تھے۔ جب کوئی بھی اس کی جانب متوجہ نہیں ہوتا تھا تو کوئی آسمانوں کے پار سے اس کی جانب متوجہ ہوا کرتا تھا۔ اس نے لرزتے ہاتھ اٹھائے اور پھر اگلے ہی لمحات میں وہ بھی سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو گئی تھی۔۔

اور آپ عبادت کریں اپنے رب کی یہاں تک کہ آجائے آپ کے پاس یقین (موت)۔"
(حجۃ ۱۵/۹۹)

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک ویب پر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں

ای میل ایڈریس

pdfnovelbank@gmail.com

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

فیس بک پیج لنک

www.facebook.com/pdfnovelbank

واٹس اپ

[0306 1756508](https://www.whatsapp.com/channel/002991756508)

اس نے سیاہ ہی عبائے پر سیاہ حجاب چہرے کے گرد لپیٹا اور جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی، سامنے بیٹھیں صائمہ پر اس کی نگاہ پل بھر کو اٹھی تھی۔ انہوں نے اسے دیکھتے ہی تیوری چڑھائی اور پھر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹک کر چہرہ پھیر لیا۔ اس نے کمال ضبط سے سہا تھا ان کا یہ انداز۔۔

پھر بھاری ہوتے دل کے ساتھ داخلی دروازہ عبور کرتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ پتھریلی روش پر کھڑی چمچماتی کار میں بیٹھ کر اس نے ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا تھا۔ لگے چند ہی لمحات میں وہ اپنی قرآن ٹیچر کے سامنے بیٹھی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

انہوں نے نرم نگاہوں سے اس کا نبجھا نبجھا سا چہرہ دیکھا۔ پھر آگے بڑھ کر اسے پانی کا گلاس دیا۔ اس نے بغیر کسی پس و پیش کے گلاس تھاما اور سارا پانی پی گئی۔ اسے جیسے یکدم ہی بے حد پیاس لگنے لگی تھی۔ انہوں نے آگے بڑھ کر ایک اور گلاس بھرا اور اس نے وہ بھی پی لیا۔ پھر گھرے گھرے سانس لیتی اندر جما ہوتی گھٹن کو باہر نکلنے لگی۔ زندگی چند ہی دنوں کے اندر کیا سے کیا ہو گئی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟"

visit for more novels:

"میں نے خواب دیکھا تھا میڈم پچھلی رات۔۔"

اس نے گردن جھکا رکھی تھی اور ٹوٹی پھوٹی سی آواز بمشکل میڈم کی سماعت تک پہنچ رہی تھی۔

PDF NOVEL BANK

میں نے دیکھا کہ میں ایک غار میں قید ہوں اور اس کے دوسرے سرے پر سنہری "سی روشنی ٹمٹا رہی ہے لیکن جیسے ہی میں نے اس کی جانب قدم بڑھائے وہ روشنی۔۔" وہ گل ہو گئی۔

بہت سے آنسو اس نے اپنے اندر ہی اتار لیے تھے۔ میڈم صباحت خاموشی سے دیکھے گئیں اسے۔

"اس غار میں مجھے کوئی سورہ کف پڑھ کر سنا رہا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی اگلی بات پر میڈم سیدھی ہو بیٹھی تھیں۔ اس نے انہیں اب کہ چہرہ اٹھا کر دیکھا۔

"یہ تو بہت اچھا خواب ہے رابیل۔ تم گھبرا کیوں رہی ہو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

لیکن اس غار میں، میں بہت تکلیف میں تھی میڈم۔ اس کھف میں بہت تاریکی تھی۔"

بہت اندھیرا تھا۔ اتنا اندھیرا کہ مجھے اپنے ہاتھ پاؤں تک دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

یوں لگتا تھا تاریکیوں کی کئی پر تیں فضا میں پھیلی ہوئی ہوں۔۔ اور اس غار کا راستہ۔۔

"اس کا راستہ بہت طویل تھا۔۔"

"پچھلے جمعے کو سورہ کھف پڑھی تھی تم نے۔۔؟"

ان کے بہت پرسکون سے سوال پر اس نے لمحے بھر کو چونک کر دیکھا تھا ان کی جانب۔

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

اور پھر اس کے داغ میں جھماکہ سا ہوا۔

پچھلے جمعے کو تو ذہن اس قدر پر آگندہ تھا اور دل اتنا الجھا ہوا تھا کہ اسے سورہ کھف پڑھنا

یاد ہی نہیں رہا تھا۔ تو کیا وہ نور اس سے اس لیے دور جا رہا تھا کہ وہ اس سورہ کو پڑھ

نہیں پائی تھی۔۔ کیا یہی وجہ تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

"میں۔۔ مجھے یاد نہیں رہا پڑھنا۔۔"

اس نے ان سے نگاہ چرائی تھی۔ وہ نرمی سے مسکرائیں۔۔

جب ہم اللہ کے ساتھ کوئی عہد باندھتے ہیں ناں رابیل، یا پھر اس سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں یا اس کے حکم پر سر تسلیم خم کر کے بہت لوگوں کی مخالفت مول لیتے ہیں تب۔۔ ہاں تب ہم اس کی خاص نگاہ میں آجاتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ ہمارا ہر عمل، ہر فیصلہ اور ہر بول ماڈکرو سکوپ تلے آجاتا ہے اور ہمارے ہر باریک عمل پر بھی ہماری پکڑ ہونے لگتی ہے۔ لیکن یہ ہر کسی کے ساتھ نہیں ہوتا رابیل۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک جمعے کی سورہ کھف نہ پڑھنے پر تمہاری امی یا پھر تمہاری بہنوں کو اس قسم کا کوئی خواب آئے گا یا انہیں آگا ہی کا کوئی راستہ دکھے گا کہ ان سے کچھ چھوٹ گیا ہے۔ یہ صرف تمہارے ساتھ ہی ہوگا کیونکہ اللہ سے کمٹنٹ تم نے کی ہے انہوں نے نہیں۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو بھی ایک جمعے کو سورہ کھف پڑھے گا اسے دوسرے جمعے تک نور نصیب ہوگا۔ یعنی اس کے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

دو جمعوں کے درمیان نور ہوگا۔ تمہارے غار کا نور تمہیں اس لیے نہیں ملا کیونکہ تم نے اس جمعہ کو سورہ کف نہیں پڑھی تھی۔ اور یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے تمہاری توجہ اس طرف دلوائی۔ اب تم اللہ کی خاص رحمت تلے ہو۔ تم سب جیسی نہیں ہو اب۔ تم دنیا میں کھو کر اب اسے نہیں چھوڑ سکتیں، تم عام لڑکیوں کی طرح ہر بات پر قہقہے لگا کر بے فکری سے اپنی عبادات کو پیچھے نہیں ڈال سکتیں، کیونکہ جنہیں مقام دیا جاتا ہے انہیں اس مقام کے ساتھ خاصی بھاری ذمے داریاں بھی سونپی جاتی ہیں۔ اور "تمہیں بھی ان ذمے داریوں کو اپنی زندگی کے آخر تک نبھانا ہے۔"

وہ یک ٹک ان کا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔ وہ نرمی سے اپنی بات مکمل کر کے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔

"میں اپنی پوری کوشش کرونگی ہر ذمے داری کو نبھانے کی میڈم۔"

"اللہ تمہارے راہیں آسان کرے آمین۔"

PDF NOVEL BANK

آخر میں ان کے دعا پینے پر وہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔ دل پر جما بوجھ جیسے ان باتوں سے اتر گیا تھا اور اب اس کا دل ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔ اس نے قدم ان کے آفس سے باہر کی جانب بڑھائے اور خاموشی سے چکنے ٹائلز والے مدرسہ کی راہداری عبور کرتی گزرنے لگی۔ ہر جانب کلاس رومز سے قرآن پڑھنے پڑھانے کی بابرکت سے گونج تھی۔ اس کا دل ان آوازوں سے دھلنے لگا تھا۔ گھر میں داخل ہوتے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور خاموشی سے لان کے پچھلے حصے میں چلی آئی۔ اس طرف کونے میں ایک خالی سنسان سا جھولا رکھا ہوا تھا جو اس سے ہولی ہولی سی خنک ہوا سے لہرا رہا تھا۔ اس نے بھی قدم اس کی جانب بڑھائے اور جھولے پر آ بیٹھی۔ آنکھیں موند کر سر اس جھولے کی پشت سے ٹکایا اور ہولے ہولے جھولنے لگی۔

"بیزار ہو رہا ہوں فی الحال تو حد درجہ۔۔"

PDF NOVEL BANK

کسی کی جانی پہچانی سی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں۔ ایک پل کو سیدھی ہو بیٹھی۔ دوسری جانب پھولوں کے سامنے کھڑا وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس نے رابیل کو نہیں دیکھا تھا لیکن رابیل نے اس کو دیکھ لیا تھا۔ وہ اب کہ سر جھٹک کر دوسری جانب پھر سے کچھ کہہ رہا تھا۔ اس نے لگے ہی لمحے کچھ سوچ کر اس کی جانب قدم بڑھائے۔

"معاذ۔۔"

وہ فون کان سے ہٹا کر اب کہ تیزی سے کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ اس آواز پر چونک کر اس طرف کو مڑا۔ اسے دیکھ کر لمحے بھر کو حیران ہوا۔

"تم اگر اتنے ہی بیزار ہو رہے تھے تو آنے کی ضرورت کیا تھی۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے اس کی جانب دیکھ کر بہت سکون سے پوچھا تھا لیکن وہ اس کے سوال پر ہلکا سا حیران ہوا۔۔

"میں نے کب کہا کہ میں بیزار ہو رہا ہوں۔۔"

"تمہاری شکل پر صاف لکھا ہے کہ تم یہاں سے بھاگ جانا چاہتے ہو۔۔"

وہ اس کے جواب پر لمحے کو بھر کو ہلکا سا مسکرایا۔ رابیل نے اسے پہلی دفعہ مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"کیا ہم لوگ تمہیں اتنے برے لگتے ہیں۔؟"

لیکن اس کے اگلے سوال پر اس کے چہرے سے مسکراہٹ لمحے کا توقف کیے بغیر غائب ہوئی تھی۔ رابیل کا چہرہ ویسے ہی نرم رہا تھا۔ جیسے وہ اپنے بڑوں کے کسی عمل پر

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

شرمندہ تھی۔ اس نے گہرا سانس لے کر بالوں میں انگلیاں چلائی۔۔۔ نگاہوں نے یونہی پھیلے سبزے کو چھوا تھا۔۔۔

"کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"

اس نے سر جھٹک کر کہا تھا۔ رابیل کو دکھ ہوا۔

فرق پڑتا ہے معاذ۔ کسی کو فرق پڑے یا نہ پڑے لیکن تمہیں اور تمہارے گھرانے کو"

visit for more novels:

"فرق پڑتا تھا اور پڑتا ہے۔۔۔" www.urdu-novelbank.com

"گزر اوقت ہر فرق کو مٹا دیتا ہے۔ کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔۔۔"

اگر ایسا ہوتا تو کئی صدیوں بعد بھی جہنمیں اللہ نے عبرت کا نشان بنایا تھا وہ عبرت کا "نشان نہ رہتے۔ ان کی الٹی گئی زمین کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے توبہ کی ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے جواب پر اس نے ایک لمحے کو اس شفاف آئینہ سی لڑکی کو دیکھا تھا۔ حجاب کے ہالے میں دمکتا اس کا چہرہ معاذ کو ڈسٹرب کرنے لگا تھا۔ اس نے غیر اردامی طور پر اس سے نظریں پھیری تھیں۔

"لیکن ہر کسی نے تو توبہ نہیں کی نا۔۔"

دور نگاہیں جمائے اس نے بہت مدھم آواز میں کہا تھا پھر بھی رابیل نے اسے سن لیا
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
تھا۔

ہر کوئی توبہ نہیں کرتا معاذ لیکن کچھ لوگ ضرور توبہ کر لیتے ہیں۔ انہیں کم از کم قبول "کر لینا چاہیئے۔ میں تمہیں تمہارے کسی بھی عمل پر جج نہیں کرنا چاہتی لیکن جن لوگوں نے معافی مانگ کر اپنا عمل درست کیا ہے تمہیں انہیں قبول کر لینا چاہیئے۔"

PDF NOVEL BANK

"قبول کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا رابیل۔"

وہ کسی سے ایک سے زائربات کرتے وقت سخت کوفت کا شکار ہوتا تھا لیکن رابیل۔۔۔
 رابیل تو نرم سی تھی۔ اس کا شفاف لہجہ ہر قسم کے ریا اور طنز سے پاک تھا۔ وہ لوگوں
 کو اپنے انداز سے غیر آرام دہ نہیں کرتی تھی بلکہ وہ کبھی کبھی جذباتی، کبھی ذرا سمجھدار اور
 کبھی بالکل چھوٹے بچوں جیسی باتیں کر جایا کرتی تھی اور اس کا یہ انداز آگے والے کو
 کبھی بھی شرمندہ نہیں کیا کرتا تھا۔ وہ بھی اس کے ساتھ اپنے اندر بے چینی محسوس
 ! نہیں کر رہا تھا اور جو وہ محسوس کر رہا تھا کیا اسے یہ محسوس کرنا چاہیئے تھا۔۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

قبول کرنے کے لیے ضروری ہے معاذ کہ سب سے پہلے تم خود کو معاف کرو۔ اگر تم"
 خود کو معاف نہیں کرو گے تو کسی کو بھی معاف نہیں کر پاؤ گے۔ تم جانتے ہو کہ تم خود
 بھی اندر ہی اندر کہیں کسی عمل پر گلٹی ہو اسی لیے تمہارا یہ اگریشن تمہیں اتنا بیزار، اکھڑا
 "ہوا اور سرد رکھتا ہے۔ پہلے خود کو قبول کرو پھر تم سب کو قبول کر سکتے ہو۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے لمحے بھر کو اس کی جگمگاتی کتھئی سی آنکھوں میں دیکھا۔ اس تاریک دنیا میں کیا کوئی اتنا شفاف ہو سکتا تھا جتنی وہ تھی۔۔

"تم بھی ہوناں کسی گلت میں۔۔؟"

اس نے ایک پل کو رک کر نرمی سے پوچھا تھا۔ معاذ کے سرئی سے ارتکاز میں لمحے بھر کو بہت کچھ ابھرا تھا۔ اس نے چہرہ اوپر اٹھا کر افق کو دیکھا۔ بہت سے سرئی بادل ہر جانب خوشگوار سا اندھیرا قائم کیے ہوئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تمہیں نہیں لگتا کہ یہ تھوڑا مشکل ہے۔۔؟"

اس نے آسمان پر نگاہیں جمائے ہی پوچھا تھا اس سے۔

"مشکل تو ہے۔ لیکن ناممکن نہیں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"کچھ باتوں کے لیے انسان خود کو کبھی معاف نہیں کرپاتا۔"

ہاں ایسا ہی ہے معاذ۔ لیکن جن باتوں کے لیے انسان خود کو معاف نہیں کرپاتا اللہ تو "اسے ان باتوں کے لیے بھی معاف کر دیتا ہے۔"

اس نے بے حد چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ سبزہ زار پر گویا ہر جانب سے روشنیاں اتر آئی تھیں۔ اسے پچھلے کئی سالوں میں کسی نے یوں نہیں چونکایا تھا۔ پہلے وہ اپنی ماں کی باتوں پر چونکا کرتا تھا اور آج۔ ہاں وہ آج رابیل کی باتوں پر حیران ہو رہا تھا کیونکہ اس کا انداز بالکل اس کی ماں جیسا تھا۔ نرم، معصوم اور شفاف۔

"تمہیں مجھ سے الجھن نہیں ہوتی۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے اب کہ نگاہیں پھر سے پھولوں پر جمالی تھیں۔ سرسراتی ہوا سے رابیل کا سیاہ عبایا پیچھے کی جانب اڑ رہا تھا اور اسکی بات پر وہ ایک لمحے کو حیران ہوئی تھی۔

"تم سے الجھن۔۔ نہیں۔۔۔ کیوں۔۔؟"

اسے اس کا سوال سمجھ نہیں آیا تھا۔ معاذ لمحے بھر کو مسکرایا۔۔ پھر اپنے مخصوص انداز میں کندھے اچکائے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "میں سمجھا شاید ہوتی ہو۔"

یہ سچ ہے کہ تم ہم سے کبھی بھی بے تکلف نہیں ہوئے نہ ہی وقارتایا نے کبھی "مراسم مزید بڑھانے کی کوشش کی لیکن معاذ، مجھے لگتا ہے کہ ہم سے بہت بڑی زیادتی ہوگئی ہے تم لوگوں کے معاملے میں۔ مجھے بہت برا لگتا ہے تمہارے لیے اور تایا کے لیے بھی۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

سرئی سا خوشگوار اندھیرا اب کہ ہر جانب پھیلنے لگا تھا۔ یوں لگتا تھا ابھی آسمان برس پڑے گا۔

"میں نے کہا ناں اب کچھ فرق نہیں پڑتا۔۔ جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔"

چند لمحے یونہی خاموشی کی نذر ہو گئے تھے۔ لان کی پچھلی جانب وہ دونوں ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ گاہے بگاہے معاذ اس کے چہرے پر نگاہ ڈال لیتا اور کبھی رابیل اسے دیکھ لیتی۔ وہ معاذ سے کبھی بھی بے تکلف نہیں تھی لیکن عجیب بات تو یہ تھی کہ اس سے بات کر کے ہر گز یہ نہیں لگتا تھا کہ وہ غیر ہے۔ اس سے بات کر کے ایک عجیب سا اپنائیت کا احساس رابیل کو ہمیشہ گھیرتا تھا۔ شاید اسی لیے کہ خون کا خون سے ایسا ہی رشتہ ہوتا ہے۔ خون جو پانی سے گاڑھا ہوا کرتا ہے۔۔

PDF NOVEL BANK

"ویسے تم ریسٹورینٹ کے ساتھ ساتھ کیا کرتے ہو۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔"

"پڑھائی۔۔؟"

"مکمل ہو چکی۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "اوہ۔۔ وقار تایا کب تک آئیں گے۔۔؟"

اس نے ہچکچا کر یہ سوال پوچھا تھا مبادا وہ پھر سے اپنے خول میں سمٹ جاتا۔ لیکن وہ ویسے ہی بے نیازی سے کھڑا رہا۔ کچھ تھا جو اسے سب لڑکوں سے الگ بناتا تھا۔ شاید یہ اسکا لاپرواہ سا انداز تھا جو انسانوں کو اس کی جانب متوجہ کرتا تھا۔

PDF NOVEL BANK

"آج آنے کا کہہ رہے تھے۔۔"

"!! واقعی آج۔۔"

وہ ایک دم ہی چمکی تو اس نے اس کی جانب دیکھا۔ وہ بچوں کی طرح خوش ہوئی تھی۔ نہ چلتے ہوئے بھی معاذ اس کے انداز پر مسکرا دیا۔ ابھی وہ اسے مدبرانہ سے انداز میں نصیحتیں کر رہی تھی اور ابھی۔۔ ابھی وہ پورے دانت نکالے مسکرا رہی تھی۔

visit for more novels:

"کسی کے ساتھ اتنی جلدی بے تکلف نہیں ہوا کرتے۔۔"

اس کے نرمی سے کہنے پر رابیل نے اس کی جانب دیکھا۔

"میں کب بے تکلف ہوئی ہوں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

"اچھا۔۔ پھر کتنا جانتی ہو تم مجھے۔۔؟"

اس نے جینز کی جیبوں میں ہاتھ اڑسے تھے۔

زیادہ تو نہیں جانتی تھیں۔ لیکن اتنا پتہ ہے کہ تم انتہائی بے مروت، بدتمیز اور بد لحاظ انسان ہو۔۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی تم کبھی کبھی تھوڑے بہت جینٹل مین بھی لگتے ہو۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com اس کے جواب پر معاذ نے سر ہلایا تھا۔

"اس قدر تعریف کا شکریہ۔۔"

رابیل نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔ پھر ایک بار آسمان کی جانب دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

"بارش آنے والی ہے۔"

"ہوں۔۔"

معاذ نے صرف سر ہلایا۔ رابیل نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اندر کی جانب بڑھ آئی۔ داخلی دروازے سے اندر جاتے ہوئے اس نے ایک لمحے کو ٹھہر کر معاذ کو دیکھا تھا۔ پھر مسکراتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ معاذ اب تک ویسے ہی کھڑا آسمان کو تک رہا تھا۔ اس کے اندر بھی بادلوں کی مانند کچھ ایک ساتھ اکھٹا ہونے لگا تھا۔ سرمئی بادلوں نے اس کی خاموش سرگوشیوں پر مسکرا کر سر جھٹکا تھا اور چلتی ہوا نے لمحے بھر کو اسے پلٹ کر دیکھا تھا۔ کیونکہ وہ اس سب سے بے خبر تھا۔۔ یکسر بے خبر۔۔

PDF NOVEL BANK

شام کی سیاہی کے ساتھ ہی گھر میں ہر جانب رنگ و بو کا سیلاب امد آیا تھا۔ سرِ شام ہی ہال جانے کا شور سا اٹھا اور گھر میں موجود لڑکیاں اپنے اپنے رنگ برنگے آنچل سمجھالتیں کمروں میں تیاری کے لیے جا گھسیں۔

اس نے پستی رنگ کی لمبی قمیض پہن رکھی تھی۔ بہت سے ننھے ستاروں کا کام بھی اس قمیض پر جگہ جگہ جگمگا رہا تھا۔ لمبی قمیض تلے چوڑی دار پجامہ بہت ہلکا سا دکھتا تھا۔ سر پر اسی رنگ کا بڑا دوپٹہ سلیقے سے لپیٹے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔ اس کی جانب دیکھ کر کسی بڑی خوبصورت سی لڑکی کا خیال نہیں آتا تھا۔ بلکہ اس کی جانب دیکھ کر بچوں کی سی معصومیت کا خیال آتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور کچھ لڑکیاں ہوتی ہیں خوبصورت۔۔ ظاہری طور پر۔۔ مگر کچھ لڑکیاں ہوتی ہیں شفاف۔۔ جن کے باطن کا عکس ان کے چہروں پر جگمگانا ہے۔ وہ بھی ایک ایسی ہی لڑکی تھی۔ کیوٹ، پیاری اور نرم۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے کمرے کا دروازہ اپنے پیچھے بند کیا اور جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھ لے بھر کو ٹھٹک کر رک گئی۔ وقار تایا سلمنے ہی سفید شلوار قمیض میں ملبوس، بابا کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ عابد کا انداز کچھ کھنچا کھنچا سا تھا البتہ وقار کے انداز کی گرمجوشی بخوبی محسوس کی جاسکتی تھی۔ اس نے مسکرا کر سلام کیا اور ادھر ہی چلی آئی۔ پہلے تو وہ اسے دیکھ کر خاصے حیران ہوئے اور پھر یکدم اٹھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔ وہ تو وہ، ان کے والہانہ پن پر تو عابد بھی لمحے بھر کو حیران رہ گئے تھے۔

ماشاء اللہ۔۔۔ کتنی بڑی ہو گئی ہے بھئی ہماری رابی۔۔۔! مجھے تو لگا تم ابھی تک ویسی ہی "ہوگی، چھوٹی موٹی سی۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسے مسکرا کر کہتے وہ اب کے صوفے پر بیٹھے تو اسے بھی اپنے ساتھ ہی بٹھا لیا۔ وہ بس خاموشی سے مسکرا کر انہیں دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو پتہ تو ہے بھائی صاحب، لڑکیوں کے بڑے ہونے کا کہاں پتہ چلتا ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رامین جو اسی وقت لاونج میں داخل ہوئی تھیں مسکرا کر بولیں۔ ان کی بات پر وقار نے اتفاق کرتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

اور رامین تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ بیٹوں کو بڑا ہوتے دیکھنا کتنا صبر آزما کام ہے۔"

میری آنکھیں تھک کر بوڑھی ہو گئی ہیں تب جا کر معاذ بڑا ہوا ہے۔۔۔ ویسے یہ معاذ ہے کہاں۔۔؟

ایک پل کو انہوں نے آس پاس نگاہ گھمائی۔ رابیل نے بھی یہاں وہاں اسے تلاش کیا تھا۔

عابد صاحب کھنکھار کر سیدھے ہوئے۔۔

میری دراصل گاڑی خراب ہو گئی تھی۔ میں نے کہا بھی کہ میں اسے بھجوا دیتا ہوں"

ٹھیک کروانے لیکن اس نے کہا کہ وہ دیکھ لے۔ اگر اس سے ٹھیک نہ ہو سکی تو میں

"بھلے بھجوا دوں۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے غائب ہے، دیکھا تم نے کہیں رامین۔۔؟

PDF NOVEL BANK

"نہیں۔۔ مجھے تو نظر نہیں آیا۔۔"

اور اسی پل وہ اندر داخل ہوا تھا۔ اس کے ہاتھوں پر تھوڑی سی کالک بھی لگی ہوئی تھی۔ اس نے ایک پل کو چونک کر وقار کی جانب دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ بادل نحواستہ اسی طرف چلا آیا۔ رابیل بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کیا مسئلہ تھا۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ۔۔ چچا بیٹری کی تار نکل گئی تھی۔ اسی لیے اسٹارٹ نہیں ہو رہی تھی۔ ٹھیک ہے "اب، آپ چیک کر لیں۔"

اس نے کہا اور پھر کسی کی بھی جانب دیکھے بغیر کچن کی سمت بڑھ گیا۔ اسے اپنے پیچھے بہت سی نظریں محسوس ہوئی تھیں۔ اس کے کچن میں داخل ہوتے ہی صائمہ اور ارجم

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

داخلی دروازے سے اندر آئے تھے۔ ان کے پیچھے ہی زاہد اور زرتاشہ تھے۔ صائمہ اور زرتاشہ نے شنیل کی خوبصورت ساڑھیوں پر ڈائمنڈ ٹاپس پہن رکھے تھے جبکہ رامین کی ساڑھی بنارسی کپڑے کی تھی۔ آتشی اور سبز رنگ کے امتزاج سے مزین۔ ارحم نے البتہ آج ڈنر سوٹ زیب تن کر رکھا تھا اور اس سوٹ میں اس کا اونچا سراپا بے حد بینڈ سم لگ رہا تھا۔ اس نے آتے ہی مسکرا کر رابیل کو دیکھا لیکن جواباً رابیل نے رسمی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا تھا۔

"کیسے ہیں بھائی صاحب آپ؟ شکر ہے یہ کفر تو ٹوٹا خدا خدا کر کے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ نزاکت سے چلتیں ان کے عین سامنے صوفے پر بیٹھیں تو ارحم آگے بڑھ کر وقار سے ملا۔ وقار نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"میں ٹھیک تم کیسی ہو صائمہ۔۔؟ اور عباد کیسی ہے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

ان کے پچھلے طنز کو نرم مسکراہٹ کے ساتھ نظر انداز کرتے انہوں نے ان کی خیریت دریافت کی تھی۔ رابیل نے ایک پل کو افسوس سے دیکھا تھا پھپھو کو۔ کیا ضروری ہے ہر وقت کڑوی زبان سے لوگوں کے حلق کڑوے کرنا۔؟ کیا مل جاتا ہے انہیں لوگوں کو کمزوریوں کا مذاق اڑا کر۔ اس نے ایک آخری نگاہ ان پر ڈالی اور اٹھنے ہی لگی تھی کہ معاذ کچن سے نکل آیا۔

”زرتاشہ بارات کے لیے کب تک نکلنا ہے۔؟“

visit for more novels:

رامین نے زرتاشہ سے پوچھا تو وہ عجلت میں جلدی جلدی بتانے لگیں۔ زاہد چچا اب کہ وقار کے ساتھ والے صوفے پر جا بیٹھے تھے اور ان دونوں بھائیوں کے درمیان بیٹھے صرف وقار ہی بات کر رہے تھے۔ ان دونوں کے جانب کی گرجوشی بالکل مفقود تھی۔

بس بھابھی ابھی لڑکیوں کو تنبیہ کر کے آئی ہوں کہ جلد از جلد تیار ہو جائیں لیکن دیر تو ”خیر پھر بھی ہو ہی جائے گی۔ پتہ تو ہے آپ کو ان کی تیاریوں کا۔“

PDF NOVEL BANK

بس اب کیا کریں ان کا۔۔ میری والیاں بھی کمروں میں ہیں۔۔ خدا جانے کونسی
"تیاریاں ہیں جو مکمل ہو کے ہی نہیں دے رہی۔۔"

"!راہیل۔۔ تم باز نہیں آئیں نا اپنی حرکتوں سے۔۔"

وہ جو کھڑی ہی ہوئی تھی لمحے بھر کو ان کے ایک دم سے بولنے پر تھم گئی۔ پھپھو نے
شاید اب دیکھا تھا اس کو اور اس کے حجاب کو بھی۔۔ ایک سیکنڈ کے لیے لاؤنج سے آتی
باتوں کی آواز مدھم ہو گئی تھی۔ اس نے پلکیں جھپکا کر خشک پڑتے لبوں پر زبان
پھیری۔ معاذ جو اپنے ہاتھ دھو کر کچن سے باہر نکلا تھا وہیں ٹھہر گیا۔ کیا ایک بار پھر سے
پھپھو تماشہ سجا رہی تھیں۔۔

"ج۔۔ جی پھپھو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

کیا جی پھپھو۔۔؟ منع کیا تھا ناں میں نے تمہیں یہ دوپٹہ سر پر لپیٹنے سے۔۔ سمجھ " نہیں آتی ہے تمہیں ایک بار کی بات۔۔؟ بات سمجھ نہیں آتی یا پھر زبان کی بات سمجھ "نہیں آتی۔۔ آج بتا ہی دو تم مجھے۔۔

ایک پل کو ساری سرگوشیاں اب کہ تھم گئی تھیں۔ اس نے سب کی جانب خوفزدہ نگاہوں سے دیکھا۔ دل ڈپنے لگا تھا کہیں اندر۔ معاذ ویسے ہی خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔۔

"ایک بات بتائیں پھپھو۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور اس نے ڈرنے یا پھر ہچکچانے کے بجائے اب کہ سیدھے سبھاؤ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے ساحروں کی دوڑتی لٹھیاں دیکھی تھیں تو وہ ایک لمحے کو خوفزدہ ہوئے تھے۔ انہیں لگا کہ وہ اپنے ایک عصا سے ان لٹھیوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے کہ لیکن پھر اللہ نے ان کی پشت پناہی کی۔ اللہ نے کہا تھا کہ موسیٰ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ جو موسیٰ کا رب تھا وہی رابیل کا بھی رب تھا۔ وہ اسے ان

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ساحروں کے سامنے تنہا کرنے والا نہیں تھا۔۔ ہرگز بھی نہیں تھا۔۔ اگرچہ اس کا دل اندر ہی اندر لرز رہا تھا۔ حلق خشک ہو رہا تھا لیکن اسے ایک نہ ایک دن تو ساحروں کے سامنے اپنا عصا ڈالنا ہی تھا تو پھر آج کیوں نہیں۔۔ ابھی کیوں نہیں۔

”آپ کہتی ہیں کہ میں آپ کی بات مان کر یہ حجاب چھوڑ دوں ٹھیک۔۔؟“

وہ ایک لمحے کو ٹھہری تھی۔ وقار بھی اب کہ رابیل کا چہرہ غور سے دیکھ رہے تھے۔ جو کہ ہاتھ باندھے اب صرف آرام سے پھپھو کو دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”ہاں۔۔ میں یہی چاہتی ہوں کہ تم ان اونٹوں کے زمانے سے نکل کر آگے بڑھ جاؤ۔“

”لیکن پھپھو میں آپ کی بات کیوں مانوں گی۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

ایک لمحے کو صائمہ کا چہرہ تمٹھا اٹھا تھا۔ اس کا سوال سراسر ایک چلنے کی صورت لگا تھا ان کے منہ پر۔۔

"تمیز سے بات کرو لڑکی۔۔"

مجھے نہیں لگتا کہ میں نے آپ سے کوئی بد تمیزی کی ہے پھپھو۔۔ آپ بس مجھے میرے " سوال کا جواب دے دیں۔ میں کیوں مانوں آپ کی بات۔۔؟ مجھے آپ کی بات مان کر کیا ملے گا۔؟ کوئی ویلڈ ریزن ہے آپ کے پاس مجھ سے اپنی بات منوانے کا اس کے علاوہ " کہ میں آپ کے بیٹے کی منگیتر ہوں۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

معاذ کا چہرہ ویسے ہی سپاٹ رہا لیکن پتہ نہیں کیوں رابیل کی آخری بات پر اسے اپنی کنپٹیاں تپتی محسوس ہوئی تھیں۔ پھپھو اس کے سوال پر البتہ سیدھی ہو بیٹھی تھیں۔۔

قرآلود نگاہوں سے اس ذرا جتنی لڑکی کو دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

"تو تم میری بات نہیں مانو گی۔۔؟"

"جی۔۔ میں آپ کی بات نہیں مانو نگی۔"

اس نے بے حد سکون کے ساتھ کہہ کر انہیں دیکھا تھا۔ رابین نے بے چینی سے پہلو بدلا اور عابد رابیل کو اس کی جرأت پر بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔ لاؤنج میں پھیلی خاموشی کے باعث نفوس کی سانسیں تک سناؤ دے رہی تھیں۔

visit for more novels:

تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ۔۔ یہ جو تم نے اپنا حلیہ بدلا ہے تو اس پر تمہیں کوئی تاج" پہنائیں گے ہم۔ یا پھر تمہیں لگتا ہے کہ اس طرح کا دوپٹہ لے کر تم ہم پر کوئی برتری ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔ کہ دیکھیں۔۔ میں آپ سے زیادہ مذہبی اور دیندار ہوں۔۔ کوئی بات نہیں بیٹا اس طرح کے کچھ لوگ ہماری زندگی میں پہلے بھی آئے تھے اور جس طرح ان کے کس بل میں نے نکالے ہیں ناں۔ اگر بتا دیا تو ابھی کہ ابھی تم یہیں ڈھیر ہو جاؤ گی۔۔"

PDF NOVEL BANK

ان کے لہجے کا تکبر اور گردن کا سریا بخوبی دیکھا جاسکتا تھا۔ لمحے بھر کو معاذ نے اس حوالے پر مسٹھی بھینچی تھی۔ ساتھ ہی وقار نے بری طرح چونک کر ان کی جانب دیکھا تھا۔ رابیل کو اپنا وجود ٹوٹنا محسوس ہوا تھا۔ وہ کمزور پڑنے لگی تھی ان کے سامنے۔

اچھا۔۔ تو بتائیں کیا کیا تھا آپ نے ان کے ساتھ۔۔؟ لیکن پھپھو مجھے پتہ ہے کہ آپ " نے ان کے ساتھ کیا، کیا ہوگا۔ یقیناً آپ نے انہیں تاج نہیں پہنایا ہوگا اور ان کی ہر چھوٹی چھوٹی بات پر انہیں ذلیل کیا ہوگا۔ آپ کو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں پھپھو۔ میں آپ کے آج کو دیکھ کر آپ کے گزرے کل کا اندازہ بخوبی لگا سکتی ہوں اور جی۔۔ میں کمزور ہوں آپ کے سامنے۔۔ بہت کمزور ہوں پھپھو میں۔۔ لیکن میں نے جس کا کنڈا اتھا ما ہے ناں پھپھو۔۔ وہ، وہ ہے جس نے طاقت کو پیدا کیا ہے۔ کیا آپ اس کے "مقابلے پر جاسکتی ہیں۔۔؟

PDF NOVEL BANK

اہل مکہ کے سامنے للکارنا کیا ہوتا ہے یہ اس نے آج سیکھا تھا۔ اپنے آنسو ضبط کر کے لرزش پر قابو پانا کیا ہوتا ہے یہ اس نے آج جانا تھا۔ اسی پل اپنے لانگ فرائک سنبھالتیں ردا اور شہزادینوں سے اتریں اور ماحول کا تناؤ دیکھ کر وہیں ٹھہر گئیں۔ صوفوں پر بیٹھے لوگوں سے رابیل کچھ کہہ رہی تھی۔ کچھ ایسا جو اسے اندر تک تکلیف دے رہا تھا اور وہ بشکل اپنی آواز کی لرزش پر قابو رکھے اپنا عصا ان کے آگے ڈالے ہوئے تھی۔ پھپھو یکدم اٹھ کھڑی ہوئیں۔

تو تم مجھے دھمکا رہی ہو ہاں۔۔؟ مجھے اکسا رہی ہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ کچھ ایسا ہی " "اُکردوں جو کئی سالوں پہلے میں نے اس کی ماں کے ساتھ کیا تھا۔۔"

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

ایک لمحے کو پلٹ کر معاذ کی جانب دیکھ کر انگلی سے اشارہ کیا۔ رابیل نے چونک کر دیکھا تھا اس کی طرف۔ معاذ نے دانت پر دانت جمائے، آنکھیں طیش سے دہکنے لگی تھیں۔ رگوں میں جیسے کوئی کرٹوا مادہ تیزی سے گھلنے لگا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ سے اور امید بھی کیا کی جاسکتی ہے پھپھو۔ آپ سے کسی اچھائی کی امید بھلا کی " "کیسے جاسکتی ہے، آپ تو۔۔

اور لگے ہی لمحے ایک زور دار چانٹا اس کے رخسار کو سرخ کر گیا تھا۔ اس نے بے یقینی سے اپنے رخسار پر ہاتھ رکھ کر صائمہ کی جانب دیکھا۔ لاؤنج میں دبی دبی سی ردا اور شزا کی چیخیں گونجی تھیں۔ عابد، وقار اور زاہد یکدم اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ زرتاشہ اور رامین نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ ارحم البتہ آرام سے سارا تماشا دیکھ رہا تھا۔ ساتھ ساتھ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر بھی نگاہ ڈالی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے سامنے زبان درازی کرنے کی ہمت کیسے آئی ہے تم میں ہاں۔۔!! اتنی بڑی " ہوگئی ہو اب تم کہ مجھ سے زبان چلاؤ گی۔۔ بی بی یہ چونچلے ماں باپوں کے گھر ہی اچھے لگتے ہیں۔ میرے گھر بہو بن کر آؤ گی تو میرے طور طریقوں سے رہنا پڑے گا

"!ہرگز نہیں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے ضبط سے گلابی پڑتی آنکھیں ان پر جمائی تھیں۔

مجھے اس دنیا میں اللہ نے بھیجا ہے اور میں اس دنیا میں اسی کی بات مان کر چلونگی۔
”اور آپ۔۔ پھپھو آپ مجھ سے میرا حق نہیں چھین سکتیں۔“

اور پھپھو نے اس کی بات پر ایک دفعہ اور ہاتھ اٹھایا تھا۔ اس نے بے ساختہ آنکھیں
مپچیں۔۔ لیکن کوئی ہاتھ اس کے رخسار تک نہیں آسکا۔ اس نے بے یقینی سے آنکھیں
کھولیں اور دھک سے رہ گئی۔ معاذ کا سپاٹ چہرہ سامنے آیا۔ اس نے پھپھو کا ہاتھ فضا
ہی میں روکا ہوا تھا۔ اور صائمہ کی بے یقین سی نگاہیں معاذ پر ہی جمی ہوئی تھیں۔۔

اور آپ بھی مجھے مت اکسائیں کسی ایسے کام پر جس کو کرنے کے بعد مجھے رتی بھر بھی
”افسوس نہیں ہوگا۔ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ وہ کونسا کام ہے۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اس کی ایسی آواز رابیل نے پہلی بار سنی تھی۔ اس قدر بے جان، تیخ اور ہڈیوں تک کو چٹخا پینے والی۔ اس کی سرمئی آنکھیں اس سے طیش کے باعث سیاہ لگ رہی تھیں۔ گردن کو جاتیں نسیں شدید ضبط کی وجہ سے ابھر کر پھڑک رہی تھیں۔ اسے معاذ سے خوف آیا تھا۔ لیکن پھر اس نے لگے ہی لمحے پھپھو کے فضا میں بلند ہاتھ کو جھٹکا دے کر انہیں پیچھے صوفے پر دھکا دیا اور درمیان سے گزر کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔ ابھی کوئی اسے روکتا تو اس کی ماں اسے روتی۔

سارا لاؤنچ چند لمحوں کے لیے سناٹے میں گویا غرق ہو گیا تھا۔ پھر پھپھو تیزی سے اٹھیں اور باہر کی جانب بڑھ گئیں۔ ان کے پیچھے ہی ارحم اور زرتاشہ بھاگے تھے۔ رامین میں تو اتنی ہمت ہی نہ تھی کہ ان کے پیچھے جاسکتیں۔ ردا، شزا الگ سفید پڑتے چہروں کے ساتھ سارے منظر دیکھ رہی تھیں۔ شادی کا ماحول یکدم سیاہ اور تاریک ہو گیا تھا۔

PDF NOVEL BANK

اسی لیئے۔۔ اسی دن کے لیئے کہتی تھی میں آپ کو عابد کہ اسے اس سو کالڈ مدرسہ میں " نہ جانے دو لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی۔۔ دیکھیں۔۔ دیکھیں اب اپنی غفلت کا انجام۔۔ یہ لڑکی کیسے اب اپنے بڑوں کے منہ کو آنے لگی ہے۔

رامین کی بلند آواز پر رابیل کا دل کہیں بہت اندر ڈوب کر ابھرا تھا۔ اس کے ہاتھ ایک بار پھر سے لرز رہے تھے اور منظر۔۔ اس کے آگے کا ہر منظر دھندلانے لگا تھا۔

بابا۔۔ مجھے فیصلے کرنے کی آزادی اللہ نے دی ہے۔ آپ لوگ مجھ سے یہ آزادی نہیں " چھین سکتے۔ جب لڑکیاں اپنی مرضی کے مطابق فیشن کر سکتی ہیں۔ جب وہ اپنی مرضی کے مطابق۔۔ چھوٹے، تنگ اور باریک کپڑے آپ کی بغیر اجازت کے پہن سکتی ہیں تو بابا میں بھی آپ کی اجازت کے بغیر اپنے سر پر دوپٹہ کیوں نہیں لپیٹ سکتی۔۔؟ مجھ پر یہ زبردستی کیوں۔۔؟ میں کسی کو تکلیف نہیں پہنچا رہی۔ میں نے اپنے اس عمل سے کسی کا دل نہیں دکھایا۔۔ میں نے اس کے ذیعے کسی کا تسخر نہیں اڑایا تو اس میں

PDF NOVEL BANK

آخر مسئلہ کیا ہے۔۔؟ مجھے کیوں میری مرضی سے زندگی نہیں گزارنے دی
"جارہی۔۔؟"

کہتے کہتے وہ ہانپنے لگی تھی۔

بس کر دو اب تم۔۔! تمہاری اس بے وقت کی بکو اس نے سارا ماحول خراب کر دیا ہے"
اور رابیل یہ ٹینشن آج سے نہیں پتہ نہیں کتنے دن سے چل رہی ہے گھر کے اندر۔ وجہ
صرف تمہارا یہ دوپٹہ ہے۔ آخر ایسا کیا گھس گیا ہے تمہارے دماغ میں جو نکل نہیں رہا
visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com
"!! ہے۔۔! کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔"

رامین نے سرخ چہرے کے ساتھ اس پر اپنا طیش الٹا تو دو آنسو اس کی آنکھوں سے
ٹوٹ کر گرے۔ دل جیسے کوئی مٹھی میں لیے بھیج رہا تھا۔ اسے جانے کیوں یکدم سانس
لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

”م۔۔ ماں آپ ا۔۔ ایسے کیوں کہہ۔۔۔“

اس کی آواز حلق میں جمع ہوتے آنسوؤں کے باعث ٹوٹ رہی تھی۔ چہرہ اس قدر ہتک پر سرخ ہو گیا تھا۔

”!جاؤ ابھی کہ ابھی تم یہاں سے۔۔“

شزا نے یکدم آگے بڑھ کر ہانپتی راہین کو سنبھال کر اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”!!!میں نے کہا جاؤ۔۔“

اور جب وہ اپنی جگہ سے نہ ہلی تو وہ اس پر دھاڑی۔ اس کی بے ساختہ ہچکی ابھری تھی۔ لگتا تھا رگوں میں کلنچ بکھر گئے ہوں۔ یہ کہف۔۔۔ یہ کہف تو بہت تنگ و تاریک تھا۔ اس کہف کو پار کرنا تو بہت کھٹن تھا۔ اسکے سارے وجود پر گویا کسی نے بوجھ ڈال

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

دیا تھا۔ اتنا بوجھ، لگتا تھا پہاڑ رکھ دیا گیا ہو۔۔ لیکن پھر وہ لگے ہی لمحے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ پیچھے جانے لگی۔ آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر آنکھوں سے گرتے جا رہے تھے۔

نحوست کر دی ہر طرف اس لڑکی نے۔ ہر وقت کی بحث، ہر وقت کا تماشہ۔۔ میں تو "تھک گئی ہوں اس سے اب۔۔"

راہین مسلسل رو کر بولتے ہوئے اس کے سماعتوں کو زخمی کر رہی تھیں۔ وہ یکدم پلٹی اور اپنے کمرے کی جانب بھاگ آئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

راہیل کو سمجھاؤ عابد۔۔ بلاوجہ کی ضد لے کر بیٹھی ہوئی ہے۔ خواہ مخواہ اپنا رشتہ بھی "خراب کرے گی اور تم لوگوں کو بھی صائمہ کے بیٹے سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔۔ اور یاد رکھنا یہ رشتہ ٹوٹا ناں تو کوئی شادی نہیں کرے گا اس سے پھر۔ بلاوجہ کی ضدیں کرنے والوں کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔۔"

PDF NOVEL BANK

زاہد چچا نے کوفت سے کہہ کر باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ عابد شکستہ سے کھڑے رہ گئے۔ رامین بھی خوفزدہ ہوئیں ان کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔۔

اس بچی کا اس سب میں کیا قصور ہے بھلا۔ اگر وہ حجاب لینا چاہتی ہے تو کوئی بات " نہیں۔ یہ اس کی مرضی ہے اس کی زندگی ہے۔ صائمہ نے خواہ مخواہ ہی اتنی سی بات کو " انا کا مسئلہ بنا لیا ہے۔

وقار کے سبھاؤ سے کہنے پر عابد نے ان پر ایک ناقدانہ نگاہ ڈالی اور لاؤنج سے چلے گئے۔
visit for more novels:
رامین اب تک سر جھکائے رو رہی تھیں اور شزا انہیں ساتھ لگائے چپ کروا رہی تھی۔
وقار نے بے بسی سے گہرا سانس لیا تھا۔ آخر یہ حق اور باطل کی جنگ کب ختم ہوگی۔۔

PDF NOVEL BANK

رابیل نے چہرہ ایک جانب سے گھٹنے پر رکھا ہوا تھا۔ وہ رو نہیں رہی تھی مگر پھر بھی آنسو آنکھوں سے پھسلتے جا رہے تھے۔ اس نے چہرے کے گرد بندھا دوپٹہ کھول دیا تھا اور اب وہ پھسل کر اس کی گردن میں جھول رہا تھا۔ بال ہاف بندھے ہونے کے باعث ڈھیلے ہو کر لٹوں کی صورت اس کے چہرے پر گر رہے تھے مگر وہ ویسے ہی خالی خالی نظروں سے چہرہ ایک گھٹنے پر رکھے دیوار کو دیکھے گئی۔

اسے یاد تھا۔۔۔ اسے وہ واقعہ یاد تھا جب بلالؓ کو گرم تپتی ریت پر لٹایا گیا تھا۔ اسے اپنی کمر پر بھی اس ٹھنڈ میں وہی گرم ریت محسوس ہو رہی تھی۔ امیہ ان پر جھک کر کہہ رہا تھا کہ وہ مٹی کے خداؤں کا نام لے۔ وہ اگر ان کا نام لے گا تو وہ اسے اس ذلت کے عذاب سے آزاد کر دینگے لیکن پھر کیا ہوا۔۔۔؟

اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔

”!!احد۔۔ احد۔۔“

PDF NOVEL BANK

بس ایک اللہ۔۔ بس ایک وہی۔۔ ان کے سینے پر رکھے بھاری پتھر کے باعث لگتا تھا کہ اب روح پرواز کر جائے گی لیکن وہ پھر بھی کہتے رہے "احد"۔۔ وہ پھر بھی کہتے رہے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ جیسا کوئی نہیں۔

اللہ کی بات جیسی کسی کی بات نہیں۔ اللہ کے کلام جیسا کسی کا کلام نہیں۔ اللہ کے حکم جیسا کسی کا حکم نہیں۔ وہ اس وقت احد احد کی گردان کرتے صرف اپنے آقا کو نہیں جھٹلا رہے تھے۔ بلکہ وہ اس سے تپتے صحرا کی گرم ریت پر لیٹے اس بات پر گواہی دے رہے تھے کہ اللہ سے بڑا کوئی نہیں۔ اللہ کی بات سے بڑی کسی کی بات نہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی دوسری آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔ اسٹڈی ٹیبل پر رکھی کتاب لمحے بھر کو جگمگائی تھی۔ اس کی آیتوں سے اٹھتی سکون کی مہک اس کے سارے کف میں تحلیل ہونے لگی لیکن وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھی۔ چہرہ ایک جانب کو گھٹنے پر رکھے اس کی ویران آنکھیں کمرے میں بچھے دبیز قالین پر تھیں اور دل۔۔ دل کہیں پیچھے گرم صحرا میں بھٹک رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”بھلا دیکھو تو اس کو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرایا۔۔“

یہ ایک اس کی سماعت میں وہ مدھر، دلوں کو پگھلا دینے والی آواز گونجی تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔ دل بھاری ہونے لگا۔۔ جسم پر منوں بوجھ آگیا۔

”اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا“

اس کی خوف سے پھیلیں آنکھیں اسٹڈی ٹیبل پر رکھی کتاب پر جمی تھیں۔ ان آنکھوں میں جما پانی اب تک ہلکورے لے رہا تھا۔

”اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی۔۔“

PDF NOVEL BANK

اسے لگا کہ اس نے مزید اس آواز کو سنا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ وہ ٹوٹ کر بکھر جائے گی۔ اس کا دل جیسے کسی نے پہاڑ تلے رکھ کر مسل ڈالا تھا۔ سینہ اس آواز پر آزاد ہونے کے بجائے تنگ پڑنے لگا۔ لیکن اس کا سکینٹ والا کف اس مدھر آواز کے سحر میں جکڑنے لگا تھا۔۔

”اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا۔۔“

اس نے اپنے کانپتے ہاتھوں کو لمحے بھر کے لیے دیکھا تھا۔ یہ آخر کونسا انداز تھا اس قرآن کا جس سے اس کے وجود کا ہر خلیہ خوف سے سکڑ کر پھیل رہا تھا۔

تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے گا؟ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔۔ ”سورہ جاثیہ /“

PDF NOVEL BANK

اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ آنکھوں میں جمے آنسو اب کہ بے ساختگی سے رخساروں پر پھسل رہے تھے۔ یہ کتاب۔۔۔ یہ کتاب کیسے عاجز کر دیا کرتی تھی۔ کیسے اپنے پڑھنے والوں کو مبہوت کر دیا کرتی تھی۔ وہ جو ابھی کچھ دیر پہلے صائمہ پھپھو کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ وہ کیا ہیں۔۔۔ وہ کیوں ایسا کرتی ہیں۔۔۔ وہ کیوں اپنی بات کو ہر بات سے اونچا رکھنا چاہتی ہیں تو قرآن نے۔۔۔ ہاں اس کے قرآن نے اسے آج ایک بار پھر سے اس کے سوال کا جواب دیا تھا۔

وہ ایسا اس لیے کرتی تھیں کیونکہ وہ اپنی ہی خواہشات کو الہ بنا چکی تھیں۔ وہ انہیں ہی خدا بنا چکی تھیں۔ ہم مسلمان لوگ۔ ہمیں لگتا ہے کہ ہم بتوں کی پرستش نہیں کرتے تو شاید ہم شرک کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ہم جب تک کسی پتھر کی مورتی کو نہیں پوجتے تب تک ہم شرک سے پاک رہتے ہیں لیکن کیا میں تمہیں بتاؤں کہ بت کیا ہوا کرتے ہیں۔۔۔؟ ہمارے وقت کے بت ابراہیم علیہ سلام کے وقت کے بتوں جیسے نہیں ہیں۔ ہر قوم کے اپنے بت ہوا کرتے ہیں۔ ان کے مٹی اور پتھر کے تھے اور ہمارے۔۔۔ ہمارے کچھ اور طرح کے ہیں۔ ہمارے بتوں کی ہیئت تبدیل ہو گئی ہے مگر

PDF NOVEL BANK

اس کا فتنہ آج بھی وہی ہے۔ آپ کا بت وہی ہے جس کی بات آپ اللہ کی بات سے اونچی رکھتے ہو۔ آپ کا بت وہی ہے جس کی بات کے آگے آپ اللہ کی بات کو پیچھے ڈال دیتے ہو۔ کیا ایسا نہیں تھا کہ صائمہ اپنی ذات کی برتری کو ایک عرصے سے پوج رہی تھیں۔ اپنی ذات کی اور اپنی ذات کی بڑائی کی عرصے سے پرستش کر رہی تھیں۔ ان کی بات انہیں اللہ کی بات سے زیادہ اہم لگ رہی ہے تو مطلب وہ شرک کی مرتکب ہیں۔

صائمہ پھپھو نے بھی اپنی بات کو اپنا الہ بنالیا تھا۔ وہ جانتی نہیں تھیں کیونکہ اللہ نے ان کے اس شرک کی وجہ سے ان کے دل پر مہر لگا دی تھی، ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تھا اور ان کے کانوں نے حق بات کو سننے سے انکار کر دیا تھا۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

کئی سالوں تک اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہمیں اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ ہم شرک کی کونسی گہری کھائی میں دھنستے جا رہے ہیں۔ ہمیں اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ جب ہم اللہ کی بات کو پیچھے ڈال کر خود کی بات آگے لاتے ہیں تو ہم کس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اہل مکہ۔۔ اہل مکہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی اللہ کے وجود سے انکار نہیں کیا۔ وہ

PDF NOVEL BANK

اکثر اپنے باپ ابراہیم کے علیہ اسلام کے دین کا ذکر کیا کرتے تھے لیکن کیا وجہ تھی کہ وہ پھر بھی مشرک تھے۔۔؟

وہ آہستگی سے اٹھی۔ ٹانگیں بے حد کانپ رہی تھیں اور نگاہیں بار بار گلابی سی نمی سے دھندلی ہو رہی تھیں۔ اس نے قرآن کی جانب قدم بڑھائے۔

وہ مشرک اسی لیے سمجھے جاتے تھے کیوں کہ وہ اللہ کے ساتھ اپنے بتوں کی بھی برابر پرستش کیا کرتے تھے۔ وہ ان بتوں کو اللہ کا مددگار ملتے تھے۔ اور ہم۔۔ آج ہم کیا کر رہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہیں۔۔؟

اس کے لرزتے قدم اب بھی قرآن کی جانب بڑھ رہے تھے۔ کھف دم سادھے کھڑا تھا۔ دوپٹہ کہیں وہیں قالین پر گرا تھا اور وہ چہرے کے اطراف میں گرتی لٹوں کی پرواہ کیے بغیر اس کتاب کی جانب بڑھ رہی تھی۔

PDF NOVEL BANK

ہم بھی اللہ کے ساتھ اپنی خواہشات کی عبادت کر رہے ہیں۔ ہم اس کی ذات کے ساتھ شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہم نے اپنے اپنے بت بنا کر کئی سالوں تک ان کی عبادت کی ہے۔ کسی کا بت پیسہ بن گیا، کسی نے شہرت کو اپنا خدا بنا لیا، کسی نے اللہ کے مقابلے پر طاقت کو چن لیا اور کسی نے۔۔ کسی اپنی ذات ہی کو اللہ کے مقابل لاکھڑا کیا۔ جو بھی چیز، جو بھی احساس، اور جو بھی انسان آپ کو اللہ کی جانب جانے سے روکے وہ آپ کا بت ہے۔ اور اس بت کا توڑا جانا لازمی ہے۔

اس نے قرآن کے عین سامنے رک کر اپنا دل سنبھالا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ سانس چڑھا ہوا تھا جیسے وہ میلوں کی مسافت طے کرتی یہاں تک پہنچی ہو۔ اس نے لرزتے ہاتھ سے قرآن کا دروازہ کھولا۔ اور سامنے ہی روز اول کی طرح اس کی آیتیں آج بھی روشن تھیں۔

”جنت والے اور دوزخ والے برابر نہیں“

PDF NOVEL BANK

وہ بے دم ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹی تھی۔ ایک لمحے کے لیے اس کا دل رک گیا تھا۔ اسے لگا کہ اب وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔ لرزتے ہاتھوں سے کرسی پیچھے کھینچتے وہ اب کہ قرآن کے سامنے دھڑکتا دل لیے بیٹھی ہوئی تھی۔ آنسو ٹپ ٹپ اس کی گود میں گرنے لگے۔ وہ برابر نہیں۔۔۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھی جو اللہ کے سامنے بہت سے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اس نے اپنا بت توڑا تھا۔ اس نے اپنی روایتوں کا بت توڑا تھا بھلا وہ اور صائمہ ایک جیسے کیسے ہو سکتے تھے۔ اس کی سرخ پڑتی آنکھوں سے بہتے قطرے اسی روانی سے اس کی گود میں گرنے لگے۔

visit for more novels:

جنت اور دوزخ والے بھلا برابر کیسے ہو سکتے تھے۔؟ بت توڑنے اور بتوں کی عبادت کرنے والوں کی برابری کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس نے ایک نگاہ اٹھا کر بقیہ آیت کو دیکھا۔۔

”جنت والے ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“

سورہ حشر/۲۰

PDF NOVEL BANK

اوہ اللہ۔۔ اس کے لبوں سے بے اختیار اس کا نام نکلا تھا۔ اس نے قرآن اٹھا کر اپنے سینے سے لگالیا۔ بے اختیار اس کی ہچکیاں کمرے میں گونجنے لگی تھیں۔ جہاں وہ ہمت چھوڑتی اللہ اسے اٹھالیا کرتا تھا۔ اور اللہ اسے بتا رہا تھا کہ اس نے گھائے کا سودا نہیں کیا۔ بے شک جنت والے ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ وہ جلد نہیں تو بدیر ہی سہی۔۔ مگر وہ کامیاب ضرور ہوگی۔ ہاں۔۔ جو اپنے بت توڑ دیا کرتے ہیں وہ ایک نہ ایک دن کامیاب ضرور ہوتے ہیں۔ اس نے بھی اپنا بت توڑ دیا تھا۔۔ لیکن اس بت کو پارہ پارہ کرینے کی افیت، اب عرصے تک اس کے ساتھ رہنے والی تھی۔ کیونکہ جنت کو جاتے راستے پر کانٹوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اس نے بیگ میں اپنے کپڑے ٹھونسے اور اسے کندھے پر ڈالتا باہر کی جانب بڑھا۔ سارا گھر خالی پڑا تھا۔ سب بارات میں گئے ہوئے تھے۔ سوائے وقار کے۔۔ نہ تو انہیں جانے کی پیشکش کی گئی تھی اور نہ انہوں نے ان حالات میں جانا مناسب سمجھا۔ ابھی تو وہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

صرف معاذ اور رابیل کو سنبھالنا چاہتے تھے۔ ایک خود کو کمرے میں بند کیئے بیٹھی تھی اور دوسرا، شدید طیش میں بیگ کندھے پر ٹانگے سپاٹ چہرہ لیئے کمرے سے باہر نکل رہا تھا۔ وہ یکدم اس کی جانب بڑھے۔ اس نے ایک لمحے کو رک کر انہیں سیاہ نظروں سے دیکھا تھا۔

”تم کہاں جا رہے ہو۔۔؟“

لیکن اس نے کوئی جواب پیئے بغیر ہی تیزی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے تو وقار ایک بار پھر سے اس کے سامنے آکھڑے ہوئے۔ اب کہ معاذ نے لمحے بھر کو آنکھیں موند کر کھولی تھیں۔

”تم اس وقت ایسے کیسے جاسکتے ہو۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

تو کیا کروں۔۔؟ ان انسانیت سے خالی لوگوں کے گھر میں پڑا رہ کر بے غیرتی کی
"روٹیاں توڑتا رہوں۔؟"

"معاذ۔۔"

انہوں نے اسے لمحے بھر کو بازو سے تھاما لیکن اس نے ان کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

"کیا چلتے ہیں بابا آپ مجھ سے۔۔؟ اور کیا رہ گیا جو مجھے مزید برداشت کرنا ہے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"معاذ بیٹا۔۔ تمہارا یوں جانا انہیں مزید باتیں کرنے کا موقع دے گا۔۔۔"

"تو کریں۔۔ شوق سے کریں باتیں۔۔ میں ان پر لعنت بھی نہیں بھیجتا ہوں۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے کڑوے لہجے میں کہہ کر ایک بار پھر دروازے کی جانب قدم تیزی سے پھیرے تھے۔ وقار نے اسے پھر سے بازو سے تھاما۔۔

”کیا تم اپنے باپ کے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتے معاذ۔۔! تم مجھے ان سب کے درمیان“
”یوں بے نوا چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہو۔۔؟“

ایک لمحے کو وقار کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔ کچھ گلابی سا، لیکن اس کا سرمئی ارتکاز سیاہ ہی رہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”اور جانتے ہیں اگر میں یہاں رہا تو پھر کیا ہوگا۔۔؟“

”معاذ تم۔۔“

”بابا نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ پھر کیا ہوگا۔۔؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اسکی آواز لمحے بھر کو طیش سے بلند ہوئی تھی۔ خالی در و دیوار اس کی آواز پر سنسنائٹھے
تھے۔ وقار نے بے بسی سے دیکھا تھا اسے۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے۔۔؟ کیا لگتا ہے آپ کو، کہ میں ان سب سے اتنے سال کیوں دور
رہا۔۔؟ کیا اندازہ ہے آپ کو کہ جب ان کے ہنستے مسکراتے چہروں پر میری نگاہ پڑتی
ہے تو مجھے کیا یاد آجاتا ہے۔۔؟ لیکن پھر بھی میں۔۔ بابا میں نے انہیں نقصان نہیں
پہنچایا۔ لیکن ابھی اگر آپ نے مجھے یہاں روکا تو شاید میں بھی انسانیت کے درجے سے
"کوئی گرمی ہوئی حرکت کر بیٹھوں گا۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ایسا کچھ کروں۔۔؟"

اس کا بولتے بولتے سانس پھول گیا تھا اور تیز لہجہ گویا آگ برسا رہا تھا۔ اپنے کمرے کے
دروازے سے لگی راہیل نے تکلیف سے اس کے ٹوٹتے وجود کو دیکھا تھا۔ اس نے معاذ کو
پہلے کبھی اتنی تکلیف میں نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کبھی اسے اتنا تمھکا ہوا نہیں دیکھا
تھا۔

PDF NOVEL BANK

”معاذ میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ کم از کم تم یوں بزدلوں کی طرح واپس نہ جاؤ۔۔“

”!بزدل۔۔۔“

وہ لمحے بھر کو اس لفظ پر مسکرایا تھا۔ پھر سپاٹ نظروں سے وقار کی جانب دیکھا۔۔

آپ کو لگتا ہے میں بزدل ہوں۔۔! آپ کو لگتا ہے کہ میرا یہاں سے چلے جانا بزدلی کی

visit for more novels:

”!نشانی ہے ہاں۔۔۔ www.urdu-novelbank.com

اس نے نفی میں سر ہلا کر افسوس سے اپنے باپ کی جانب دیکھا تھا۔

”!ہم دونوں میں سے کون زیادہ بزدل ہے کیا میں آپ کو بتاؤں بابا۔۔“

PDF NOVEL BANK

اور وہ لفظ گویا وقار کے اندر کو اندر تک زخمی کر گئے تھے۔ معاذ بہت بے رحم تھا۔۔۔
لفظوں کے معاملے میں تو بہت زیادہ لمحے بھر کو وقار کے سینے میں گھٹن سی پیدا ہوئی
تھی۔

"تم اپنے باپ کو ایسے کیسے۔۔۔"

افسوس سے بس یہی کہہ پائے تھے وہ۔۔۔

visit for more novels:

کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ اس سے بھی زیادہ بے رحمی سے پیش
آؤں۔۔۔؟ اور اگر آپ ایسا نہیں چاہتے تو ابھی کہ ابھی میرے راستے سے ہٹ جائیں بابا،
کیونکہ مجھے یہاں روکنے کا مطلب ابھی آپ جانتے نہیں ہیں۔۔۔ اگر آپ کو اندازہ بھی
ہو جائے کہ میرا طیش مجھ سے کیا کروا سکتا ہے تو کبھی آپ مجھے اس گھر کے آس پاس
پھٹکنے بھی نہ دیں۔۔۔ اسی لیئے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بے رحمی سے بولتے بولتے اس نے وقار کے ہاتھ کو جھٹکا تھا۔۔

”میرے راستے سے ہٹیں بابا۔۔“

اور وقار خاموشی سے گیلی آنکھوں سے اسے چند پل دیکھنے کے بعد سامنے سے واقعی ہٹ گئے تھے۔ معاذ نے ایک لمحے کی بھی دیر کیئے بغیر تیزی سے قدم آگے بڑھائے اور پھر وہ لمحے بھر کو ٹھہر گیا۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
رابیل نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کی سرئی آنکھوں میں لمحے بھر کو ایک گہرا دکھ سا ابھرا اور پھر وہ نظروں کا زوایہ لگے ہی پل بدل کر تیزی سے داخلی دروازہ عبور کر گیا تھا۔ رابیل نے جلدی سے وقار تایا کی جانب دیکھا۔ وہ درمیان میں شکستہ سے کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔ ایک پل کو پلٹ کر داخلی دروازے کی جانب بھی دیکھا جہاں سے وہ ابھی ابھی نکل کر گیا تھا۔ لیکن پھر رابیل کو کمرے کے دروازے سے لگے دیکھ کر وہ

PDF NOVEL BANK

بے اختیار چونکے۔ وہ انہیں دیکھ کر لمحے بھر کو ہلکا سا مسکرائی تھی۔ وقار کے چہرے پر بھی تھکن زدہ سا تبسم آٹھرا تو وہ ان کے پاس چلی آئی۔

”آپ کا بیٹا بہت بدتمیز ہے تایا۔ ہر وقت غصہ کرتا رہتا ہے۔۔“

اس نے ایک پل کو پلٹ کر خفگی سے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔ وقار اب کہ دل سے اس کی بات پر مسکرائے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

”بدتمیز تو ہے لیکن کیا کریں بیٹا ہے نا۔۔“

لگایا کریں ایک دو اسے اس کی بدتمیزی پر۔ جنگلی۔۔ اندازہ ہو جائے نا اسے کہ اللہ

”باپ کو ناراض کرنے والے سے کتنا ناراض ہوتے ہیں تو کبھی ایسا نہ کرے یہ۔۔“

”وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے رابیل۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

سب اپنی جگہ ٹھیک ہیں تایا۔ آپ اپنی جگہ ٹھیک ہیں، میں اپنی جگہ۔ بابا سے پوچھیں "گے تو ان کے پاس بھی کوئی نہ کوئی تاویل ہوگی اور اگر پھپھو سے ان کے رویے کا چیک مانگیں گے تو ان کے پاس بھی ایک کڑا جواز ہوگا۔ سب اپنی اپنی جگہوں پر خود کو درست ہی سمجھتے ہیں تایا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ آپ سے اتنی بدتمیزی کرے گا۔"

وقار اس کے جواب پر نرمی سے مسکرائے تھے۔ اس کے حجاب کے ہالے میں دکتے چہرے پر صائمہ کے بھاری ہاتھ کا نشان اب تک ثبت تھا۔ انہیں اس لڑکی کو دیکھ کر ایک پل کے لیے دکھ ہوا تھا۔

تم تو سچ میں بڑی ہو گئی ہو رابی۔ اتنی اچھی باتیں کرنے لگی ہو۔ تھوڑی سی اس بدتمیز "کو بھی سکھا دو۔"

PDF NOVEL BANK

"بہت مشکل ہے اس کا سیکھنا۔"

اور اگلے ہی پل وقار ہنس پڑے تھے۔ رابیل انہیں ہلکا پھلکا دیکھ کر اداسی سے مسکرائی تھی۔

وہ بدتمیز نہیں بد لحاظ ہے۔ اور بیٹا ہمارا یہ بلیم گیم تو چلتا ہی رہتا ہے۔ ابھی اس نے "مجھ سے اپنی بات منوائی ہے، کل کو میں اس سے اپنی بات منوالونگا۔"

visit for more novels:

ان کے کندھے اچکانے پر رابیل نے لمحے بھر کو سر ہلایا تھا۔

"آپ۔۔ واقعی منوالیتے ہیں۔۔؟ مجھے سچ بتا سکتے ہیں آپ۔"

اور اگلے ہی پل وقار اس کی چوٹ پر واقعاً ہنس پڑے تھے۔ پھر سر ہلا کر کہنے لگے۔

PDF NOVEL BANK

ضدی ہے، پر میں سچ میں اس سے اپنی باتیں منوالیتا ہوں۔ زبان کا کڑوا ہے لیکن " دل نرم رکھتا ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ کسی کو بتاتا نہیں ہے اور نہ ہی اپنے بارے میں "باتیں کرنا پسند ہے اسے۔ اسی لیے اس کی سوچ کا دائرہ کار کیسا ہے مجھے نہیں پتہ۔۔"

اب کہ بہت سبھائو سے سچ بولا تھا انہوں نے۔ اس نے ایک پل کو پھر سے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔ وقار چند لمحے کچھ سوچتے رہے پھر اس کی جانب دیکھا۔

"راہیل یہ۔۔ ارحم تمہارا منگیتر ہے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے چونک کر ان کی جانب چہرہ پھیرا تھا۔ پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"جی تایا۔۔"

PDF NOVEL BANK

تم لوگوں کا رشتہ کب ہوا۔؟ مجھ سے تو عابد نے کوئی ذکر نہیں کیا اس بارے "میں۔۔"

بس تایا۔۔ پھپھو ایک دن آئیں کہا کہ وہ ارحم کے لیے مجھے پسند کرتی ہیں تو گھر ہی گھر "میں بابا نے ہاں کر دی۔ کوئی بڑا فنکشن نہیں رکھا گیا تھا لیکن پھر بھی خاندان والے "میری منگنی کے بارے میں جانتے ہیں۔"

"تو جب۔۔ اس نے تمہارا ہاتھ ارحم کے لئے مانگا تو۔۔ کیا تب تم حجاب کرتی تھیں۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان کی ہچکچاہٹ اسے بجا طور پر محسوس ہوئی تھی لیکن وہ پھر بھی آرام سے کھڑی رہی۔

"نہیں تایا۔۔ تب میں حجاب نہیں لیتی تھی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اوہ۔۔ ایک لمحے کو رک کر انہوں نے آس پاس دیکھا تھا۔ پھر اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے سے مسکرا پڑے۔

"چائے کیسی بناتی ہو رابیل۔۔؟"

اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔ پھر وقار کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر اپنے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھر گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "مزے کی بناتی ہوں۔ پڈیں گے آپ۔؟"

"ضرور پیونگا۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور اس کو تو جیسے کسی نے پتنگے ہی لگا دیئے تھے۔ اتنے دنوں بعد کسی نے اس سے اتنی اپنائیت سے بات کی تھی۔ اس کے رخسار اس سے خوشی سے گلابی ہو گئے تھے اور آنکھیں جانے کیوں ان کی اپنائیت پر بھگی گئی تھیں۔۔

ابھی نہیں رونا تم نے۔ بہت رولیا۔۔ اب میرے اور اپنے لیے چائے بناؤ پھر مجھے بتانا" کہ وہ کونسی سورت ہے جس نے تمہیں اب تک سب سے زیادہ فیسینیٹ کیا ہے۔۔

اور ان کی اگلی بات پر تو گویا اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ اس کے گھرانے میں سے کسی نے پہلی دفعہ اس سے قرآن کے بارے میں کچھ پوچھا تھا۔ اس کا دل شکر سے جھکنے لگا۔ پھر وہ کچن کی جانب تیزی سے بڑھی اور چائے کا پانی رکھنے لگی۔ ابھی اسے وقارتایا سے ڈھیروں ڈھیر باتیں بھی کرنی تھیں۔ اپنی باتیں، اپنے اور اللہ کے تعلق کی باتیں، قرآن اور اس کے اعجاز کی باتیں۔۔ باتیں ہی باتیں۔۔ اور اگر کبھی انسان کو سردرات میں، چائے کے ساتھ کسی اپنے سے اپنے دل کی باتیں کرنے کا موقع ملے تو اسے وہ موقع

PDF NOVEL BANK

ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے کیونکہ، چائے، قرآن اور آپ کو سمجھنے والا انسان بار بار نہیں ملا کرتے۔۔

اور ٹھیک اسی پل سڑک پر تیز تیز قدم اٹھاتے معاذ کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر رقم نہیں تھا۔ وہاں پر خاموشی تھی۔ گہری خاموشی۔۔

معاذ۔۔ اللہ کے بندے معاف کر دیا کرتے ہیں، اگر تم لوگوں کو ان کی غلطیوں پر "معاذ نہیں کرو گے تو پھر اپنے لیے اللہ سے معافی کیسے طلب کرو گے۔۔؟"

اس کی سماعت میں وہ نرم آواز ایک بار پھر سے گھلنے لگی تھی۔ دل گویا اس آواز پر کٹنے لگا۔۔

PDF NOVEL BANK

مومن کا دل بھی مومن ہونا چاہیئے۔ اگر دل مومن نہیں ہوگا تو وہ کبھی حقیقی مومن " بن ہی نہیں سکتا۔ یہ قرآن۔۔ معاذ یہ ہمیشہ دل ہی کی بات کیوں کرتا ہے۔۔؟ یہ ہمیشہ دلوں کی تنگی اور دلوں کی ہدایت کی بات پر کیوں زور دیتا ہے۔۔؟ وہ اس لیے بچے کہ انسان کا دل درست رہے گا تو پورا انسان درست رہے گا اور اگر اس کے دل ہی میں ٹیڑھ آگیا تو اس کا سیدھے راستے پر چلنا دشوار ہو جائے گا۔۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم سیدھے "راستے سے بھٹک کر شیطان کی پچھائی گئی بھول بھلیوں میں کھو جاؤ۔۔؟

اس کے قدم اور تیز ہو گئے تھے۔ اس قدر تیزیوں لگتا تھا گویا اس کے پیچھے سڑک لپیٹی
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
جار ہی ہو۔

تمہیں اپنی خواہشات کو الہ نہیں بنانا معاذ۔ اگر تم نے اپنی خواہشات کو اپنا خدا بنالیا تو " کبھی تم اللہ کو نہیں پاسکو گے۔ یہ تمہارا غصہ۔۔ یہ تمہارا کہیں الہ نہ بن جائے۔ اگر یہ تمہیں اللہ تک جانے سے روکے گا تو یہ تمہارا خدا بن جائے گا۔ اسے کبھی اپنا الہ نہ بننے "دینا بچے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اسکے سرئی سے ارتکاز میں گلابی نمی گھلنے لگی۔ وجود اس نرم آواز پر ٹوٹنے لگا تھا لیکن وہ پھر بھی تارکول کی نہجھی، سخت سرک پر چلتا رہا۔ اسے پتہ تھا کہ اگر وہ دوبارہ ان کی جانب پلٹ کر دیکھے گا تو نہ ان کے حق میں بہتر ہوگا اور نہ اس کے حق میں۔ اپنے غصے کو اپنا خدا بنانے کے بجائے اس نے ان کے سامنے سے ہٹ جانے ہی میں عافیت سمجھی تھی۔ یکایک اسے اپنے ہاتھ پر کسی کاخِ سالمس محسوس ہوا۔ بے ساختہ اس کے آس پاس ایک جانی پہچانی سی خوشبو بھی تحلیل ہونے لگی تھی۔

visit for more novels:

"جانتے ہو معاذ حضرت یوسف علیہ السلام نے کن کو معاف کیا تھا۔؟"

اسے پھر سے وہ باتیں یاد آنے لگی تھیں جنہیں وہ ہرگز بھی یاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ذہن کے کہیں پچھلے حصے میں یاد کے اوراق پھڑپھڑانے لگے۔ دل کی تکلیف لمحہ بہ لمحہ گہری ہونے لگی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"پنے بھائیوں کو۔۔"

تیرہ سالہ معاذ نے اپنی ماں کا رخ ہاتھ تھام رکھا تھا۔ اسپتال کے بستر پر دراز وہ زرد مگر
بابرکت چہرہ لیٹے نرمی سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ پھر اسکے معصوم سے جواب پر
مسکرائیں۔۔

"نہیں معاذ۔"

نفی میں سر ہلا کر گویا اس کا جواب رد کیا۔ اس نے ایک پل کو نا سمجھی سے دیکھا تھا ان
کی جانب۔۔

"انہوں نے اپنے اپنوں کو معاف کیا تھا معاذ۔۔"

PDF NOVEL BANK

چمکتے چاند میں یکدم دراڑ سی پڑی۔ اس کے چٹخ جانے کی آواز معاذ کو اس لمحے یہاں تک سنائی دی تھی۔ اور پھر اس کی ماں کا رخ ہاتھ بے ساختہ اس کے ہاتھ سے ڈھلک گیا۔ تیز تیز قدموں سے چلتے وہ ایک پل کو رکا تھا۔ یاد کا وہ عکس۔۔ وہ زخمی سا عکس اسے آج بھی زخم زخم کر دیا کرتا تھا۔

اس نے بڑھتی تکلیف کے پیش نظر اس خیال کو جھٹکنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ڈھلکتے ہاتھ کی افیت آج بھی کہیں اس کے اندر سانس لے رہی تھی۔ جس سے وہ چاہ کر بھی اپنا دامن نہیں بچا پایا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے وقار کے آگے گول ٹیبل پر بھاپ اڑاتی چائے رکھی اور پھر وہ ان کے سامنے لگی کرسی پر اپنی چائے لینے بیٹھ گئی۔ وقار نے چائے سے ایک گھونٹ بھرا اور پھر مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"میری بیٹی تو بہت اچھی چائے بناتی ہے۔۔"

ان کے پچکارنے کے سے انداز پر رابیل ایک لمحے کو افسردگی سے مسکرائی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ تایا اس کے ساتھ اس قدر نرمی کیوں برت رہے ہیں۔ اسے اندازہ تھا کہ ان کا انداز نرم پہلے بھی تھا مگر اس کے دکھی ہونے کے خیال سے اب کہ وہ مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ تھے۔ اسے سننا چاہتے تھے۔ اس کا دل ہلکا کرنا چاہتے تھے۔ اس نے گہرا سانس لے کر ان کے باوقار چہرے کی جانب دیکھا۔ کنپٹی کے بالوں میں گہری سفیدی ابھر آئی تھی اور آنکھیں۔ آنکھیں بالکل معاذ جیسی تھیں۔ گہری سرمئی۔۔ مگر ان میں معاذ کی آنکھوں کا سا تاثر نہیں تھا۔ یہ آنکھیں تو بہت نرم تھیں۔ نرمی سے مسکرانا جانتی تھیں اور معاذ۔۔ اس نے ایک لمحے کو خفگی سے سوچا تھا اس کے بارے میں۔۔

PDF NOVEL BANK

اس کی آنکھیں نہیں مسکرایا کرتی تھیں۔ اس کے لب بھلے ہلکے سے تبسم میں ڈھلے ہوتے لیکن اس کی آنکھیں ایک ہی رنگ میں نظر آئی تھیں اسے۔۔ خاموشی کے گہرے رنگ میں۔۔

"آپ اتنا حساس نہ ہوں تایا۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔"

اس نے نرمی سے کہہ کر اپنے ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ کو دیکھا تھا۔ وقار لمحہ بھر کے لیے چپ سے ہو گئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے لگا کہ تمہیں دلاسے کی ضرورت ہے، لیکن میرے خیال سے تمہیں کسی بہت ہائی "اتھارٹی کی جانب سے دلاسا دیا جاتا ہے۔ بھلا ہم انسانوں کے چند بے معنی جملوں کی تم "جیسی بہادر لڑکی کو کیا ضرورت۔؟

PDF NOVEL BANK

وہ بھی نرمی سے مسکرا کر اب کہ چائے کا گھونٹ بھرتے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ رابی ان کے جملے پر بے ساختہ مسکرائی تھی۔

ایسا ہی ہے تایا، لیکن جب اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم غار حرا سے پلٹے "تو خوف سے کانپ رہے تھے۔ گھر لوٹے تو اپنی زوجہ محترمہ سے کہا کہ مجھے چادر اوڑھا دو۔ میرے خیال سے تایا، انسان کی موجودگی انسان کے لیے بے حد ضروری ہے۔ کسی ایسے "خوف کے وقت میں کم از کم اپنے ساتھی سے کہا تو جاسکے کہ مجھے چادر اوڑھا دو۔"

اس کی نرم مگر اداس آواز کچن کی خاموشی میں تحلیل ہو کر ہر سو بکھرنے لگی تھی۔ وہ خاموشی سے اسے سنے گئے۔

پتہ ہے تایا جب میں نے حجاب لینے کا فیصلہ کیا تھا ناں تو مجھے میری ایک مدرسہ کی "سہیلی نے کہا تھا کہ رابیل۔۔ ایک وقت آئے گا۔۔ تمہارے گھر والے تمہیں قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ تمہیں در بدر کر دیں گے۔۔ تمہیں تکلیف دیں گے۔۔ میں اس کی

PDF NOVEL BANK

باتوں پر شروع میں تو ہنس دی تھی کہ بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے اتنے محبت کرنے والے والدین، مجھ سے اتنی انسیت رکھنے والی میری بہنیں مجھے تکلیف دیں گی۔ !
"مجھے جھٹلاؤں گی۔"

اس کی آواز در و دیوار سے پلٹ کر واپس آتی سماعت پر گرنے لگی تھی۔ سکون سے کھڑا بنگلہ اس کی کہانی پر ہمہ تن گوش تھا۔

لیکن پھر کچھ ہی عرصے بعد تایا مجھے پتہ چل گیا کہ اپنے کیسے جھٹلاتے ہیں۔ یہ اپنے کیسے "تکلیف دیا کرتے ہیں اور اہل مکہ آپ کی سب سے بڑی آزمائش کا مرکز کیسے بنتے ہیں۔ کتنی عجیب سی بات ہے ناں تایا کہ غیر تکلیف نہیں دیا کرتے۔۔ تکلیف صرف اپنے دیا کرتے ہیں۔۔"

اس کی آنکھیں لمحے بھر کو جگمگائی تھیں۔ حلق میں کچھ اٹکنے لگا۔ کچھ نم سا۔۔ لیکن پھر بھی وہ ضبط کر کے بیٹھی رہی۔

PDF NOVEL BANK

"جانتی ہو ایسا کیوں ہوتا ہے رابیل۔۔؟"

اس نے صرف سوالیہ سی نظریں ان پر اٹھائیں۔ تیا کسی غیر مرئی سے نکتے کو دیکھتے بول رہے تھے۔

غیروں کو علم نہیں ہوتا کہ ہماری ذات میں کہاں شگاف ہے۔ غیر نہیں جلتے رابیل " کہ یہ دل کس بات پر ٹوٹ جاتا ہے۔ غیروں کو کیا پتہ کہ تکلیف سب سے زیادہ کس چوٹ پر ہوتی ہے۔ یہ تو اپنے ہی ہوتے ہیں جو رازوں کے امین ہوتے ہوئے بھی راز افشاں کرنے میں ذرا وقت نہیں لیا کرتے۔ انسان کبھی غیروں کے ہاتھوں سے نہیں "گرا۔ انسان جب بھی گرا ہے اپنوں کے ہاتھوں سے گرا ہے۔۔

چند پل یوں ہی خاموشی کی نذر ہو گئے۔ سارا گھر گویا سکینٹ والا کھف بن گیا تھا۔

PDF NOVEL BANK

"تم خوش ہو اپنی منگنی سے۔۔؟"

انہوں نے کپ خالی کر کے ٹیبل پر رکھا اور پھر جانچتی نگاہوں سے اس کے گلابی سے چہرے کو دیکھے گئے۔ وہ لب کاٹتی کچھ جواب اکھٹا کر رہی تھی۔

"پتہ نہیں۔ بابا خوش ہیں تو میں بھی خوش ہوں۔۔"

"میں نے تمہارے بابا کی نہیں تمہاری خوشی پوچھی ہے لڑکی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان کے مسکراتے لہجے پر وہ بھی لمحے بھر کو ہلکا سا مسکرائی تھی۔ پھر گہرا سانس لے کر گویا ہوئی۔

میں بس ٹھیک ہوں۔ جب تک بابا، ماں خوش ہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔ رہی بات "

"ارحم کی۔۔ تو وہ اچھا ہے۔ ٹھیک ہے۔۔ بس ٹھیک ہی ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے آخری متذبذب سے جملے پر وہ ہنس پڑے تھے۔ رابیل نے اپنے دانتوں کی نمائش بھی زور و شور سے کی تھی۔ اسے نہیں پتہ تھا کہ کسی کو پسند کیسے کرتے ہیں۔ اس نے کبھی ارحم کے لیے کچھ بھی محسوس نہیں کیا تھا۔ کہانیوں میں اس نے پڑھ رکھا تھا کہ جب منگیترا اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھتے ہیں تو لڑکی کے گال گلابی ہو جاتے ہیں، دل دھڑکنے لگتا ہے اور اکثر تو بات تک کرنا مشکل ہو جاتا ہے جھجھک کی وجہ سے۔ لیکن اس نے کبھی ارحم کے لیے یہ سب محسوس نہیں کیا تھا۔ کوئی اس سے پوچھتا کہ وہ اسے کیسا لگتا ہے تو وہ کندھے اچکا کر کہا کرتی تھی کہ ٹھیک ہے۔۔ بہتر ہے اور بس۔۔ وہ اسے اس سے زیادہ کچھ نہیں لگتا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ جب اسے محبت ہوگی اور ظاہر ہے شادی ارحم سے ہونی تھی تو محبت بھی اسی سے کرنی تھی، تو اکثر اسے لگتا تھا کہ جب اسے ارحم سے محبت ہوگی تب اس کے آس پاس کوئی گھنٹی سی بجے گی، جو اس بات کا عندیہ ہوگی کہ اسے محبت ہو چلی ہے۔ لیکن ارحم کے سامنے آتے ہی اس کے آس پاس کچھ بھی نہیں بجتا تھا۔ اسکے سامنے آنے پر وہ صرف غیر آرام دہ ہوتی تھی۔ اس کے چپکو سے انداز پر غالباً۔۔ اف اسے زہر لگتے تھے "چیزی" لڑکے۔۔! ہر

PDF NOVEL BANK

وقت سر پر سوار رہ کر اپنی مرضی مسلط کرنے والے لڑکے اسے بالکل نہیں پسند تھے۔۔ تو کیا وہ ارحم کو بھی ناپسند کرتی تھی۔۔ شاید ہاں۔۔

خیالات سے اس نے بری طرح گھبرا کر سر ہلایا تھا۔

آپ بتائیں تایا۔۔ کہ حبیبہ تائی کیسی دکھتی تھیں۔۔؟ میں نے بہت تھوڑا ذکر سنا ہے " گھر میں ان کا۔ صرف نام کی حد تک۔ میں انہیں نہیں جانتی نہ ہی دیکھا ہے۔ کیسی لگتی "تھیں وہ آپ کو۔۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وقار نے مسکرا کر نا سمجھی سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔ وہ اب کہ بہت دلچسپی سے پھیلی پھیلی سی کتھی آنکھیں لیئے، ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھے انہیں دیکھ رہی تھی۔ اس کا انداز بھلا! کسی کو غصہ دلا کیسے سکتا تھا۔۔

اور ایک صائمہ تھی جس نے انتہائی بے رحمی سے اس کا رخسار روند ڈالا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ایک پل کو گہرا سانس لے کر وقار نے اس کی جانب دیکھا۔

"تمہارے جیسی تھیں بالکل۔۔"

مسکراہٹ دبا کر بس اتنا ہی کہا تو وہ نا سمجھی سے پیچھے ہو کر بیٹھی۔

"مطلب۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مطلب جیسی تم ہو بالکل تمہارے جیسی تھیں۔ معصوم، بیٹھی باتیں کرنے والی، محبت بانٹنے والی۔ کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ کوئی زمینی مخلوق ہے۔ یوں لگتا تھا گویا کسی نے اسے جنت سے بھیجا ہو۔ وہ ان سب عورتوں سے بے حد الگ تھی۔ سر پر "حجاب باندھے، قرآن کی دعاؤں کے ساتھ زندگی بسر کرنے والی۔۔"

PDF NOVEL BANK

جانے کیا تھا کہ ان کا لہجہ آخر میں نرم سا ہو گیا۔ رابیل کو یکدم احساس ہوا کہ اس نے تکلیف دہ سا موضوع چھیڑ دیا ہے اسی لیے جلدی سے بولی۔۔

"آئی ایم سوری تایا۔"

ارے نہیں۔۔ اتنے دنوں بعد کسی نے مجھ سے اس کی بابت پوچھا ہے۔ اچھا لگ رہا۔
"ہے اس کی باتیں کرنا۔۔"

انہوں نے آنکھوں سے چشمہ ہاتھ میں لے کر دھندلی سی نمی آنکھوں سے صاف کی تھی۔
رابیل کے دل کو کچھ ہوا۔۔

"آپ کو بہت یاد آتی ہیں وہ۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس کی چائے ٹھنڈی ہوگئی تھی اور وہ اسے بھول بھال کر اب صرف تایا کی جانب متوجہ تھی۔

"بہت زیادہ۔۔"

انہوں نے مسکرا کر گلابی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"بہت اچھی تھی ناں وہ۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ سوال نہیں تھا۔ خالص جواب تھا۔ پھر بھی وقار نے اثبات میں سر ہلا کر اس کے خیال کی تصدیق کی تھی۔

"بہت زیادہ۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ان کے لیے ان دو لفظوں سے زیادہ کچھ بھی بولنا فی الحال محال تھا۔ ان کے لیے انداز پر اسے بے اختیار ان پر پیار آیا تھا۔ ان کا اندر باہر اس قدر شفاف تھا کہ وہ مرد ہونے کے باوجود بھی اپنی گلابی سی نمی کو نہیں چھپا پا رہے تھے۔

تو تایا پھر معاذ کیوں اس قدر سرد اور کھنچا کھنچا سا رہتا ہے۔۔؟ مطلب میں سمجھ سکتی" ہوں کہ ہر انسان کے ادوار مختلف ہوتے ہیں اور ہر ایک کا ماضی ہی، اس کا حال طے کرتا ہے لیکن پھر بھی۔۔ پھر بھی ایسا کیا ہوا تھا کہ ہم سے اس قدر بد ظن ہو گیا ہے "وہ۔ بقول اس کے ہماری شکلیں بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے دل میں چھپی بے چینی اب اس کی کتھی آنکھوں میں واضح طور پر ہلکورے لینے لگی تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر پچھلے سالوں میں ایسا کیا ہوا تھا کہ معاذ اس کے گھر اور اس کے گھرانے کے لوگوں سے اس قدر بد ظن تھا۔

تایا چند لمحے اس کے سوال پر اسے دیکھے گئے اور پھر آہستہ سے گویا ہوئے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"!آج سے پندرہ سال پہلے معاذ اور حبیبہ کو اس گھر سے دھکے مار کر نکالا گیا تھا رابیل۔۔"

بہت مدہم آواز میں کہے گئے جملے پر رابیل کچھ ساعتوں کے لیے ساکت ہو گئی تھی۔

"لیکن کس نے اور کیوں۔۔۔؟"

اس نے اس قدر دلگرفتگی سے پوچھا کہ وہ گہرا سانس لینے پر مجبور ہو گئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں تمہارے بابا کا سوتیلا بھائی ہوں جانتی ہوں ناں تم۔ جب میری ماں رحمت بی بی کا انتقال ہوا تو بابا ٹوٹ گئے۔ انہیں بہت محبت تھی اپنی بیوی سے۔ ہم ہمیشہ سے الگ ہی رہے تھے کبھی انہوں نے ہم دو گھرانوں کے بچوں کو ساتھ نہیں رکھا۔ لیکن جب ماں کا انتقال ہوا تو بابا کا دو گھروں کے ساتھ چلنا مشکل ہو گیا۔ یہ جو ابھی تم لوگوں کا گھر ہے، یہ اس وقت ایک بڑی تویلی کی صورت تھا۔ سب اکٹھے رہا کرتے تھے۔ مجھے بھی بابا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

نے کہا کہ میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ یہیں آسوں۔ پہلے تو میں نے انہیں سمجھایا کہ "پلیز ہم یہیں خوش ہیں لیکن پھر ان کے اصرار کرنے پر مجھے یہاں آنا ہی پڑا۔

وہ سانس لینے کو رکے۔ رابیل بنا پلکیں جھپکائے انہیں دیکھ رہی تھی۔

ان وقتوں میں بابا کا بزنس بھی زوال کی طرف سفر کر رہا تھا۔ کمپنی کو دوبارہ سے "اٹھانے کے لیے انہیں پیسے چاہیے تھے تو میں نے اپنا گھر بھی بیچ دیا اور اس کا آدھے سے زائد حصہ بابا کو دے دیا۔ لیکن پھر وہی خاندانی سیاستیں اور روز روز کے جھگڑے۔ تمہاری دادی کو میں نہیں پسند تھا۔ انہیں مجھ سے نفرت تھی کیونکہ میں ان کی سوتن کا بیٹا تھا۔ اور پھر انہیں صرف مجھ سے نہیں بلکہ انہیں میری ہر چیز سے نفرت ہو گئی۔ "!! انہیں معاذ اور حبیبہ اپنی آنکھوں پر سخت ناگوار گزرنے لگے۔ اور حبیبہ۔۔

ایک لمحے کو ان کے گلابی سے ارتکاز میں نی چمکی۔ رابیل حلق میں جما ہوتے آنسوؤں پر قابو پائے بمشکل چپ کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔

PDF NOVEL BANK

حبیبہ بالکل تمہاری جیسی تھی۔ تمہاری طرح حجاب باندھا کرتی تھی۔ ایک طویل جنگ " لڑی تھی اس نے بھی اپنے گھر والوں سے۔ پھر مجھ سے شادی ہو گئی تو مجھے حجاب سے کوئی مسئلہ نہ تھا اسی لیے ہماری زندگی اچھی گزری لیکن یہاں آنے کے بعد۔ یہاں آنے کے بعد ہر ایک سے دوسری بات پر اس کی دینداری، اس کے حجاب، اس کے "اخلاق اور یہاں تک کہ۔۔"

آخر میں ان کی آواز کانپی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے کردار تک کو نشانہ بنایا گیا۔ صائمہ اور تمہاری دادی اس سب میں فرنٹ لائن پر تھیں۔ آہستہ آہستہ حبیبہ کو جانے کیوں اکثر سینے میں گھٹن سی محسوس ہونے لگی۔ وہ اکثر، راتوں کو اٹھ کر اپنا سینہ مسلا کرتی تھی۔ میں نے ایک دن پوچھا تو کہنے لگی کہ اسے سانس لینے میں اکثر دشواری ہونے لگی ہے۔ ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تو اس نے کہا کہ حد درجہ برداشت کرنے کے باعث انہیں پینک ایٹک ہوتا ہے، جس میں

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

انہیں اپنا سانس گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ وہ دن بدن کمزور ہوتی گئی۔ میں نے کہا بھی کہ ہم کوئی دوسرا گھر لے لیتے ہیں لیکن وہ مجھے انکار کرتی رہی، یہاں تک کہ مجھے جیل "ہو گئی۔۔"

ان کے خاموش ہونے پر وہ یکدم سیدھی ہو بیٹھی تھی۔ آنکھیں جو ضبط کے باعث اب کہ ہلکی ہلکی بھینکنے لگی تھیں پھیل سی گئیں۔۔

"آپ کو جیل۔۔۔!! لیکن کیوں۔۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے مینو پلیٹ کر کے جیل بھجوا یا گیا تھا۔ یہ بات بہت بعد میں مجھ پر کھلی کہ مجھے "جیل بھجوانے میں بھی تمہاری دادی اور صائمہ کا ہاتھ تھا۔ میں وجہ سمجھ نہیں پایا۔۔۔ لیکن پھر اس کے لگے دن ہی مجھے وجہ بھی سمجھ آ گئی۔ میرے جاتے ہی حبیبہ کے کردار پر الزام لگایا گیا۔ بہتان سمجھتی ہونا۔۔ اس کے کمزور وجود کو زبان کی گہری "چوٹوں سے زخمی کیا گیا اور آخر میں۔۔ آخر میں اسے اور معاذ کو گھر سے نکال دیا گیا۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ خاموش ہوئے تو لمحے بھر کو لگا کہ ساری کائنات خاموش ہو گئی ہے۔ رابیل کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ اس میں مزید ہمت نہیں تھی کہ کوئی اور سوال کر سکتی۔ اسی لیے چپ چاپ ہونٹوں کو سختی سے میچیں بیٹھی رہی۔

عابد نے مجھے کبھی کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی رابیل۔ کبھی بھی نہیں۔"

"یہاں تک کہ جیل سے نکلنے میں بھی اس نے میری مدد کی۔ پھر معاذ کو ڈھونڈنے میں

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "معاذ کو ڈھونڈنے میں۔! مطلب۔؟"

اور اس کے اس سوال پر تایا نے بے حد ٹھنڈی آہ بھری تھی۔

ہاں۔۔ میری ایک سال کے جیل کے عرصے میں حبیبہ اسپتال ہی میں مر گئی اور"

"معاذ۔۔ معاذ مافیا کا حصہ بن گیا۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تخیر سے آنکھیں پھیلائے وہ تایا کے انکشافات سن رہی تھی۔ کیا کسی پر اس قدر ظلم کیا
!! جاتا ہے۔ جس قدر معاذ، حبیبہ اور تایا کی ذات پر کیا گیا تھا۔۔

"ت۔۔ تائی کیسے۔۔ اور معاذ۔۔؟"

اس کا سوال پورا نہ ہو سکا۔

visit for more novels:

جس وقت انہیں گھر سے نکالا گیا تھا اس وقت اسے شدید قسم کا دورہ پڑا تھا۔ اسپتال
لے جایا گیا تو وہ ایک گھٹنے سے زیادہ بچ نہیں پائی۔ صدمہ اس قدر گہرا تھا کہ حبیبہ سہار
"ہی نہیں پارہی تھی اور آخر کار اس نے اپنی زندگی کی بازی ہار دی۔۔"

ان کا سانس بولتے بولتے بے تحاشہ پھول گیا تھا۔ گردن کو جاتیں رگیں اکڑ گئی تھیں۔

PDF NOVEL BANK

معاذ اس کے بعد مجھے ایک سال تک نہیں ملا۔ پھر ایک دن وہ مجھے فٹ پاتھ پر سوتا " ہوا ملا تھا۔ ایک بڑے گینگ کے اندر کئی لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگا تھا وہ۔ کئی اچھے دوستوں کی مدد سے میں اسے اس جنگل سے نکلوانے میں کامیاب تو ہو گیا رابیل " لیکن آج تک میں اسے زندگی کی طرف نہیں لا سکا ہوں۔

انہوں نے اپنی آخری بات کہہ کر چہرے پر ہاتھ پھیرا اور چشمہ ایک بار پھر سے آنکھوں کے سامنے جما یا۔ رابیل کے رخسار گیلے تھے اور آنکھیں گلابی سے رنگ میں ڈھلی تھیں۔

مجھے تو۔۔ پتہ ہی نہیں تھا تا یا کہ آپ لوگوں کے ساتھ اس قدر ظلم کیا گیا ہے۔ آپ کا " تو اس سب میں کوئی قصور ہی نہیں تھا۔ اور معاذ۔۔ شاید اب میں اسے تھوڑا سمجھ "سکتی ہوں۔۔

اس کے نرمی سے کہنے پر وہ ذرا آگے کو ہوئے، آزر دگی سے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

PDF NOVEL BANK

"جانتی ہو صائمہ کا ہاتھ کیوں روکا تھا معاذ نے۔۔؟"

ان کے سوال پر اس نے نظریں اٹھائی تھیں۔ بھگی بھگی آنکھوں کے پار ایک منظر سامنے لگا۔

وہ اس لیے کہ وہ برداشت ہی نہیں کر پایا تمہاری ساتھ زیادتی۔ کبھی بھی کسی کو "تمہارے ساتھ ظلم کرتے دیکھے گا تو ہزار بار اس کا ہاتھ روکے گا کیونکہ وہ حبیبہ پر ہوتا ظلم نہیں روک پایا تھا۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اسے نے تھوک نگل کر بہت سے آنسو حلق ہی میں اتار لیے۔ پھر ایک دم بھاری ہوتے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے اس نے مسکرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"اچھا چلیں بتائیں کہ تائی کو سب سے زیادہ کونسی سورت فیسینٹ کیا کرتی تھی۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ان کی آنکھوں میں پھیلی سرخی رابیل بخوبی دیکھ رہی تھی۔۔

"کف۔۔"

لیکن ان کے اگلے جواب پر گویا اس پر کسی نے گھڑوں پانی ڈال دیا تھا۔ ایک لمحے کو ساکت ہو کر اس نے تایا کی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:

وہ مجھ سے کہا کرتی تھی کہ وقار، یہ سورت اللہ کے فیصلوں پر انسان کے رد عمل کی "سورت ہے۔ اسے قرآن سننا بہت پسند تھا، اکثر معاذ کو اپنے سامنے بٹھا کر وہ اس سے اس سورت کی تلاوت سنا کرتی تھی اور رابیل اکثر اس سورت کے شروع ہوتے ہی اس کی آنکھیں بہنے لگتی تھیں۔ میں پوچھتا تھا کہ اسے کیا بات رلاتی ہے تو کہا کرتی تھی کہ کف کی تنگ دیواروں کے درمیان اللہ کی محبت کا نور اسے رلایا کرتا تھا۔ وہ کہتی تھی اللہ کا

PDF NOVEL BANK

خوف انسان کو ویسے نہیں رلاتا جیسے اللہ کی محبت رلا دیتی ہے۔ میں کہا کرتا تھا کہ اللہ سے تو "میں بھی محبت کرتا ہوں۔ پھر مجھے ایسے کیوں رونا نہیں آتا تو۔۔"

ان کی آواز بتاتے بتاتے آخری جملوں پر کلپنے لگی تھی۔ رابیل سانس روکے انہیں دیکھے گئی۔

تو کہا کرتی تھی کہ جو غار میں دین بچانے کے لیے پناہ لیا کرتے ہیں، ایسی محبت کے "آلہو اللہ صرف انہی کو عطا کرتا ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان سے مزید ضبط کرنا مشکل ہوا تو مسکرا کر اس کے سر پر ایک بار پھر سے ہاتھ رکھتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔ وہ اب تک دم سادھے بیٹھی تھی۔ جانے اس سے پہلے اور کتنے لوگوں نے کہف میں پناہ لی تھی اور کتنوں کا پناہ لینا ابھی باقی تھا۔ کیا اصحاب کہف کو اندازہ تھا کہ ان کا عمل ان کے بعد صدیوں تک دہرایا جانا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ گم صم سی اپنے کمرے میں چلی آئی۔ خاموشی سے آکر بستر پر دراز ہو گئی۔ اور سونے سے قبل اس کے دل میں آخری خواہش یہی ابھری تھی کہ کاش وہ حبیبہ سے ایک بار مل سکتی۔ ایک بار وہ انہیں کہیں سے دیکھ سکتی لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ کہف والے بہت سے لوگ گزر چکے تھے۔

اس نے بھی گہرا سانس لے کر آنکھیں موندنا چاہیں لیکن چھم سے سرمئی نگاہیں اس کے آس پاس بکھرنے لگیں۔ کیسے وہ اتنا تلخ تھا۔ اتنا کڑوا تھا۔ اتنا روکھا تھا۔ وہ اسے اس کے حالات جانے بغیر ہی جج کرتی رہی اور وہ۔۔۔ وہ جانے کیسے اس گھر میں دوبارہ آیا ہوگا۔ جانے اس نے اپنے دل پر کونسا پتھر رکھا ہوگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

وہ سونا چاہتی تھی لیکن وہ سو نہیں پارہی تھی۔ کیونکہ کچھ انکشافات انسان کی نیندیں اکثر ایوں ہی اڑا دیا کرتے ہیں۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آج سے پندرہ سال پہلے۔۔

رمضان کا مہینہ اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ ان کے گھرانے پر اتر رہا تھا۔ حبیبہ نے افطار کے بعد مغرب کی نماز ادا کی اور کچن میں چلی آئیں۔ کچن کے ساتھ جاتی ایک چھوٹی سی راہداری کے بعد لاؤنج تھا۔ گوکہ ان کا گھر زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن طریقے سے فرنشڈ ہونے کے باعث وہ گھر چھوٹا بھی نہیں لگتا تھا۔ اس گھر میں عجیب سی سکینٹ ہر وقت محسوس ہوتی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انہوں نے سنک میں برتن اکٹھے کر کے رکھے اور پھر برتن دھونے لگیں۔ اسی پہر داخلی دروازہ کھلا۔ معاذ اور وقار نماز پڑھ کر واپس آگئے تھے۔ وقار توٹی وی چلائے لاؤنج ہی میں بیٹھ گئے البتہ معاذ ان کے پاس کچن ہی میں چلا آیا تھا۔

"آخری عشرہ چل رہا ہے۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے گفٹ دیں گی۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے بھی آگے بڑھ کر دہلی پلیٹیں ایک جانب کو کیں اور پھر ساتھ ہی ساتھ انہیں کچھ یاد بھی دلایا۔ حبیبہ نے اس کے حوالے پر مسکراہٹ دبائی تھی۔۔

"گفٹ تو مل جائے گا یہ بتاؤ پہلے کہ تم نے وہ کام مکمل کر لیا جو میں نے کہا تھا۔۔؟"

ایک پل کو مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ چہرے پر دبی دبی سی مسکراہٹ لیئے۔ اسے چڑاتی ہوئیں۔۔ معاذ نے خفگی سے ان کی جانب دیکھا۔ ماتھے پر بال نو عمر لڑکوں کی طرح بے ترتیب ہو کر گر رہے تھے اور آنکھیں۔۔ آنکھیں اس سے بے حد خفا تھیں۔
حبیبہ کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا۔۔

صرف آخری پارے کی چند سورتیں رہ گئی ہیں ماں۔ وہ بھی کل تک مکمل ہو جائیں گی۔
"لیکن آپ نے مجھے گفٹ نہیں دیا ابھی تک۔۔"

PDF NOVEL BANK

"ہاں تو پہلے پورا حفظ تو کرو۔ مجھے سورہ کہف سنائو پھر جا کر ملے گا تمہیں گفٹ۔۔"

ایک پلیٹ جھٹک کر ریک میں رکھتے، انہوں نے بے نیازی سے کہہ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"کل پکا آپ دیں گی ناں۔۔؟"

"دونگی لیکن پہلے تمہیں مجھے سورہ کہف سنانی ہوگی۔۔ اس کے بعد۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسے گویا یاد دلایا تھا۔ وہ ان کی بات پر جھنجھلایا۔۔

"اتنی بار تو سن چکی ہیں آپ۔ اب پھر سے کل کیا اس سورہ کا سننا لازمی ہے۔۔؟"

"جی بالکل لازمی ہے۔ تمہاری آواز بہت پسند ہے مجھے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اور بھی کتنے سارے لوگ، بہت اچھا قرآن پڑھتے ہیں۔ آپ ان کی سورہ کھف سن " "لیں۔۔

اس نے آگے بڑھ کر سوکھتے برتنوں کو دوسرے ریک میں رکھنا شروع کیا۔ حبیبہ اس کی بات پر مسکرائی تھیں۔۔

مجھے میرے بیٹے کا قرآن پڑھنا ان سب کے قرآن پڑھنے سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے۔ " اور ویسے بھی، جب آپ کے گھر میں حافظ موجود ہو تو کسی باہر والے سے قرآن کیوں سنا جائے۔۔

ایک مسکراتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی تو ان کی اس معصوم سی گیم پر وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ پھر رات گئے تک جب وہ عشاء کی نماز سے فارغ ہوئیں تو وہ ان کے ساتھ آبیٹھا۔

PDF NOVEL BANK

خاموشی سے ان کی مناجات ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ اپنی دعا سے فارغ ہو کر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔

"میں آپ کو سورہ کف سنائونگا لیکن ماں اس سے پہلے میرا ایک سوال ہے۔۔"

اس نے ان کے آگے دوزانو بیٹھ کر پوچھا تو وہ بھی اپنے چہرے کے گرد لیپے دپٹے کی تمہیں کھولنے لگیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"پوچھو۔۔"

اللہ نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں اتارا ہے ماں۔۔؟ مجھ سے میرے ٹیچر نے سوال کیا لیکن مجھے اس کا جواب نہیں آیا۔

PDF NOVEL BANK

اس کے معصوم سے سوال پر وہ لمحے بھر کو مسکرائی تھیں۔ پھر بیڈ سے پشت ٹکا کر آرام
دہ سی ہو کر بیٹھیں۔

"ایک بات بتاؤ۔۔ بارش کیسے آتی ہے۔۔؟"

"مطلب۔۔؟"

اسے ان کا سوال سمجھ نہیں آیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"مطلب یہ کہ بارش آسمان سے کس صورت میں برستی ہے۔۔؟"

"قطروں کی صورت۔۔"

اس کی نگاہوں میں نا سمجھی اب تک پھیلی ہوئی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"بالکل۔۔ لیکن اگر یہی بارش سیلاب کی صورت زمین پر آجائے تو کیا ہوگا۔۔؟"

"تنباہی ہو جائے گی پھر تو۔۔"

اس نے ایک لمحہ بھی نہیں لگایا تھا جواب دینے میں۔ وہ اس کے جواب پر لمحے بھر کو مسکرائی تھیں۔ پھر آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو مزید بکھیرا۔

visit for more novels:

بالکل۔ اگر آسمان سے اترتا پانی سیلاب کی صورت اترے تو کسی کو بھی فائدہ نہیں ہوگا۔
بلکہ پانی کے اس صورت میں آنے کے باعث بہت سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا، کئی
لوگوں کی زندگی بھر کی کمائی مٹی میں مل جائے گی اور ہمارے گھر، یہاں تک کے ہمارے
شہر بھی ڈوب جانے کا خدشہ ہوگا۔ اسی لیے آسمان سے پانی چھوٹے قطروں کی صورت
آتا ہے۔ وہ ایک ساتھ سیلاب کی صورت نہیں اتارا جاتا۔۔

PDF NOVEL BANK

"تو۔۔ تو قرآن کے انزال کا اس سے کیا تعلق۔۔؟"

تعلق ہے بچے۔ تعلق تو ہے۔ جیسے پانی آسمان سے قطروں کی صورت تھوڑا تھوڑا کر کے " اترتا ہے اسی طرح قرآن کو بھی قطروں کی صورت تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا گیا ہے۔ جیسے قطرے بنجر زمین میں جذب ہو کر اسے زندگی دیا کرتے ہیں، ٹھیک اسی طرح قرآن کے لفظ بھی انسانی دل کی بنجر زمین پر قطروں کی صورت اتر کر اسے زندہ کرتے ہیں۔ اگر یہ قرآن سارے کا سارا ایک ساتھ اتارا جاتا تو کوئی انسان اس کے طاقت کو سہار نہ پاتا۔ وہ آیت یاد ہے ناں سورہ حشر کی، جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا۔ بالکل اسی طرح اگر اسے پورے کا پورا اتارا جاتا تو اگر کوئی پہاڑ جو کہ اس کائنات کی سب سے مضبوط چیز ہے، جب وہ ہی نہیں سہار پاتا تو انسان کا دل کیسے اسے سارے کا سارا لے سکتا "تھا۔۔؟"

وہ چند پل لاجواب ہوا انہیں دیکھتا رہا۔

PDF NOVEL BANK

تم نے دیکھا ہوگا کہ اسے ہم جب پڑھتے ہیں، یا سمجھتے ہیں یا پھر جب عمل کرتے ہیں " تو تھوڑا تھوڑا کر کے کرتے ہیں۔ وہ اسی لیے بیٹا، کیونکہ اس قرآن کا دل میں تھوڑا تھوڑا، لمحہ بہ لمحہ اترنا ہی دل کو زندہ رکھتا ہے۔ اسے ہم سارے کا سارا اندر نہیں اتار سکتے۔

لیکن سورہ بقرہ میں تو کہا گیا ہے کہ تم اس کا ایک حصہ لے کر دوسرے کو چھوڑ دیتے " ہو۔ پھر وہ کیا ہے۔۔؟ اس آیت کا مطلب تو پھر یہی ہوا کہ ہمیں یہ پورا کا پورا لینا پڑتا ہے۔

visit for more novels:
www.urduovelbank.com

اس کے معصوم چہرے پر نا سمجھی تھی۔

وہ کتاب کے ایک حصے پر عمل کر کے دوسرے حصے کو ترک کرچنے کی جانب اشارہ " ہے۔ ہم نے ایسا نہیں کرنا۔ ہمیں اس پوری کتاب پر ایمان لانا ہے اور اس کے بعد

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے ایک حکم کے ساتھ دوسرے حکم کو بھی جوڑے رکھنا ہے۔ ایسے نہیں کرنا کہ نماز تو پڑھ لی لیکن لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی برتی۔ یہ قرآن کا ایک حصہ "مان کر دوسرے کو ترک کرنا کہتے ہیں۔

اوہ۔ بات سمجھ میں آتے ہی جیسے اس کی بے چینی پل میں رفع ہوئی تھی۔

"چلو اب مجھے سورہ کہف سنائو۔"

لگے ہی لمحے اب وہ تعوذ پڑھنے کے بعد مدھم سی بہتی آواز میں سورہ کہف پڑھنے لگا تھا۔

حسبت ان اصحاب الکھف و رقیم۔۔

یہاں تک ابھی اس کی تلاوت پہنچی ہی تھی کہ حبیبہ کی آنکھیں بہنے لگیں۔ قرآن کے درمیان رکھے ان غار والوں کے قصے میں کس قدر نصیحتیں پنہاں تھیں۔ کاش کہ کوئی

PDF NOVEL BANK

سمجھ سکتا۔ اور وہ ان لفظوں کو سمجھ رہی تھیں، محسوس کر رہی تھیں، جیسی تو انکا دل اس آواز پر بھرتا تھا اور آنکھیں۔۔ آنکھیں ان دل سوز آیتوں کو سن کر بے اختیار ہی بھینکنے لگتی تھیں۔

لگے دن دادا ان کے گھر چلے آئے۔ کافی دیر تک وقار کی اسٹڈی میں بیٹھے وہ ان سے باتیں کرتے رہے۔ رات کے کھانے پر حبیبہ نے انہیں روکا بھی مگر وہ الجھے الجھے سے تھے اسی لیے جلد ہی پلٹ گئے۔ وقار نے بھی انہیں روکنا مناسب نہ سمجھا۔ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تین نفوس اب کہ بہت خاموش تھے۔ سب سے پہلے حبیبہ نے ہی بات شروع کی۔۔

"بابا کیا کہہ رہے تھے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

انہیں کمپنی کے لیے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے۔ تو وہ اس گھر کو بیچنے کی بات کر رہے ہیں۔
 تھے، مزید یہ کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم بڑے گھر میں شفٹ ہو جائیں۔ اسی میں عافیت ہے۔
 ان کی طبیعت بھی اب کہ ناساز رہنے لگی ہے تو میں نے کافی سوچ بچار کر ہاں کہہ دیا
 "ہے۔ تم دونوں کو کوئی اعتراض تو نہیں۔۔؟"

آخر میں ذرا سی ہچکچاہٹ محسوس ہوئی تھی معاذ کو ان کے لہجے میں۔ حبیبہ چند لمحات تو
 خاموش رہیں پھر مسکرا کر ان کی جانب دیکھا۔

visit for more novels:
 "اگر بابا کی اس سے مدد ہو سکتی ہے تو ہمیں ان کی مدد کرنی چاہیے وقار۔۔"

اور ان کے مہر ثبت کرنے پر وقار نے گہرا سانس لیا تھا۔ اگلے مہینے ہی گھر سے سارا
 سامان سمیٹ کر وہ اس بڑی سی حویلی میں چلے آئے۔ انہیں لگا تھا کہ گھر والے ان کا
 استقبال بہت اچھے سے کریں گے لیکن وہاں ایسا کچھ بھی نہ تھا۔ وقار، حبیبہ اور بارہ
 سالہ معاذ دروازے میں یوں ہی خالی خالی سے کھڑے رہ گئے۔ ملازمین کو بھی ان تک

PDF NOVEL BANK

آنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ صرف دادا ہی انہیں رسیو کرنے دروازے تک آئے۔ ان دنوں عابد کی رابیل تین سال کی تھی اور زاہد کا اقبال البتہ پانچ سال کا تھا۔ کئی وجوہات کی بنا پر زاہد کی شادی عابد سے پہلے ہوئی تھی اسی لیے اس کا بیٹا رابیل سے بڑا تھا۔ ان کے کمرے کشادہ اور خوبصورت تھے جبکہ انہیں حویلی کے سب سے چھوٹے پورشن میں جگہ دی گئی تھی۔ پھر بھی حبیبہ شکر گزار رہیں۔ وقار گھر والوں کے اس رویے پر خاموش سے ہو گئے اور معاذ۔۔ معاذ البتہ اس گھر میں آکر بالکل بھی خوش نہیں تھا۔

visit for more novels:

ان کے گھر میں آتے ہی فرحت بیگم نے حبیبہ کو اپنے کمرے میں طلب کر لیا۔ وہ اس سمرے اپنے بڑھاپے میں بھی خاصی طاقتور معلوم ہوتی تھیں، اور ان کے انداز و اطوار دیکھ کر ہی لگتا تھا کہ انہوں نے اس حویلی پر کئی سالوں تک حکومت کی ہے۔ حبیبہ سلام کرتیں ان تک پہنچیں۔ لیکن ان کی سلامتی کا انہیں کوئی بھی جواب نہیں دیا گیا۔

"بیٹھو لڑکی۔۔"

PDF NOVEL BANK

تحکم سے کہا گیا تو وہ ان کے عین سامنے صوفے پر جا بیٹھیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ میرا گھر ہے اور یہاں کے قوانین بھی میرے ہی طے کردہ ہیں۔ سب سے پہلے تو تم اپنے سر سے اس دوپٹے کو ہٹاؤ۔ مجھے نہیں پسند کہ تم میرے ہی گھر میں ہستے ہوئے، میرے بیٹوں سے پردہ کرو۔ اگر تو تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو تمہیں "میری ہی مان کر چلنا پڑے گا۔"

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

"کیا مطلب امی۔۔ میں سمجھی نہیں۔"

مطلب صاف ہے لڑکی۔ اگر تمہیں یہاں رہنا ہے تو اپنا یہ پردہ وغیرہ ختم کرنا ہوگا۔ یہ "میرا گھر ہے اور میرے بیٹے کوئی موالی یا سرک چھاپ نہیں ہیں جن سے پردے کی

PDF NOVEL BANK

تمہیں کوئی ضرورت ہے۔ اس دوپٹے کو اپنے سر سے اتارو اور خاموشی سے میری بات مان
"اگر چلو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔"

وہ بول کر خاموش ہوئیں تو حبیبہ نے نرمی سے مسکرا کر ان کی جانب دیکھا۔

جانتی ہیں صحابیات کو جن سے پردے کا حکم دیا گیا تھا وہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ
"علیہ والہ وسلم کے ساتھی تھے۔"

ان کے جواب نے لمحے بھر کو فرحت بیگم کو لاجواب کیا تھا۔ پھر وہ گردن تان کر بیٹھیں۔
visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

میرے سامنے زیادہ زبان درازی کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ کتنا دین پر چلنا
ہے اور کتنا دنیا کو دیکھنا ہے۔ اسی لیے، عورت کی آنکھ میں حیا کا ہونا کافی ہے۔ اگر وہ
"حیادار ہے تو اسے کسی قسم کے پردے کی ضرورت نہیں۔"

PDF NOVEL BANK

لیکن امی، پردے کا حکم تو اس جہان کی سب سے زیادہ نیک اور باحیا عورتوں کو دیا گیا تھا۔ انہیں تو اس بات پر نہیں چھوڑا گیا کہ تمہاری آنکھ میں پردہ ہے تو ٹھیک ہے۔ کیا "ضرورت ہے چادروں کو اپنے سروں پر لٹکانے کی۔"

ان کی بہت آرام دہ سی وضاحت پر، فرحت بیگم لمحے بھر کو تلملائیں۔ پھر ابرو مزید تیکھے کر کے ان کی جانب دیکھا۔

جو بھی ہو۔۔ لیکن یہاں تمہیں میرے احکامات کے مطابق چلنا ہوگا۔ یہ تمہارا گھر نہیں "ہے جہاں تم اپنی مرضی سے رہو گی۔ بلکہ یہ میری سلطنت ہے اور اس سلطنت کی حکمران بھی میں ہی ہوں۔ رعایا کو کوئی حق نہیں کہ وہ حکمران کی کسی بات بھی اعتراض کرے یا پھر ان کی کسی بات کو رد کرے۔ اور تم۔۔ تم تو ویسے بھی قابلِ نفرت ہو۔ کیونکہ جس کی بیوی بن کر تم اس گھر میں آئی ہو، وہ ہمیشہ سے میرے لیے قابلِ نفرت رہا۔ اسی لیے یہاں اپنی حیثیت کو قبول کر کے رہنا نہیں تو۔۔ پھر تمہیں ابھی

PDF NOVEL BANK

اندازہ نہیں ہے ان سزاؤں کا جن کا نشانہ ہر وہ شخص بنا جس نے میری حکم عدولی کی۔

حبیبہ کا دل یکدم کانپا تھا لیکن پھر بھی وہ بمشکل سر ہلا کر ان کے کمرے سے اٹھ آئیں۔ معاذ جو ایک جانب خاموشی سے بیٹھا تھا ان کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا۔ ان کا گلابی سا چہرہ اس وقت اسے بے حد سفید لگا تھا۔ وہ خاموشی سے آکر بیڈ کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھ گئیں۔ پھر معاذ کو دیکھ کر تھکن زدہ سا مسکرائیں۔ وہ اب کے ان کے عین سامنے آ بیٹھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"یہ لوگ اچھے نہیں ہیں ماں۔۔"

اس نے بے چینی سے حبیبہ کی نگاہوں میں ڈولتی اداسی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو اپنی انگلیوں سے پیچھے کیا۔ اس کی روشن پیشانی واضح ہوئی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

سب لوگ اچھے ہوتے ہیں معاذ۔ بس ہمیں صبر کے ساتھ ان کی اچھائی کو تلاشنا ہوتا" "ہے۔"

لیکن یہ لوگ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں ماں۔ یہاں پر کوئی بھی آپ کو، مجھے یا پھر بابا "کو پسند نہیں کرتا۔"

اتنی چھوٹی عمر میں اس کی باریک بینی پر حبیہ نے گہرا سانس لیا تھا۔ لمحے بھر کو انہوں نے اسے خاموشی سے دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ تھامے۔

دیکھو معاذ۔۔ میں جانتی ہوں بیٹا کہ تم انسانی رویوں کو بہت باریکی سے دیکھنے کے "عادی ہو، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ تم جسے پسند نہیں کرتے اس کے منہ پر ہی کہہ دیتے ہو اور اگر نہیں بھی کہتے تو تمہارے چہرے پر اس قسم کے آثار نمایاں ہوتے ہیں جن سے پتہ چل جاتا ہے کہ تمہیں کیا اچھا لگ رہا ہے اور کیا نہیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ ان کی تمہید کا مقصد سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اپنے غم کی شکایتیں انسانوں سے نہیں کرتے معاذ۔ ناں یہ کسی کو پتہ لگنے دیتے ہیں کہ " ہمیں کیا اچھا لگ رہا ہے اور کیا نہیں۔ اپنے غم کی شکایت ہمیں صرف اللہ سے کرنی ہے۔ جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام کی گمشدگی میں ان کے بیٹوں کا ہاتھ ہے لیکن پھر بھی معاذ وہ خاموش رہے۔ شدید غم میں بھی وہ اپنے بچوں پر نہیں چلائے نہ ہی انہیں کچھ ایسا کہا جو نازیبا ہو۔ بلکہ وہ خاموشی سے اپنے غم کی فریاد اللہ سے کرتے رہے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کی دعائیں اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں سن سکتا۔

ان کی نرم آواز اس کی سماعت میں سکون سا گھولنے لگی تھی۔ وہ بے بسی سے ان کے پر سکون مگر اداس چہرے کو دیکھے گیا۔

PDF NOVEL BANK

"!! لیکن ہر دفعہ صبر ہم ہی کیوں کریں ماں۔۔"

اس کی سرمئی آنکھوں میں لمحے بھر کو بے چینی سی ابھری تھی۔ حبیبہ نے اس کی چہرے پر محبت سے ہاتھ رکھا۔

صبر ہر کوئی نہیں کر سکتا معاذ۔ اللہ ہر کسی کو تپتے صحرا میں ایک بچے کے ساتھ تنہا " نہیں چھوڑتا۔ یہ تو کوئی کوئی ہوتا ہے بچے جو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ کر اللہ کی مدد کا انتظار کرتا ہے۔ اور پھر ایک وقت تو ایسا آ ہی جاتا ہے کہ بچہ بڑے باپ کو اس کی اولاد مل جاتی ہے، پیاس سے تڑپتے بچے کی خاطر زم زم کا چشمہ جاری کر دیا جاتا ہے اور ایک زر خرید غلام کو مصر کا تخت عطا کر دیا جاتا ہے۔ صبر تو بڑے بڑے لوگوں کا کام ہے۔ کڑا ضبط اور بڑا ظرف رکھنے والوں کا کام ہے بچے صبر تو۔ اور صبر کرنے والوں کا اجر اللہ کے پاس محفوظ ہے۔ اس کا بہت بھاری اجر تمہیں عطا کیا جانے والا ہے۔ بس تھوڑی سی اور آزمائش۔۔"

PDF NOVEL BANK

ان کی باتیں امید کا سرا تھا دیا کرتی تھیں کیونکہ وہ قرآن پڑھنے والی تھیں۔ قرآن والے کبھی مایوسیوں میں گھر ہی نہیں سکتے تھے۔

"میں کوشش کرونگا کہ ان لوگوں میں شامل ہو سکوں جو صبر والے ہیں۔"

شبابش۔۔ تمہیں میرا ایسا ہی بیٹا بننا ہے۔ تمہیں صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دینا" معاذ۔ تمہیں ابھی بہت سے لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر انہیں نمازیں پڑھانی ہیں۔ تمہیں ابھی اپنے حفظ کیے قرآن سے دنیا کی تاریکی دور کرنی ہے۔ اور اگر تم نے صبر کا دامن چھوڑ دیا تو کبھی قرآن کا دامن نہیں پکڑ پاؤ گے۔ قرآن صبر کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ تمہیں بھی بہت صبر کرنے والا بننا ہے ہوں۔۔

پیار سے ایک بار پھر سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاؤں تو وہ بھی گہرا سانس لیتا ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔ حبیبہ اب بھی اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد چہرہ جھکا کر دیکھا تو وہ سوچکا تھا۔ انہوں نے مسکرا کر اس کے

PDF NOVEL BANK

ملتھے سے بال ہٹائے اور جھک کر اسکی پیشانی چومی۔ ان کا پیارا سا معاذ اب کہ گہری نیند سو رہا تھا۔ لیکن اس کے سوتے ہی حبیبہ کی نگاہوں میں گلابی سی نمی چمکی تھی۔ جسے اس سمے صرف اللہ دیکھ رہا تھا۔ اور ان کے دل سے نکلتی دعاؤں کو صرف وہی سننے والا تھا۔۔

گلے دن وہ کچن میں کھانا بنا رہی تھیں کہ یکایک، صائمہ کچن میں آنا فناً داخل ہوئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا کر رہی ہو بھابھی۔۔؟ اچھا اچھا کھانا پکا رہی ہو۔۔"

اس نے ایک بار جھک کر ہانڈی میں دیکھا۔ حبیبہ نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"اچھا بھابھی تمہیں اماں بلا رہی تھیں۔ ایک بار دیکھ کر آجاؤ کیا کہہ رہی ہیں۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"چلو میں آتی ہوں۔۔"

وہ سالن کی آنچ مدھم کر کے پلٹیں تو صائمہ نے ایک کمینی سی مسکراہٹ کے ساتھ انہیں پلٹ کر دیکھا اور پھر نمک کا ڈبا کھول کر مٹھی بھر نمک سالن میں ڈال دیا۔

دوپہر کو سب کھانا کھانے ٹیبل پر بیٹھے تو یکدم ہی سب کے حلق میں انتہائی کڑوے سالن کے باعث پھندا لگا تھا۔ حبیبہ حیران سی کبھی ایک کو دیکھتیں اور کبھی دوسرے کو۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔ اور پھر فرحت بیگم نے گویا انہیں ذلیل کرنے کا کوئی بہانہ ڈھونڈ ہی لیا۔ سب ملازمین، گھر والوں کے سامنے انہیں وہ ذلت دی کی الامان۔۔! حبیبہ خاموشی سے چہرہ جھکائے سنتی رہیں اور معاذ ضبط سے لب بھینچ کر بیٹھا رہا۔

PDF NOVEL BANK

اور پھر ہر زور کچھ نہ کچھ ایسا ہوتا رہا۔ کبھی ان کو کسی ایک بات پر ذلیل کیا جاتا اور کبھی کسی دوسری بات پر ان کے اسلام کا مزاق اڑایا جاتا۔ حبیبہ دن بدن تھکنے لگیں۔ وہ دن بھر کوشش کرتیں کہ کوئی بھی شکایت کا موقع فرحت یا پھر صائمہ کو نہ ملے لیکن ہر روز کچھ نہ کچھ ان کے کھاتے میں نکل ہی آتا تھا۔ معاذ سب کچھ خاموشی سے دیکھتا رہا۔ اور ایک دن جب سب خواتین کے سامنے فرحت بیگم نے حبیبہ کے گال پر تھپڑ رسید کیا تو وہ رہ نہیں سکا۔

اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پیچھے کیا تھا۔ ہاں۔۔ اس کا قد اب کہ حبیبہ سے دو انچ لمبا تھا۔ سرمئی آنکھیں غصے سے رہک رہی تھیں اور مسٹی بھیجنے وہ کڑے تیوروں سے فرحت کو گھور رہا تھا۔

"کیا لڑکے۔۔ تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے درمیان میں آنے کی۔۔"

"اور آپ کی ہمت کیسے ہوئی میری ماں کو ہاتھ لگانے کی۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

وہ ان پر چیخا تھا۔ کئی مہینوں کا لاواہ جو اس کے اندر کسی جوالا مکھی کی طرح پک رہا تھا، پھٹ کر باہر نکلا۔

"یہ میرا گھر ہے او۔۔"

بھاڑ میں گیا آپ کا گھر اور اس گھر کی سیاستیں۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ " یہ کس کا گھر ہے لیکن میری ماں کو اگر آئندہ آپ نے کبھی ذلیل کرنے کی کوشش کی تو "مجھ سے برا پھر کوئی نہیں ہوگا۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس نے انگلی ان کے سامنے لہرا کر گویا انہیں وارن کیا تھا۔ ایک لمحے کو ساری حویلی میں سناٹا چھا گیا۔ چلتے پھرتے لوگ رک گئے۔ آوازیں گویا تھم گئی تھیں۔ حبیبہ نے لرزتے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ کہنی سے تھام کر اسے روکا تھا لیکن وہ فی الحال ان کی جانب متوجہ نہیں تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ابھی کہ ابھی میری نظروں کے سامنے سے چلے جاؤ لڑکے تم۔ نہیں تو مجھ سے برا"
"کوئی نہیں ہوگا۔"

خاندان کی خواتین آس پاس براجمان تھیں اور یہ لڑکا۔۔ اس لڑکے کی ہمت بھی کیسے
ہوئی ان سے اس لہجے میں بات کرنے کی۔ نفرت سے انہوں نے معاذ کی جانب دیکھا
تھا۔

آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔ کبھی اپنی زبان سے نکلتے لفظوں کو سنا ہے آپ"
"!!نے۔۔؟ جانتی بھی ہیں کس قدر کڑوے لفظوں کی عادی ہیں آپ۔۔"

اس کے لفظ نہیں تھے۔ وہ کوئی زوردار سا تمانچہ تھے، جن کا نشان اب کے فرحت اور
صائمہ دونوں کے چہروں پر نظر آنے لگا تھا۔ حبیبہ نے اسے پیچھے کی جانب کھینچا اور پھر
کوئی بھی بات کیے بغیر اسے کمرے کی جانب لے آئیں۔ کمرے میں آتے ہی اس کے

PDF NOVEL BANK

گلے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھیں۔ معاذ نے بے بسی سے انہیں چپ کروایا لیکن اب جیسے سب کچھ اس کے ہاتھ سے بھی نکلتا جا رہا تھا۔ رات دیر تک تھک ہارنے کے بعد وقار کمرے میں آئے تو دیکھا حبیبہ سو رہی ہیں اور معاذ اپنے کمرے میں سونے کے بجائے ان کا ہاتھ تھامے بیڈ کے سرہانے سر ٹکائے سو رہا ہے۔ وہ ان دونوں کو مسکرا کر دیکھتے آگے آئے اور آہستہ سے بیڈ پر لیٹ کر دوسری جانب کروٹ لے لی۔ پھر انہیں آدھی رات کو کسی کی تیز سانسوں کی آواز محسوس ہوئی تھی۔ انہوں نے چونک کر چہرہ پیچھے کی جانب گھمایا تو دیکھا کہ حبیبہ گہرے گہرے سانس لیتیں، اپنا سینہ مسل رہی تھیں۔ وہ یکدم اٹھ بیٹھے۔ ان کی پیٹھ مسلی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن پھر ہر رات انہیں اس طرح سے ہونے لگا۔ وہ دن بدن کمزور ہونے لگی تھیں۔ ان ہی دنوں دادا کا بھی انتقال ہوا تو ساری حویلی ہی کچھ عرصے کے لیے سناٹے میں ڈوب گئی۔ لیکن پھر ایک دن وہ ہوا جس نے معاذ اور وقار دونوں کی زندگیوں کو گہری اندھیر نگری میں دھکیل دیا تھا۔۔! اور جس سے چاہ کر بھی وہ دونوں باہر نہیں نکل پائے تھے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔ کھڑکی کے راستے، چمکیلی سی دھوپ اب کے زاویہ بدلنے پر سیدھا اس کے چہرے پر گر رہی تھی۔ اس نے ہاتھ نگاہوں کے سامنے کر کے بے ساختہ اس گرتی دھوپ کا راستہ روکا تھا۔ پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھا کر دیکھا۔! نو بج رہے تھے۔ پہلے تو اسے رات کو نیند دیر سے آئی تھی اور اوپر سے اب یہ دھوپ۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں کے سہارے اٹھ کر بیٹھنا چاہا تو کندھوں میں یکدم ایک درد سا اترآ۔ آہ۔۔ اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی تھی۔ ان تھوڑے دنوں ہی میں اس نے لوگوں کی اتنی باتیں سن لی تھیں کہ، نہ صرف ذہنی بلکہ اب اس پر جسمانی اثر بھی ہونے لگا تھا۔ سونے کے بعد بھی یوں لگ رہا تھا گویا وہ ساری رات جاگتی رہی ہو۔ اس کی تھکن گہری ہونے لگی تھی۔

PDF NOVEL BANK

کندھوں پر بکھرے بالوں کو اس نے ہاتھ سے سمیٹا اور بستر سے باہر نکلی۔ اسی پہر، ردا کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی تھی۔ اس نے بے ساختہ پلٹ کر اس کی جانب دیکھا۔ اسے ردا کا چہرہ حد درجہ سنجیدہ لگا۔ سنجیدہ اور ذرا سفید۔۔

"کیا ہوا ہے ردا۔۔۔؟"

اس نے بنا پلکیں جھپکائے سوال کیا۔

visit for more novels:

"پھپھو باہر بلا رہی ہیں آپ کو رابی۔ وہ یہ رشتہ ختم کر رہی ہیں۔"

بال اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک بار پھر سے کندھوں پر بکھر چکے تھے۔ اس کے شانوں پر یکدم جیسے بہت سا بوجھ آن گرا۔ آنکھوں میں بے ساختہ پانی بھر گیا۔۔

"کیا۔۔۔! لیکن۔۔۔ وہ ایسے کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا تاریخ خود کو ایک بار پھر سے دہرا رہی تھی۔ کیا وہ بھی حبیبہ کی طرح ذلیل ہونے والی تھی۔۔ کیا اسے بھی اسی اذیت سے گزرنا تھا۔۔؟ کیا یہ گھر ایک بار پھر سے وہی گزرے ایام دیکھنے والا تھا۔۔

وہ ایسا کر رہی ہیں اور اس بار۔۔ اس بار وہ اکیلی نہیں آئی ہیں رابی۔ اس بار وہ خاندان کے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر آئی ہیں۔ اس بار وہ بابا کی عزت کو ہرگز بھی بخشنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ردا کی آواز آخر میں لرزی تو وہ یکدم اس کے قریب آئی۔ اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا۔

ردا۔۔ تم۔۔ تم تو میرے ساتھ ہونا۔۔! میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے ردا، پھر!"

"!پھپھو کیوں ایسے کر رہی ہیں۔؟ وہ کیوں میرا تماشہ بنا رہی ہیں ہر جگہ۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

دو آنسو لڑھک کر اس کے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔
 ردانے بے ساختہ اس کے ہاتھ جھٹکے۔ پر شکوہ نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔ رابیل کی
 پیشانی پر یکدم پسینہ چمکا تھا۔

آپ نے اپنے ساتھ ہم سب کو آزمائش میں ڈالا ہے رابی۔ لیکن اس آزمائش کے نتائج
 صرف آپ کو ہی نہیں بھگتنے ہونگے۔ ان سب نتائج کا سامنہ ہم سب کو بھی کرنا ہوگا۔ اور
 "اگر بابا کو آپ کی وجہ سے کچھ بھی ہوا تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ کہہ کر پہلے پیچھے ہٹی اور پھر آخر میں اس پر ایک نگاہ ڈال کر دروازہ کھولے باہر کی
 جانب بڑھ گئی۔ رابیل کے فضا میں معلق ہاتھ بے دم سے پہلوؤں میں آگرے تھے۔
 آنسو یکدم ٹھہر گئے اور سب کچھ گویا رک سا گیا۔

PDF NOVEL BANK

کئی سالوں پہلے جب قریش مکہ نے دیکھا کہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دین کسی بھی کوشش سے ناکام نہیں ہو رہا تو وہ ایک دن ابو طالب کے پاس دھمکی دینے آئے تھے۔ بہت سے سردارانِ قریش اس گھر میں داخل ہوئے، باہر بیت کے گرم تھپیڑے ہر ایک کا استقبال کیا کرتے تھے۔

اس نے چہرہ کے گرد دوپٹہ آہستہ سے لپیٹا۔ اب کہ اس کی آنکھیں صرف گلابی تھیں۔

ابو طالب! آپ ہم میں عمر رسیدہ ہیں اور شرف و منزلت رکھتے ہیں۔ ہم نے آپ سے "عرض کی تھی کہ اپنے بھتیجے کو منع کریں لیکن آپ نے منع نہیں کیا۔ بخدا ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے باپ دادا کو برا بھلا کہا جائے۔ لہذا آپ یا تو اسے منع کریں یا پھر ہم اس کے مقابلے پر نکل آئیں اور تب تک نہ ٹلیں گے جب تک ایک فریق کا خاتمہ نہ ہو جائے۔"

PDF NOVEL BANK

ابو طلب کو ان باتوں سے یکدم بہت ہی بوجھ محسوس ہونے لگا تھا۔ قریش کی دشمنی سے وہ بخوبی واقف تھے۔ وہ ان کے حوالے اپنے بھتیجے کو نہیں کر سکتے تھے۔ سو انہوں نے سرداروں کا مطالبہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔

اس نے ایک اور تہہ چڑھا کر خود کا عکس آئینے میں دیکھا تھا۔ گلابی سی نمی میں اب کہ ہلکی سی سرخی گھلنے لگی تھی۔ اس کے ہاتھ لرز رہے تھے اور دل۔۔ دل آہستہ آہستہ سکڑ کر پھیل رہا تھا لیکن وہ اپنے دوپٹے کو یونہی لپیٹتی رہی۔

visit for more novels:

www.urdu-novels.com یا عَمَّ! وَاللَّهِ۔۔ لَوْ وَضَعُوا الشَّمْسَ فِي يَمِينِي۔۔

چچا جان! واللہ! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج۔۔

وَالْقَمَرَ فِي يَسَارِي

PDF NOVEL BANK

اور دوسرے پر چاند رکھ دیں۔۔

اس نے کمرے سے قدم باہر نکالے۔ قریش مکہ کے سامنے ڈٹنا آسان نہیں تھا۔ لیکن وہ اپنے حجاب کو بھی چھوڑ نہیں سکتی تھی۔ تو اس نے انہی الفاظ کو دہرانے کا فیصلہ کیا جو کئی دہائیوں پہلے اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمائے تھے۔

عَلَىٰ أَنْ أَتْرَكَ هَذَا الْأَمْرَ، حَتَّىٰ يُظْهِرَهُ اسَاءُ أَوْ أَهْلِكَ فِيهِ، مَا تَرَكْتَهُ

visit for more novels:

تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا، یہاں تک کہ یا تو اللہ اس (دین) کو غالب کر دے یا میں اسی راہ میں ہلاک ہو جاؤں۔۔

وہ آہستہ سے ان کے عین سامنے صوفے پر آکر بیٹھی۔ ایک نظر حاضرین پر ڈالی۔ بابا اور زاہد چچا ساتھ ہی بیٹھے تھے، دوسری جانب صوفے پر رامین اور زرتاشہ براجمان تھیں۔ صوفوں کے پیچھے اقبال، ردا اور شزا کھڑے تھے۔ اس نے ذرا اور آگے نگاہ بڑھائی تو اب

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کہ وقار کا چہرہ نظر آیا۔ وہ فکر مندی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ ان کے صوفے کے پیچھے خاندان کی چند خواتین اور کچھ مرد حضرات بھی تھے۔ اس نے تھوک نکل کر پھپھو کو دیکھا جن کے بالکل ساتھ ہی ارحم بھی بیٹھا تھا۔

میں یہ آخری موقع تمہیں دے رہی ہوں رابیل۔ میں دل سے چاہتی ہوں کہ تمہارا اور " ارحم کا رشتہ ہو جائے لیکن تمہارے اس دوپٹے نے سارا کام خراب کر دیا۔ تم اسے چھوڑ دو نہیں تو میں اس رشتے کو ختم کرنے میں ایک پل بھی نہیں لگاؤنگی۔۔

visit for more novels:

رعونت و تمکنت سے پر لہجے میں کہہ کر وہ لمحے بھر کے لیے اپنی پشت صوفے سے ٹکا کر بیٹھیں۔ چہرے پر اطمینان واضح طور پر جھلک رہا تھا۔ وہ یقیناً رابیل کو آگے کنواں اور پیچھے کھائی والے حصے میں معلق کر گئی تھیں۔ اس نے ایک نگاہ اٹھا کر عابد کی جانب دیکھا۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ ملتجی نگاہوں سے۔۔ رابی جانتی تھی کہ یہ رشتہ ان کے لیے کتنا اہم تھا۔ لیکن کچھ تھا جو اس سے بھی زیادہ اہم تھا۔ اس نے دل مضبوط کیا اور پھر نگاہوں کا زاویہ پھپھو کی جانب پھیرا۔ اسے حبیبہ نہیں بننا تھا۔ اسے رابیل

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بننا تھا۔ اسے اب کہ یہ روایت ختم کرنی تھی۔ اب کہ اس ظلم و جبر کی روایت کو ختم ہو جانا چاہیے تھا۔

آپ لوگ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج رکھ دیں تب بھی میں اس "سے پیچھے نہیں ہٹوں گی، یہاں تک کہ اللہ اس دین کو غالب کر دے یا پھر میری جان اس "سب میں ہلاک ہو جائے۔"

اس کی آواز آج لرز نہیں رہی تھی۔ اس کی آواز آج مضبوط تھی۔ اگر اس کی جان اس سب میں چلی جائے گی تب بھی اسے اس کا غم نہیں تھا۔ ایسا تھا تو پھر ایسے ہی سہی۔ ہر دفعہ وہ پھپھو کو جیتنے نہیں دے سکتی تھی۔ ہر دفعہ اہل مکہ کا جیتنا ضروری نہیں ہوتا۔

ایک پل کو اس کے جواب پر سب کچھ تھم گیا تھا۔ پھپھو بے یقینی سے سیدھی ہو بیٹھیں۔

PDF NOVEL BANK

"تم جانتی ہونا اس بات کا مطلب۔۔"

"جی پھپھو۔ میں بہت اچھے سے جانتی ہوں اپنی ساری باتوں کے مطالب۔۔"

اور گھر والوں نے آج رابیل کا بالکل نیا روپ دیکھا تھا۔ سپاٹ، سنجیدہ اور ضدی۔۔

"تمہیں اندازہ ہے تم کیا کہہ رہی ہو۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا میں ایک بار پھر سے کہوں پھپھو۔۔؟"

اس نے ایک نگاہ ارحم پر ڈالی تھی۔ وہ بھی بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"!میں رشتہ ابھی کہ ابھی ختم کر کے چلی جاؤنگی۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ جیسے اسے باور کروا رہی تھیں کہ یہ اس کا آخری موقع ہے۔ سب نے بے چینی سے ایک ساتھ پہلو بدلا تھا۔ دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور سانسیں رک رک کر آتی تھیں مگر اب رابیل فیصلہ کر چکی تھی۔

"یہ آپ کا اپنا فیصلہ ہے۔ آپ نے جو کرنا ہے کریں۔"

اولاد بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں خود کو بہت سے بڑے نقصان سے بچا رہی ہوں پھپھو۔"

دھم دھم جملے صائمہ کے منہ پر گویا پلٹ رہے تھے۔ وہ ویسے ہی صوفے پر بیٹھی رہی۔ رابیل عابد کو ایک ہی رات نے بدل ڈالا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تم جانتی بھی ہو کہ اس رشتے کے ٹوٹ جانے کے بعد تمہارا کہیں بھی رشتہ نہیں ہوگا۔"

لوگ تمہیں کتوں کی جگہ پر ڈال دیں گے۔ کوئی تمہیں تو کیا تمہاری وجہ سے تمہاری بہنوں تک کو نہیں پوچھے گا۔ کیا تم ان سب کی خوشیوں کا قتل اپنے اس بے وقوفانہ فیصلے سے

"کرنا چاہتی ہو۔۔؟"

وہ جیسے اب کہ اس کی حالت سے حظ اٹھا رہی تھیں۔ رابین اور عابد نے لمحے بھر کو بے یقینی سے دیکھا تھا صائمہ کو۔ ان کی اس آخری بات کا مطلب وہ اچھے سے سمجھتے تھے۔

وہ اگر کہہ رہی تھیں کہ رابیل کا رشتہ کہیں نہیں ہوگا تو واقعی ایسا ہی ہونا تھا۔ وہ اب کہ اسے کسی کے بھی قابل نہیں چھوڑنے والی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com

"پلیز آپنی ایسے آپ۔۔"

میں بھی یہیں ہوں اور آپ بھی یہیں ہیں پھپھو۔ میں بھی انتظار کر رہی ہوں اور آپ"

"بھی انتظار کریں۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے رامین کی بات کاٹ کر بہت سکون سے کہا تھا۔ لمحے بھر کو وہ طیش سے ابل کر آگے ہوئیں۔

میں تمہیں خاندان بھر میں بدنام کر دوں گی۔ کوئی دوبارہ تمہارے دروازے پر تھو کے گا۔
بھی نہیں رابیل۔ اور تم جلد ہی جان لو گی کہ میرے ہیرے جیسے بیٹے کو ٹھکرانے کا
انجام کیا ہوتا ہے۔۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس کی نگاہ ایک بار پھر سے ارحم پر پھسلی تھی۔ بالکل خاموش نگاہ تھی وہ۔

مجھے بھی آپ کے اس بزدل بیٹے میں کوئی دلچسپی نہیں پھپھو۔ مجھے ایسے کسی بھی
انسان میں دلچسپی نہیں جو خود فیصلے نہ کر سکتا ہو، نہ ہی ان فیصلوں پر اسٹینڈ لے کر
ڈٹ جاتا ہو۔ مجھے آپ کے بیٹے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ آپ صدا سے اپنے پلو سے

PDF NOVEL BANK

باندھ کر رکھیں۔ کیونکہ آپ کی مسلط کی گئی ہر وقت کے مرضی نے اس سے فیصلہ
"کرنے کی صلاحیت تو سلب کر ہی لی ہے۔"

اگر وہ بولتی نہیں تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ بولنا جانتی نہیں تھی۔ پھپھو
کے کانوں سے اب کہ واضح طور پر دھواں نکلنے لگا تھا۔ ارحم کا چہرہ بھی یکدم سرخ ہوا۔

"بلکہ اس بند کرو اپنی۔"

visit for more novels:

نہیں پھپھو، میرے خیال سے اب بہت ہو چکا ہے نکل آئیں اس مرضی مسلط"
کرنے کی بیماری سے آپ بھی۔ کیونکہ حکمرانوں پر جب کوئی حکمرانی کرتا ہے تب بے
حد تکلیف ہوتی ہے۔ ایک عرصے تک دادی نے یہ کام کیا اور ان کے بعد اب آپ
اس سب کو آگے لے کر چل رہی ہیں۔ معافی مانگ لیں ابھی کہ ابھی نہیں تو ابھی آپ
کو اندازہ نہیں ہے کہ جو اس دنیا کا اصل حکمران ہے وہ زمینیں کیسے الٹتا ہے انسانوں
پر۔"

PDF NOVEL BANK

اس کا انداز آخر میں گویا انہیں تنبیہ کر رہا تھا۔ پھپھو یکدم اٹھ کھڑی ہوئیں۔ ان کے ساتھ ہی سب بھی اٹھے تھے لیکن رابیل ویسے ہی بیٹھی رہی۔ اس نے صرف چہرہ اٹھایا تھا۔۔

میں بھی دیکھتی ہوں کہ کون کرے گا تم سے شادی۔ میں بھی دیکھتی ہوں کہ تمہارا یہ "باپ اور ماں اپنے بڑھاپے کی چادر کو کہاں تک سنبھالتے ہیں۔ میں بھی دیکھتی ہوں کہ تمہارا نکاح کسی کے ساتھ ہوتا کیسے ہے۔۔! کوئی شادی نہیں کرے گا تم سے۔۔ سب ٹھکرائیں گے۔ دھکے دیں گے اور گالیوں سے نوازیں گے لیکن اب کوئی تم سے شادی "ہرگز نہیں کرے گا۔۔ میں ایسا کرنے ہی نہیں دوں گی کسی کو۔"

اس کی نسوانیت پر بہت گہرا وار کیا تھا صائمہ نے۔ یکلخت ہی اس کے سینے میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی۔ لمحے بھر کو اپنے ماں باپ کا چہرہ نگاہوں کے سامنے گھوما تو اس کا دل

PDF NOVEL BANK

لرز کر رہ گیا۔ یا اللہ وہ کیا کرے۔۔ وہ کہاں جائے۔۔ اس کی آنکھیں دھواں دھواں ہونے لگی تھیں۔

"معاذ کرے گا اس سے نکاح۔۔"

اس آواز پر سب نے وقار کی سمت دیکھا تھا۔ ہاں اب وہ وقت آگیا تھا کہ وہ اس پیاری سی لڑکی کو ان ظالم لوگوں سے آزاد کروالیتے۔ اگر رابیل کی شادی ارحم سے ہو بھی جاتی پھر بھی ساری زندگی کا روگ اس کے ساتھ رہنا تھا اور وقار اب کہ کسی اور حبیبہ کو گھٹ کر مرتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!کیا کہا بھائی صاحب آپ نے۔۔"

سب سے پہلے صائمہ ہی بولی تھیں۔ باقی سب کو تو گویا رابیل سمیت ہی سانپ سونگھ گیا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

"میں نے کہا کہ رابیل سے معاذ نکاح کرے گا۔"

اور اس نے وقار کو آج پہلی بار اس قدر درشتی سے بولتے ہوئے دیکھا تھا۔

"تمہیں کوئی اعتراض ہے عابد۔۔؟"

ایک لمحے کو رک کر عابد سے اجازت چاہی۔ وہ اس قدر عجلت پر لمحے بھر کو ہکلائے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بھ۔۔ بھاغ صاحب۔۔"

"اعتراض ہے۔۔ یا۔۔ نہیں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

سب لمحوں میں جیسے الٹ پلٹ ہو گیا تھا۔ وہ بے یقین نگاہوں سے بابا کو دیکھے گئی۔ ان کی سر شکستگی سے نفی میں ہلا تھا۔ صائمہ کی آنکھیں گویا پھٹ کر باہر کو آنے لگیں۔ ارحم بھی اب کہ بے چینی سے ماں کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے ان کا کوئی اچھا خاصہ بنا بنایا کھیل انہی پر الٹ رہا ہو۔

ٹھیک ہے پھر۔ معاذ اور رابیل کا نکاح ابھی ہوگا۔ آج ہی کی تاریخ میں۔ اسی وقت اور"

"تم صائمہ۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com ایک لمحے کو رک کر سرخ نگاہوں ان کا چہرہ دیکھا۔

"تم اس نکاح کا کھانا اب کھا کر ہی جانا۔۔"

اگلے ہی لمحے اب وہ فون کان سے لگائے کسی کو کال کر رہے تھے شاید۔ سرد نگاہیں اب تک صائمہ پر جمی تھیں جو پتھر کا مجسمہ بنیں پھٹی پھٹی نگاہوں سے وقار کا چہرہ تک رہی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تھیں۔ دوسری جانب وہ سادہ سی جینز، ٹی شرٹ میں ملبوس ریسٹورینٹ کے کچن میں کھڑا کٹنگ بورڈ پر کھٹاکھٹ پیاز کاٹ رہا تھا۔ اسکا فون بجاتا تو اس طرف کو متوجہ ہوا۔ کال رسیو کر کے فون کو کان اور کندھے کے درمیان اڑسا۔

"ابھی کہ ابھی دادا کے گھر پہنچو، تمہارا نکاح ہے رابیل کے ساتھ۔"

ٹھک۔۔ فون بند ہو چکا تھا۔ اس نے لمحے بھر کو بے یقینی سے فون کو ہاتھ میں لے کر دیکھا اور پھر بابا کا لہجہ سمجھ آنے پر وہ اسٹینڈ سے سیاہ جیکٹ جھپٹتا باہر کی جانب بھاگا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ وقار کو بھی بار بار فون ملا رہا تھا لیکن ان کا فون اب کہ بند تھا۔ اس نے کوفت سے فون ڈیش بورڈ پر ڈالا اور گاڑی کو تیزی سے موڑتا آگے بھگا لے گیا۔ فیصل نے ایک لمحے کو اسے اس طرح سے عجلت میں جاتے دیکھا تھا۔ سب جیسے لمحوں ہی میں تلیپٹ ہو کر گویا کیا سے کیا ہو گیا تھا۔

PDF NOVEL BANK

کئی دنوں کی بے چینی اور پھر کئی لمحات کی بے یقینی کے بعد بہر حال معاذ اور حبیبہ کو یقین آ ہی گیا تھا کہ وقار کو پولیس گرفتار کر کے گھر سے لے جا چکی ہے۔ داد کا انتقال ہوا تو، گھر والے اپنے اصلی مقصد پر اتر آئے۔ وہ تو دادا تھے جن کی وجہ سے انہیں اچھی خاصی آسانی دی گئی تھی بقول فرحت بیگم کے۔ ان کے مرتے ہی ان تین زندگیوں میں وہ قیامت برپا کی گئی جن کا کڑوا ذائقہ آنے والے ہر لمحے میں انہیں محسوس ہونا تھا۔

visit for more novels:

اس دن گھر میں بہت سناٹا تھا یا شاید معاذ اور حبیبہ کو وہ سناٹا زیادہ محسوس ہوا تھا۔ وہ دونوں سمجھ نہ پائے۔ پولیس گھر سے ہی وقار کو گرفتار کر کے لے جا چکی تھی اور الزام آفس کی کچھ فائلز آگے پیچھے کرنے کا تھا۔ لیکن اس سب سے معاذ کو سب سے عجیب بات جو کھٹکی تھی وہ تھی پولیس والوں کی وردیاں جو کہ اس وقت ان کے جسموں پر نہیں تھیں۔ وہ لوگ سول لباس میں ملبوس اہلکار تھے اور یہ راز تو اس پر عرصے بعد کھلا تھا کہ وہ کوئی پولیس والے تھے ہی نہیں۔ وہ تو چند کرائے کے لوگ تھے جنہیں بھرپور منصوبہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بندی کے ساتھ وقار کو گرفتار کرنے کا ڈرامہ رچانا تھا۔ سو وہ انہیں کسی بھی قریبی
تھانے لے جانے کے بجائے اپنے ہی کسی ٹارچر سیل میں لے گئے۔ معاذ نہیں جانتا تھا
کہ وہ ٹارچر سیل کس سمت میں تھا یا پھر اس کا راستہ کدھر کو جاتا تھا۔۔ وہ تو اس وقت
ماؤف ذہن لیئے صرف اپنی ماں کو دلاسا دے رہا تھا کہ جلد یا بدیر سب ٹھیک ہو ہی
جائے گا۔ وہ چھوٹا تھا۔ اندر کہیں وہ بھی وقار کی اس گرفتاری پر بے حد خوفزدہ تھا مگر وہ
پھر بھی اپنی ماں کے سامنے مضبوط بن کر انہیں بہلاتا رہا۔ اسی دوران، صائمہ کی شادی
کا بھی شور اٹھا۔ تیاریاں اپنے عروج پر پہنچنے لگیں۔ انہی دنوں صائمہ کا دیور ارشد بھی ان
کی حویلی میں آکر رہنے لگا تھا۔ جس کے سامنے صائمہ اور فرحت بیگم اس قدر میٹھی بن
جاتیں کہ حد نہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دوسری جانب عابد بھی وقار کو ڈھونڈنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے مگر وہ اپنی
کوششوں کو فی الحال گھر والوں سے مخفی رکھنا چاہتے تھے۔ جانتے تھے کہ ان کا رد عمل
بہت شدید قسم کا آنے والا ہے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن پھر کئی دنوں کی پلاننگ اور کئی ہفتوں کی خفیہ محنت کے بعد آخر کار وہ دن آ ہی گیا جو معاذ احمد کی زندگی کا سب سے تاریک دن تھا۔ اس کی زندگی کا سب سے بھیانک اور تاریک دن۔۔

حبیبہ نے اپنی عشاء کی نماز سے سلام پھیر کر دائیں ہاتھ پر بیٹھے معاذ کو دیکھا۔ اسی وقت معاذ نے ان کی جانب دیکھا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرائیں۔ وہ نہیں مسکرا سکا۔۔ ان کی خوبصورت آنکھوں کے نیچے اب کہ ہر لمحے گہرے گڑھے پڑے رہتے تھے، وجود حد درجہ کمزور ہو گیا تھا اور چہرے کی چمکتی رنگت گزرتے ایام کی گرد میں ماند پڑ گئی تھی۔ یہ وہ حبیبہ تھی ہی نہیں جسے معاذ جانتا تھا۔ یہ تو کوئی اور عورت تھی۔ انتہائی تھکی ہوئی اور مضحک۔۔

”ماں ہم بابا کو ڈھونڈ لیں گے۔۔“

PDF NOVEL BANK

اس نے آگے بڑھ کر ان کے دونوں ہاتھ تھامے۔ اب کہ وہ کچھ کچھ بڑا لگنے لگا تھا۔ آواز بھی بھاری ہونے لگی تھی اور پیٹھے مضبوط ہونے لگے تھے۔ ان کا چھوٹا سا معاذ اب کہ بڑا ہو رہا تھا۔ وہ تھکن زدہ سا مسکرائیں۔ پھر اس کے ماتھے پر بکھرے بال انگلیوں سے پرے کیئے۔

"مجھے پتہ ہے معاذ کہ تم انہیں ڈھونڈ لو گے۔ مجھے اپنے بیٹے پر پورا بھروسہ ہے۔"

"آپ بس مجھ پر بھروسہ رکھیے گا ماں۔ میں کبھی بھی آپ کو مایوس نہیں کرونگا۔"

اس نے ان کے ہاتھ دبائے۔ اسے یاد تھا کہ ان کے ہاتھ اس وقت بے حد تیخ ہو رہے تھے۔ ٹھنڈے، برف سے۔۔

"اگر میں کہیں گم ہو جاؤں تو تم کیا کرو گے معاذ۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے چہرے کو بے حد محبت سے دیکھ کر کہا تھا انہوں نے۔ اس کی سرمئی آنکھوں میں لمحے بھر کو تکلیف سی ابھری۔ ہاتھوں کی گرفت سخت ہو گئی۔۔

"ایسے مت کہیں ماں۔ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔"

اس نے یکدم کہا تھا۔ یہ سوچ کر ہی اس کا دل لمحے بھر کو سکڑا تھا کہ اگر اس کی ماں اس سے گم ہو گئی تو وہ کیا کرے گا۔۔؟ حبیہ میں اس کا سانس تھا۔۔ جان تھی اس کی ماں میں اس کی۔ اسے کبھی کبھی لگتا تھا کہ انہیں دیکھ کر ہی اسے سانس آتا ہے۔ وہ انہیں گم کرنے کا خیال بھی اپنے تخیل میں لانے سے ڈرتا تھا۔ وہ انہیں کھونے سے ڈرتا تھا۔۔

جلتے ہو معاذ جب تک ابو طالب اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی چھاؤں " رہے تب تک، وہ اپنا کام باآسانی کرتے رہے تھے۔ مشکلات کا سامنا انہیں تب بھی تھا

PDF NOVEL BANK

لیکن بات جسمانی یا پھر ذہنی تشدد تک کبھی نہیں پہنچی تھی۔ لیکن پھر ایک دن کیا
”ہوا۔۔؟“

وہ ٹھہریں تو ان کے چہرے کو جانچتیں اس کی نگاہیں بھی لمحے بھر کو ٹھہر گئی تھیں۔ ان
کی آنکھیں میں بہت دھیمی سی نی چمکی۔۔

”ایک دن وہ چھاؤں ختم ہو گئی معاذ۔۔“

ان کے ہاتھ اب کے پسینے سے تر بتر ہونے لگے تھے۔ اس نے ان کے پھسلتے ہاتھوں کو
اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کیا۔ دل خوف سے اس قدر تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا گویا
ابھی باہر آگرے گا۔۔

ہر لمحہ تم پر چھاؤں باقی نہیں رہے گی معاذ۔ ایک وقت آتا ہے جب ابو طالب کی
چھاؤں آپ سے لے لی جاتی ہے اور اس وقت آپ کو اہل مکہ کے ظالم عزائم کے

PDF NOVEL BANK

حوالے کر دیا جاتا ہے۔ تب انسان کو تپتی دھوپ اور دل چھلنی کرپنے والے رویوں کا اندازہ ہوتا ہے معاذ۔ تب انسان کو پتہ چلتا ہے کہ یہ اپنے کیسے چوٹ لگایا کرتے ہیں۔۔

اس کی آنکھیں گلابی پڑنے لگیں۔ حلق خشک ہو گیا۔ اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔
بے حد عجیب سا۔۔

تمہیں بھی بنا چھاؤں کے رہنا سیکھنا ہوگا معاذ، کیونکہ ابو طالب کی چھاؤں ہر وقت "موجود نہیں ہوتی۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی نمی، پلکوں کی باڑ پر ہی ٹھہری رہی۔ وہ آنسو ان کے رخساروں پر نہیں گر رہے تھے۔ وہ آنسو تو کہیں معاذ کے اندر گر رہے تھے۔ ہاں وہ ان کا حصہ تھا۔ وہ ان کا بیٹا تھا۔۔

"!مجھ سے وعدہ کرو معاذ کہ تم کبھی بھی اپنا قرآن نہیں چھوڑو گے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اب کے انہوں نے اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کی تھی۔

”!میں کیسے اس قرآن کو چھوڑ سکتا ہوں ماں۔۔“

تمہیں اس قرآن کو نہیں چھوڑنا معاذ۔ کبھی بھی نہیں۔ اگر تم نے اسے چھوڑ دیا تو تم ”تاریکیوں میں ڈوب جاؤ گے بیٹا۔ تمہیں تاریکیوں میں نہیں ڈوبنا۔ تمہیں اس دنیا کی تاریکی کو دور کرنا ہے۔ تمہیں ایسا ہی کرنا ہے معاذ۔۔“

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

”ماں میں ایسا ہی کرونگا۔۔“

اس نے پسینے سے تر ہوتی پیشانی کے ساتھ کہا تھا۔ یکایک کمرے کے دروازے پر ایک زوردار سی دستک ہوئی۔ اس دستک کی آواز بالکل صور جیسی تھی۔ وہ دونوں اچھل کر

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس آواز کی سمت متوجہ ہوئے تھے۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ سامنے ہی راسین چابی کھڑی تھیں۔

”بھابھی آپ کو امی بلا رہی ہیں۔۔“

اور ان کی آواز میں کچھ ایسا تھا جو حبیبہ اور معاذ دونوں کو چونکا گیا تھا۔ اس نے بے اختیار ٹک ٹک کرتی گھڑی کی جانب نگاہ گھمائی۔ وہاں رات کے دس بج رہے تھے۔ وہ ان کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل آیا۔ لاؤنج میں اس قدر بتیاں روشن تھیں کہ لمحے بھر کو اس کی آنکھیں اس قدر روشنی پر چندھیا گئیں۔ اسی لمحے اس کی نگاہ رعونت سے صوفے پر بیٹھیں فرحت پر پڑی تھی۔ ان کی یا قوت جڑی انگلیاں آہستہ آہستہ صوفے کے ہتھے پر حرکت کر رہی تھیں۔ ساتھ ہی صوفے پر صائمہ براجمان تھیں اور ان کے عین سامنے ارشد بھی بیٹھا تھا۔ وہ ہی جو ان کا دیور تھا۔ اس کی گردن غیر معمولی طریقے سے جھکی ہوئی تھی اور اس کا شرمندہ سا چہرہ دیکھ کر معاذ لمحے بھر کو چونکا تھا۔ اس کے آس پاس جھکڑ سے گردش کرنے لگے۔

PDF NOVEL BANK

”کل رات تم کہاں تھیں بھابھی۔۔؟“

صائمہ کی پھنکار پر اس کی روح تک سنسنا اٹھی تھی۔ حبیبہ نے نا سمجھی سے ایک نظر معاذ کو دیکھا اور پھر صائمہ کی جانب نگاہ گھمائی۔۔

”میں اپنے کمرے میں۔۔ کیوں۔۔؟“

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

اچھا۔۔ کل رات تم اگر اپنے کمرے میں تھیں تو پھر کل رات ارشد کے کمرے میں ”
”کون تھا۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

وہ ان کی اگلی بات پر گویا بھک سے اڑا تھا۔ اس نے حبیبہ کے چہرے کو گلابی سے سفید ہوتے دیکھا۔ اس قدر سفید اور بے جان، لگتا تھا گویا ان کی مورت سامنے کھڑی ہو۔ ایک نظر فرحت بیگم نے بھی ان پر ڈالی تھی۔

"یہ۔۔۔ یہ ک۔۔ کیا کہہ رہی ہو تم صائمہ۔۔؟؟"

وہ اس قدر ششدر تھیں کہ جملے بھی ٹھیک سے ادا نہ ہو پارہے تھے۔ یوں لگتا تھا گویا زبان ہی گنگ ہو گئی ہو۔ ان کے اس قدر ہکلا نے پر گھر کی باقی خواتین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ حبیبہ نے خوفزدہ نگاہوں سے سب کا چہرہ دیکھا۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

یہ سامنے بیٹھا ہے ارشد۔ اور رات کو میں نے خود تمہیں اس کے کمرے سے نکلتے دیکھا" تھا۔ میرا بھائی کیا نگاہوں کے سامنے سے ہٹا، تم سے چند راتیں صبر نہیں ہوا۔! ویسے تو بڑی پاک دامن ہو تم۔۔ بڑا یہ دوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹے رکھتی ہو اور حرکتیں۔۔

"حرکتیں طوائفوں والی اختیار کر رکھی ہیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ لفظ نہیں تھے۔۔ وہ کوئی بہت زہریلا سا مادہ تھا جو حبیبہ کی رگوں میں خون کے ساتھ تحلیل ہو گیا تھا۔ ان کے قدم بری طرح لڑکھڑائے تھے۔ معاذ کی کنپٹیاں گویا جل اٹھی تھیں۔ رگوں میں جیسے کوئی مرچیاں سی بھر گیا تھا۔۔

میں۔۔ م۔۔ میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا ہے۔۔ یہ۔۔ یہ الزام ہے۔۔ یہ ب۔۔

"بہتان ہے۔۔"

ہونٹوں کی لرزش اس قدر بڑھ گئی تھی کہ کوئی لفظ بھی کسی کی سماعت تک نہ پہنچ سکا تھا۔ ان کے سینے میں یکدم گھٹن سی اٹھی۔ دل گویا کسی اندیکھی سی زنجیر میں گھٹنے لگا تھا۔ ان کا سانس لمحوں ہی میں کسی نے روک دیا تھا۔

جھوٹ مت بولیں بھابھی۔۔ میں نے آپ کو منع بھی کیا تھا۔۔ میں نے کتنا روکا تھا"

"آپ کو۔۔ لیکن پھر میں تو آخر کار مرد تھا۔ بہک ہی گیا۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور وہ بے دم سی ہو کر زمین پر آگری تھیں۔ معاذ نے لپک کر انہیں تھاما۔ ان کے ہونٹ بے تحاشہ سفید پڑنے لگے تھے۔ آنکھوں کی جوت بجھنے لگی۔ سب کچھ لمحوں میں گویا تھس تھس ہو کر رہ گیا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بے ساختہ پھسلے۔۔

کیوں۔۔ کیوں کر رہے ہیں آپ لوگ ایسے۔۔ میری ماں بے قصور ہے۔ میری ماں نے " کچھ نہیں کیا ہے۔۔ ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔ یہ بہتان ہے۔۔ یہ بہتان عظیم ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ گھٹنوں کے بل جھکا ایک ہاتھ سے حبیبہ کو تھامے ہوا تھا اور چہرہ ان سفاک لوگوں کی جانب پھیرے وہ ان سے زندگی میں پہلی بار التجا کر رہا تھا۔ ہاں پہلی بار۔۔ کیونکہ اس کی ماں۔۔ اس کی ماں اس کے ہاتھوں ہی میں جان دینے کو تھی۔۔

"!تمہاری ماں زانیہ ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

فرحت بیگم کی انتہائی کرخت سی آواز اس کی سماعت میں اتری تو وہ لمحے بھر کو آنکھیں بند کر گیا۔ وہ بلاشبہ بہت عظیم بہتان تھا۔ وہ بہت عظیم بات تھی۔ اسے اپنا وجود ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ دوسری جانب حبیبہ اس کے ہاتھوں ہی میں گہرے گہرے سانس لیتیں اپنا سینہ مسلنے لگی تھیں۔ یوں لگتا تھا گویا انہیں سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو۔

میری ماں بہت نیک اور باپردہ عورت ہے۔ میری ماں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا ہے " جیسا آپ لوگ کہہ رہے ہیں۔ سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ آپ سب اس جھوٹ میں "برابر کے شریک ہیں۔ میری ماں نے کچھ نہیں کیا ہے۔"

وہ مسلسل روتا ہوا ان کے ہر الزام کو رد کرتا جا رہا تھا لیکن اس کی بات کوئی نہیں سن رہا تھا۔

PDF NOVEL BANK

ایک لمحے کو بھی نہیں سوچا بھابھی تم نے کہ وہ میرا ہونے والا سسرال ہے۔ کم از کم " ایک بار تو اپنا منہ کالا کرنے سے پہلے تم میرے بارے میں سوچ لیتیں۔۔

وہ وہیں سے بیٹھے بیٹھے بے حد افسوس سے گویا ہوئی تھیں۔ معاذ کی شریانے درد سے پھٹنے لگیں۔

میں نے کہا ناں کہ میری ماں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے۔۔ میری ماں بے قصور ہے۔ " وہ کبھی ایسا کچھ نہیں کر سکتیں۔۔ آپ لوگ سب جھوٹ بولتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بچوں کی طرح روتا ہوا ان سب سے بھیک مانگ رہا تھا۔ وہ کمزور تھا۔۔ وہ کمزور پڑنے لگا تھا۔ حبیبہ کا رخ وجود تھر تھر کانپنے لگا۔ سینہ بے تحاشہ گھٹنے لگا تھا۔ فرحت بیگم طیش سے ابل کر اٹھیں اور سیدھا ان تک پہنچی۔ معاذ کو پوری وقت سے لات مار کر پرے ہٹایا۔ اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے اپنی زندگی کا سب سے زیادہ تکلیف دہ منظر دیکھا تھا۔ ایسا منظر۔۔ لگتا تھا کہ اب کہ روح فنا ہو جائے گی۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ حبیبہ پر جھکیں اور انہیں بے دردی کے ساتھ ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا۔ وہ گرے پڑے قدموں کے ساتھ ان کے ساتھ ساتھ باہر کی جانب کھنچی چلی جا رہی تھیں۔ سب باہر کی جانب ان کے ساتھ ہی بھاگے تھے۔ معاذ نے ان کے ہاتھ کی سخت گرفت سے اپنی ماں کا بازو چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ رامین اور زرتاشہ اس قدر بے دردی پر اب کہ رونے لگی تھیں۔ وہ انہیں روکنا چاہتی تھیں۔ لیکن وہ بھی معاذ کی طرح کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "میں نے کہا میری ماں کو چھوڑیں۔"

وہ ان کے ساتھ ساتھ بھاگتا ہوا مسلسل ہاتھ چھڑا رہا تھا۔ پتھریلی روش پر گھسیٹے جانے کی وجہ سے حبیبہ کا لباس جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ دوپٹہ جو کبھی پیشانی سے سر کا نہ تھا، آج کھل کر کندھے پر آگرا تھا۔ وہ مسلسل ان سے التجا کر رہا تھا کہ اس کی ماں کو چھوڑ دیا جائے لیکن وہاں اسے کوئی نہیں سن رہا تھا۔ دور سے چوکیدار نے انہیں گیت

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کی جانب بڑھتے دیکھا تو فوراً آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ انہوں نے ایک جھٹکے سے حبیبہ کو گھر کی دہلیز سے باہر پھینکا تھا۔ یوں جیسے وہ کوئی کچرے کا ڈھیر ہو۔ یوں جیسے ان کے وجود سے شدید بدبو اٹھ رہی ہو۔ وہ چیختا ہوا ان کے پاس دوڑتا ہوا گیا۔ اس کے پیر میں چپل نہیں تھی۔ اسے یاد تھا کہ اس وہ سمے ننگے پیر تھا۔۔

جتنا برداشت میں نے تمہیں کرنا تھا میں کر چکی۔ لیکن اس بدکاری کے بعد میرے گھر "میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں۔ میرے گھر میں کسی زانیہ کی کبھی کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ سڑک پر بے یار و مددگار گریں، بمشکل گہرے گہرے سانس لے کر خود کو ہوش میں رکھے ہوئے تھیں۔ معاذ ان پر جھکا ان کا دویڑہ لرزتے ہاتھوں سے سر پر درست کر رہا تھا۔ اسے یاد تھا کہ اس کا وجود اس وقت زلزلوں کی زد میں تھا۔ وہ اپنے ابو طالب کو کھو رہا تھا۔ اس کی چھائوں اس سے چھینی جا رہی تھی، اور اس تپتے صحرا کی دھوپ اسے ابھی سے اپنی پشت پر محسوس ہونے لگی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اور پھر لگے ہی پل تویلی کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ اس نے اس جانب پلٹ کر انہیں دیکھا۔ وہ ابھی صرف اور صرف حبیبہ کی جانب متوجہ تھا۔ یکایک کسی گاڑی کا گزر اس سنسان سڑک سے ہوا تو اس نے انہیں چخ کر اپنی جانب متوجہ کیا۔ وہ کوئی اللہ کا بھیجا گیا نیک انسان تھا۔ لگے ہی لمحے گاڑی ہلکے سے انداز میں پیچھے آئی۔ اس میں ایک خاتون اور درمیانی عمر کا کوئی مرد بیٹھا تھا۔ اسے اس سے آگے کا کوئی منظر یاد نہیں تھا۔ وہ کیسے اسپتال پہنچا، اس نے کس طرح حبیبہ کو اسٹریچر پر لٹایا، اس نے کیسے غائب دماغی سے ڈاکٹر کے جملوں پر سر ہلایا۔ اسے یاد تھا تو بس وہ آخری لمس۔۔ وہ آخری تیخ سالس۔۔ وہ لمس جو اس کے ہاتھ پر عرصے تک سلگتا رہا تھا۔ وہ لمس جس نے اسے لگے کئی سالوں تک سونے نہیں دیا تھا۔

ڈاکٹر زروم سے باہر نکل کر گئے تو وہ شکستہ سا گیلی آنکھیں لیئے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ بیڈ پر حد درجہ زرد چہرہ لیئے دراز تھیں۔ یوں لگتا تھا گویا انکے وجود سے خون کا آخری قطرہ

PDF NOVEL BANK

تک نہوڑ لیا گیا هو۔ وه کپکپاتے قدموں سے آگے بڑھا۔ اسپتال کا ٹھنڈا فرش اس کے سارے وجود کو گویا جما رہا تھا۔

آہٹ پر انہوں نقاہت سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا۔ وه بھیگے رخسار لیے ان تک پہنچا۔ لرزتے ہاتھوں سے ان کا مردہ سا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کیا۔

”معاذ۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”ج۔۔ جی۔۔“

اس کے آنسو پھسل کر ان کے ہاتھ پر گرے تھے۔ وه نرمی سے مسکرائیں۔ ایک آنسو البتہ ان کی آنکھ سے بھی ٹوٹ کر کنپٹی میں جذب ہوا تھا۔ معاذ نگاہ نہیں اٹھا سکا۔ وه اس گھٹیا الزام کے بعد اب نگاہ اٹھانے کے قابل رہا ہی کب تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ادھر دیکھو مجھے۔۔"

اس نے پلکیں اٹھائیں۔ ماں کا انتہائی سفید سا چہرہ نگاہوں کے سامنے آیا تھا۔

"جانتے ہو معاذ حضرت یوسف علیہ السلام نے کن کو معاف کیا تھا۔۔؟"

"اپنے بھائیوں کو۔۔"

اس کی آنکھوں میں ایسے سوال پر لمحے بھر کو نا سمجھی ابھری تھی۔ ان کا سر کمزوری سے نفی میں ہلا۔ دوسری آنکھ کا آنسو بھی ٹوٹ کر بالوں میں جذب ہوا تھا۔ دور کہیں آسمان سے کوئی نور سا پگھل کر گرا۔

"نہیں معاذ۔۔"

PDF NOVEL BANK

ان کا ہاتھ ہولے ہولے اس کی گرفت سے ڈھیلا پڑنے لگا تھا۔ اس نے بے ساختہ اسے اور مضبوطی سے تھاما، کچھ اور بھی تھا جو اس کے ہاتھ سے پھسلنے لگا تھا۔ حبیبہ کا سانس بے اختیار تیز ہوا۔ سینہ تکلیف کے باعث گھٹنے لگا۔

”انہوں نے اپنے ”اپنوں“ کو معاف کیا تھا۔۔“

چھن سے کچھ ٹوٹ کر اس کے اندر بکھرا تھا۔ اس کی ماں آخر کونسی عورت تھی۔۔؟ ان کے سینے میں کونسا دل سانس لیتا تھا۔۔؟ کیا کوئی تھا جو اس کائنات میں اتنے ظلم کے بعد بھی آخری درس معافی کا ہی دے رہا ہو۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

چٹخا ہوا چاند لمحے بھر کو اس جملے پر ساکت ہوا تھا۔ ہوا کے سرسراتے جھونکوں نے پلٹ کر اس بے بس سے لڑکے کو دیکھا تھا۔ آسمان میں گردش کرتے پرندوں نے اپنے بہتے اشکوں کو بہنے دیا تھا۔ وہ وقت نم تھا۔۔ بے حد نم۔۔ اس نے بولنا چاہا۔۔ اس نے لب کھولنا چاہے تھے۔۔ وہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ ان میں سے ایک ایک کھال ادھیڑ دے گا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن وہ انہیں کچھ نہ کہہ سکا۔ وہ بہت پر امید نگاہوں سے اس کا چہرہ تک رہی تھیں۔
اس میں ہمت نہیں تھی ان سے ان کی یہ آخری ہمت چھیننے کی۔۔

”ک۔۔ کیا تم مجھے ایک آخری بار سورہ کف سنا سکتے ہو معاذ۔۔؟“

اس نے بے چینی سے آگے بڑھ کر ان کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیئے تھے۔

”بس ایک آخری بار۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”ماں ایسے مت کہیں۔۔“

اسے کہیں بہت اندر تک تکلیف ہوئی تھی۔

PDF NOVEL BANK

میں ضرور سناؤنگا آپ کو۔ بس آپ ہمت مت چھوڑیں۔۔ میں آپ کو لے جاؤنگا۔۔"

میں آپ کو ان سب سے بہت دور لے جاؤنگا ماں۔۔ بس آپ زندہ رہیں۔ مجھے اکیلا

"مت کریں۔۔"

اس نے کہہ کر جلدی سے اپنی آنکھیں رگڑی تھیں۔ پھر ان کا ہاتھ تھام کر سورہ کہف پڑھنا شروع کی۔ اس کی آواز بار بار ٹوٹ رہی تھی۔ سینہ تنگ ہو رہا تھا۔۔ سانس رک رک کر آرہی تھی۔ لیکن وہ ابھی بس نہیں کر سکتا تھا۔ اسے ابھی قرآن پڑھ کر اپنی ماں کو سنانا ہی تھا۔ اور آخری آیت کے پڑھتے ہی اسے محسوس ہوا کہ اس کی ماں کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ڈھلک رہا ہے۔ اس نے چونک کر چہرہ اٹھایا تھا۔

خوفزدہ ہو کر ان کا زرد چہرہ تھپتھپایا۔۔ ہذیانی سے انداز میں انہیں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔

"! ماں۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ مسلسل انہیں آوازیں دیتا اٹھانے کی کوششیں کر رہا تھا لیکن اب حبیبہ کبھی بھی جواب نہ دینے والی تھیں۔ اور یہ خیال۔۔ یہ ایک خیال کہ وہ ان کی آواز کبھی دوبارہ نہ سن پائے گا، اس کی روح قبض کر رہا تھا۔

”ماں۔۔۔ ماں اٹھیں ماں۔۔ آپ مجھے چھوڑ کر ایسے نہیں جاسکتیں۔۔ اٹھیں۔۔“

اس نے اب کہ انہیں زور سے جھنجھوڑا لیکن جواب ندارد۔۔ وہ اب اسے کبھی بھی جواب نہ دینے والی تھیں۔ اس کے پیروں سے یکدم جان ختم ہوئی تو وہ بے ساختہ گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھا۔ اب کہ وہ بالکل ہلکی ہلکی سی آواز میں انہیں پکار رہا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ ان کے ساتھ اس کی بھی روح پرواز کر گئی ہو۔ سب جیسے مٹی کا ڈھیر بن گیا تھا۔۔ سب جیسے ختم ہو کر برفانی تودے میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اس برف سی رات میں معاذ احمد شعروای کی دنیا گویا راکھ کا ڈھیر ثابت ہو گئی تھی۔

بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ (سورہ بقرہ)

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

پھر اسے کچھ یاد نہ پڑتا تھا کہ وہ کدھر کو جا رہا ہے۔ اس کے قدم سڑک کے اندر کھجے کئی کانٹوں پر آئے، کئی نوکیلے پتھروں نے اس کے پیروں کو زخمی کیا، اور کئی باریک جانوروں نے اسے کاٹ کھایا لیکن اسے اب کسی چیز کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ معاذ احمد سوچنے، سمجھنے اور محسوس کرنے کی حدود سے کہیں بہت دور نکل گیا تھا۔

visit for more novels:

ماں کو وہ دو دن پہلے ہی قبرستان میں دفنا چکا تھا۔ ان کی آخری رسومات کے لیے وہ پیدل بھاگتا ہوا دادا کے گھر پہنچا، لیکن کسی نے بھی اس کے لیے دروازہ نہ کھولا۔ وہ بجاتا رہا۔۔ وہ ان سے بھیک مانگتا رہا لیکن اس رات اسے کوئی بھیک نہیں دی گئی۔ اس کے ننھیال میں محض اس کی ایک خالہ اور نانی تھیں۔ اس نے جیسے تیسے کر کے ان تک یہ خبر پہنچائی اور پھر اسپتال کے ٹھنڈے فرش پر اکڑوں بیٹھا وہ ان کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ وہ آئیں۔۔ اسے اپنے ساتھ لپٹا لپٹا کر روئیں لیکن وہ نہیں رویا۔۔

PDF NOVEL BANK

اسے کسی بات پر رونا نہیں آرہا تھا۔ اس کی زندگی حبیبہ کی زندگی کے ساتھ ہی سلب کر لی گئی تھی۔

نانی اور خالہ اسے اپنے ساتھ لے جانے پر مصر تھیں۔ وہ حبیبہ کو کھو چکی تھیں لیکن وہ معاذ کو نہیں کھونا چاہتی تھیں۔ وہ بھی چپ چاپ ان کے ساتھ چلا گیا۔ لیکن اگلے ہی دن فجر میں وہ ان کے گھر سے نکل آیا۔ اور پھر بنا کسی سمت کے کئی دنوں تک چلتا رہا۔ اس کے پیر گرد سے اٹ چکے تھے، بال بکھرے ہوئے اور حلیہ بھکاریوں کا سا ہو گیا تھا۔ یکدم اسے چلتے چلتے احساس ہوا کہ اس کا وجود تھکن کا شکار ہے۔ وہ تیز چلتی سڑک کے کنارے بنے فٹ پاتھ پر جا بیٹھا۔ بھر آہستہ سے مٹی کی پرواہ کیئے بغیر وہیں لیٹ گیا۔

سڑک کی چہل پہل، رات ڈھلتے ہی تھمنے لگی، اپنی اپنی روشن دکانوں کے شٹر گراتے لوگ گھروں کو جانے لگے۔ رات کے آخری پہر میں سڑک بالکل سنسان ہو گئی۔ یکایک اسے اس اندھیرے میں کچھ سفید سا دکھا۔۔ کچھ دھواں سا۔۔ اس دھوئیں کے پار کوئی وجود تھا۔۔ سفید بے داغ لباس میں لپٹا وجود۔۔ اس نے آنکھیں پھاڑ کر دھوئیں کے اس پار دیکھنا چاہا۔۔ لیکن اسے سوائے ایک ہیولے کے کچھ بھی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

یکایک۔۔۔ وہ ہیولہ اس دھوئیں کو چیرتا ہوا باہر نکلا۔ اور پھر اس سے کچھ فاصلے پر ٹھہر بھی گیا۔

وہ بے یقین نگاہیں پھیلائے انہیں دیکھے گیا۔ وہ بلاشبہ بہت جانا پہچانا سا وجود تھا۔ وہ کوئی جانی پہچانی سی خوشبو تھی جو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔ ہیولہ قدم قدم چلتا عین اس کے سامنے پہنچا۔۔۔ وہ سر اٹھائے۔۔۔ بنا پلکیں جھپکیں انہیں دیکھے گیا۔ گزرے کئی دنوں میں اس نے پاگلوں کی طرح دعائیں کی تھیں کہ کہیں سے وہ انہیں نظر آجائیں۔۔۔ اس نے مجنون بن کر اوپر والے سے التجا کی تھی کہ ایک بار اس کی ماں کا چہرہ اسے خواب میں دکھا دے لیکن اس پر کوئی مہربانی نہیں کی گئی۔ وہ تڑپتا رہا۔۔۔ یہاں تک کہ اس نے ان کے دوبارہ نظر آنے کی امید ترک کر دی۔ اور اب جب کہ اس نے امید ترک کر دی تھی تو ان کا ہیولہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ سفید لباس میں ملبوس انتہائی خوبصورت سا وجود۔۔۔ حبیبہ کا وجود۔۔۔ پاکیزہ اور پرسکون۔۔۔

”آپ کہاں چلی گئی تھیں ماں۔۔۔؟ آپ کہاں چلی گئی ہیں۔۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اس کی آنکھوں سے آنسو بے ساختہ ابلنے لگے۔ کئی دنوں کی خاموشی جیسے ٹوٹ گئی۔ معاذ احمد اس خاموشی کے ساتھ ہی ٹوٹنے لگا تھا۔ لیکن حبیبہ خاموشی سے اسے یکھے گاڑیں۔

”میں نے آپ کو بہت یاد کیا ماں۔۔ میں آپ کو ہر وقت یاد کرتا ہوں۔۔“

وہ رو رہا تھا۔۔ تیرہ سالہ معاذ چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگا تھا۔ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر۔ پھر اس نے گھبرا کر چہرہ اٹھایا۔ وہاں پر کوئی ہیولہ نہ تھا۔۔ پھیلا ہوا دھواں فضا میں تحلیل ہو کر گرم ہو چکا تھا۔۔ الوژن تھم چکا تھا۔ وہ اٹھا۔۔ ہذیانی انداز میں یہاں وہاں دیکھتا بھاگنے لگا کہ کسی پتھر سے بری طرح ٹکرا کر منہ کے بل گرا۔ ہاتھ اور گھٹنے پر بہت سی چوٹیں آئیں۔۔ لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ اسے اپنی ماں کو دیکھنا تھا۔۔ وہ انہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔ وہ انہیں محسوس کرنا چاہتا تھا۔ وہ ان کی گود میں سر رکھ کر ڈھیر سارا رونا چاہتا تھا لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر پارہا تھا۔ اس کی ماں اس سے گم ہو گئی تھی۔ اس نے اپنی ماں کو ایک بار پھر سے کھو دیا تھا۔ وہیں سرک کنارے بیٹھ کر اپنی پشت فٹ

PDF NOVEL BANK

پاتھ سے لگا کر وہ اس ساری رات روتا رہا تھا۔ اسے یاد تھا کہ وہ اس ساری رات اپنی ماں کی خوشبو محسوس کرنے کے لیے ترستا رہا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ پر سلگتے اس لمس کو آنکھوں سے لگا کر ساری رات رویا تھا۔

اگلے کئی دن وہ فٹ پاتھ پر ہی بے یارو مددگار پڑا رہا۔ اس کے جسم میں کسی بھی قسم کی طاقت باقی نہ رہی تھی۔ کھانا نہ کھانے کی وجہ سے اس کی بچی کچھی طاقت کا آخرہ نکتہ بھی اس کے جسم سے گھل چکا تھا۔ وہ لاوارثوں کی طرح اسی فٹ پاتھ پر پڑا رہا۔ پھر اسے کچھ محسوس ہوا۔ جیسے کوئی اسے اٹھا کر کسی گاڑی میں ڈال رہا ہے۔ کوئی اس کا سر اب کہ اپنی گود میں رکھے اس کے خوبصورت بال سہلا رہا ہے۔ اس کے نتھنوں سے وہ عجیب سی خوشبو بھی ٹکرائی تھی۔ تیز قسم کی خوشبو۔۔

اگلی رات جب اس کی بوجھل پلکیں ایک دوسرے سے جدا ہوئیں تو اس نے دیکھا کہ کوئی اس کے سرہانے بیٹھا ہے۔ کمرے میں ایک پل کو نگاہ دوڑا کر اس نے کچھ یاد کرنا چاہا لیکن یہ جگہ اور سامنے بیٹھا یہ شخص اس کے لیے بالکل اجنبی تھا۔

PDF NOVEL BANK

”ک۔۔ کون ہو تم۔۔؟“

بہت نحیف سی آواز نکلی تھی اس کی۔۔ بہت زور لگانے کے بعد بھی بہت کمزوری دکھائی تھی اس نے۔ سامنے بیٹھے شخص نے سر اٹھایا۔ اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔ پھر آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر آئے بالوں کو سہلانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس نے اپنا چہرہ پیچھے کر لیا۔ اس عمر رسیدہ شخص کا ہاتھ گویا ہوا ہی میں معلق رہ گیا تھا۔ پھر اس نے برا مانے بغیر اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔ اسے محبت سے دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم اس دنیا کے ستائے ہوئے لگتے تھے تو میں تمہیں اپنے ساتھ لے آیا۔ یہاں روح کی ”مرمت کا کام تو نہیں کیا جاتا البتہ، یہاں انسان کو مکمل ضروریات سے نوازا جاتا ہے۔“ تمہیں بھی نوازا جائے گا۔ اگر جو تمہاری رضا اس سب میں شامل ہوئی تو۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ ماؤف ہوتے ذہن کے ساتھ ان کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ فی الحال کچھ بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

"میرے لیے کام کرو گے۔۔؟"

لمحے بھر کو آگے ہو کر اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

"ک۔۔ کیسا کام۔۔ اور تم ہو کون۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں سلطان میر ہوں۔ یہ میرا علاقہ ہے اور میں اس علاقے کا باس ہوں۔۔"

ان کے اس جملے پر اس کی آنکھیں لمحے بھر کو سکڑی تھیں۔ وہ ہی لوگوں کو جانچنے کی عادت۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"کس قسم کے باس۔۔؟ اور مجھے کیوں لائے ہو یہاں۔۔؟ مجھ سے کیا کام تمہیں۔۔؟"

اس نے اگلے ہی لمحے خود پر سے چادر کو دور پھینکا تھا۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔ اس کی سیاہ، زیرک آنکھیں معاذ پر جمی تھیں۔

"بھتہ وصولو گے۔۔؟"

دماغ خراب ہے کیا تمہارا۔۔؟ میں ایسا لڑکا نہیں ہوں۔۔۔م۔۔۔ میں ایسا کوئی کام نہیں"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کرونگا۔۔"

وہ طیش سے یکدم اٹھ بیٹھا تھا۔ ساتھ ہی آگے بڑھ کر بیڈ سے پیر اتارے۔ سلطان نے اسے دونوں کندھوں سے تھاما تو وہ لمحے بھر کو خوفزدہ ہوا۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ دنیا بہت ظالم ہے لڑکے۔۔ اور اس دنیا کے باسی اس سے بھی کہیں زیادہ ظلم کے پہاڑ توڑتے ہیں۔ تم جیسے معصوم کو یہ دنیا بچ کھائے گی۔ اسی لیے میرے لیے کام کرو۔ عیش کرو گے۔۔

اس نے اس کے دونوں ہاتھ جھڑکے۔۔

”! تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے لیے کام کروں گا۔۔“

visit for more novels:

بالکل۔۔ کیونکہ تم بہت کچھ کھو کر آئے ہو۔ تم نے اپنی ماں کو کھویا ہے۔۔ تم نے ” اسے اپنوں کے ہاتھوں ہی کھودیا۔۔ یہ مجرم لوگ۔ یہ مجرم کیسے بنتے ہیں۔۔؟ یہ دنیا کے ستائے ہوئے ہوتے ہیں، شدید سرد راتوں میں سڑکوں پر بھوک کی شدت سے مر رہے ہوتے ہیں، اپنے بچوں کو بھوکا سوتا دیکھ کر ہی تو یہ اپنے ہاتھ میں اس بندوق کو لیتے ہیں۔ یہاں کبھی کوئی اپنے شوق سے نہیں آیا۔ یہاں ہر ایک کو اس کی مجبوری لے کر آئی ہے۔ بھوک لے کر آئی ہے۔ موت لے کر آئی ہے۔ محبت لے کر آئی ہے۔ تمہیں کیا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لگتا ہے کہ تم جیسے شریف لوگ ہر طرح سے بخشے ہوئے ہو۔ یقیناً تم لوگوں کے
"فیصلوں کے جواب میں جو مجرم بنے ہیں ان کا حساب تمہیں دینا ہی ہوگا۔"

وہ ان کی پچھلی باتوں پر ساکت ہوا تھا۔ اسے کیسے پتہ چلا اس کی ماں کے بارے میں۔
وہ ایک پل کو پھر سے خوفزدہ ہوا تھا۔ اسے یہاں سے دور چلے جانا چاہیئے۔۔۔ دور۔۔۔ بہت
بہت دور۔۔۔

"ت۔۔۔ تمہیں کیسے پتہ میری ماں کے بارے میں۔۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم نیم بیہوشی کی حالت میں اسی قسم کی باتیں کر رہے تھے۔ میں نے دو جمع دو کر کے
"بات سمجھ لی۔"

PDF NOVEL BANK

اس کے کندھے اچکا کر کہنے پر وہ یکدم بیڈ سے اٹھا تھا۔ سلطان بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا۔ اسی پل دروازے میں ایک ملازم ٹرائی لیئے اندر داخل ہوا تھا۔ لیکن ان دونوں میں سے کوئی بھی اس طرف کو متوجہ نہیں تھا۔

یہ دنیا اچھائی کی دنیا بھی ہے۔ یہاں پر زندہ رہنے کے لیئے ہمیشہ درندگی اختیار کرنا" ضروری نہیں۔ میں تمہارے لیئے کام نہیں کروں گا۔۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں کسی اور انسان کی۔۔

اس نے ساتھ رکھے ٹیبل کو لڑکھڑاتے قدموں سے ٹھوکر ماری اور باہر نکلتا گیا۔ دروازے میں ایستادہ خاص ملازم لمحے بھر کو اس کے پیچھے لپکا لیکن پھر سلطان کی آواز پر وہیں ٹھہر بھی گیا۔۔

"آپ اسے کیسے آزاد کر سکتے ہیں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

آجائے گا وہ۔۔ ضرور آئے گا۔۔ بھوک اور سرد راتیں بہت ظالم ہوتی ہیں شاہی۔۔ یہ ”
جلد ہی پلٹے گا۔۔“

اور پھر اگلی ہی رات جب سرک پر بیٹھے بیٹھے اس کے پیٹ میں بھوک سے بل پڑنے لگے تو اسے اندازہ ہوا کہ یہ دنیا کیسے اتنی ظالم ہوتی ہے۔ اس نے چند ایک دکانوں پر جا کر کام کرنے کی پیشکش کی لیکن اس کا حلیہ دیکھ کر اسے دھکے دے کر باہر نکال دیا گیا۔ وہ ان کے دروازے سے لگا بھوک کی شدت سے اب کہ کھانے کے لیے بھیک مانگنے لگا تھا، لیکن اس پر رحم نہیں کیا گیا۔ وہ رات برف کی رات تھی۔ جسم پر ایک عدد جینز اور بٹن شرٹ ہونے کے باعث اب کے اس کا سارا جسم گویا جم رہا تھا۔ اس نے وہ پوری رات فٹ پاتھ پر بیٹھے گزاری تھی۔ اگلے دن وہ اس بڑی سی حویلی کا دروازہ پار کرتے ہوئے لڑکھڑا رہا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی یہاں چلا آیا تھا۔۔ چمکتے لاؤنج ہی میں اسے سلطان مل گیا تھا۔ وہ صوفے پر براجمان ہاتھ میں کوئی فائل لیئے ورق گردانی کر رہا تھا۔ ساتھ اس کا وہ خاص ملازم بھی کھڑا تھا۔ آہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا اور پھر اپنے مخصوص انداز میں مسکرا دیا۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ لرزتے قدموں کے ساتھ آگے بڑھا۔۔ عین ان کے سامنے بیٹھا۔۔ آنکھیں نہیں اٹھائیں۔۔ اپنی عزت نفس اس کے قدموں میں جو رکھ دی تھی بھلا آنکھیں کیسے اٹھا سکتا تھا وہ اب کہ۔ لوگ کہتے تھے بھوک تہذیب بھلا دیتی ہے۔ لیکن کیا میں تمہیں بتاؤں کہ بھوک کی شدت انسان کو سب کچھ بھلا دیتی ہے۔ اسے بھی سب بھول گیا تھا۔ یاد تھا تو صرف اتنا کہ وہ کئی دنوں کا بھوکا تھا اور اسے کھانا کھانا تھا۔۔ بہت سارا کھانا۔۔

visit for more novels:

اس کے سامنے کھانا لا کر رکھا گیا تو وہ جانوروں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا۔ اسے آج اندازہ ہوا تھا کہ بھوک کتنی ظالم ہوتی ہے۔ کیسے انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے۔ سلطان خاموشی سے اسے کھاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ وہ اس پر نہیں ہنسا۔۔ نہ ہی اس کا مزاق اڑایا۔۔ نہ اسے اس کی کچلی عزت نفس کا طعنہ دیا۔۔ شاید وہ بھی کبھی کسی کی حویلی میں اسی طرح بھوکا داخل ہوا تھا۔

PDF NOVEL BANK

پھر جب وہ کھانا کھا چکا تو ان کی جانب دیکھا۔ آنکھوں میں ٹھنڈے گوشت کا سا تاثر تھا۔
ایسے جیسے وہ کوئی فیصلہ کر کے آیا ہو۔ سلطان آگے ہو کر بیٹھا۔

"میں کام کرونگا تمہارے لیے۔۔"

"یہ ہوئی ناں بات۔۔"

وہ جیسے اس کے فیصلے پر بے حد خوش ہوا تھا۔۔ ساتھ ٹیبل پر رکھی ریوالور اس کی
جانب بڑھائی۔ اس نے ایک نگاہ اٹھا کر سلطان کو دیکھا اور پھر اس ریوالور کو تھام لیا۔
اس کے ہاتھ کی ہلکی سی لرزش سلطان بخوبی دیکھ رہا تھا۔

تمہیں اسے چلانا شاہی سکھادے گا۔ بلکہ وہ تمہیں ہر کام سکھادے گا۔ تم نے بس جو
فیصلہ کر لیا ہے اس پر قائم رہنا۔ کیونکہ یہ کام۔۔ یہ ایک جہنم کی مانند ہے۔۔ جو اس

PDF NOVEL BANK

میں ایک بار داخل ہوتا ہے وہ دوبارہ کبھی یہاں سے باہر نہیں نکل سکتا۔ کبھی بھی ”نہیں۔ اور جو۔۔ یہاں سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، آخر کار مارے جاتے ہیں

اس کی ریڑھ کی ہڈی اس آخری جملے پر سرسرا اٹھی تھی۔ لیکن پھر اس نے پسینے سے ترتر ہوتے ہاتھوں سے ریوالور کس کر تھاما۔ آنکھوں کے پار بہت سے منظر گردش کرنے لگے۔ اس کی ماں کا چہرہ، سورہ کف، اپنے نیک اساتذہ کرام، نمازیں، قرآن کی آیتیں۔۔ سب کچھ اس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ وہ چاہتا تو اس ریوالور کو چھوڑ دیتا لیکن وہ اسے نہیں چھوڑ سکا۔ اس نے دل مضبوط کیا اور اسے لے کر ساتھ ہی اٹھا۔ اس نے یہاں سے نکلنے ہی اپنا سب کچھ اب کہ سلطان کے پاس رہن رکھوا دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے ساری نصیحتوں، سارے انذار اور ساری خوشخبریوں کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اس نے قرآن تھامنے والے ہاتھوں میں آج ریوالور تھام رکھا تھا۔ وہ لڑکا اس برف سی دنیا میں اب کہ واقعی برف بننے لگا تھا۔ ہاں اس نے قرآن چھوڑ دیا تھا۔ اور اسے چھوڑتے ہی۔۔ اس نے اپنا ایک حصہ بھی اسی کے ساتھ کہیں کھو دیا تھا۔ حبیبہ

PDF NOVEL BANK

کا معاذ اب کہ حبیبہ کا معاذ رہا ہی نہیں تھا۔ یہ تو اب کہ کوئی اور لڑکا تھا۔ جرم کی دنیا
!کا ایک اور شکار۔۔ معاذ شعروای۔۔۔

لاؤنج میں سب گھر والے دم سادھے بیٹھے تھے۔ رابیل یک ٹک عابد کو دیکھے گئی۔ کتنی
آسانی سے انہوں نے اس کے رشتے کے لیے ہامی بھر لی تھی۔ کیا وہ ان پر اس قدر گہرا
بوجھ تھی۔۔ کیا واقعی۔! اسے اس وقت رونا بھی نہیں آ رہا تھا۔۔ وہ تو بس ان کے ایک
ہی فیصلے سے گویا خاموش ہو گئی تھی۔ دوسری جانب پھپھو اب تک برف ہوئیں وقار کی
جانب دیکھ رہی تھیں۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

”آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے کہ آپ میرے بیٹے کی مانگ پر نظر رکھ سکتے ہیں۔۔؟“

انہیں جیسے یکدم ہی ہوش آیا تھا۔ وقار نے سرخ نگاہیں ان پر جمائیں۔۔

PDF NOVEL BANK

تم یہ رشتے توڑنے اور جوڑنے کی دھمکیوں سے اگر باز آجائیں تو آج یہ نوبت ہرگز نہیں " آنی تھی۔ ارے شرم کرو تھوڑی سی۔۔ اس بچی کا حال کیا کر دیا ہے تم نے۔۔! اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔ نہ ہی کسی کو اپنے اس عمل سے تکلیف پہنچائی ہے۔ پھر بھی تم نے اسے کس قدر اس سب میں گھسیٹا ہے۔ کیوں۔۔؟ صرف اور صرف اپنی انا کی "تسکین کے لیے۔۔"

"وہ میری ہونے والی بہو ہے۔ میں اس کے ساتھ جو بھی کروں۔۔"

وہ ترخ کر بولی تھیں۔ لیکن اب کہ انہیں دیا جانے والا جواب وقار نے نہیں عابد نے دیا تھا۔۔

ایسے کیسے تم جو چاہو گی کرو گی میری بیٹی کے ساتھ صائمہ۔۔! تمہیں اندازہ بھی ہے کہ "تم نے ہم سب کو اپنے رویے کی وجہ سے کب سے سولی پر لٹکا رکھا ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

ان کی بات پر پہلی بار پھپھو کو حیرت ہوئی تھی۔

اسی لیے تم رابیل کے قابل نہیں ہو۔ ہماری بچی بہت حساس ہے۔ تم جیسے کرخت " لوگ اس کے لائق نہیں ہیں۔ جو اپنی انا کو ہی جان سے پیارے رشتوں کے لیے "خاموش نہ کروا سکتے ہوں ان سے بھلا کسی اچھائی کی امید کی بھی کیسے جا سکتی ہے۔۔

وقار نے تو ان پر کوئی ادھار ہی نہ چھوڑا تھا۔ رابیل ان سب کے چہرے دھواں دھواں ہو کر دیکھ رہی تھی۔ یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔ یہ سب کیا ہوتا جا رہا تھا۔ پھپھو کو تو اس طعنے پر کوئی گویا بتنگے ہی لگ گئے تھے۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور آپ بھائی صاحب۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ کا وہ معاذ رابیل سے نکاح کرے " گا۔۔! وہ۔۔ جسے ہم سب کی شکلوں تک سے نفرت ہے۔ وہ نکاح کرے گا اس گھر کی "بچی سے۔۔

PDF NOVEL BANK

آخر میں سلگ کر مسکرائی تھیں۔ جیسے بہت بڑے دام میں پھنسا یا ہوا انہوں نے وقار کو۔ لیکن دوسری طرف وہ اسی سکون سے دیکھتے رہے تھے ان کو۔۔

بالکل۔۔ وہ نکاح کرے گا اس گھر کی بچی سے۔ ضرور کرے گا۔۔ کیونکہ وہ صائمہ کا" نہیں۔۔ حبیبہ کا بیٹا ہے۔ وہ ارحم نہیں جو اپنے اوپر لوگوں کی مرضی مسلط کر لے۔ وہ معاذ ہے۔۔ جو لوگوں کو کبھی بھی اتنی اجازت نہیں دیتا کہ وہ آئیں اور اس کی زندگی پر "حکمرانی کریں۔۔

visit for more novels:

اور اسی پہر وہ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا تھا۔ ایک پل کو سب کی گردنیں اس کی جانب گھومیں۔ رابیل نے بھی گیلی گیلی آنکھوں سے اس جانب کو دیکھا تھا۔ وہ عام سے لباس میں ملبوس، ماتھے پر گرے بال لینے، خاموشی سے وہیں ٹھہر گیا تھا۔ سب جیسے لمحے بھر کو تھم گیا تھا۔ پھر وہ آگے بڑھا۔۔ بابا کو ایک لمحے کے لیے دیکھا۔ پھر عابد کو۔۔ اور پھر سب سے آخر میں رابیل کو۔۔ آج اگر جو وہ انکار کر دے گا تو اس میں اور صائمہ میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا۔۔ آج اگر جو اس نے انہیں جیتنے دے دیا تو زندگی کے لگے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کئی لمحوں تک وہ رابیل کو اپنے لفظوں سے زخمی کرنے والی تھیں۔ وہ حبیبہ کو نہیں بچا سکا تھا۔۔ لیکن وہ رابیل کو بچانا چاہتا تھا۔ وہ اسے ان سب سے واقعی بچانا چاہتا تھا۔۔ کیوں۔۔ یہ تو اسے خود بھی نہیں پتہ تھا۔

"کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے بیٹا۔۔؟"

اب کہ پوچھنے والے زاہد چچا تھے۔ اس نے گہرا سانس لے کر ان کی جانب دیکھا اور پھر آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ یہاں تک پہنچنے پر وہ بے یقین ضرور تھا لیکن اگر ایسا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com تو ایسے ہی سہی۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔"

اپنے مخصوص انداز میں آرام سے کہہ کر اس نے بہت سی رکی سانسیں بحال کی تھیں۔ بہت سی چلتی سانسیں روکی تھیں۔ پھپھو اور ارحم کا تو مانو سانس ہی خشک ہو کر رہ گیا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تھا۔ ارحم نے بے چینی سے ماں کو دیکھا لیکن فی الحال وہ معاذ کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھیں۔ لیکن اب وہ بھی کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے پیر پر کلہاڑی ماری تھی۔ ان کے پاس کسی کو بھی مجرم ٹھہرانے کا کوئی حق باقی رہا ہی نہیں تھا۔

اور پھر اگلے ہی پل مولوی صاحب کی آمد پر ان کا نکاح کر دیا گیا۔ ان کا نکاح واقعی ہو رہا تھا۔۔ سننے والے کانوں اور دیکھنے والی آنکھوں کو یقین نہ آتا تھا۔ اس نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اس عام سے لباس میں "قبول ہے" کہا اور پھر وہ وہاں رکی ہی نہیں۔ اپنے کمرے میں چلی آئی۔ معاذ جو کہ بالکل چپ بیٹھا تھا ایک پل کو نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ اسے اس سمے بہت کمزور لگی تھی۔ اس سے نگاہ ہٹا کر اس نے بابا کی جانب دیکھا تھا۔ ان سے تو خیر وہ بعد میں بات کرنے والا تھا لیکن ان کے چہرے پر رقصاں مسکراہٹ کو دیکھ کر اسے لمحے بھر کے لیے ان پر بے تحاشہ پیار آیا تھا۔ جو وہ ایک عرصے سے چاہتے تھے وہ آج اس قدر آنا فانا ہو گیا تھا کہ انہیں خود بھی گویا اپنے اس فعل پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ نکاح ہوتے ہی وہ عابد کی جانب بڑھے۔ انہیں بھیچ کر گلے

PDF NOVEL BANK

لگایا۔ عابد کی آنکھوں میں چمکتی ہلکی سی نمی کو معاذ نے بغور دیکھا تھا۔ ساتھ ہی اس نے رامین کو دیکھا جو اسی کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ وہ بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا۔

آپ کا بہت بہت شکریہ معاذ بیٹا۔۔ آپ نے ہماری عزت رکھی ہے۔ اللہ آپ کو "خوش رکھے۔۔"

بھرائی سی آواز میں اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر وہ اسے دعا دیتیں پلٹیں تو وہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس قسم کا تاثر دینا چاہیے۔ عابد اب کہ وقار سے الگ ہوئے ان سے دھیمی سی آواز میں کچھ کہہ رہے تھے۔ شاید یہ کہ وہ ان کے بے حد شکر گزار ہیں۔ اس نے گہرا سانس لے کر ایک نگاہ پتھر بنیں پھپھو پر ڈالی اور دوسری ان کے سپوت پر۔۔ اگلے ہی لمحے بابا سے اجازت لیتا وہ پلٹ گیا۔ صائمہ پر تو آج جیسے پہاڑ ٹوٹ کر گرا تھا۔ اپنے غرور اور تکبر کا پہاڑ۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے باہر کی جانب بڑھتے ہوئے ایک آخری نگاہ اس کے کمرے کے دروازے پر ڈالی تھی۔ اور پھر اسی خاموشی کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ دوسری جانب رابیل خاموشی سے بیڈ کی پشت سے سرٹکائے، چھت کو دیکھ رہی تھی۔۔ خالی خالی نگاہوں کے پار سب کچھ گویا سنسان ہو گیا تھا۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ارحم سے شادی ہوتے ہوتے اس کی شادی معاذ سے ہو جائے گی۔ کیا جو تھوڑی دیر پہلے ہوا وہ نارمل تھا۔۔؟ اگر وہ سب نارمل تھا تو پھر اسے نارمل کیوں نہیں لگ رہا تھا۔۔؟ بابا اس سے اس قدر بیزار تھے کہ لمحہ نہ لگایا معاذ کے لیئے ہامی بھرتے ہوئے۔ اور معاذ۔۔ اس کا ذہن ایک لمحے کو اس کی جانب بھٹکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

معاذ کو تو وہ ٹھیک سے جانتی بھی نہیں تھی۔ وہ اس رشتے سے خوش بھی تھا یا نہیں اسے نہیں پتہ تھا۔۔ اور اگر۔۔ اگر جو وہ اس پر مسلط کی گئی ہو تو۔۔؟ یکدم اپنی ذات کے ارزاں ہونے کا گمان ہوا تو اس کا دل کیا بس رونے لگ جائے۔۔ زندگی ایسے کیسے اسے کسی کے ساتھ جوڑ سکتی تھی۔۔! یہ سب کیسے ہو سکتا تھا۔۔ اور اگر یہ ہو چکا تھا تو! اسے اس سب پر یقین کیوں نہ آتا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

دکھتے سر کو اس نے ایک بار پھر سے بیڈ کی پشت سے ٹکایا اور اندر جمع ہوتی کثافت کو گہرا سانس لے کر باہر نکالا۔۔

اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹ کر جڑ رہا تھا۔۔ اور بہت کچھ جڑ کر ٹوٹ رہا تھا۔ خاموش کھف میں اب کہ اس کے اندر کی خاموشی بھی شامل ہو گئی تھی اور جسے وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شام میں وہ خالی خالی سی سنگھار آئیے کے سامنے کھڑی تھی جب شہزاد اور ردا دونوں اسکے کمرے میں داخل ہوئیں۔ اس نے ان کی جانب نہیں دیکھا۔ کہیں اندر وہ اب سب سے ناراض تھی۔ وہ سب جو اس کے خلاف تھے۔ اس کا ناراض ہونا تو بنتا ہی تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ان کی جانب مڑے بغیر خاموشی سے اپنے بالوں میں برش چلاتی رہی۔ شزا اور ردا وہیں دروازے ہی میں ٹھہر گئی تھیں۔ جانتی تھیں کہ ان کی "رابی" ان سے ناراض تھی۔ پھر شزا ہی کھنکھار کر آگے بڑھی۔

"کیا پہن رہی ہو رابی۔۔؟"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یونہی بالوں میں برش چلاتی رہی۔۔

visit for more novels:

"اب تو سب ٹھیک ہو گیا ہے ناں رابی۔۔ تو۔۔ تم ہم سے اب بھی ناراض ہو۔۔؟"

بیچھے سے ردا نے بہت ہلکی سی آواز میں کہا تھا۔ اس نے یکدم سنگھار آئینے پر برش پٹھا۔ ان دونوں کو لمحے بھر کے لیے مڑ کر غصہ غصہ سی نگاہوں سے دیکھا۔ لیکن ان دونوں کو اس لمحے وہ بہت پیاری لگی تھی۔ غصے میں کون پیارا لگتا ہے بھلا۔۔؟ لیکن رابیل کا غصہ ایسا ہی تھا کہ اس پر ڈرنے یا گھبرانے کے بجائے پیار آجایا کرتا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا سب ٹھیک ہے؟ تم دونوں کو لگتا ہے کہ یہ سب ٹھیک ہے۔۔ واقعی۔۔ میرا نکاح" ہو چکا ہے۔۔ ایسے کیسے میرا نکاح کسی کے بھی ساتھ ہو سکتا ہے۔۔ میں بوجھ تھی بابا پر "تو مجھے بتا دیتے۔۔ ایسے مجھے سب کے سامنے ارزاں کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟

اور پھر وہ یکدم رونے لگی تھی۔ وہ ہی ہر لڑکی کی طرح غصے کے آخری سرے پر رونے کی عادت۔ شزا اور ردا دونوں نے یکدم اسے آگے بڑھ کر خود سے لگایا تھا۔ ان کی رابی بہت معصوم تھی۔۔ حالانکہ وہ ان سے بڑی تھی۔۔ لیکن پھر بھی وہ ان جیسی نہیں تھی۔ وہ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر رو جایا کرتی تھی۔ اور آج۔۔ آج تو اس پر بہت کچھ ایک ساتھ گزر گیا تھا۔۔

"ہم دونوں بہت سوری ہیں تم سے رابی۔۔"

PDF NOVEL BANK

شزا نے بھی نم آنکھوں کے ساتھ کہا تھا۔ اس نے آنکھیں رگڑیں۔۔ ان سے الگ ہوئی۔۔ چہرہ حد درجہ سرخ ہو رہا تھا، ناک گلابی رنگ سے دہک رہی تھی اور ہچکیوں کے باعث سانسیں الجھی ہوئی تھیں۔

میں بہت اکیلی تھی اس سب میں شزا۔ میں بہت خوفزدہ تھی۔۔ مجھے بہت ڈر لگتا تھا" لوگوں کے رد عمل سے۔ جانتی ہو تم دونوں کو کتنا مس کیا ہے میں نے اپنی تنہا راتوں میں۔ میں نے کتنی آوازیں دیں تھیں تم لوگوں کو لیکن کسی نے بھی میری آواز نہیں سنی۔۔ کوئی بھی مجھے تھپکنے کے لیے نہیں آیا۔۔ سب۔۔ سب میرے لیے بہت مشکل تھا۔۔ میں بہت اکیلی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس کے جملے بے ربط سے ہونے لگے تھے۔ لیکن وہ کہتی جا رہی تھی۔ ردا اور شزا بھی اب کے اسے دیکھ کر رونے لگی تھیں۔ ان کی کھوئی ہوئی رابی جیسے انہیں پھر سے مل گئی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"سوری رابی۔"

ردا نے کہہ کر اس کی آنکھیں صاف کیں۔

کوئی بھی مجھے اپنی گید رنگز میں نہیں بٹھانا چاہ رہا تھا۔۔۔ سب مجھ سے بیزار ہو رہے تھے۔ سب مجھے بری نظروں سے دیکھ رہے تھے اور تب میں نے تم لوگوں کو بہت یاد کیا تھا۔ کوئی بھی میرے ساتھ نہیں تھا۔۔۔ پھپھو نے ہر دفعہ مجھے بے عزت کیا۔۔۔ تم لوگ تب بھی میرے ساتھ نہیں تھے۔۔۔ میں بہت اکیلی تھی۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ روتی جا رہی تھی اور کہتی جا رہی تھی۔ اس کے دل پر جمے زخم بہت گہرے تھے۔ دونوں نے ایک بار پھر سے آگے بڑھ کر اسے خود سے لگایا تو وہ اور رونے لگی۔

"ہم اب ساتھ ہیں تمہارے۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

شزا نے کہہ کر اسے خود سے الگ کیا۔

اور ماں نے ہمیں تمہیں تیار کرنے ہی بھیجا تھا۔ دیکھو تم نے ہمیں کن کاموں میں " لگا دیا۔۔

ردا نے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کی الماری کی جانب چہرہ پھیرا تھا۔ شزا نے بھی اسے سنگھار آئینے کے سامنے رکھی کرسی پر بٹھایا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔ اس میں اب کہ کسی بات پر اعتراض کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اس فراک کا دوپٹہ تو چھوٹا ہے رابی۔۔ تم حجاب کیسے کرو گی۔۔؟"

اس نے ایک لمحے کو چہرہ اس طرف کو موڑ کر ردا کو دیکھا تھا۔ ہاں۔۔ اب کہ آہستہ آہستہ وہ اسے اور اس کے حجاب کو قبول کرنے لگے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کا دوپٹہ چھوٹا تھا تو میں نے اس کا بڑا دوپٹہ بنوالیا تھا۔ وہیں رکھا ہے اوپر والے " حصے میں۔

اس نے کہہ کر شزا کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ پھر اس کے بالوں کو پونی میں باندھا۔ دوپٹہ اس کے ہاتھ میں دیا اور دونوں نے دور کھڑے ہو کر اسے دیکھا۔ وہ پیاری تھی۔۔ پیاری لگ رہی تھی۔۔

"تمہیں جتنا بھی لڑکیوں کی طرح تیار کر لو۔۔ لگنا تم نے وہ ہی کیوٹ بچہ ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شزا نے ہنس کر کہا اور ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلی۔ ردا بھی اس کے پیچھے ہنستی ہوئی نکلی تھی۔ اور رابیل۔۔ اس نے ایک پل کو سنگھار آئیے میں خود کو دیکھا۔۔ اور پھر وہ بھی دھیرے سے مسکرا دی۔۔ وہ واقعی اپنے گلابی گالوں کی وجہ سے بڑی لڑکی لگنے سے قاصر تھی۔ اسے ان گالوں کے ساتھ کیوٹ ہی لگنا تھا۔ اب کہ وہ آہستہ سے چہرے کے گرد

PDF NOVEL BANK

حجاب لپیٹنے لگی تھی۔ آسمانی رنگ کا لانگ فرائیڈ اس کے ٹخنوں سے ذرا اوپر تھا۔ ان پر جھلملاتا سا باریک ستاروں کا کام اس سے بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔

اسی پل دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے چونک کر اس طرف کو دیکھا۔ وقار دروازہ کھول کر اس کے کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ سفید کرتا شلوار میں ملبوس وہ آج بھی بہت جچتے تھے۔ اسے دیکھ کر لمحے بھر کو کھل کر مسکرائے۔ چہرہ اس قدر روشن اور پرسکون تھا کہ رابیل کے دل پر جما ہر زخم دھلنے لگا۔

visit for more novels:

"میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے آج۔ ماشاء اللہ۔ اللہ نصیب اچھے کرے۔"

"تھینک یو تایا۔"

اسے سمجھ نہیں آیا کہ اور کیا کہنا چاہیے۔ وہ پاس چلے آئے۔ اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

PDF NOVEL BANK

میں بہت خوش نصیب ہوں جو مجھے تم جیسی بیٹی ملی ہے رابیل۔۔ میں آج بہت " "بہت خوش ہوں۔۔"

ان کی آواز کی باریک سی لرزش رابیل کو بتا رہی تھی کہ وہ واقعی اس رشتے سے بے حد مطمئن اور خوش تھے لیکن معاذ۔۔ کیا وہ بھی اس رشتے سے اتنا ہی خوش تھا۔۔؟

"نہایت لیکن معاذ۔۔ کیا۔۔ کیا وہ بھی اس رشتے سے خوش ہے۔۔؟"

اس نے ایک لمحے کو دل مضبوط کر کے پوچھ ہی لیا۔ وقار اس کے سوال پر مسکرائے تھے۔۔

مجھے اس کی خوشی کا نہیں پتہ رابیل لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ اس رشتے سے راضی " ہے۔ وہ اگر راضی نہیں ہوتا تو کبھی ہامی نہیں بھرتا۔ تم ابھی جانتی نہیں ہو اسے۔۔ "اسکی مرضی کے بغیر کوئی بھی اس سے کوئی کام نہیں کروا سکتا۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ اس کے بیڈ پر اب کہ بیٹھ کر دھیمی سی آواز میں اسے آگاہ کر رہے تھے۔ وہ عین ان کے گھٹنوں کے سامنے بیٹھی۔

لیکن تایا وہ تو مجھے ٹھیک سے جانتا بھی نہیں۔۔۔ پھر ایسے کیسے وہ میرے لیے ہامی "بھر سکتا ہے۔۔۔؟"

اس کی بے چینی ہر لفظ سے عیاں تھی۔ وقار ادا سی سے مسکرائے تھے۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ سچ ہے کہ وہ تمہیں نہیں جانتا۔ لیکن اس نے کوشش بھی نہیں کی تمہیں جاننے کی۔ "شاید اس لیے کہ وہ تمہیں گہرائی سے جاننا چاہتا ہے۔ اسی لیے کسی سے کوئی بھی پوچھ گچھ کیے بغیر آرام سے ہامی بھر گیا۔ اسے کسی دوسرے کی جھجھک پر تمہارے معاملے میں "کوئی بھروسہ نہیں ہے۔"

PDF NOVEL BANK

اس کے رخسار لمحے بھر گلابی ہوئے تھے۔۔ وقار اسے دیکھ کر مسکرائے۔۔

میرا بیٹا بہت اڑیل ہے۔ ایسے بلاوجہ نخثیں نہیں کرتا وہ لیکن ہے بہت ٹیڑھا۔۔ بات " آسانی سے مانتا نہیں ہے۔ بدتمیز ہے، بد لحاظ اور بے مروت بھی لیکن اس سب کے " باوجود وہ تمہیں کبھی تکلیف نہیں دے گا۔۔ اتنا مجھے پتہ ہے۔

"لیکن آپ یہ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں تایا۔۔؟"

visit for more novels:

کچھ دیکھا ہے میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لیئے راہیل۔۔ عقیدت۔۔ یا پھر " اپنائیت۔۔ میں نام نہیں دے سکا اس جذبے کو۔۔

اور یہ اپنائیت تو اس نے خود بھی کئی دفعہ محسوس کی تھی۔ اگر اسے محسوس ہوئی تھی تو کسی کو بھی ہو سکتی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

مجھے کبھی کبھی ڈر لگتا تھا کہ وہ شادی ہی نہیں کرے گا۔ لیکن آج جب اس نے نکاح کے لیے ہامی بھری تو میرے دل میں سکون اترتا گیا رابیل، کیونکہ تم سے بہتر لڑکی اسے کبھی نہیں مل سکتی۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ وقار بھی ساتھ ہی اٹھے۔۔۔

اب کوئی بھی تمہیں تمہارے حجاب پر کبھی بھی کچھ نہیں کہے گا۔ میں کسی کو اپنی بیٹی پر کوئی بات کرنے ہی نہیں دوں گا۔ تم آرام سے ولیمہ اٹینڈ کرو اور جو اگر تمہاری پھپھو کچھ بھی ایسا ویسا کہیں تو مجھے بتانا۔ بہت ہو گیا اب ہنس ہنس کر اسکی کڑوی باتیں ٹالنا۔۔۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

"چلتا ہوں۔۔۔ خیال رکھنا بچے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے باہر کی جانب بڑھے تو وہ بھی نم آنکھوں سے انہیں جانا دیکھتی رہی۔ اللہ نے ایک ساتھ ہی اس کے لیے اتنی ساری امداد بھیج دی تھی کہ وہ سمجھ ہی نہ پارہی تھی کس بات پر کیسا رد عمل دینا چاہیے اور کس بات پر کونسا جواب درکار ہے۔ گہرا سانس

PDF NOVEL BANK

لے کر اس نے بھی اپنا حجاب درست کیا اور پھر وہ خود بھی کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ کچھ وقت تو اسے بہر حال یہ سب قبول کرنے میں لگنا ہی تھا۔۔ وہ خود کو! ابھی ٹائم دینا چاہتی تھی۔ بہت سارا پرسکون سا ٹائم۔۔

ممی آپ کی جلد بازی کی وجہ سے ہمارے ہاتھ سے جیک پوٹ نکل چکا ہے اور آپ "یہاں اس اندھیرے میں خاموشی سے بیٹھی ہیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ارحم اسی لمحے کمرے میں داخل ہوا تو اندھیرے کے باعث اسے سمت کا اندازہ ہی نہ ہو سکا۔ وہ سمجھ ہی نہ سکا کہ صائمہ کس طرف کو بیٹھی ہیں۔ پھر آگے بڑھ کر لائٹ بورڈ پر ہاتھ مارا۔ سارا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا۔۔

PDF NOVEL BANK

صائمہ کھڑکی کے ساتھ لگ راکنک چیئر پر جھول رہی تھیں۔ چہرہ اس قدر سپاٹ تھا گویا برف کا بنا ہو۔ وہ ان کی خاموشی پر کھولتا ہوا ان تک پہنچا تھا۔

آپ کو ضرورت کیا تھی اس کے دوپٹے کو اس قدر مسئلہ بنانے کی۔۔؟ اور وہ آپکے "سوتیلے بھائی۔۔ وہ تو جیسے موقع کی تلاش ہی میں بیٹھے تھے۔ اتنی جلد بازی میں رابیل کو "ہتھیا لیا کہ ہم کچھ کر ہی نہیں سکے۔۔"

وہ بے چینی سے یہاں وہاں ٹھلتا کھول رہا تھا۔ پھر رک کر ان کی جانب دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ماموں کی ساری جائیداد کا حق دار اب کہ وہ معاذ ہوگا مُمی، میں نہیں۔"

صائمہ نے ایک لمحے کو چہرہ اس کی جانب پھیرا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ایسا ہو چکا ہے مُمی۔۔ وہ نکاح کر چکا ہے رابیل کے ساتھ۔۔"

تو کیا ہوا۔۔؟ طلاق بھی تو ہو سکتی ہے۔۔ نکاح ہوا ہے تو ختم بھی ہو سکتا ہے۔ میں کسی کو بھی اپنے باپ دادا کی جائیداد پر قبضہ کرنے نہیں دے سکتی۔۔ تم۔۔ تمہیں رابیل کو شیشے میں اتارنا ہوگا ارحم۔۔ عابد کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اس کی ساری جائیداد کے حق دار صرف اور صرف تم ہو۔ وہ جائیداد تمہیں کیسے بھی کر کے لینی ہے۔۔

لیکن کیسے۔۔ اب کیا ہوگا۔؟ آپ کی ضد اور انا نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا مُمی۔۔ اس لڑکی کا ہمیں کرنا ہی کیا تھا۔۔ ہمیں اس کے پیسے سے سروکار تھا لیکن نہیں۔۔ آپ تو پتہ نہیں کونسی باتیں لے کر بیٹھ گئی تھیں۔۔

وہ سخت کبیدہ خاطر تھا۔۔ اسے کسی طور بھی رابیل کا نکاح ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

"ہاں تو میں نے کہا ناں کہ نکاح ٹوٹ بھی سکتا ہے۔ ختم بھی ہو سکتا ہے۔۔"

"!اچھا اور آپ کو لگتا ہے کہ وہ معاذ اب رابیل کو طلاق دے گا۔۔! سیریڈ سلی ممی۔۔"

اسے ان پر بے حد افسوس ہوا تھا۔۔

تم کس لیئے ہو۔۔؟ کس مرض کی دوا ہو تم۔۔؟ جاؤ جا کر عابد، رابیل یا پھر رابین کو"
"اپنی باتوں سے بہلاؤ۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور آپ کو لگتا ہے کہ وہ میری بات سن لیں گے۔! اتنی بے عزتی کے بعد وہ میری "
"طرف دیکھیں گے۔۔"

اس کا دل کیا ماں کی اس بات پر تالیاں ہی پیٹنے لگ جائے۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں تو کیا ہوا۔۔؟ رابیل تو ویسے بھی انتہائی بے وقوف لڑکی ہے۔ اسے اپنی باتوں سے "بہلانا تو کوئی مشکل نہیں۔ ہم ایسے ہار نہیں مان سکتے۔ ہم ایسے پیچھے نہیں ہٹ سکتے" ارحم۔۔ کچھ کرو۔۔ پلیز کچھ کرو تم۔۔

وہ یکدم اٹھ کر اس کے پاس آئی تھیں۔ اس نے گہرا سانس لے کر ان کی جانب دیکھا۔

میں کوشش کرتا ہوں لیکن اب اس سب کا ریکور ہونا بہت مشکل ہے۔ حد سے "زیادہ۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دروازہ بند کر کے وہ باہر کی جانب بڑھا تو صائمہ نے سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔ انہیں اپنے اچھے خاصے پیسے چلے جانے کا بے حد افسوس تھا۔ وہ کرتی تو کیا کرتیں۔۔ جاتی تو کہاں جاتیں۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اور پھر اقبال کا ولیمہ بھی گزر ہی گیا۔ سب مہمان بھی رخصت ہو کر جا چکے تھے۔ اور اب کہ سب اسے وقار کی بہو اور معاذ کی بیوی کی حیثیت سے جان کر گئے تھے۔ ولیمے میں بہت سے لوگوں نے خوشدلی سے اسے ساتھ لگایا، بہت سوں نے معنی خیزی سے سر بھی جھٹکا تھا اور کچھ نے تو بے حد کڑوے جملے بھی کہے تھے لیکن ان سب باتوں سے اب فرق ہی کیا پڑنا تھا۔ جو ہونا تھا وہ تو ویسے بھی ہو چکا تھا۔

لگے دن سب اپنی نارمل روٹین پر واپس آچکے تھے۔ ہاں البتہ عابد اور رامین کا رویہ رابیل سے کھنپا کھنپا سا تھا۔ اس نے بھی ان پر زور دینا مناسب نہ سمجھا۔ خاموشی سے بس اس نے اس کے گزر جانے کا انتظار کرنا ہی بہتر سمجھا تھا۔ ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرنا تو خیر اب کہ سب گھر والوں ہی نے ترک کر دیا تھا۔ کیونکہ رابیل اور عابد دونوں ہی ایک دوسرے سے چھپ رہے تھے۔ کوئی بھی رو برو بات کرنے کو تیار نہ تھا۔ آہستہ آہستہ ردا اور شزا بھی نارمل ہو کر کلج جانے لگیں، اس کی یونی شروع ہونے میں وقت تھا تو اس نے خود کو مدرسہ میں مصروف کر لیا، زیادہ سے زیادہ وقت قرآن کے ساتھ گزارنا

PDF NOVEL BANK

شروع کر دیا، رامین نے خاموشی سے کچن سنبھال لیا اور ایک بار پھر سے سب نارمل ہو گیا۔ لیک کچھ تھا جو نارمل ہونے کے بعد بھی بے حد لیب نارمل تھا۔

جب سے اس کا نکاح معاذ کے ساتھ ہوا تھا تب سے وہ ایک بار بھی اس سے ملنے دوبارہ نہیں آیا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ آئے۔۔ گھر والوں کو یقین دلائے کہ اس نے جو بھی کیا اس میں اس کی خوشی شامل تھی۔ وہ اب دوبارہ سے سوالیہ نشان نہیں بننا چاہتی تھی لیکن معاذ نہیں آیا۔۔ نہ ہی تایا کی جانب سے کسی قسم کی خیر خبر کا جواب آیا۔ سب خاموش رہے۔۔ یہاں سے رابطہ کرنے کا مطلب تھا اپنے آپ کو ہلکا کرنا۔۔ جو عابد کرنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ ایک بیٹی کے باپ تھے۔۔ وہ اس بیٹی کو مزید ارزاں نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس نے بھی کوئی رد عمل چنے کے بجائے خاموش رہ کر قبول کرنا ضروری سمجھا۔۔ لیکن پھر جب اس نے اس رات رامین اور عابد کی باتیں سنی تو وہ سن ہو کر رہ گئی۔۔

PDF NOVEL BANK

اس رات وہ ان کے کمرے میں بہت دنوں بعد چائے پینے جا رہی تھی۔ اپنی اور ان کی ناراضگی کو ختم کرنے جا رہی تھی کہ ان کے کمرے کے ادھ کھلے دروازے سے آتی باتوں کی آواز پر اس کے قدم ساکت ہو کر رہ گئے۔

"صائمہ کا فون آیا تھا مجھے آج آفس میں۔۔"

اس کا دروازہ کھولتا ہاتھ اپنی جگہ پر ساکت ہو گیا۔ دل زور سے دھڑکا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com؟" کیا کہا انہوں نے۔۔"

رامین بھی ان کے لہجے پر پریشان ہو گئی تھیں۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ رابیل کو طلاق دلوادو۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور ٹرے اس کے ہاتھ میں پل بھر کو لرز کر رہ گئی تھی۔ دل اتنا زور سے دھڑک رہا تھا کہ اس کی آواز اسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی تھی۔۔

کیا۔۔ دماغ تو نہیں خراب ہو گیا کہیں ان کا۔۔!! پہلے ہماری عزت کا تماشہ بنا کر رکھ " دیا اور اب ہمیں ایک بار پھر سے ذلیل کرنے کا موقع تلاش کر رہی ہیں وہ۔ کم از کم اب "تو ہمیں چین سے جینے دیں وہ۔۔

رامین کے لہجے کی نئی آخر میں جیسے رابیل کے اندر تک اتر گئی تھی۔ اپنے ماں، باپ کو جانے وہ اور کتنا پریشان کرنے والی تھی۔ سب اس کی وجہ سے کتنا ڈسٹرب ہو گئے تھے اور اب یہ پھپھو۔۔! آخر انہیں مسئلہ تھا ہی کیا۔ وہ بے دلی سے پلٹنے ہی لگی تھی لیکن عابد کی اگلی بات پر اسے لگا جیسے کسی نے اس کا سانس روک دیا ہو۔۔

بھائی صاحب نے اپنے بیٹے کا نکاح ہماری لڑکی سے کر تو دیا ہے رامین، لیکن مجھے لگتا " ہے کہ وہ لڑکا اس رشتے کو لے کر راضی نہیں ہے۔ دیکھو ناں۔۔ جب سے نکاح ہوا ہے

PDF NOVEL BANK

نہ تو اس نے یہاں آکر اپنی شکل دکھانا ضروری سمجھا اور نہ ہی بھائی صاحب نے دوبارہ کوئی رابطہ کیا۔ میں تو بیٹی والا ہوں۔۔ کیسے منہ اٹھا کر بول دوں کہ میری بیٹی نکاح میں ہے آپ کے بیٹے کے۔ میں ایک آخری بار بات کرونگا بھائی صاحب سے۔۔ اگر تو وہ "راضی ہوئے تو ٹھیک نہیں تو میں طلاق کروادونگا۔"

اس نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ بے ساختہ دیوار کا سہارا لیا تھا۔ سر یکدم چکرایا تھا عابد کی بات سن کر۔ اندر رامین کا بھی یہی حال تھا۔ وہ چند پل تو خاموش رہیں لیکن پھر ان کی بے یقین سی آواز بھی اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عابد۔۔؟ میری بچی پر طلاق کا داغ۔۔ کچھ تو خدا کا "خوف کریں۔"

"خدا کا خوف ہی تو کر رہا ہوں میں۔"

PDF NOVEL BANK

عابد کی تلخ سی آواز نے اس کے اندر رہا سہا مان بھی چھین لیا۔ آنسو بے ساختہ اس کی آنکھوں سے پھسلے تھے۔ وہ کیا کرے۔۔ یا اللہ وہ کہاں جائے۔۔

اپنی عزت بچا رہا ہوں میں۔ روک رہا ہوں اپنی عزت اچھلنے سے۔ اور ویسے بھی کونسا" رابیل یہاں سے رخصت ہو کر گئی ہے جو اتنا مسئلہ بنے گا۔ طلاق ہو جائے گی اور صائمہ "کو بھی اندازہ ہو گیا ہے کہ اس نے۔۔۔

لیکن اب اس کی ہمت نہیں مزید کچھ بھی سننے کی۔ وہ واپس پلٹی اور لرزتے قدموں سے اپنے عبور کرتی کچن میں چلی آئی۔ دل اتنا بھاری ہو گیا تھا کہ حد نہیں۔ اس نے ٹرے سلیب پر رکھی اور گہرے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے لگی۔ کیا وہ کوئی کھلونا تھی کہ جس نے جب چاہا جیسے چاہا اسے چھوڑ دیا اور تھام لیا۔ کیا وہ اتنی کمتر تھی۔۔! کب تک وہ ان سب کے ساتھ محاذ پر کھڑی رہے گی۔ اور یہ معاذ۔۔ اس نے بے دردی سے آنسو رگڑے۔۔ غصے سے اسے اور رونا آرہا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

ایک دفعہ شکل دکھانے سے اس کا کیا جانا تھا بھلا۔۔! وہ کیوں نہیں یہاں آکر سب کو یقین دلا جاتا کہ اسے اس رشتے سے کوئی مسئلہ نہیں۔۔ وہ خوش نہیں تو کم از کم وہ راضی ہے۔۔ وہ کب تک اسے ایسے لوگوں کے سامنے سوالیہ نشان بنا کر رکھے گا۔۔ وہ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا تھا۔

اس رات وہ پھر سے اب کہ ٹھنڈے زینوں پر گھٹنوں میں چہرہ پیٹے بیٹھی ہوئی تھی۔
 پینے ویسے ہی آدھے تاریک تھے اور آدھے روشن تھے۔۔ ردا اس کے ساتھ آکر آہستہ سے بیٹھی۔ اس نے چہرہ نہیں موڑا۔ جانتی تھی کہ وہ اسے ایک بار پھر سے تسلی دینے آئی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہے۔

"کیا ہوا ہے رابی۔۔؟ سب ٹھیک ہے نا۔۔؟"

اس نے گہرا سانس لے کر چہرہ اٹھایا۔ سامنے لاؤنج تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ خشک نگاہوں سے اس تاریکی کو دیکھے گئی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میری منگنی ٹوٹ چکی ہے، نکاح کسی ایسے شخص سے ہو چکا ہے جسے میں جانتی تک " نہیں ہوں، میرے والدین مجھ سے ناراض ہیں، میں ان کے لیے بوجھ بنتی جا رہی ہوں، میرے سر پر ہر وقت ایک خوف سا سوار رہنے لگا ہے۔ اپنے مستقبل کا خوف۔۔۔ میری زندگی میں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو رہا رہا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ اب کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوگا۔۔۔"

ردا نے بھی دوسری جانب گہرا سانس لیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنے حقوق کے لیے تو انسان کو خود ہی آواز اٹھانی پڑتی ہے رابی۔ کوئی بھی آکر سب " کچھ تھالی میں سجا کر آپ کے سامنے کبھی پیش نہیں کرے گا۔ اپنے حقوق کی جنگ انسان کو خود لڑنی پڑتی ہے۔ جیسے آپ نے اپنے حجاب کے لیے جنگ لڑی ہے۔۔۔ ویسے ہی اپنے حقوق کے لیے بھی لڑیں۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کی ویران آنکھوں میں ہلکی سی نمی ابھری تھی۔۔

کوئی بھی مجھے قبول نہیں کرنا چاہتا رہا۔ نہ ہی تایا نے پلٹ کر میری خبر گیری کی اور "معاذ کو تو بہنے ہی دو۔ کوئی بھی مجھ سے خوش نہیں ہے۔ کیا میں اتنی بری ہوں۔۔؟"

وہ اس وقت سخت دل برداشتہ تھی جبھی اس طرح کی باتیں کر رہی تھی۔ نہیں تو وہ کبھی خود کو یوں ڈی گریڈ نہیں کیا کرتی تھی۔ ٹھیک ہے اس کی خوبصورتی آنکھوں کو چندھیایا نہیں کرتی تھی لیکن وہ ایسی بھی نہیں تھی کہ کسی کو پسند ہی نہ آئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کس طرح کی باتیں کر رہی ہو رابی۔ تم بہت اچھی ہو۔ جنہیں تم پسند نہیں آرہیں تو "اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے معیار سے کہیں بہت بلند ہو۔ ہر کوئی اگر آپ کو پسند کرنے لگے تو یہ کوئی خاص اچھی بات نہیں ہے۔ زندگی میں چند لوگوں کی موجودگی ہی انسان کے لیئے کافی ہوتی ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

"لیکن میری زندگی میں تو وہ چند انسان ہیں ہی نہیں۔۔"

ہیں رابیل۔۔ تمہاری زندگی میں وہ لوگ ہیں۔ معاذ بھائی زیادہ باتیں نہیں کرتے لیکن وہ بہت اچھے ہیں۔ میں نے ان سے جتنی تھوڑی بہت بات چیت کی ہے، اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ بہت کیئرنگ پنچر کے اچھے سے بندے ہیں۔۔

اس نے ایک نگاہ ردا پر ڈالی تھی۔ برا سا منہ بنا کر۔۔

visit for more novels:

کیئرنگ اور معاذ۔۔! بالکل بھی کیئرنگ نہیں ہے وہ۔ ہمیشہ یوں ہی بات درمیان میں "چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ اگر مجھ سے (ایک پل کو رکھی۔۔ یوں ایسے نکاح کا نام لینا بہت عجیب لگ رہا تھا) رشتہ جوڑ ہی لیا ہے تو کم از کم اب آکر اسے فیس بھی کرے۔ مجھے "کیوں اس نے لوگوں کے سوالات کے حوالے کر دیا ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے۔ ردا نے مسکرا کر اس کا بازو سہلایا۔۔

”اگر وہ نہیں آ رہا تو تم خود اس سے ملنے چلی جاؤ رابی۔۔“

اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

”کیا مطلب۔۔؟ میں۔۔ نہیں میں کیسے جاسکتی ہوں۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”کیوں۔۔؟ تم کیوں نہیں جاسکتیں۔۔؟“

مطلب میں خود اس رشتے کے بارے میں بات کرنے کے لیے وہاں پہنچ جاؤں!۔ کیا“

”اسے اندازہ نہیں ہے ہمارے مابین رشتے کا۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اسے ردا کا آئیڈیا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔ وہ کیسے منہ اٹھا کر جا سکتی تھی۔۔

رابی۔۔ یہ رشتہ تمہارے لیے ہر چیز سے زیادہ اہم ہونا چاہیے۔ مضبوط بنو۔ اپنے حق کے لیے بات کرنا سیکھو۔ کسی بھی تیسرے بندے کے بات کرنے سے پہلے معاذ بھائی سے خود بات کرو۔ رشتے کبھی بھی یوں دب کر اور چھپ کر پروان نہیں چڑھتے۔ رشتوں کو مضبوط کرنے کے لیے بات کرنی پڑتی ہے۔ ہاں یا نہ کہہ کر دو ٹوک جملوں کا تبادلہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایسے نہیں ہوتا کہ اپنی جھجھک میں آکر تم رشتوں کی بابت بات ہی نہ کرو۔ بابا، پھپھو یا پھر ارحم بھائی کے بات کرنے سے پہلے تمہیں خود معاذ بھائی سے بات کرنی

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

”چاہیے۔“

ردا کہہ کر آہستہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ بھی جیسے اپنے خیالات سے چونکی۔ وہ کیوں معاذ سے خود بات نہیں کر رہی۔۔؟ وہ کیوں کسی دوسرے یا پھر تیسرے بندے کے انتظار میں ہے۔۔؟ وہ جو بالکل ٹو دی پوائنٹ بات کرنے والا تھا کیا اسے کسی بھی طرح یوں درمیان میں لٹکائے گا۔؟ اور اس سوال کا جواب ایک زوردار ”نہیں“ تھا۔ معاذ ایسا بندہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تھا ہی نہیں۔ وہ آریا پار والا انسان تھا۔ جو ٹھیک ہے ٹھیک ہے اور جو ٹھیک نہیں ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ تاویلیں اکھٹی کرنے والا انسان تھا ہی نہیں۔

اسے یقیناً اس سے بات کرنی چاہیے۔ کسی کے بھی بات کرنے سے پہلے۔۔ ہاں ضرور۔۔۔
 زینوں سے اتر کر اب کہ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اسے اس تاریک کھف
 میں ہلکا سا نور دکھا تھا۔ درست سمت کی جانب اشارہ کرتا ہوا نور۔۔ اور اسے اس نور کو
 تھامنا ہی تھا۔۔ کیونکہ وہ کھف تو آج بھی اتنا ہی تاریک تھا جتنا کئی سالوں پہلے تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عصر کی نماز کے بعد اس نے سیاہ عبائے پر ہی سیاہ حجاب لپیٹا اور گھر سے باہر نکل
 آئی۔ صرف ردا جانتی تھی کہ وہ اس وقت کہاں جا رہی ہے۔ آدھے گھنٹے کی مسافت پر ہی
 تایا کا گھر تھا۔ اسے حیرت بھی ہوئی۔ ان کے اتنے قریب رہنے کے باوجود بھی وہ کبھی
 بھی ان کے گھر نہیں آئی تھی۔ ایڈریس اسے ہمیشہ سے پتہ تھا لیکن اس نے کبھی

PDF NOVEL BANK

یہاں آنے کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔ گھر کے باہر ڈرائیور نے گاڑی روکی تو وہ چونکی۔ ایک نگاہ باہر ڈالی اور پھر گہرا سانس لیتی گاڑی سے نکل آئی۔

اگر جو معاذ بھی گھر میں ہوا تو وہ اس سے آج کے آج ہی بات کر لے گی۔ ہاں ابھی کہ ابھی۔۔۔ لیکن وہ اس سے بات کرے گی کیا۔۔؟ وہ اس سے کہے گی کیا۔۔؟ ایک ساتھ ہی اس کے دل میں خالی پن سا اترنے لگا تھا۔ گھر کا دروازہ پار کرنے سے پہلے ایک چھوٹا سا باغیچہ بنا ہوا تھا۔ وہ زیادہ بڑا لان نہیں تھا لیکن اس کی تراش خراش پر بہت توجہ دی گئی تھی اسی لیے وہ اس قدر پرکشش لگ رہا تھا۔ اس نے سامنے کھڑے سبز بیلوں سے ڈھکے اس گھر کو دیکھا۔ وہ گھر بہت بڑا نہیں تھا۔۔۔ لیکن اسے اس گھر سے عجیب سی اپنائیت محسوس ہوئی تھی۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ چند لمحے دھڑکتے دل کے ساتھ باہر ہی کھڑی رہی۔ پھر ہلکی سی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔ سامنے ہی وقار تیا کھڑے تھے۔ اسے دیکھ کر بے حد حیران ہوئے۔۔۔ پھر خوشگوار سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے اندر آنے کا کہا۔

PDF NOVEL BANK

وہ اندر چلی آئی۔ سلمنے ہی ایک چھوٹا سا سفید ٹائلز والا داخلی برآمدہ تھا۔ ایک جانب کو کرسیاں اور میز لگی تھیں۔ اندر کو جاتی ایک راہداری تھی جس سے گزر کر آگے کا لاونج نظر آتا تھا۔ وہ خاموشی سے ہر جانب دیکھتی تایا کے پیچھے چلی آئی۔

"تم آرہی تھیں تو مجھے بتا دیتیں۔۔ مل کر کچھ اچھا سا پکالیتے۔۔"

"تکلف میں مت پڑیں تایا۔۔ میں کھا کر آئی ہوں۔۔"

visit for more novels:

ارے۔۔ میری بیٹی پہلی دفعہ اپنے گھر آئی ہے۔ اتنا تکلف تو خیر بنتا ہی ہے۔ اور ویسے "بھی تکلف کیسا۔۔؟ یہ اپنا گھر ہے تمہارا۔۔ جب چاہے آؤ اور جو چاہے پکا کر کھاؤ۔۔"

وہ آخر میں ہنسے۔۔ انہیں جیسے اپنی ہی بات نے مزہ دیا تھا۔ لیکن رابیل کو ان کی ہنسی اس سب سے بہت نرم محسوس ہوئی تھی۔ ان کی آنکھوں کا گلابی پن ان کے کافی دیر تک رونے کا غماز تھا۔ اس نے آس پاس نگاہ گھمائی۔ ایل ای ڈی کے ساتھ ہی ایک تصویر

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رکھی تھی۔ ایک انتہائی مکمل تصویر۔ اس نے آگے بڑھ کر اس تصویر کو اٹھایا۔۔ نگاہوں کے قریب کر کے اسے دیکھا۔

دوپٹے کے ہالے میں دیکھتا ان کا چہرہ اس وقت پوری طرح سے جگمگا رہا تھا۔ گود میں ایک بچہ تھا، شاید معاذ اور ساتھ ہی جوان سے وقار تایا ڈنر سوٹ میں ملبوس کھڑے تھے۔ اس نے ایک پل کو سر اٹھا کر وقار کی جانب دیکھا۔ اسے ان کی آنکھوں میں اب کہ نمی تیرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "یہ۔۔۔ یہ حبیبہ تائی ہیں ناں۔۔؟"

اسے اندازہ تھا پھر بھی اس نے پوچھ ہی لیا۔ وقار نے بہت سے آنسو اندر اتار کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"بہت خوبصورت ہیں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ایک بار پھر سے تصویر کو دیکھتے اس نے آہستہ سے کہا تھا۔

"بیٹھو ناں بچے۔۔ میں تمہارے لیئے۔۔"

اور وہ کچن کی جانب بڑھنے ہی لگے تھے کہ اس نے انہیں روک لیا۔ ہاتھ سے پکڑ کر انہیں صوفے تک لے آئی۔ وہ گیلی آنکھوں سے اسے دیکھے جارہے تھے۔

آپ کیسے ہیں تایا۔۔؟ معاذ کہاں ہے۔۔؟ اور آپ دوبارہ آئے کیوں نہیں۔۔۔ نہ کوئی خیر "نہ خبر۔۔ کوئی بات بری لگی ہے کیا آپ کو۔۔؟"

اس نے ان کا چہرہ جانچتے ہوئے نرمی سے پوچھا تھا۔ وہ مسکرائے۔۔ پھر آنکھیں رگڑیں۔۔

PDF NOVEL BANK

ارے بچے پچھلے کئی دنوں سے ریسٹورینٹ کی رینوویشن کا کام چل رہا تھا اسی لیے بالکل " بھی وقت نہیں مل سکا مجھے اور معاذ کو۔۔ وہ بھی اس کام میں تب سے بہت بڑی " ہو گیا تھا۔۔

اوہ۔۔ اس کے دل سے یکدم بوجھ ہٹا تھا۔

"اور ابھی کہاں ہے معاذ۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "ریسٹورینٹ میں ہے۔۔"

بہت آہستگی سے جواب دیا تھا انہوں نے اسے اس کی بات کا۔۔

"کب تک آئے گا۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اور وقار کو اب کہ سمجھ نہیں آیا کہ اسے کیا جواب دینا چاہیئے۔ چند پل کچھ سوچتے رہے،
پھر ایک فیصلہ کر کے سر اٹھایا۔

"تم ہمارے گھر کا حصہ ہو اسی لینے اب تم سے کسی بھی بات کو چھپانا زیادتی ہوگی۔"

وہ ایک پل کو رکے۔ رابیل انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"معاذ آج گھر نہیں آئے گا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا۔۔!! لیکن کیوں۔۔؟"

"آج حبیبہ کی برسی ہے رابیل۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور اس پر اگلے ہی پل جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا تھا۔ کچھ لمحے وہ خالی خالی سی تایا کو دیکھے گئی۔ اسی لیے ان کی آنکھیں گلابی تھیں۔۔ اسی لیے وہ روتے رہے تھے۔

”لیکن۔۔ وہ اتنی سرد رات میں باہر کیا کرے گا تایا۔۔؟“

انتیس نومبر کی رات معاذ احمد پر بھاری تھی اسے اب سمجھ آیا تھا۔

مجھے نہیں پتہ۔۔ لیکن وہ اس دن گھر نہیں آتا۔۔ جانے کہاں ہوتا ہے۔۔ میں نے بارہا

visit for more novels:

”پوچھا بھی لیکن وہ مجھے نہیں بتاتا۔۔“
www.urdu-novel-bank.com

وہ شکستہ سے بولتے ہوئے اسے اس وقت بہت کمزور لگے تھے۔

”معاذ کے ساتھ پچھلے سالوں میں کیا ہوا تھا تایا کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اس نے بے اختیار تصویر ایک جانب رکھی اور آگے ہو کر بیٹھی۔ اسے اس کے بارے میں سب جاننا ہی تھا۔ تایا نے چشمہ ہٹا کر آنکھوں میں پھیلتی دھند صاف کی تھی۔ پھر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم کچھ کھا تو لو رابیل۔۔"

مجھے کچھ نہیں کھانا ہے تایا۔۔ آپ بس مجھے یہ بتائیں کہ آخر پچھلی زندگی میں معاذ کے ساتھ ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ اتنا زخمی ہے۔ اس قدر تلخ ہے۔۔ میں جاننا چاہتی ہوں تایا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com پلیز مجھے سب بتائیں۔۔

اور وقار نے لمحے بھر کو گہرا سانس لے کر اسے دیکھا تھا۔ واپسی پر گاڑی میں بیٹھتے وقت عشاء کا گہرا اندھیرا ہر سو پھیلنے لگا تھا۔ وہ تیزی سے گاڑی میں آکر بیٹھی اور کب کے رکے آنسوؤں کو بہنے دیا۔ ڈرائیور اب گاڑی سڑک پر دوڑا رہا تھا۔ اور رابیل۔۔ وہ سر ٹکائے کھڑکی سے باہر دیکھتی خاموشی سے رو رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

جب مجھے وہ اس رات فٹ پاتھ پر ملا تو بہت بدل گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور " تھا۔۔ حلیہ عجیب سا تھا۔۔ نگاہیں بدل گئی تھیں۔۔ وہ اس سارے عرصے میں بہت سے گناہ کرچکا تھا رابیل۔۔ وہ حبیبہ کا معاذ رہا ہی نہیں تھا۔ وہ سب کچھ بھول گیا " تھا۔۔ وہ حبیبہ کا پڑھایا گیا ہر سبق بھول چکا تھا۔۔

وہ دکھتے دل کے ساتھ ان کی باتیں یاد کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس نے پچھلے کئی سالوں سے قرآن کو ہاتھ تک نہیں لگایا ہے۔۔ وہ اپنا حفظ کیا قرآن " بھول گیا رابیل۔۔

اس کی آنکھ سے دوسرا آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔ قرآن کو پا کر کھوپینے کی افیت بہت زیادہ تھی۔۔ اس کا دل کٹنے لگا۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے اس ایک سال کے عرصے میں اتنے بھتے وصولے تھے کہ آخر میں تو اسے گنتی " بھی بھول گئی تھی۔ اسے اپنا نام تک بھول گیا تھا۔ کچھ بھی یاد نہ تھا اسے۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔ اپنے غم کو کچلنے کا اس سے بہتر طریقہ شاید اس کے پاس تھا ہی نہیں۔۔۔ وہ خود کو بھلا دیتا تبھی تو حبیبہ کو بھلا سکتا تھا اور اس نے وہ ہی کیا۔ اس نے حبیبہ کے معاذ کو بھلا دیا۔۔۔ جس لڑکے نے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھانی تھیں اس نے جرم کی دنیا میں "سناریکی کو چن لیا۔۔۔"

آنسو بہتے ہوئے اس کے رخساروں پر پھسل رہے تھے۔ اور وہ اس پانی کو اب کہ روک دینے پر قادر نہیں تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"دنیا نے حبیبہ کو اس سے چھین لیا تو معاذ نے معاذ ہی کو خود سے چھین لیا۔۔۔"

اس کی گاڑی اب کہ ایک ریسٹورینٹ کے باہر کی تھی۔ وہ آہستہ سے باہر نکل آئی۔

PDF NOVEL BANK

میں نے اس سے کہا کہ کیا تم اپنا قرآن واپس نہیں لینا چاہتے تو جانتی ہو اس نے مجھے "کیا کہا تھا۔۔؟"

وہ آہستگی سے قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی تھی۔۔

اس نے کہا کہ قرآن کو چھوڑ کر وہ اب کہ پر سکون ہو گیا ہے۔ حالانکہ وہ پر سکون نہیں "ہوا تھا رابیل۔۔ وہ تو کچھ محسوس ہی نہیں کر پارہا تھا۔ اور اس نا محسوس ہونے والی "اذیت کو وہ سکون سے تشبیہ دے رہا تھا۔۔ میرا معاذ مجھ سے کھو گیا تھا۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے آگے بڑھ کر شیشے کا دروازہ دھکیلا۔ اندر کا نرم گرم سا ماحول ویسا ہی تھا۔ لوگ الگ الگ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ رات گہری ہونے کے باعث اب کہ آہستہ آہستہ رش بھی چھٹ رہا تھا۔ شیشوں سے ڈھکا وہ ریسٹورینٹ بلاشبہ بہت خوبصورت تھا۔

PDF NOVEL BANK

میں اسے زبردستی اس تاریک دنیا سے نکال لایا۔ بہت سے دوستوں کے اثر و رسوخ کے باعث میں اس میں کامیاب تو ہو گیا لیکن رابیل میں معاذ کو دوبارہ قرآن کی جانب "نہیں لاسکا۔ وہ نماز پڑھتا ہے لیکن اس نے قرآن چھوڑ دیا۔ اس نے اسے بھلا دیا۔"

اس نے قدم ذرا آگے بڑھائے۔ ریسٹورینٹ کا کچن سامنے ہی تھا۔ اس کے آگے نڈ طرز کے لکڑی کے دروازے نصب تھے۔ بہت سے ویٹرز ہاتھوں میں طشتریاں لیے آ جا رہے تھے۔ اس نے بھی قدم اسی جانب کو بڑھائے۔

visit for more novels:

میں نے حبیبہ کے بعد معاذ کو بھی کھو دیا تھا۔ اور اس سب کا ذمہ دار میں خود ہی ہوں۔ میرے ایک غلط فیصلے نے میرے گھر کی ساری خوشیاں مجھ سے چھین لیں۔ وہ گھر جس میں ہر لمحہ سکینٹ رہا کرتی تھی۔ اس گھر میں اب کہ صرف وحشت رہنے لگی۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے دروازہ دھکیلا اور پھر وہ اسے سامنے ہی نظر آگیا۔ اس کے آس پاس زندگی میں پہلی بار گھنٹی سی بجی تھی۔ مدھر سی گھنٹی۔۔ وہ جو آستینیں کہنیوں تک لپیٹے۔۔ گردن جھکائے۔۔ متھے پر گرے بالوں سے بے نیاز۔۔ خاموشی سے مصالحوں بھون رہا تھا۔۔

زندگی میں پہلی بار اسے دیکھ کر وہ لمحے بھر کے لیے ساکت ہوئی تھی۔ کیونکہ اس گھنٹی کی آواز اب بھی کہیں پیچھے سے آرہی تھی۔ وہ دروازے میں کھڑی خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔ اس لڑکے نے اپنی زندگی میں بہت کچھ کھودیا تھا۔۔ یہاں تک کہ اپنا آپ بھی۔۔ اس کا دل ایک بار پھر سے دکھاتا تھا۔ اسی پل معاذ نے کچھ محسوس کر کے سر اٹھایا اور پھر لگے پل وہ اسے دروازے میں کھڑا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ رابیل اس کے دیکھنے پر بھی خاموشی سے اسے دیکھے گئی تھی۔ کئی لمحے آئے اور گزر گئے۔ دو نفوس ٹکٹکی باندھے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔ اور پھر لگے ہی لمحے۔۔ وہ اس کی جانب بڑھ گئی تھی۔

PDF NOVEL BANK

اس نے کئی انسانوں کو اپنے ہاتھ میں لیئے گئے اس تلمچے سے زخمی کیا تھا۔ کئی لوگوں کو اس نے خوفزدہ کر کے ان سے بھتے وصولے تھے۔ وہ ایک طرح کا مافیا راج ہی تھا۔ مافیا عموماً پورے پورے گھرانوں سمیت کام کرتے ہیں لیکن اس علاقے کا باس صرف سلطان میر تھا۔ یہ اس کا علاقہ تھا۔۔ اس کے علاقے کا مطلب تھا کہ یہاں وہ دھندا کر سکتا تھا کوئی اور نہیں۔۔ اس علاقے کی حدود میں وہ بھتہ وصول کر سکتا تھا کوئی اور یہاں آکر پر نہیں مار سکتا تھا۔ شروع شروع میں اسے ان کی سیاستیں، ان کے انداز اور ان کی باتیں سمجھ نہیں آیا کرتی تھیں لیکن جیسے جیسے اس نے ان کے ساتھ وقت گزارنا شروع کیا، اسے ان کی باتیں سمجھ آنے لگیں، اسے ان کے ذومعنی سے جملے ڈی کوڈ کرنے آگئے۔ اسے ان کے اشارے سمجھ میں آنے لگے تھے۔ اس نے گنز چلانا سیکھ لیں، ہر گن کو ہینڈل کرنے کا ایک خاص طریقہ کار ہوتا ہے اور اس نے ہر اس طریقہ کار کو جاننا چاہا جس سے وہ ان گنز کو باآسانی ہینڈل کر سکتا۔

PDF NOVEL BANK

سلطان کو اس سے خاص قسم کی اپنائیت تھی۔ وہ اس کی خالی خالی نظروں سے کبھی کبھار حیران رہ جایا کرتا تھا۔ چودہ سال کی عمر میں وہ اس قدر سپاٹ تھا کہ بڑے بڑے عمر رسیدہ لوگوں کی سنجیدگی اس کے سپاٹ سے تاثر کے آگے مات کھا جایا کرتی تھی۔ اسی اپنائیت اور لگاؤ کا نتیجہ تھا کہ سلطان نے اسے کبھی فرنٹ لائن پر آنے ہی نہیں دیا۔ اسے ڈر تھا کہ وہ کبھی کسی بھی طرح سے پولیس کی تحویل میں آسکتا ہے یا پھر سامنے رہنے پر وہ بہت سوں کی نظروں کا مرکز بن سکتا ہے۔ سو اسے ہمیشہ اسلج کے پیچھے کا کام دیا گیا۔ اسے لوگوں کے اثاثہ جات کو چھاننے، ان کی آف شیور کمپنیز کو کھنگالنے اور پھر ان کی کمزوریاں اکھٹی کرنے کے لیے رکھا گیا۔ پچھلے ایک سال کے عرصے میں اس نے اتنے لوگوں کی زندگیاں کھنگال لی تھیں کہ اسے اب کہ ان کے نام بھی بھول گئے تھے۔ زندگیاں کھنگالتے کھنگالتے اسے اندازہ ہوا کہ جو جیسا ہے وہ ویسا نہیں ہے۔ جو جیسا دکھتا ہے وہ ویسا ہوتا نہیں ہے۔ لوگ جو ہوتے ہیں وہ نظر نہیں آتے اور جو نظر آتے ہیں وہ ہوتے نہیں۔ لوگوں کے ظاہری حلیوں کو دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل تھا کہ کس کے اندر کونسا جانور سانس لے رہا ہے۔ اس نے عرصے تک لوگوں کو اس طرح جج کیا تھا۔۔ اسی حجمینٹ کی وجہ سے کئی دفعہ اسے اپنے کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ

PDF NOVEL BANK

حیران رہ جاتا کہ اس قدر اختلاف آخر لوگوں کے ظاہر اور باطن میں ہو کیسے سکتا ہے۔۔۔
لیکن پھر اس تاریک دنیا میں رہ کر اسے اندازہ ہو ہی گیا کہ انسان نامی مخلوق کیا چیز ہوتی ہے۔ اس کی کتنی پر تیں ہیں اور وہ کتنی گہری تمہوں کے بعد جا کر کھلتا ہے۔

انسان بہت خوفناک مخلوق ہے معاذ۔۔ اس دنیا کی سب سے خوفناک مخلوق۔۔ انسان "
کبھی ویسے نہیں ہوتے جیسے نظر آتے ہیں، انہیں کبھی ان کے ظاہری حلیوں سے جج
نہیں کیا کرتے۔ کون اپنے اندر کون سی جنگ لڑ رہا ہے اور کون اندر جنگ جیت چکا ہے،
"تمہیں اس کا اندازہ کبھی نہیں ہوگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے کام کے تین اصول تھے۔ پہلا، لوگوں کے بول پر کبھی یقین نہ کرنا، دوسرا،
انہیں اپنے ارادوں سے کوسوں دور رکھنا اور تیسرا، ہمیشہ اپنی کمزوریوں کی حفاظت کرنا۔

عرصہ ہوا اس نے لوگوں کی زبان پر اعتبار کرنا چھوڑ دیا تھا۔ لوگ جو کہتے تھے وہ سچ یا
جھوٹ کی آمیزش کا ایک پیالہ ہوا کرتا تھا اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس تاریکی میں رہ رہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کر اسکا اپنا وجود بھی آہستہ آہستہ اس تاریکی کا حصہ بنتا جا رہا تھا۔ اس نے نمازیں چھوڑ دی تھیں، قرآن کے بارے میں تو کبھی اس نے دوبارہ سوچنے کی جرأت ہی نہ کی تھی۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنے یاد کیئے گئے قرآن کی ایک آیت بھی پڑھ سکتا۔ اس نے اس عرصے میں اس معاذ کو کھو دیا تھا جو قرآن پڑھا کرتا تھا، قرآن پڑھنے کا حق رکھتا تھا اور قرآن سے دنیا روشن کرنے کی امنگ لیئے زندہ تھا۔ اب کا معاذ تو بس خاموشی سے دیوار کے ساتھ کمر لکائے، سیاہی میں گھورتا رہتا۔ اس کا بولنا نہ بولنے کے برابر ہو گیا۔ کوئی اس سے سوال کرتا تو وہ جواب دے دیتا اور بس۔۔۔ اس سے آگے اسے باتیں کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ اسے لوگوں میں دلچسپی نہیں تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کئی دفعہ اس نے اپنے آپ کو ان لوگوں سے بدلہ لینے سے روکا جس نے اس کی زندگی برباد کی تھی۔ اس کا بس چلتا تو وہ ایک ایک کو ختم کر دیتا۔ وہ ان میں سے ایک ایک کی لاشیں بچھا دیتا لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اسے وہ آخری تیخ سانس اب تک یاد تھا۔ اسے سب کچھ بھول گیا تھا لیکن وہ آخری نصیحت۔۔۔ وہ کہیں اس کے

PDF NOVEL BANK

اندر تک گڑ گئی تھی۔۔ صائمہ کے بارے میں جتنی معلومات اس کے پاس تھی شاید ہی کسی کے پاس ہو سکتی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ ان کی شادی ہو چکی ہے اور اس شادی کے بعد ان کی اولاد نہ ہونے کے باعث طلاق بھی ہو چکی ہے۔ دوسری شادی کوئی خاص دھوم دھام سے نہیں کئی گئی کیونکہ اب کہ شادی ان سے عمر میں کافی بڑے انسان سے ہو رہی تھی۔ عباد کا بارہ سالہ بیٹا بھی تھا۔ اسے اس کے سوتیلے بیٹے کا نام تک پتہ تھا۔ اس کا نام ارحم تھا۔ وہ صائمہ کا سوتیلا بیٹا تھا۔۔ ساری زندگی جن سوتیلے رشتوں سے انہوں نے نفرت کی تھی اب خدا نے ان کی زندگی میں ایک سوتیلی اولاد ڈال دی تھی۔ وہ لڑکا معاذ سے ایک سال چھوٹا تھا۔ اس نے خود کو روک رکھا۔۔ اس نے اس لڑکے کو نقصان پہنچانے سے خود کو باز رکھا۔۔ اسے انہیں معاف کرنا تھا۔۔ اگر اس نے انہیں معاف نہیں کیا تو وہ اس بڑے دن میں اپنی ماں کو کیا منہ دکھائے گا۔۔؟ وہ کیسے ان کا سامنہ کرے گا۔۔ لیکن انہیں معاف کرنا۔۔ انہیں ان کی سیاہ کاریوں پر معاف کرنا اس کے بس میں تھا

PDF NOVEL BANK

ہی نہیں۔ کبھی کبھی وہ سختی سے مٹھی بھینچے خود کو ان ساری زہریلی سوچوں سے بچانے کی کوشش کرتا تو سلطان اس کے ساتھ آبیٹھتا۔

اس کی پیٹھ تھپکتا۔۔ اسے بہلاتا۔۔ وہ اسے جانتا تھا۔ وہ اسے جاننے لگا تھا۔۔ اس کے ہر انداز کو پہچاننے لگا تھا۔ لیکن پھر ایک دن وہ ہوا جس کے بعد معاذ شرعہ کی زندگی گویا چلتے چلتے رک سی گئی۔

اول پینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ حسبِ معمول، جینز کی جیب میں گن اڑے، چہرے پر نقاب چڑھائے، اپنے ایک ساتھی کا انتظار کر رہا تھا۔ یکایک اس کے کانوں میں ایک آواز سی گونجی۔ وہ ماں اور بیٹا تھے جو سڑک کے اس پار سے گزر کر اس طرف کو آ رہے تھے۔ ماں پورے برقعہ اور نقاب میں تھی، ساتھ بیٹا بارہ سال کا تھا۔ اس کے بے داغ سے سفید شلوار کرتے کو دیکھتے وہ گم صم سا ہو گیا۔۔ کچھ چمکا تھا اس کی یادداشت میں۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تم نے مجھے وہ سورہ سنائی ہے جو تم کل اپنے کمرے میں حفظ کر رہے تھے۔"

ماں نے گردن جھکا کر بیٹے سے کہا تھا۔ بیٹے نے برا سا منہ بنا کر چہرہ اوپر کو اٹھایا۔ اس کے اندر کچھ ڈوبنے لگا تھا۔

"آپ کو میرا قرآن پڑھنا اتنا پسند کیوں ہے۔۔؟"

وہ اب کے چلتے چلتے اس کے قریب سے گزرنے لگے تھے۔ معاذ بنا پلکیں جھپکائے، سکڑتے دل کے ساتھ ان دونوں کو دیکھے گیا۔

کیونکہ میرا بیٹا جتنا قرآن پڑھے گا، اتنا ہی اس کے حصے کے اجر کا ایک حصہ مجھے بھی "ملے گا۔ مجھے وہ حصہ چاہیئے۔۔ ایک بار نہیں۔۔ بار بار چاہیئے۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی قدم لڑکھڑائے تھے۔ آنکھیں گلابی پڑنے لگیں۔ معاذ احمد شعراوی بہت عرصے بعد لڑکھڑایا تھا۔ یکایک دوسری جانب سے ایک نقاب پوش ان دونوں کی جانب بڑھا۔ وہ اس کا ساتھی تھا اور اکثر خود کاپیٹ پلنے کے لیے وہ یوں سڑک پر چلتے لوگوں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ چند لمحوں کا کھیل تھا۔۔۔ چند ساعتوں کا تعین تھا۔۔۔ اس کے ساتھی نے اس عورت پر بندوق تانی تو اس کی کنپٹیاں جل اٹھیں۔۔۔ وہ کسی بھی بات کی پرواہ کیئے بغیر آگے بڑھا اور اپنے ساتھی کو گریبان سے پکڑ کر پیچھے دھکیلا۔۔۔ ماں اور بیٹا اس افتاد پر ڈر کر پیچھے ہٹے تھے۔ بچہ خوفزدہ ہو کر ماں سے لپٹ گیا تھا۔ اس نے اپنے ساتھی کو پیچھے کی جانب گھسیٹا اور اسے ان سے دور کیا۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

منظر بدلنے لگا۔۔۔ وہ لائونج میں بیٹھا روتے ہوئے ان سے بھیک مانگنے لگا تھا کہ اس کی ماں کو چھوڑ دیا جائے۔۔۔ سب منظر آپس میں گڈ مڈ ہو رہے تھے۔ اسے کچھ سمجھائی نہ دیتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ ایک زوردار مکا اس نے اس کے منہ پر مارا تو وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔ اس کا ساتھی اس کے ایسے رد عمل پر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ معاذ اس عورت کی جانب گھوما۔۔۔ وہ گیلی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"آپ۔۔ آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟"

لیکن عورت نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا حلیہ ہی ایسا تھا کہ وہ خوفزدہ ہو کر اپنا بیٹا لیئے وہاں سے بھاگ گئیں۔ وہ انہیں دور جاتا ہوا دیکھے گیا۔ دھندلی سی نمی سارے منظر دھندلانے لگی۔۔

رات میں وہ اپنے کمرے کی دیوار سے کمر ٹکائے، سر جھکا کر بیٹھا تھا۔۔ یکایک سلطان اس کے ساتھ آ بیٹھا۔ اس نے سر نہیں اٹھایا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

"اکبر بتا رہا تھا کہ تم نے مارا ہے اسے۔۔"

"مجھے جو ٹھیک لگا میں نے کیا۔۔"

PDF NOVEL BANK

اعمال کی وضاحتیں دینا تو اس نے عرصہ ہوا چھوڑ دیا تھا۔ لوگ صرف انہی باتوں پر یقین کرتے ہیں جن پر یقین کرنا چاہتے ہیں، کوئی کبھی بھی آپ کی وضاحتوں پر یقین نہیں کرتا۔ اس نے بھی ایک سے دوسری بات کرنا خود پر حرام کر رکھا تھا۔

"کیوں خود کو تکلیف دیتے ہو۔۔؟"

اس کی بات پر اس کے چہرے ہر تلخ سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

visit for more novels:

"جو تکلیف ملنی ہوتی ہے، وہ مل کر رہتی ہے۔۔" www.urdu-novels-bank.com

"جو تکلیف ملنی ہوتی ہے۔۔ وہ واقعی مل کر رہتی ہے۔۔ بلاشبہ۔۔"

اسے اس سے کوئی اختلاف نہ تھا۔

PDF NOVEL BANK

"لیکن معاذ میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں سے دور چلے جاؤ۔۔ بہت دور۔۔"

"کسی نے کچھ کہا ہے کیا تم سے۔۔؟"

اس نے تیزی سے اس کی بات کاٹی تھی۔ سلطان نے لمحے بھر کو گہرا سانس لیا۔۔ پھر اس کی سرمئی آنکھوں میں اپنائیت سے دیکھا۔۔

تمہارے بابا کے بہت سے بڑے بڑے دوستوں نے مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ان سب کا مطالبہ یہی ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دو۔ تم جانتے ہو ناں کہ اگر میں نہیں چاہوں گا تو تم یہاں سے نہیں نکل سکتے۔۔ کبھی بھی کوئی بھی تمہیں یہاں سے نہیں نکال سکتا چاہے کتنا بھی اثر و رسوخ رکھتا ہو وہ لیکن میں۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں سے کہیں بہت دور چلے جاؤ۔۔

اسے اس کے لہجے سے تکلیف ہوئی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

"تم مجھ پر ترس کھا رہے ہو۔۔! جلتے ہوناں مجھے نفرت ہے ایسے لوگوں سے۔۔"

میں تم پر ترس نہیں کھا رہا معاذ۔ تم معذور یا پھر کسی بھی طرح کمزور نہیں ہو کہ تم پر ترس کھایا جائے۔ تم ایک مضبوط لڑکے ہو۔ تم ایک اچھے بیٹے ہو۔ تمہاری اس تاریک دنیا میں کوئی جگہ نہیں۔۔

اس نے تلخی سے سر جھٹکا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں بالکل بھی اچھا بیٹا نہیں ہوں"

اگر اچھے نہیں ہوتے تو اب تک وہ سب قبروں میں ہوتے جنہوں نے تمہاری خوشیوں کو قبروں کی راہ دکھائی ہے۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

تم ایک اچھے بیٹے تھے، اچھے بیٹے ہو اور اچھے بیٹے رہو گے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں " سے چلے جاؤ۔ جانتے ہو، ہم جیسے ان جرم کی تاریکیوں کو ہینڈل کرنے والے کہیں ناکہیں اندر اس خواہش کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں کہ کاش ہم بھی اس عذاب سے نکل سکیں۔۔۔ ان گناہوں کے دلدل سے خود کو آزاد کروا لیں لیکن معاذ۔۔۔

اب کہ اس نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انسان ہر گناہ سے نہیں نکل سکتا۔۔۔ وہ چاہے تب بھی نہیں۔ میں تمہیں ایسی کسی " اذیت میں نہیں دیکھنا چاہتا تم چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی جو میں تمہیں یہاں لے آیا۔ تم یہاں کے لیے نہیں بنے۔ اندر ہی اندر کہیں میں بھی تمہارے والد کا انتظار کر رہا تھا۔ تمہارے یہاں آنے کے عرصے سے ہی میں چاہتا تھا کہ تم یہاں سے "چلے جاؤ۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اور اس رات اسے پھر سے یاد نہیں تھا کہ وہ کن راستوں پر چل رہا ہے۔ فٹ پاتھ کے ساتھ لگ کر بیٹھے وہ پوری رات اس نے گزاری تھی۔ لیکن پھر صبح کی سپیدی کے ساتھ ہی اس کے عین ساتھ ایک گاڑی رکی۔ اس نے خشک آنکھیں اٹھائیں۔ سامنے ہی وقار کھڑے تھے۔ اس سارے عرصے میں وہ اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ حد نہیں۔ معاذ خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ آگے بڑھے لیکن وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔ وقار اپنی جگہ پر ہی ساکت ہو گئے۔ اور پھر وہ اگلی کوئی بھی بات کیے بغیر ہی گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب وہ کبھی اس تاریک دنیا کی جانب نہیں پلٹے گا۔ وہ حبیبہ کا بیٹا تھا۔۔ وہ اس تاریکی کے لیے نہیں بنا تھا۔ وقار کے ہوا میں معلق ہاتھ بے دم سے پہلوؤں میں آگرے۔ ان کا معاذ انہیں مل گیا تھا لیکن کیا یہ واقعی وہ ہی معاذ تھا! جو ان سے کھو گیا تھا۔۔

زندگی کے اگلے کئی سال یونہی خاموشی سے گزر گئے۔ وہ وقار سے بات نہیں کیا کرتا تھا۔ اسے ان سے بہت سے گلے تھے۔۔ بہت سے شکوے تھے۔۔ وہ ایسے کیسے انہیں ان کے

PDF NOVEL BANK

فیصلوں پر معاف کر سکتا تھا۔ لیکن وقت کا مدھم پہیہ آہستہ آہستہ ہر زخم کو مندمل کرتا گیا۔ وہ کبھی کبھی سلطان سے ملنے چلا جاتا، اسے کوئی بیماری لگ گئی تھی اسی لیے اب کہ وہ خاموشی سے ایک جانب پڑا رہتا تھا۔ وہ بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے بھی باتیں قبول کرنا شروع کر دیں لیکن انتیس نومبر کی وہ رات۔۔۔ وہ رات آج بھی کہیں اس میں سانس لے رہی تھی۔ اور اس سانس کی افیت، اسے ہر لمحہ اپنے اندر اترتی محسوس ہوتی تھی۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

معاذ کو بھی اس اندھیری کھف سے نکالنا ہے۔۔۔۔۔

اور اس کام کے لیے رابیل کو چنا گیا تاکہ وہ اسے نکالے اندھیرے سے۔۔۔۔۔

اور لے آئے روشنی کی طرف۔۔۔۔۔

اور رابیل کو چنا گیا آسمانوں پر۔۔۔۔۔

اس کی ہمسفر۔۔۔۔۔

اس کی ہمدرد۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اس کی ساتھی۔۔ کے طور پر۔۔

تو پس ثابت ہوا کہ

اللہ کی رسی کو جو مضبوطی سے پکڑ لے وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔

(ایک قاری عالیان سکندر کا خوبصورت تبصرہ)

اس نے حیرت سے اس سیاہ عبائے سے ڈھکی لڑکی کو دیکھا تھا۔ چہرے کے گرد سیاہ ہی حجاب لپیٹے وہ اس ٹاٹ کی دنیا میں ریشم کا پیوند لگتی تھی۔ عبائے، حجاب اور سفید سنیکرز میں، ہاتھ باندھے دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی وہ اسے ہر گزرتے لمحے میں حیران کر رہی تھی۔ پھر یکایک اس نے دیکھا کہ وہ اس کی جانب بڑھ رہی ہے۔ اس نے کھنکھار کر آس پاس دیکھا تھا۔ بہت سے ورکرز جاچکے تھے اور اکا دکا ورکرز اپنے اپنے لباس تبدیل کیئے اب کہ جانے کی تیاری میں تھے۔ رابیل قریب آکر خاموشی سے اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔ اس نے ایک بار پھر سے آس پاس دیکھا، ورکرز کے لیئے

PDF NOVEL BANK

آنکھوں میں واضح تنبیہ تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے سب ورکرز جلدی جلدی باہر نکلے تو وہ دونوں تنہا رہ گئے۔

"یہاں کیوں آئی ہو۔۔؟"

مصالحہ بھون چکا تھا۔ اس نے اس کی آنچ بند کرتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔ آنکھوں میں اسے دیکھ کر آجانے والی حیرت کو اس نے اب کہ یوں چھپایا تھا۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com "کیونکہ تم مجھے گھر پر نہیں ملے تھے۔ تو میں یہاں چلی آئی۔۔"

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ کتھی آنکھوں کا متورم سا تاثر اب تک اس کی آنکھوں میں چمک رہا تھا۔ معاذ نے اس کی بات پر چہرہ اسکی جانب پھیرا۔ ابرو سوالیہ سے اکھٹا تھے۔

"تم گھر کیوں گئی تھیں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تم سے ملنے۔"

اس کی صاف گوئی پر معاذ لمحے بھر کو حیران ہوا تھا۔

"میں مصروف ہوں فی الحال۔۔"

یہ ایک طرح سے وضاحت تھی کہ میں ابھی تم سے بات کرنے کے موڈ میں ہرگز نہیں ہوں۔ اسی لیے تم جاسکتی ہو۔ لیکن رابیل نہیں ہلی۔ ویسے ہی ہاتھ باندھے اسے دیکھے گئی۔۔

"تھوڑی سی بات کرنی ہے۔ تھوڑی سی بات بھی نہیں کرو گے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

چہرہ ذرا آگے نکال کر اسے دیکھنا چاہا۔ معاذ نے ایک بار پھر سے اسے دیکھا تھا۔ کتنی آنکھوں میں جگمگاتی امید لیئے وہ اسی کو دیکھ رہی تھی۔ کیا وہ اسے انکار کر سکتا تھا۔۔؟

"اوکے سن رہا ہوں۔۔۔ کہو۔۔۔"

اس نے سر ہلا کر اسے اجازت دیتے ہوئے، مصالحوں پر ایک ڈونگے میں نکالا۔ رابیل چند لمحے تو خاموش رہی پھر اداسی سے نظریں اپنے قدموں پر جھکائیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com "کیا تم اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہو معاذ۔۔؟"

اس کے کام کرتے ہاتھ لمحے بھر کو ساکت ہوئے تھے۔

"یقیناً یہ اندازہ بھی تم نے ہی قائم کیا ہوگا۔ رابیل تم اپنے اندازے اپنے پاس رکھو۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

"ہاں یا نہیں معاذ۔۔ مجھے ہاں یا نہیں میں جواب چاہیئے۔"

اور اس کے ایسے انداز پر اس نے پین رکھ کر اس کی جانب ایک لمحے کو دیکھا تھا۔ وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔ اس کی نگاہیں اپنے قدموں پر جھکی تھیں۔ یقیناً، وہ اپنی عزت نفس پر پیر رکھ کر یہ بات یہاں کرنے آئی تھی۔

"ہاں۔ میں راضی ہوں اس رشتے کے لیئے۔۔ اور کچھ۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com
اس کی بات پر اس نے بے اختیار سر اٹھایا تھا۔ وہ اب کہ سارے برتن سنک میں دھونے کے لیئے جمع کرنے لگا تھا۔

"!واقعی۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے کندھے اچکائے تھے۔ وہ پاس چلی آئی۔ بے یقین نگاہیں اب تک اسے تک رہی تھیں۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے رابیل۔۔"

"تو پھر تم گھر کیوں نہیں آرہے۔۔؟"

"مصرف تمہا پچھلے دنوں بہت زیادہ۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"پھر بھی۔۔ تمہیں کچھ تو خیال کرنا چاہیئے ہمارے مابین رشتے کا۔۔"

اسے ایک دم سے اس پر بہت غصہ آیا تھا۔ لوگ اس کے پیچھے اس کے ساتھ کیا کیا کرنے کو تیار بیٹھے تھے اور یہاں وہ اپنے کاموں میں مصروف تھا۔

PDF NOVEL BANK

معاذ نے ایک نظر اسے دیکھا۔ کوفت زدہ سی نظر تھی وہ۔۔

"اب مجھے تنگ نہ کرو اور جاؤ۔۔"

میں کہیں نہیں جا رہی۔۔ پہلے مجھے بتاؤ کہ تم اتنے غافل کیسے ہو سکتے ہو۔۔! اللہ تعالیٰ"

"!دیکھ رہے ہیں تمہیں اور وہ تمہیں گناہ دیں گے تمہاری حرکتوں پر سمجھے۔۔۔"

آخر میں ذرا بلند آواز سے کہا تھا۔ معاذ نے بیزار سی سانس۔ خارج کی تھی۔ پھر ہاتھ دھو کر جھٹکے اور اسے بازو سے پکڑ کر، درمیان میں لگے میز کی اطراف کی کرسی پر لا بٹھایا۔

"اب یہاں بیٹھو اور مجھے ڈسٹرب مت کرو۔۔"

میں تمہیں ڈسٹرب کر رہی ہوں کہ تم مجھے۔ عجیب ہو بالکل۔۔ ایک تو میں یہاں تم سے"

بات کرنے آئی ہوں، جناب کو خود تو کوئی ہوش تھا نہیں اور اوپر سے اب یہ نخرے۔۔

PDF NOVEL BANK

دیکھو معاذ۔۔! میں وہ لڑکی نہیں ہوں جو ہر وقت تمہارے نخرے اٹھاتی رہونگی۔ میں ایک مضبوط لڑکی ہوں۔ کچھ الٹا سیدھا کرو گے تو تمہیں ایک منٹ میں "ٹھیک" بھی "کردونگی"۔۔

وہ وہاں بیٹھے بیٹھے بھی باز نہیں آئی تھی۔ معاذ نے زور سے پلیٹ سلیب پر رکھی تھی۔

تمہیں تھوڑا سا بھی احساس ہے کہ تم کیا کر رہے ہو۔۔؟ تمہیں تھوڑا سا بھی اندازہ ہے "کہ لوگ میرے ساتھ تمہارے پیچھے کیا کر رہے ہیں۔۔؟ لیکن تمہیں اس سے کیا۔۔ تم "کرتے رہو اپنے کام۔۔ میں تو جاؤں بھاڑ میں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

معاذ نے اب کہ اس کے حوالے پر لمحے بھر کو اس کی جانب پلٹ کر دیکھا تھا۔ وہ پانی پانی سی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ کیا اسے پتہ تھا کہ وہ اس سے گلہ کر رہی ہے۔۔؟ کیا وہ جانتی تھی کہ وہ بہت جلدی آگے بڑھ رہی ہے۔۔؟ وہ جانتی نہیں تھی یا پھر معصوم تھی، معاذ کو سمجھ نہیں آیا۔ وہ اس رشتے کو وقت دینا چاہتا تھا۔ وہ جلد بازی

PDF NOVEL BANK

نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے گھر بھی وہ اسی لیے نہیں گیا تھا کیونکہ وہ فی الحال اسے بھی وقت دینا چاہتا تھا کہ وہ اس رشتے کو قبول کر لے۔ اسے پتہ تھا کہ وہ حساس ہے۔۔۔ یہ سب قبول کرنے کے لیے اسے وقت درکار تھا۔ لیکن پھر وہ کیا بات تھی جو اسے یہاں تک کھینچ لائی تھی۔۔۔؟ کیا کوئی مسئلہ تھا اسے۔۔۔؟

وہ اس کے چہرے کو چند لمحے جانچتا رہا تو رابیل نے بے ساختہ اس سے نظریں چرائی تھیں۔ یوں لگتا تھا اگر وہ مزید اسے دیکھتی رہی تو وہ اس کے اندر کا حال پڑھ لے گا۔۔۔ اور ابھی۔۔۔ ابھی وہ اسے اتنا اندر نہیں اتارنا چاہتی تھی۔۔۔ اتنی جلدی کیسے وہ اسے اپنے دل تک رسائی کی اجازت دے سکتی تھی۔؟ لیکن کچھ تھا۔ کچھ تھا جو بلا اجازت ہی اس کے دل میں داخل ہونے لگا تھا۔

اس کے نگاہ چرانے پر اس نے بھی سرعت سے چہرہ موڑا اور برتن دھونے لگا۔ لگے کئی پل کوئی کچھ نہ بولا۔۔۔ رابیل اپنی جگہ خاموش ہو گئی تھی اور معاذ۔۔۔ وہ تو ویسے بھی

PDF NOVEL BANK

خاموش رہتا تھا۔ پھر اسے کچھ لمحوں بعد محسوس ہوا کہ جیسے وہ اس کے پاس اٹھ کر آرہی ہے۔ اس نے توجہ نہیں دی۔ خاموشی سے برتن سمیٹ کر ریک میں رکھے۔

"معاذ۔۔۔"

اس کی کمزور سی آواز اسے بالکل اپنے برابر سے سنائی دی تھی۔ لیکن وہ نہیں مڑا۔۔

"معاذ۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے اس کی کہنی تک مڑی آستین ہلکے سے کھینچی۔۔ جیسے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔ کیا لڑکی تھی یہ۔۔ اس نے ایسی لڑکی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

PDF NOVEL BANK

آئی ایم سوری۔۔ مجھے پتہ ہے میں اوور ری ایکٹ کر رہی ہوں، مجھے پتہ ہے تم سوچ رہے ہو گے کہ میں کتنی عجیب ہوں لیکن تم نہیں سمجھ سکتے کہ میں ایسا کیوں کر رہی ہوں۔ تمہیں میرے مسئلے نہیں سمجھ آئیں گے۔

اس نے اس کے جھکے سر کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے سر ہلایا تھا۔ لیکن پھر وہ اگلے پل اس کے ساتھ ہی کھینچتا چلا گیا۔ وہ اسے اس کی آستین سے پکڑے کرسی تک لائی۔ وہ آہستہ سے اسے دیکھتے ہوئے بیٹھ گیا۔ پھر وہ اس کے سامنے بیٹھی۔ چند پل لب کاٹتی رہی۔۔ کچھ دیر پہلے کی ساری ہٹ دھرمی اب کہ خاموش ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تم سمجھاؤ۔۔ میں تمہارے مسئلے سمجھنے کی کوشش کرونگا۔۔ بتاؤ۔۔ کیا ہوا ہے۔۔؟"

اس نے اب کہ بہت نرمی سے کہا تھا۔ جو کچھ بھی ہوا تھا اس میں رابیل کا کوئی قصور نہیں تھا۔ یہ سب اس کا اپنا فیصلہ تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ایک بات بتاؤ۔۔ خر کا کیا مطلب ہوتا ہے۔۔؟"

اور وہ جو اس کے مسئلے سننے کے لیے خود کو تیار کر چکا تھا لمحے بھر کو نا سمجھی سے پیچھے ہوا۔

"یہ کس نے کہا ہے تمہیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اسے پتہ تھا کہ خاندان میں کہیں دور دور تک کوئی بھی پٹھان نہیں۔ صرف اس کی دادی ہی پٹھان تھیں جس کی وجہ سے وقار کو پشتو آتی تھی۔ ان کے علاوہ کوئی بھی اس زبان سے واقف نہ تھا۔ لیکن ابھی رابیل کے منہ سے یہ لفظ سن کر وہ لمحے بھر کو حیران ہوا تھا۔

"وقار تایا تمہیں کہہ رہے تھے۔۔"

PDF NOVEL BANK

"اس کا مطلب ہوتا ہے بہت اچھا لڑکا۔"

مزے سے کندھے اچکا کر جواب دیا۔ رابیل نے مشکوک سا اسے دیکھا۔

"لیکن انہوں نے بہت غصے میں کہا تھا تمہیں۔۔۔ یہ اس کا مطلب نہیں ہو سکتا۔"

اور اس کے جواب پر وہ چہرہ جھکا کر خاموشی سے ہنس دیا تھا۔ کیا کرے وہ اس لڑکی کا۔ رابیل اب کہ نا سمجھی سے اس کی ہنسی کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے اسے کبھی بھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا لیکن وہ اسے کہنا چاہتی تھی کہ وہ ہنستے ہوئے اچھا لگتا ہے۔۔

اف۔۔۔ یہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔

فوراً سر جھٹکا۔۔

PDF NOVEL BANK

"اس کا مطلب ہوتا ہے۔۔۔ گدھا۔۔"

وہ اب کہ مسکرا رہا تھا۔ رابیل کی آنکھیں لمحے بھر کو پھیلیں۔ معاذ کو اسے ایسے حیران دیکھ کر اور ہنسی آئی تھی۔

وہ تمہیں گدھا کیوں کہتے ہیں۔۔۔ ویسے ایک منٹ۔۔ بالکل ٹھیک کہتے ہیں وہ تمہیں۔ کتنا "تنگ کرتے ہو گے تم تایا کو۔ پتہ نہیں برداشت کیسے کرتے ہیں وہ تمہیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسے ایک پل کو تایا پر ترس آیا تھا۔ معاذ ویسے ہی بیٹھا رہا۔ محض کندھے اچکائے۔ یہ اس کا سب سے پسندیدہ تاثر تھا۔ جیسے "جو ہے سو ہے۔"

"پھر کیوں آئی ہو تم یہاں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اور اس کے اگلے ہی لمحے وہ پرانا معاذ بن گیا تھا۔ وہ خاموشی سے چند پل اس کی سرمئی آنکھوں کو دیکھے گئی۔ کئی لمحے پہلے کی باتیں پھر سے یاد آنے لگی تھیں۔

"تم اس رات گھر کیوں نہیں جاتے معاذ۔۔؟"

اور پھر وہ جولا پرواہی سے بیٹھا تھا، چونکا۔۔ اسے دیکھا۔ وہ اس کے چونکنے پر بھی نہیں چونکی تھی۔ ویسے ہی اسے دیکھے گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"یہ کس نے۔۔"

وہ کہتے کہتے رک سا گیا۔ لمحے بھر میں سمجھ آیا تھا اسے کہ یقیناً بابا ہی نے اسے اس بارے میں بتایا ہوگا۔۔ ان سے تو خیر وہ بعد میں نبٹے گا۔ پہلے رابیل سے حساب برابر کر لے۔

PDF NOVEL BANK

دیکھو رابیل۔۔ کچھ معاملات میں، میں کسی کو بھی بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔
ہوں۔ حتیٰ کہ بابا کو بھی نہیں، تو بہتر ہے کہ تم مجھ سے اس بارے میں کوئی تفتیش
مت کرو۔ کیونکہ میری زبان بہت کڑوی ہے۔ لوگوں کے حلق سے کئی دنوں تک ان
"جملوں کی کڑوا س نہیں جاتی۔۔"

وہ بہت بے رحمی سے بول رہا تھا۔ رابیل کی آنکھوں میں پانی سا بھرا۔۔ اس کے یہاں
تک پہنچ جانے میں اس کے گھر والوں کا ایک بہت بڑا کردار رہا تھا۔ وہ ان سب کی
غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتی تھی۔ وہ ان سب کی طرف سے اس سے معافی مانگنا چاہتی
تھی۔۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"تم نے یہ قرآن کیوں چھوڑ دیا معاذ۔؟"

اس نے بہت دکھی دل کے ساتھ یہ سوال کیا تھا۔ معاذ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔
پچھلے کئی سالوں میں کسی نے اس سے یہ سوال کرنے کی جرأت نہیں کی تھی۔ کوئی

PDF NOVEL BANK

یہ جرأت کر ہی نہ سکا تھا۔ اور ایک یہ لڑکی تھی جسے وہ ٹھیک سے جانتا بھی نہیں تھا۔ وہ اس کے سامنے بیٹھی اس سے وہ باتیں پوچھ رہی تھی کہ جن باتوں کو اس نے خود سے بھی چھپایا تھا۔

"راہیل تم۔۔"

میں جانتی ہوں معاذ تاریک کہف کی افیت کیا ہوتی ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ اس سیاہی میں انسان کی خوفزدہ سی آواز کہف کی دیواروں سے پلٹ کر واپس آجایا کرتی ہے۔ کوئی بھی لرزتے وجود پر اس سے چادر ڈالنے والا نہیں ہوتا ہے۔ کوئی انسان اس پکار پر نہیں آتا ہے معاذ۔ ہمیں خود میں خود ہی سمٹ کر خود کی ڈھارس بندھانی ہوتی ہے۔ تنگ و تاریک کہف کا سفر آسان نہیں ہوتا معاذ۔۔ قدموں کے ساتھ ساتھ روح تک زخمی ہو جاتی ہے۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ اسے نہیں سن رہی تھی۔ وہ اسے سن رہی تھی۔ اس کا سرمئی سا ارتکاز لمحے بھر میں گلابی ہو گیا تھا۔ وہ ہی سیاہ رات ہر سو پھیلنے لگی تھی۔۔۔ دل سکڑنے لگا تھا۔۔۔

میرے گھر والوں نے تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا معاذ۔ ہماری جہالت کی وجہ سے تم " نے تائی کو کھو دیا۔ تم نے اپنی زندگی ہماری وجہ سے کھودی۔ ہم بہت برے لوگ ہیں۔۔۔ ہم کسی بھی طرح معافی کے قابل نہیں ہیں۔ لیکن ایک بات۔۔۔ ایک بات جو مجھے یہاں تک کھینچ لائی، وہ تمہارا ظرف تھا۔۔۔ تم میں اتنا ظرف کہاں سے آگیا، کہ دشمن کے گھر کی بیٹی سے تم نے نکاح کر لیا۔۔۔؟ تم نے کیوں وقت آنے پر میرے بابا، چچا اور پھپھو کو ذلیل نہیں کیا۔؟ تم نے کیوں اس گھر کی بیٹی سے نکاح کر کے ان کی عزت "بچالی۔۔۔؟ تم اتنے اعلیٰ ظرف کیسے ہو سکتے ہو۔۔۔؟

اور وہ بیوقوف سی لڑکی اب کہ کیسی دل دہلا دینے والی باتیں کر رہی تھی۔۔۔! معاذ نے آنکھیں لمحے بھر کو موند کر چہرہ دوسری جانب پھیرا۔ اسے ابھی جواب چنے کا مطلب تھا

PDF NOVEL BANK

اسے ہرٹ کرنا۔۔ اور وہ اس لڑکی کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ وہ اسے ہرٹ کرنے کا سوچ کر ہی ہرٹ ہونے لگا تھا۔۔ اف۔ یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

تم مجھ پر اپنا غصہ اتار لو معاذ۔ میں مجرم کی بیٹی ہوں۔ میں اس گھر کی بیٹی ہوں جس " گھر نے تم سے تمہارا سب کچھ چھین لیا۔ تم مجھے اس رشتے میں باندھ کر اپنا بدلہ لے لو۔۔ لیکن خود کو یوں اذیت مت دو۔۔ اتنا خاموش مت رہو کہ اندر پلتا یہ ناسور تمہیں اندر ہی اندر کھا جائے۔۔ تمہیں خوش رہنے کا حق ہے۔ تمہیں قرآن پڑھنے کا حق ہے۔ اپنے آپ "کو یوں ضائع مت کرو۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے۔ جیسے اپنے چہرے پر پھیلے تکلیف دہ سے تاثر کو زائل کرنا چاہا۔ رابیل دلگرفتہ سی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ کاش کہ وہ اسکا قرآن اسے واپس لوٹا سکتی۔۔ کاش کہ وہ اس کے لیے کچھ کر سکتی۔۔

اس نے لمحے بھر کو سر اٹھایا۔ اس کی کتھی آنکھوں کے نم سے کانچ کو دیکھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تمہارا کوئی قصور نہیں ہے اس سب میں۔"

اور جب بولا تو آواز بھاری تھی۔ جیسے اس کے حلق میں بہت کچھ ایک ساتھ اٹکا ہو۔

میں نے قرآن اس لیے چھوڑ دیا کیونکہ میں قابل نہیں ہوں اس کے۔ میں نے اتنی "سیاہی میں وقت گزار لیا ہے کہ میرا دل اب کہ اس کی جانب سے سخت ہو چکا ہے۔" مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رابیل اسے چند لمحے یونہی دیکھتی رہی تھی اور پھر جب اس کے لب ہلے تو ان سے وہ مدھر لفظ بہنے لگے۔۔

تم قست قلوبکم

PDF NOVEL BANK

"!پھر سخت ہو گئے دل تمہارے۔۔"

اور اس کی اگلی بات پر اس نے بے یقینی سے سر اٹھایا تھا۔ وہ اس کی ساکت پتلیوں کو اپنی پتلیوں کی قید میں لیتے، زیر لب بہت مدہم آواز سے پڑھ رہی تھی۔

من بعد ذالک

"اس کے بعد۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

معاذ کا چہرہ یکدم سفید ہوا تھا لیکن وہ پھر بھی پڑھتی رہی۔ وہ اسے روکنا چاہتا تھا لیکن وہ اسے نہیں روک سکا۔۔ عرصے بعد کسی نے اس پر قرآن پڑھا تھا۔

فہمی کا حجارة او اشد قسوه

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تو وہ ہیں پتھروں کی مانند یا (ان سے بھی زیادہ) سخت۔۔"

وہ سائیں سائیں وجود لیئے اسے دیکھے گیا۔ اس کی ساکت پتلیوں کے آس پاس اب کہ سرخ ڈورے چمکنے لگے تھے۔ باہر برستے کمر سے بے نیاز وہ دونوں اس کچن میں جم کر ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔ اس کے سیاہ کھف میں یکدم بہت سا نور پکھل کر گرا۔۔

اور پیکے

وان من الحجارة لما يتفجر منه الانهر

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اور تحقیق کچھ پتھر البتہ وہ ہیں کہ پھوٹی ہیں ان سے نہریں۔۔"

رابیل کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔ اس کا اپنا تاریک سا کھف بھی ان آیات کے نور سے جگمگانے لگا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وان مسخا لما يشفق فيخرج منه الماء

اور بلاشبہ کچھ ان میں سے البتہ وہ ہیں جو پھٹ پڑتے ہیں تو نکلتا ہے ان میں سے "پانی"

اور معاذ کے ہاتھ بے دم سے ہو کر اس کے پہلوؤں پر گرے تھے۔ وہ بے بسی سے اس کی مدھر آواز کو سنے گیا۔ وہ جو کہتا تھا کہ ساری زندگی قرآن کو ہاتھ تک نہ لگا سکے گا، آج رابیل نے ایک ہی آیت میں اس کی ساری تاویلیں اکھاڑ کر پھینک دی تھیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وان مسخا لما يهبط من خشية الله

"کچھ ان میں سے البتہ وہ ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی آواز آیت کا یہ حصہ پڑھتے ہوئی کانپی تھی۔ یوں لگتا تھا گویا قرآن اس کے دل پر اتر رہا ہو۔ اس کا دل لرز رہا تھا۔ اسے آج سمجھ آیا کہ اگر یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کیا!! جاتا تو وہ اس کے خوف سے کیوں دب جاتا۔۔

وما اللہ بغافل عما تعملون

"اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو تم عمل کرتے ہو"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com سورہ البقرہ: 2/74

چند پل ان میں سے کوئی بھی کچھ نہ بولا۔ کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اگلا کوئی بھی جملہ بول سکتا۔ معاذ خالی خالی سا اسے دیکھتا رہا۔ اس ایک آیت میں اس نے معاذ کی پچھلی زندگی کھول کر رکھ دی تھی۔ اس ایک آیت نے اس کے دل کو نرم کر دیا تھا۔۔ اس ایک۔۔ بس ایک آیت نے اس کے کہف کو روشن کر دیا تھا۔ اور ایک وہ تھا جو

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

عرصے سے خود کو دھوکا دے رہا تھا۔ اللہ کے قرآن کی بس ایک آیت نے اس کے زندگی بھر کے دھوکے کو دھول بنا کر اڑا دیا۔ اسے گھٹنوں کے بل گرا دیا تھا۔ کیسے اسلام کے سب سے بڑے دشمن اسے سن کر سجدے میں چلے جایا کرتے تھے۔ وہ کلام ہی ایسا تھا۔۔ عاجز کر دینے والا۔۔ مبہوت کر دینے والا۔۔

رابیل نے سر جھکا رکھا تھا۔ پھر چہرہ اٹھایا تو اس کی خم سی آنکھیں سامنے آئیں۔

جلتے ہو معاذ۔۔ اس آیت کا پس منظر کیا ہے۔۔؟ بنی اسرائیل اللہ کی بہت پسندیدہ قوم تھی۔ اللہ نے ان کو فرعون کے ظلم سے نجات دلا کر ان پر آسمان سے من و سلوی اتارا، انہیں دنیا کی نعمتوں سے نوازا، انہیں اپنا کلام اور اپنا پیغمبر دیا۔۔ انہیں وہ سب دیا جس کی انسانیت کو آج حد سے زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن جلتے ہو انہوں نے "اس سب کے جواب میں کیا کیا۔۔؟"

وہ خاموش رہا۔۔ اس میں جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

انہوں نے ناشکری کی معاذ۔ انہوں نے ہر اس نعمت کے جواب میں الٹا عمل کیا۔ " شکرگزاری کے بجائے کفرانِ نعمت اختیار کیا، سر تسلیم خم کرنے کے بجائے گردنیں اکڑائیں، احکامات کو جیسے ہیں ویسے لینے کے بجائے ان میں طرح طرح کے جھول پیدا کرنے کی کوششیں کیں، سب سے بڑی بات موسیٰ علیہ السلام کو ہر آن اذیت سے دوچار کیا۔۔ اور جب وہ یہ کرتے رہے۔۔ جب وہ اپنے اعمال کی سیاہی میں ڈوب گئے، جب ان کے دل گناہ کرتے کرتے سخت ہو گئے، تب اللہ نے فرمایا کہ ان سب اعمال کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے۔ یا پھر پتھروں سے بھی زیادہ سخت۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ ذرا ٹھہری۔۔ انگلیوں سے آنکھیں رگڑیں۔۔ ناک گلابی ہو کر دہک رہی تھی۔ سانسیں۔ ناہموار تھیں لیکن پھر بھی وہ بول رہی تھی۔۔ وہ بولنا چاہتی تھی۔۔ اس کے پاس اور کچھ نہیں تھا سوائے قرآن کے۔۔ وہ اس قرآن سے اس کا تاریک کف روشن کرنا چاہتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

ان کے دل پتھروں کی مانند سخت ہو گئے معاذ۔ پتھر، جو لوہے سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ فولاد ہو یا سیسہ، جب اسے آگ میں پگھلایا جاتا ہے تو وہ پگھل جاتا ہے۔ وہ اپنی ہیئت تبدیل کر لیتا ہے لیکن پتھر۔۔! پتھر اپنی شکل تبدیل نہیں کرتے، پتھر آگ سے نہیں پگھل سکتے معاذ۔ پتھر کسی بھی صورت اپنی اسٹیٹ چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے۔ جیسے تم اپنی اس سختی کو چھوڑنے پر راضی نہیں ہو۔ بالکل اسی طرح وہ بھی راضی نہیں تھے۔ حالانکہ اتنی نشانیوں، اتنے معجزات اور اتنی عظیم نعمتوں کے بعد یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ دلوں کی سختی اختیار کرتے۔ تمہیں بھی تو اللہ نے یہ قرآن دیا معاذ۔ یہ قرآن۔۔ جو اس دنیا اور اس دنیا کی ہر شے سے زیادہ بہترین ہے۔ تمہارے قلب کو اللہ نے اس کی ایک ایک آیت حفظ کرنے کا اعزاز عطا فرمایا لیکن تم نے اس نعمت کے بعد بھی دل کی سختی ہی اختیار کی۔۔

وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔ دل کے کہیں بہت اندر تک تکلیف ہوئی تھی۔ اس کا پتھر سا دل لمحے بھر کو اس آگاہی پر کانپا تھا۔ لیکن رابیل۔۔ وہ اس پر ترس کھائے بغیر بولتی رہی۔ وہ چاہتی تھی کہ معاذ تکلیف سے دوچار ہو۔۔ اس نے یہ

PDF NOVEL BANK

آیت اس پر پڑھی ہی اسی لینے تھی تاکہ اس کا پتھر سا دل زخمی ہو۔۔ وہ اس دل کو پگھلا نہیں سکتی تھی لیکن وہ اس دل کو توڑ ضرور سکتی تھی۔

”! اور جلتے ہو۔۔ پتھروں کو پگھلایا نہیں جاسکتا۔۔ انہیں صرف توڑا جاسکتا ہے۔۔“

اس کی آنکھوں میں اب کہ ضبط کے باعث گرمی سرخی ابھرنے لگی تھی۔ لیکن وہ پھر بھی خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔ دل ٹوٹ رہا تھا اور اس دل سے اب کہ پانی رسنے لگا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انسان کے اعمال اس کا دل سخت کر دیتے ہیں معاذ یہ سچ ہے۔ اتنا سخت کر دیتے ہیں ”گویا پتھروں سے بھی زیادہ سخت۔۔! لیکن پھر پتھروں میں سے کچھ ایسے پتھر بھی ہوتے ہیں کہ وہ پھٹ پڑتے ہیں اور ان میں سے بہت سا پانی بہہ نکلتا ہے۔۔“

PDF NOVEL BANK

معاذ کی آنکھیں گلابی ہونے لگیں۔۔ گردن کی گلی ابھر کر معدوم ہوئی۔ بہت عرصے بعد حبیبہ کی نرم سی آواز اس کے آس پاس تحلیل ہونے لگی تھی۔۔

یہاں پر جو پتھروں کا ذکر ہے ناں، وہ دراصل دل کی اقسام کا ذکر ہے۔ کچھ دل تو ایسے " ہوتے ہیں جو پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں جیسے کہ تمہیں لگتا ہے کہ تمہارا دل اب ہو چکا ہے۔ لیکن پھر دلوں میں سے کچھ دل وہ بھی ہوتے ہیں جو آزمائش کی ذرا سی لرزش پر ٹوٹتے ہیں اور ان سے نہریں بہہ نکلتی ہیں۔ پانی۔۔ بہت سارا پانی۔ ایسے دل نرم ہوتے ہیں، بس انہیں آزمائش کی بھیڑ میں تپا کر کندن بنانا پڑتا ہے۔۔

لیکن پھر کچھ دل ایسے ہوتے ہیں جو پھٹ پڑتے ہیں اور ان سے ہلکا ہلکا۔۔ باریک باریک سا پانی نکلتا ہے۔۔ مطلب اس دل میں خیر ہوتی ہے لیکن اس کے سخت سے خول کے باعث وہ خیر باہر کو نہیں نکل رہی ہوتی۔ پھر اللہ اس دل کو توڑتے ہیں۔۔ لوگوں کی محبت سے، کڑی آزمائشوں سے، کسی محبوب چیز سے آزما کر، کسی نہ کسی حادثے سے جب ہم پوری طرح سے ہل جاتے ہیں تب دل ٹوٹتا ہے اور اس میں سے خیر بہنے لگتی ہے۔۔ لیکن تیسرا اور آخری دل۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ لمحے بھر کو ٹھہری۔۔ معاذ خوفزدہ ہوا تھا۔ وہ کیوں خاموش ہوئی۔۔؟ کاش کے وہ کبھی خاموش نہ ہو۔۔ اس کے بے چین دل کو ان لفظوں سے سکون مل رہا تھا۔۔ بے حد سکون۔۔

یہ وہ دل ہوتا ہے معاذ کہ جس میں اسلام تو ہوتا ہے مگر ایمان نہیں ہوتا۔ ایمان اور "اسلام دو الگ الگ باتیں ہیں۔ کچھ لوگ اسلام لے آتے ہیں ایمان نہیں لاتے۔ اسلام کا مطلب ہوتا ہے زبان سے اقرار لیکن اعضا و جوارح کا ان احکامات پر عمل نہ کرنا۔ اور ایمان کا مطلب ہوتا ہے دل کے پختہ ارادے کے ساتھ اللہ پر ایمان لانا اور پھر اس کی خوشنودی کے کام بجا لانا۔ یہ تیسرا دل، خیر سے خالی ضرور ہوتا ہے لیکن مایوس نہیں ہوتا۔ یہ غافل دل ہوتا ہے۔۔ اسے بار بار قرآن کی بات سنائی پڑتی ہے۔۔ اسے بار بار انذار سے بیدار کیا جاتا ہے اور جیسے ہی یہ اللہ کا حکم سنتا ہے تو اس کی اپنی کوئی مرضی نہیں رہتی۔ وہ اللہ کے خوف سے گر پڑتا ہے۔ وہ اللہ کے آگے جھک جاتا ہے۔۔

PDF NOVEL BANK

چند پل کے لیے پھر سے خاموشی چھا گئی تھی۔ رابیل گیلی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی --

جلتے ہو تمہیں یہ آیت کیوں سنائی میں نے --! وہ اس لیے معاذ کہ تم کہیں اندر اللہ سے خفا ہو، تم کہیں اندر اپنے قرآن سے ناراض ہو، تم نے بہت دعائیں کیں لیکن تمہاری دعاؤں کا جواب نہیں دیا گیا، تو تم خول میں سمٹ گئے۔ تمہارے دل میں خیر تھی لیکن تم نے سیاہ اعمال سے اس خیر کا راستہ روک دیا۔ تم نے بنی اسرائیل کی روش اختیار کی معاذ۔ میں نہیں جانتی کہ ان تین دلوں میں سے تمہارا دل کونسا ہے --! ہر انسان اس بارے میں بخوبی جانتا ہے کہ وہ دل کی کس قسم میں آتا ہے لیکن ایک بات میں ضرور جانتی ہوں۔ اس آیت کی ایک بات جو مجھے ہمیشہ رلا دیتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ جس بھی اسٹیٹ میں ہو، آپ جس بھی آزمائش میں ہو، آپ جس بھی تکلیف سے ٹوٹ رہے ہو، آپ جس بھی سیاہی میں دھنسے ہوئے ہو۔۔۔ و ما اللہ بغافل عما تعملون۔۔۔ اللہ آپ کی کسی بھی اسٹیٹ سے بے خبر نہیں ہے۔۔۔ اللہ نے آپ کو کبھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ اللہ انسان کو کبھی نہیں چھوڑتا۔۔۔ یہ ہم ہوتے ہیں جو اللہ کو چھوڑ دیتے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہیں۔ اس سے دوری ہم پیدا کرتے ہیں، اور اس دوری کو ختم بھی ہمیں ہی کرنا ہوتا ہے۔۔۔ اپنے آپ کو ہمیں خود توڑنا ہوتا ہے تاکہ یہ قرآن ہمارے دل میں داخل ہو سکے۔۔۔
”یہ اندر اتر کر ہمارے دلوں میں موجود خیر کو باہر نکال سکے۔۔۔“

معاذ نے گہرا سانس لے کر اندر جمع ہوتی کثافت کو باہر نکالا تھا۔ وہ اسے کوئی جواب دینا چاہتا تھا۔ اپنے اس عمل کی کوئی جسٹیفیکیشن اس کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا لیکن وہ اسے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔۔۔ اس نے تو اپنی طرف سے کوئی بات کی ہی نہیں تھی۔ اس نے تو بات شروع ہی اس کلام سے کی تھی کہ جس کی مثال عرب و عجم میں کہیں نہ ملتی تھی۔ وہ اس کلام کے جواب میں! بھلا کیا جواب دے سکتا تھا۔۔۔

رابیل ہچکچا کر تھوڑا سا آگے ہوئی۔ ڈرتے ڈرتے ہاتھ اٹھائے اور لگے ہی لمحے پتہ نہیں کیسے لیکن وہ اسے گلے لگا چکی تھی۔ وہ جو گردن جھکائے بیٹھا تھا ساکت رہ گیا۔۔۔ سانس تک رک گیا تھا۔ لیکن دوسری جانب رابیل اب کے ہولے ہولے اس کی پیٹھ تھپک

PDF NOVEL BANK

رہی تھی۔ وہاں کوئی رومانوی سی گھبراہٹ نہیں تھی۔ کچھ بھی ایسا نہیں تھا کہ جس سے رابیل آگورڈ ہو جاتی۔ وہاں صرف اپنائیت تھی۔۔۔ تکلیف تھی۔۔۔ اور شاید کہیں اندر محبت بھی پنپ رہی تھی۔۔۔

میں جانتی ہوں تم بہت زخمی ہو۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم نے کبھی کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیا۔۔۔ مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ تم اپنی تکلیف کبھی لوگوں سے بیان نہیں کرنا چاہتی (تسلی) console کرو گے۔ لیکن میں جب تک اس رشتے میں ہوں تمہیں "ہوں۔۔۔ جو تم سے ہم نے چھین لیا وہ تمہیں واپس لوٹانا چاہتی ہوں۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے ہاتھ اب تک پہلوؤں پر تھے۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے خود سے نہیں لگایا۔۔۔ اگلے ہی لمحے رابیل اس سے الگ ہوئی۔۔۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ک۔۔۔ کچھ بولو بھی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی خاموشی پر اس نے اصرار کیا تو وہ تھکن زدہ سا مسکرا دیا۔۔

"تم نے ساری باتیں کر لیں۔ مجھے نہیں لگتا مجھے کچھ بولنے کی ضرورت ہے۔۔"

اور اسکے اس جملے پر پہلی بار رابیل کے گلابی رخسار مزید گلابی ہوئے۔ اسے بڑی بہادری سے گلے تو لگا لیا تھا لیکن اب اس کے سامنے یوں بیٹھنا محال ہونے لگا تھا۔

ت۔۔ تمہیں ایک دوست کی حیثیت سے تسلی دی ہے میں نے۔۔ کوئی غلط مطلب"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "مت نکالنا اس بارے میں۔"

یہ ایک طرح کی وارننگ تھی جس پر وہ گردن جھکا کر ایک بار پھر سے ہنسا تھا۔ وہ اس کی اس ہنسی پر نروس ہونے لگی۔۔

"معاذ ایسے مت ہنسو۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”پاگل ہو تم بالکل۔۔“

نفی میں سر ہلا کر کہا تھا اس نے۔ وہ عجلت میں اٹھی۔۔ اس کے سامنے اب اور نہیں بیٹھ سکتی تھی۔

ناول بینک

”کہاں جا رہی ہو۔۔؟“

اور اب اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اس کے سامنے سے چلی جائے۔۔ وہ لمحے بھر کو رکی۔۔

گھر جا رہی ہوں اور۔۔ اور تم بھی گھر جاؤ۔۔ باہر بہت ٹھنڈ ہے، ہیرو بننے کی کوشش ”ہرگز نہ کرنا۔۔“

PDF NOVEL BANK

”راہیل۔۔“

”میں جارہی ہوں اللہ حافظ۔۔“

ٹاٹا کیا اور جلدی سے باہر نکلی۔ وہ مسکرا کر اس کی عجلت کو دیکھتا رہا۔ جانتا تھا کہ وہ نروس ہو رہی ہے۔۔ اور آج ایک اور انکشاف بھی ہوا تھا اس پر۔۔ وہ بیوقوف نہیں تھی۔۔ وہ بس آگورڈ ہونے پر الٹی سیدھی باتیں کر جایا کرتی تھی۔ اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ کتنی عقل مند ہے۔۔ چلو۔۔ کبھی نہ کبھی تو وہ اسے یہ بتا ہی دے گا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دوسری جانب وہ جلدی سے گاڑی میں آکر بیٹھی۔ دونوں رخساروں پر ہاتھ رکھے۔۔ آنکھیں میچی۔۔ اف اف اف۔۔!! اس سے بچ کر تو نکل آئی تھی وہ لیکن اب اس کی سرمئی مسکراتی آنکھوں سے کیسے بچ پائے گی۔۔! یا اللہ۔۔ اس نے ایک بار پھر سے اپنے گلابی رخسار چھپائے تھے۔۔! اندر وہ اب تک اس کی عجلت پر اداسی سے مسکرا رہا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ گھر واپس آئی تو عشاء کی اذانیں تھم چکی تھیں۔ لاؤنج ہی میں اسے سب گھر والے
براجمان نظر آگئے۔ وہ سلام کرتی پاس چلی آئی۔ سب سے پہلے عابد ہی نے اس کی
جانب دیکھا تھا۔۔ اور پھر سب کی نگاہیں اس پر اٹھیں۔

”کہاں گئی تھیں تم۔۔؟“

وہ ٹیپیکل نہیں تھے ناں ہی اسے کہیں آنے جانے پر پابندی تھی لیکن وہ ایسے
کبھی گھر سے نکلتی نہیں تھی اسی لیے ان کی جانب سے ایسا استفسار یقینی تھا۔

”نایا سے ملنے گئی تھی۔۔“

PDF NOVEL BANK

اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا، لیکن اس کی بات پر ردا کے علاوہ سب سیدھے ہو بیٹھے تھے۔

”بھائی صاحب سے۔۔ لیکن کیوں۔۔؟“

عابد کے ماتھے پر بے ساختہ ہی بہت سے بل ابھرے تو اس نے تھوک نگلا۔

”ویسے ہی۔۔ کیا میں ان سے ملنے نہیں جاسکتی بابا۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے الٹا انہی سے سوال کر ڈالا تھا جس پر وہ چند لمحوں کے لیے خاموش سے ہو گئے۔

”تمہیں وہاں نہیں جانا چاہیئے تھا۔۔“

”لیکن کیوں۔۔؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ ایک بار پھر سے خاموش ہوئے تو اسے ان کی خاموشی بہت ناگوار گزری۔

میں ان سے ملنے کیوں نہیں جاسکتی بابا۔۔؟ اب تو میرے ان کے ساتھ دو رشتے جڑے
”چکے ہیں۔ پھر اب ان سے ملنے میں کیا قباحت ہے۔۔؟“

عابد کی آنکھیں لمحے بھر کو سرد ہوئیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

اور اس نے تو یہ بات پہلے بھی سن رکھی تھی لیکن جتنی تکلیف اسے اس وقت ہوئی
تھی پہلے کبھی نہ ہوئی۔ وہ کیسے اسے طلاق کا کہہ سکتے تھے۔۔! آخر بابا کو ہو کیا گیا تھا۔۔
راہین سر جھکائے بیٹھی تھیں جبکہ ردا اور شہزادوں اسی کی طرح بے یقینی سے عابد کو
تک رہی تھیں۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں مجھے بابا۔۔“

وہ ہرٹ ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں سب عیاں کر رہی تھیں۔۔

یہ سب تمہاری بھلائی ہی کے لیے ہے بیٹا۔ وہ معاذ۔۔ نکاح تو کر لیا لیکن پلٹ کر تمہیں پوچھتا نہیں۔ نہ ہی واپس آکر اس نے اپنی شکل دکھائی۔ بھائی صاحب نے الگ اپنی پشت ہماری جانب کر لی ہے۔ ایسے میں مجھے کچھ نہ کچھ تو سوچنا ہی ہے ناں

visit for more novels:

”تمہارے بارے میں۔۔www.urdu-novelbank.com“

”اور آپ نے میرے لیے ایک بار پھر سے ارجم کو سوچ لیا۔۔“

اس کی آواز زندگی میں پہلی بار سرد ہوئی تھی۔ وہ انسان جس نے اسے بھرے پنڈال میں رسوا کیا تھا۔ اس انسان کو بابا نے ایک بار پھر سے اس کے لیے منتخب کر لیا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بیٹا وہ نا صرف معاذ سے بہتر ہے بلکہ مالی حیثیت میں بھی وہ اس سے بہت اچھا ہے۔ اس کے باپ کا اپنا بزنس ہے جس کا وہ اکلوتا وارث ہونے والا ہے۔ ایسے میں تمہارے لیے اس سے زیادہ بہترین انتخاب میری نظر میں اور کوئی نہیں۔۔

دل پر لگی چوٹیں بابا کے لفظوں سے اور گہری ہونے لگی تھیں۔

”!صرف مالی حیثیت کی خاطر آپ میرا نکاح ختم کرنا چاہتے ہیں بابا۔۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عابد کی ابھرتی کھنکھار اس پر واضح کر رہی تھی کہ وہ اس موضوع سے غیر آرام دہ ہو رہے تھے لیکن وہ بھی کیا کرتی۔۔! جب تک ان سے دو ٹوک بات نہیں کی جاتی انہیں بات سمجھ نہیں آتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

نہ صرف مالی حیثیت، بلکہ اس کے اخلاق کو بھی دیکھو تم۔ کتنی عزت کرتا ہے سب کی۔ کتنے طریقے سے پیش آتا ہے وہ ہر ایک کے ساتھ۔۔ ملتا ہے تو مسکرا کر ملتا ہے۔
"ایسے کہ اگلے بندے کا دل ہی خوش ہو جائے۔۔ لیکن معاذ۔۔"

ان کے تلخی سے سر جھٹکنے پر رابیل کے جانے اندر کیا چبھا تھا۔ اسے بابا کا انداز بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اس وقت۔۔

کبھی مسکراتے ہوئے دیکھا ہے تم نے اسے۔۔؟ جب دیکھو ایک ہی تاثر سجائے رکھتا
ہے چہرے پر۔ ملتا یوں ہے جیسے کسی نے گن پوائنٹ پر سلام کروایا ہو۔ ایسے ہوتے
ہیں لڑکے۔۔! اس طرح نبھاتے ہیں رشتے اور ایسے عزت کرتے ہیں اپنے بڑوں کی۔! تم
"مانو یہ نا مانو لیکن ارحم ہر لحاظ سے معاذ سے بہتر ہے۔۔"

اور رابیل نے ان کے ایسے موازنے پر لمحے بھر کو اپنی کنپٹیاں جلتی ہوئی محسوس کی
!تھیں۔۔ معاذ اور ارحم کا مقابلہ آخر تھا ہی کیا۔۔

PDF NOVEL BANK

ارحم نے تیرہ سال کی عمر میں اپنی ماں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں نہیں دفنایا تھا۔
 بابا۔۔! نہ ہی اس نے اپنا بچپن سڑکوں پر گزارا اور نہ ہی اس پر ایسی کوئی تلخی کبھی
 بھی زندگی میں وارد ہوئی۔۔ آپ ان دونوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔ وہ دونوں ایک طرح
 سے بڑے نہیں ہوئے بابا۔۔ ایک نے زندگی گہرے جنگل میں گزاری ہے تو دوسرے
 نے یہ زندگی کسی شاہی شہزادے کی مانند۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ ان کا موازنہ یوں
 کر کے اپنے عمل کو جسٹفائی کر سکتے ہیں۔۔!؟

visit for more novels:

اس کی جانب سے ایسا وار بالکل غیر متوقع تھا۔ رابین اور عابد تو چونکے سوچونکے، شہزادے
 بھی اسے لمحے بھر کو حیرت سے دیکھا تھا۔ لیکن رابی کو اب کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی۔
 جو ہو چکا تھا وہ ہو چکا تھا لیکن اب وہ انہیں ایک بار پھر سے تاریخ نہیں دہرانے دے
 سکتی تھی۔۔ ہرگز بھی نہیں۔۔

"تو تم اب اس کل کے لڑکے کے لیے اپنے باپ سے بحث کر رہی ہو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

آپ مجھے یہ سب کرنے کے لیے مجبور کر رہے ہیں بابا۔۔ جب آپ اس رشتے کے لیے " دل سے راضی ہی نہیں تھے تو اس بھرے مجھے میں آپ نے ہامی کیوں بھری۔۔؟ آپ کے ساتھ تو کسی نے زبردستی نہیں کی تھی کہ میرے رشتے کے لیے یوں عجلت میں ہاں کر دیں۔۔! اور اب جب کہ میرا نکاح ہو چکا ہے تو آپ اتنے آرام سے اسے ختم کرنے کی بات کر رہے ہیں۔! میرے لیے یہ سب نارمل نہیں ہے بابا۔۔ آپ پلیز کچھ تو "خیال کریں۔۔"

visit for more novels:

اور اس نے اب کہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس رشتے کو بچانے کے لیے جس بھی حد تک جانا چاہے گی جائے گی۔ کیونکہ وہ اس رشتے کو ختم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ وہ معاذ کو نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔ اور اس ارحم کے لیے تو بالکل بھی نہیں۔۔

"اس میں لیب نارمل کیا ہے مجھے صرف یہ بتاؤ۔۔"

PDF NOVEL BANK

عابد بجائے ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کے الٹا طیش سے آگے ہو کر بیٹھے تھے۔ راسین نے پہلو بدلا۔۔ ساتھ راہیل کو مزید بحث کرنے سے بھی روکا، لیکن وہ ان کی جانب متوجہ نہیں تھی۔

بابا میرا نکاح ہوا ہے۔۔ نکاح ایک بہت مضبوط اور گہرا رشتہ ہوتا ہے۔۔ یہ منگنی کے "دو بول کی طرح نہیں ہوتا کہ دو بول سے ٹوٹ جائے۔۔ یہ اللہ کا بنایا ہوا تعلق ہے۔۔ اور "آپ اسے ایسے بلاوجہ نہیں توڑ سکتے۔۔"

عابد کی آنکھیں آہستہ آہستہ سرخ ہونے لگی تھیں۔ ان کی حساس سی رابی کب اتنی مضبوط ہوئی انہیں اندازہ نہ ہو سکا۔۔ لیکن اب انہیں اچھے سے اس بات کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔

"میرے پاس وجہ ہے اس رشتے کو توڑنے کی۔۔"

PDF NOVEL BANK

ماحول میں، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ تناؤ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ رابیل کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔۔

"آپ کی ہر وجہ اس رشتے سے چھوٹی ہے بابا۔۔"

"اچھا۔۔"

وہ مسکرا کر پیچھے ہو بیٹھے تھے۔ پھر سر جھٹکا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اتنا ہی یقین ہے تمہیں اس رشتے پر تو لے کر آؤ معاذ کو میرے سامنے۔ وہ آئے اور ہم "سب کے سامنے اقرار کرے کہ وہ اس رشتے کو نبھانا چاہتا ہے تو ہم تمہیں اس کے نکاح میں رہنے پر کبھی کچھ نہیں کہیں گے لیکن اگر رابیل۔۔"

وہ آگے کو ہوئے۔۔ تنبیہی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔ اس کا دل لمحے بھر کو رکا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اگر وہ یہاں آکر دو لفظوں کی صاف بات نہ کر کے گیا تو میں تمہیں ہرگز بھی نہیں " دیکھونگا۔ میں یہ رشتہ ختم کروادونگا۔۔ اور ایک بات اور۔۔

وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو رامین بھی میکانیکی سے انداز میں ان کے ساتھ ہی اٹھیں تھیں۔ رامیل نے گیلی گیلی آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا۔

میں نے اس وقت تمہارے رشتے کے لیے ہامی صرف اس لیے بھری تھی کیونکہ میں " اپنی اور بے عزتی نہیں کروانا چاہتا تھا۔ جتنی باتیں تمہارے اس دوپٹے اور مدرسے کی وجہ سے میں نے سنی تھیں میں سن چکا۔۔ مجھ میں مزید ہمت نہیں تھی کسی کی بکو اس سننے کا۔۔ لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ سوتیلا خون ہمیشہ سوتیلا ہی رہے گا۔۔ دیکھو۔۔ دکھا دیا ناں انہوں نے اپنا آپ۔۔ کیسے ایک بار بھی پلٹ کر خبر نہ لی تمہاری۔۔ اس وقت نکاح بھی صرف اس لیے کیا تھا تاکہ خاندان بھر میں نام کما سکیں جو وہ کما چکے

PDF NOVEL BANK

لیکن اب میں انہیں اپنی اور بے عزتی کرنے نہیں دے سکتا۔۔۔ سمجھ لو اس بات کو۔۔۔

وہ اتنی سرد مہری سے بول رہے تھے کہ بے ساختہ ہی اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹے۔ آخر اور کیا کیا سہنا رہ گیا تھا۔ بابا کا ایک ایک لفظ اس کے دل میں گر گیا تھا لیکن انہیں کوئی پرواہ نہیں تھی۔ سر جھٹک کر آگے بڑھے تو رامین بھی ان کے پیچھے گئیں۔ اس نے سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔۔۔ ہاتھ لرز رہے تھے اور دل سکڑ رہا تھا۔۔۔

visit for more novels:

شزا نے گہرا سانس لیا تھا اور ردا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ اس کی پشت سے سہلا رہی تھی۔ رابی کو لگا تھا کہ اب سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اس کا نکاح معاذ سے ہو گیا ہے تو اب کسی میں ہمت نہیں ہوگی اسے مزید پریشان کرنے کی لیکن اب۔۔۔ ایک بار پھر سے بابا اس کے لیے آزمائش کا گرٹھا کھود رہے تھے۔ وہ کیا کرے۔ یا اللہ وہ کہاں چلی جائے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

سب اپنے اپنے کمروں کی جانب ہولے تو اب کہ وہ لاؤنج میں تنہا رہ گئی۔ بے ساختہ ہی اسے اپنے کندھوں پر تھکن محسوس ہوئی تھی۔ اس نے آہستہ سے لاؤنج سے اٹھ کر قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے۔ ٹک ٹک کرتی گھڑی رات کے دس بج رہی تھی۔ اس نے برقعہ اتارا اور شاور لینے چلی گئی۔ روح پر جمی کثافت ایسے ہی چھٹ سکتی تھی۔ نیم شاور لینے کے بعد اس نے بال خشک کیئے۔۔ سنگھار آئینے میں عکس دیکھتے ہوئے یکدم سرخی آنکھیں اس کے سامنے چمکی تھیں۔ کتنی تکلیف تھی ان آنکھوں میں۔۔ کیا کچھ سہ لیا تھا ان آنکھوں نے۔۔ پھر بھی رونا بھول گئی تھیں وہ آنکھیں۔۔

visit for more novels:

تولینے سے بالوں کو خشک کرتے اس کے ہاتھ لمحے بھر کو سست ہوئے تھے۔ وہ ان آنکھوں میں اترنے لگی تھی۔۔ یا شاید وہ آنکھیں اس میں اترنے لگی تھیں۔۔ لوگ اس کا موازنہ رحم سے کر رہے تھے۔۔ لوگ ایسا کیسے کر سکتے تھے۔۔ کتنے بے رحم ہوتے ہیں یہ لوگ۔۔! لیکن وہ لڑے گی۔۔ وہ اس کے لیے لڑے گی۔۔ وہ اپنے لیے لڑ رہی تھی تو اس کے لیے بھی لڑ سکتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

بالوں کو اس نے پیچھے پھینکا تو وہ پشت پر لہرائے۔ کندھوں سے تھوڑے نیچے آتے بالوں سے پانی موتیوں کی صورت ٹپک رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر سے اپنا عکس سنگھار آئینے میں دیکھا تھا۔ رخسار یکدم گلابی ہوئے۔۔ کچھ یاد آگیا تھا اسے۔۔ معاذ کا گردن جھکا کر ہنسنا۔۔ اف۔۔ اس نے مسکرا کر آنکھیں میچیں۔۔ اس کی یاد اس خار سی دنیا میں شبہم کے نرم قطروں کی مانند تھی۔ اس نے خود سے بھی اس سمے نگاہیں چرائی تھیں۔

دوسری جانب معاذ اپنے کمرے میں اندھیرا کیئے، گلاس ڈور کے ساتھ لیٹا ہوا تھا۔ گلاس ڈور سے باہر چاندنی سی پگھل رہی تھی۔ چاندنی کا کچھ حصہ اس کے کمرے میں گر کر اس کی تاریکی کو سلب کر رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔ خوبصورت سی سرمئی آنکھیں خاموشی سے چھت کو تک رہی تھیں۔ اور ان نگاہوں کے پار وہ حبیبہ کا چہرہ تک رہا تھا۔۔ ان کا وہ پاکیزہ سا بابرکت چہرہ۔۔ جو کبھی اس کی یادوں سے اوجھل نہ ہوا تھا، آج پوری آب و تاب سے اس کے آگے جگمگا رہا تھا۔ یکدم ہی اس کی نگاہوں کے سامنے ایک اور پاکیزہ سا چہرہ گھوما۔۔ ناچلتے ہوئے بھی وہ اس کی حرکتیں یاد کر کے مسکرایا تھا۔۔ کتنی نرم تھی وہ۔۔ ساری دنیا دل توڑنا جانتی تھی لیکن

PDF NOVEL BANK

ایک وہ تھی کہ اسے دل جوڑنے آتے تھے۔۔ لوگ اسے کم عقل کہتے تھے، بیوقوف اور کسی حد تک بیک ورڈ بھی۔۔ لیکن وہ ان سب کے ساتھ ہی تو خوبصورت تھی۔ اس چھوٹی سی لڑکی کو ایسی باتیں کرنے آتی تھیں جو کسی بڑی اور میچور لڑکی سے بھی متوقع نہیں تھیں۔ جانے وہ کیسے مل گئی اسے۔۔! کیسے مل سکتی تھی وہ اسے۔۔ اسے تسلی دینے کے لیے اپنی جھجھک کی پرواہ کیے بغیر اس نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔ اسے تھپکا تھا۔۔ اس نے کبھی بھی کسی کو اپنے اتنے نزدیک نہیں آنے دیا تھا لیکن وہ اسے۔۔ وہ اسے چاہ کر بھی روک نہیں پایا تھا۔۔ وہ اس کی قربت سے گھبرایا نہیں تھا۔۔ کیونکہ وہ غیر آرام دہ نہیں کیا کرتی تھی۔ وہ خود آگورڈ ہو جاتی تھی لیکن آگے والے کو آخری حد تک سکون پہنچانے کی کوشش کرتی تھی۔ کیا تھی یہ رابیل۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

اور رابیل نے اس وقت عشاء کے فرائض سے سلام پھیرا تھا۔ زیر لب تسبیحات پڑھتے ہوئے اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرے۔۔ پھر انہی ہاتھوں کو دعا کے لیے بلند کیا۔۔ چھم سے وہ ایک بار پھر اس کے سامنے آیا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

اللہ تعالیٰ۔۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ معاذ کو اس کا قرآن لوٹا دیں۔۔ پلیز اللہ۔۔ اسے اس "دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا کریں۔۔"

اور معاذ شعر اوی آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ واش روم کی جانب بڑھا۔۔ واپس پلٹا تو آستینیں کہنیوں تک لپیٹی ہوئی تھیں۔۔ بال ہلکے سے گیلے ہو کر ملتے پر گر رہے تھے۔ وضو کا پانی ٹھوڑی سے ٹپک رہا تھا۔ کسی کی دعاؤں کا اثر تھا جو اس پر ہو رہا تھا۔۔ آگے بڑھ کر جائے نماز پچھائی اور پھر نیت باندھ لی۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
راہیل اب کے سکون سے رکوع میں جھکی ہوئی تھی۔ مدہم سی آواز میں تسبیحات پڑھتے ہوئے اس کا سارا بوجھ اتر رہا تھا۔ وہ اللہ سے بات کر رہی تھی۔۔ وہ اللہ سے اپنے غم کی افریاد کرنے آئی تھی۔۔ بھلا اس کا دل کیسے نہ ہلکا ہوتا۔۔

دوسری جانب وہ بھی اب کہ اسی سکون کے ساتھ رکوع میں جھکا ہوا تھا۔ اندر کا سپاٹ پن اب تک ویسا ہی تھا لیکن اب کہ اس خول میں دراڑیں بخوبی محسوس کی

PDF NOVEL BANK

جاسکتی تھیں۔ رابیل نے پرسکون سی نماز پڑھ کر سلام پھیرا تو ہر جانب سلامتی کی خوشبو سی بکھر گئی۔ اس کا کف امن و سکون کا گوارہ لگتا تھا۔ دعا مانگ کر جائے نماز تہہ کرتی اٹھی اور چہرے کے گرد لپٹے دوپٹے کی تہیں کھولیں۔ کتھئی سے بال اب کے سوکھ کر کندھوں پر پھسل رہے تھے۔ اس نے دوپٹہ اسٹڈی ٹیبل کے آگے رکھی کر سی پر ڈالا اور کر سی کھینچتی بیٹھ گئی۔ ابھی اسے بہت سے اسائنمنٹس بنانے تھے اور مدرسہ کے کچھ ادھورے کام بھی کرنے تھے۔ نماز پڑھنے کے بعد بابا کی باتوں سے جو دل پریشان ہوا تھا وہ یکدم شانت سا ہو گیا۔ سکون ہی سکون پھیل گیا ہر سو۔ اس نے سیاہ روشنائی والا قلم کھولا اور پھر کورے کاغذ پر لکھنے لگی۔ بال جب پھسل پھسل کر اسے تنگ کرنے لگے تو اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر کلپ اٹھایا اور بالوں کو ہاف باندھ لیا۔ اب کہ وہ گردن ترچھی کیئے اپنا اسائنمنٹ بنانے میں پوری طرح سے مصروف دکھتی تھی۔

معاذ نے بھی اپنی نماز سے سلام پھیرا اور پھر ہمیشہ کی طرح دعا کیئے بغیر اٹھ گیا۔ الماری کے اوپر گرد سے اٹی وہ کتاب اب بھی رکھی ہوئی تھی۔ اس نے ایک پل کو رک کر اس کتاب کی جانب دیکھا۔ بہت کچھ ایک ساتھ نگاہوں کے سامنے گھوما۔ لیکن ابھی۔۔ اتنی

PDF NOVEL BANK

جلدی وہ آگے بڑھ کر اسے اٹھانے کی ہمت خود میں نہیں پاتا تھا۔ سو گہرا سانس لے کر وہیں گلاس ڈور کے پاس جا کر دوبارہ سے لیٹ گیا۔۔ ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیئے۔۔ لیکن اب کہ اس کے اندر کی بے چینی مفقود تھی۔۔ اب کہ اس کے کہف میں بھی صرف سکینٹ تھی جو محسوس کی جاسکتی تھی۔۔ اور یہ سکینٹ کس کی برکت سے تھی، اس کا اندازہ اسے بخوبی تھا۔

اول پینک

دوسری صبح وہ دیر سے اٹھی۔ وہ عموماً دیر سے ہی اٹھا کرتی تھی۔ کتنی ہی دفعہ استاذہ نے اسے سمجھایا تھا کہ دیر سے اٹھنا بالکل بھی درست نہیں لیکن وہ اپنی اس عادت کو نہیں چھوڑ سکی تھی۔ اسے بہت نیند آتی تھی۔۔ بہت سے مراد اچھی خاصی نیند۔۔ رات جلدی سونے پر بھی وہ دیر ہی سے اٹھتی تھی۔ صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔ اس نے خود کو کوستے ہوئے کمرے میں خود سے ہٹایا اور پھر بستر سے باہر نکل آئی۔ فجر پڑھ کر وہ جو سوتی تھی تو اسی وقت اٹھتی۔ گھر والے اس کی عادت سے واقف تھے سو اسے تنگ

PDF NOVEL BANK

نہیں کیا کرتے تھے۔ اس نے منہ دھو کر دوپٹہ گلے میں لے کر اس کا ایک پلو سر پر لیا اور کمرے سے باہر چلی آئی۔ کچن میں رامین کھانا پکا رہی تھیں۔ اس نے سلام کیا لیکن انہوں کی کوئی جواب نہ دیا۔ یقیناً کل کی باتوں پر وہ اس سے ناراض تھیں۔۔

وہ گہرا سانس لے کر آگے بڑھی اور اپنے لیے ناشتہ بنانے لگی۔ پھر اپنا مختصر سا ہاف فرائڈ انڈے والا ناشتہ لیے درمیانی ٹیبل پر آ بیٹھی۔ گلا کھنکھار کر رامین کو متوجہ کیا۔۔

”ماں۔۔ آپ نے کر لیا ناشتہ۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”ہوں۔۔“

اس ”ہوں“ میں بھی سرد مہری تھی۔ اس نے مایوس ہو کر اپنی توجہ پوری طرح سے ناشتے کی جانب کر لی۔ ناشتے سے فراغت کے بعد اس نے رامین کے ساتھ مل کر روٹیاں پکائیں۔ کچن کا باقی کام تو اسے نہیں آتا تھا لیکن وہ ماسی کے چھٹی کرنے پر

PDF NOVEL BANK

روٹیاں پکا لیا کرتی تھی۔ رامین نے اسے اپنی مدد کرنے سے نہیں روکا۔ مطلب صاف تھا۔۔ وہ اس سے نالاں تھیں مگر اس حد تک بھی نہیں کہ وہ انہیں منا ہی نہ سکتی۔۔

ویسے تو بڑی باتیں کر رہی تھیں کل تم۔ کھانا پکانا آتا ہے تمہیں جو دوسرے گھر جا کر "رشتے نبھاؤ گی۔۔؟"

یکدم رامین نے اس سے کہا تو اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "کھانا پکانا تو نہیں آتا۔۔"

"!پھر کیا کرو گی دوسرے گھر جا کر۔۔"

وہ اس کی لاپرواہی پر غصہ ہوئی تھیں۔ اس نے کندھے اچکائے۔۔

PDF NOVEL BANK

”معاذ کو آتا ہے۔۔“

مزے سے کہا۔۔ رامین نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

”کیا آتا ہے اسے۔۔؟“

”کھانا پکانا۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com ”تو وہ اب مرد ہو کر کھانا پکائے گا۔“

تو کیا ہو گیا ماں۔۔ دنیا میں زیادہ تر مرد ہی شیف ہوتے ہیں۔ اگر وہ کھانا پکا لے گا تو
”اس میں کیا ہو جائے گا۔۔“

PDF NOVEL BANK

یا اللہ میں کیا کروں اس لڑکی کا۔ مطلب تم نے نہیں سیکھنی گھرداری۔ وہ بیچارہ باہر " بھی سنبھالے، گھر بھی دیکھے۔۔ پھر تم کیا کرو گی۔۔؟

"میں اس کا ہاتھ بٹاؤنگی جیسے آپ کا بٹاتی ہوں۔"

رامین نے اسے ایک لمحے کو افسوس سے دیکھا تھا۔

نکل آؤ اپنی اس خیالی دنیا سے اور سیکھ لو کچھ گھرداری۔ ہر وقت وہ تمہارے لیے " کھانے نہیں پکائے گا۔ تم اب بڑی ہو گئی ہو یہ سب سیکھو۔۔ یہ سب سیکھنا ذمہ داری ہے تمہاری۔ اگر گھر بنانا ہے تو پہلے کچن سنبھالنا آنا چاہیے۔ اور یہ جو محترمہ کی دیر سے اٹھنے والی عادت ہے ناں۔ اسے بھی نکال لو اپنے اندر سے۔۔ بہت بری عادت ہے یہ۔۔ کسی دوسرے گھر جا کر اپنی ماں کی ناک ہی کٹوانی ہے تم تینوں نے تو۔۔

PDF NOVEL BANK

اور وہ چپ چاپ ان کی صلاواتیں سن رہی تھی۔ کاش کہ وہ بھی ایک سگھر لڑکی ہوتی۔ وہ ناولز کی ہیروئنز جیسی۔ یوں جھٹ پٹ ہاتھ چلاتی اور یہ سب کچھ تیار شیار کر کے سامنے لگا دیتی لیکن اسے تو صرف انڈا فرائی کرتے ہوئے اس کی زردی بچانے میں پوری جنگ لڑنی پڑتی تھی۔۔ کہاں تو وہ بڑے بڑے کھانے بنا سکتی۔ لیکن راسین کی باتوں کے بعد اسے احساس ہو رہا تھا کہ اسے کچھ بھی نہیں آتا۔ صرف کتابیں پڑھنے آتی ہیں اور بس۔۔

”میں سیکھونگی ماں۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”ہاں بس بس۔۔ سیکھ لیا تم نے اور دیکھ لیا میں نے۔“

اف ہے بھئی۔ آپ مائیں ہمیشہ ایسے کیوں کرتی ہیں۔ پہلے ہمیں محنت کرنے پر اجاگر کرتی ہیں اور جیسے ہی ہم لڑکیاں ذرا کچھ کرنے کے لیے کہتی ہیں تو جھٹ منہ پر انکار۔۔

”ایسے کیسے ہم کچھ سیکھ سکتے ہیں۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”ہاں اب تو ماں کو ہی کہنا ہے تم نے۔ خود تو کچھ اتنا نہیں تمہیں۔“

اس نے سر ہلایا اور آخری روٹی توے سے اتاری۔ ہاتھ سنک سے دھوئے اور پھر ماں کو ان کے کچن کے ساتھ ہی چھوڑ کر باہر نکل آئی۔ نومبر کی اترتی دھوپ بھی اس سے آسمان میں تیرتی بدلیوں کے پیچھے چھپ گئی تھی۔ تیخ سی ہوا سے سب کچھ تیخ بستہ ہو گیا تھا۔ اس نے بھی سر پر دوپٹہ لپیٹا اور پھر باہر لان میں چلی آئی۔ اور پھر اس کے اگلے ہی لمحے اس نے بہت ہی برا منظر دیکھ لیا۔ ایسا منظر۔۔ جس سے اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔ وہ بلاشبہ ارحم ہی تھا جو سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس آنکھوں سے چشمہ ہٹاتا اسی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر بے ساختہ ہی بل ابھرے تھے۔ اور اب کے اگلے لمحے چہرے پر فاتحانہ سی مسکراہٹ لپنے وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا اور واپس پلٹی۔ وہ گھوم کر اس کے سامنے آیا تھا۔ اس کی پشت بنگلے کی جانب تھی اور رابیل کی گیٹ کی طرف۔

PDF NOVEL BANK

"اب تم مجھ سے بات بھی نہیں کرو گی۔۔"

"جی بالکل۔ مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔"

اس نے بیزار ہو کر کہا تھا۔ ارحم نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا حال کر دیا ہے چند ہی دنوں میں اس معاذ نے تمہارا۔ میری محبت میں تم کیسے "

"جگمگایا کرتی تھیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی ایسی گھٹیا بات پر اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔ اس جنگلی انسان سے اب اسے ہر گزرتے لمحے نفرت ہوتی جا رہی تھی۔

"میں نے کبھی بھی آپ سے محبت نہیں کی تھی ارحم۔ فار یور کائنڈ انفارمیشن۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تم کہتی نہیں تھیں وہ الگ بات ہے۔ لیکن تمہاری آنکھوں نے ہمیشہ مجھ سے بات کی " ہے۔"

ذرا رکا۔۔ پھر آہستہ سے جھکا تو وہ پیچھے ہوئی۔

"ہماری محبت کی بات۔۔"

اس نے دانت کچکچائے تھے۔ کیسے یہ گھٹیا بندہ ہر بات کو اپنا ہی رنگ دینے جا رہا تھا۔ اس کا دل کیا ایک تمپڑ تو جڑ ہی دے اس کے منہ پر۔

"بکو اس بند کریں اپنی۔۔"

اس نے ضبط سے بس اتنا ہی کہا تھا۔ وہ اس کے کھول کر کہنے پر ہنس دیا۔ پھر دیر تک ہنستا ہی رہا۔

PDF NOVEL BANK

”میں تم سے شادی کر کے ہی رہونگا رابیل۔ تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے۔۔“

اس نے جیسے اندیکھی سی گرد جھاڑی تھی کندھے سے۔ رابیل یکدم مسکرائی تھی۔

آپ کو اور آپ جیسے ہر لڑکے کو کیا لگتا ہے ارحم کہ وہ یہ۔۔ یہ اچھی حرکتیں کر کے کوئی سپر ہیرو لگتے ہیں۔ وہ زبردستی شادیاں کر کے کوئی بہت بڑا کارنامہ انجام دیتے ہیں۔ وہ ایک کمزور سی لڑکی پر اپنا زور چلا کر کسی سلطنت کے بادشاہ بن جاتے ہیں۔۔! مجھے کبھی بھی ایسے اچھے لڑکے نہیں پسند تھے۔ ہر وقت اپنی مرضی مسلط کر کے خود کو کوئی سلطان سمجھنے والوں کو پتہ نہیں کہ وہ پاکستانی فلموں کے سلطان راہی لگتے ہیں۔۔ وہ ہی جس کے ہاتھ میں گنڈاسہ ہوا کرتا تھا۔۔

اس نے ایک مزاق اڑاتی نگاہ ڈالی تھی اس پر۔ ارحم نے دانت پیسے۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ کو اور آپ جیسے ہر سوکالڈ لڑکے کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمیں آپ اپنی مرضی مسلط کرتے ہوئے ہرگز بھی ہیرو نہیں لگتے ہیں۔ جو لڑکے کچھ نہ کہہ کر بھی بہت کچھ کہہ جائیں ہم لڑکیوں کو ایسے لڑکے پسند ہوتے ہیں ارحم۔۔ جو ہر چھوٹی چھوٹی بات کو اپنی یہ فضول سی انا کا مسئلہ نہ بنا لیں ہمیں ایسے لڑکے اپنی جانب کھینچتے ہیں۔۔ جو عزت سے پیش آئیں اور بے عزتی کرنے والے کا منہ توڑ کر رکھ دیں ہم لڑکیاں ایسے لڑکوں سے وابستہ کرنا چاہتی ہیں خود کو۔ آپ تو اتنے چھوٹے ہیں کہ میرے ایک ذرا سے حجاب پر اپنی بلبلائی انا کو خاموش نہ کروا سکے۔۔ آپ کیا مجھ سے محبت کریں گے۔۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس کے تڑاٹر جملوں نے جیسے ہر طرف تباہی کردی تھی۔ ارحم کو حیرت ہوئی۔۔ کیسے وہ کمزور اور ڈری سہمی سی لڑکی اب یوں سلنے کھڑی لفظوں سے اسے تارتا کر رہی تھی۔

تم سے ایک آخری بار پوچھونگا۔۔ شادی کروگی مجھ سے یا نہیں۔ اور اگر اس کا جواب "نہیں ہوا تو تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو رابیل۔۔ بتاؤ۔۔ جواب دو۔۔

PDF NOVEL BANK

اور اس نے لگے ہی پل لب کھولے تھے لیکن کسی نے اسے کہنی سے پکڑ کر اپنے پیچھے کیا۔ اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ بلیو جینز پر سیاہ ٹی شرٹ پر سیاہ ہی جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ رف سا۔۔۔ ملتے پر گرتے بالوں سے بے نیاز۔

مجھ سے پوچھو۔۔۔ میں بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔ بتاؤ۔۔۔ زبان سے سمجھاؤں یا پھر ہاتھوں کی "بات سمجھ آتی ہے تمہیں۔۔۔"

اور وہ وہی تھا۔۔۔ وہ ہی جو رحم سے کہیں زیادہ وجہ تھا۔ نہ صرف شکل و صورت میں بلکہ اپنی عزت کرنے میں بھی۔۔۔ اس نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنا چاہا۔ لیکن اس کی پشت اس کے جانب تھی۔ وہ اس کے پیچھے چھپ سی گئی تھی۔ رحم نے حیرت سے ایک لمحے کو معاذ کی جانب دیکھا تھا جو کڑے تیور لینے خاموشی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ یہ جرأت وہ ہی کر سکتا تھا۔۔۔ ہاں اتنی ہمت معاذ شعروای میں ہی تھی کہ یوں اسے کہنی سے پکڑ کر اپنے پیچھے کرتا اور پھر آگے والے سے ان کے جملوں کا حساب بھی لے لیتا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

زبان سے نہیں تو پھر ہاتھوں سے۔۔ وہ اس کا حساب لے رہا تھا۔۔ وہ اس کا حساب اب کہ ان میں سے ایک ایک سے لینا چاہتا تھا۔ بہت ہو گیا یوں خاموش رہنا۔ بہت دیکھ لیا اس نے سب کو۔ اب وہ ان سب کو اپنے طریقے سے سمجھانا چاہتا تھا۔۔ سیدھے طریقے سے نہیں تو پھر لٹے طریقے سے سی۔۔

اور اس نے اس دن جان ہی لیا کہ اسے معاذ کتنا اچھا لگنے لگا تھا۔ یوں اسٹینڈ لیتا ہوا وہ کتنا اچھا لگتا تھا۔۔ چلو ایک نہ ایک دن تو وہ اسے ضرور بتائے گی کہ وہ یوں تیوری چڑھا کر آگے والے کو جھاڑتا ہوا کتنا اچھا لگتا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

معاذ کو دیکھتیں اس کی نگاہیں ارجم پر پھسلی تھیں۔ وہ اس کے یوں لمحے بھر میں سامنے آنے پر حیران ہوا تھا۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس کی پیشانی پر بل پڑے۔ رابیل جو معاذ کے ساتھ سے اب کے نکل کر کھڑی ہو گئی تھی، اس نے بے ساختہ دیکھا تھا اسے۔

"تم درمیان میں کیوں آرہے ہو۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"میں تو اب درمیان میں آچکا ہوں۔"

اس کا جملہ سادہ نہیں تھا اور اس کا مطلب ارحم کو بخوبی سمجھ بھی آگیا تھا اسی لیے دانت کچکچا کر اب کے معاذ کو دیکھا تھا اس نے۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہا۔"

لیکن میں تمہی سے بات کر رہا ہوں۔ کیا پوچھنا تھا تم نے۔۔ پوچھو اب۔۔ بہت اچھے " سے جواب دونگا میں تمہیں۔۔

"!راہیل اور میرے درمیان آکر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے معاذ۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی سرد سی آواز پر معاذ نے تلخی سے مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔ پھر سرمئی آنکھوں کے کلچ اس کی آنکھوں میں گاڑے۔ ان آنکھوں کا کلچ اس سمے سیاہ دکھ رہا تھا۔۔ جیسا کہ ہمیشہ طیش میں آنے پر اس کا ارتکاز سیاہ ہو جایا کرتا تھا۔ رابیل سانس روکے ان دونوں کو تک رہی تھی۔

جن غلطیوں کے نتائج درست نکل آئیں۔ میرے یہاں انہیں غلطیاں تسلیم نہیں کیا۔"

"جانا۔"

لیکن میرے یہاں انہیں پھر بھی غلطی ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔۔"

"تو یہ تمہارا مسئلہ ہے، ہمارا نہیں۔۔"

رابیل نے یکدم اس کے "ہمارا" کہنے پر اسے چونک کر دیکھا تھا۔ ارحم نے اس کا چونکنا دیکھ لیا تھا۔ اسی لیے کڑوی سی مسکراہٹ کے ساتھ معاذ کو دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

کیا اپنے یہاں کے قانون اس بھولی لڑکی کو سمجھائے ہیں تم نے یا پھر اسے بھی اپنی "
"غلطیوں کی طرح اچھے سے تسلیم کرنے کے عادی ہو تم۔۔"

وہ طنز تھا۔۔ ایک کڑا طنز۔۔ معاذ کے جبرے بھنچ گئے۔ ابرو تن گئے۔ سرمئی ارتکاز مزید
سیاہ ہونے لگا۔

یہ بھولی لڑکی اب میری بیوی ہے۔ بہت اچھے سے یہ بات تم بھی جانتے ہو اور "
visit for more novels:
تمہارے گھر والے بھی اسی لیے تمہیں اس بابت پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے
"کہ میں کس کو کتنا آگاہ کرتا ہوں اور کس کو۔۔"

ایک نگاہ اوپر سے لے کر نیچے تک اس نے ارحم پر ڈالی تھی۔

"کس کو اپنی آگاہی کی ہوا بھی نہیں لگنے دیتا۔۔"

PDF NOVEL BANK

"!تم۔۔"

ارحم نے بے ساختہ لبوں پر آتی کوئی گالی روکی تھی شاید۔ رابیل نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔ اس انسان سے کبھی اس نے امیدیں وابستہ کی تھیں۔! کتنی بے وقوف تھی تب وہ۔۔ لیکن معاذ ویسے ہی کھڑا رہا، بنا کوئی تاثر دیتے۔

اپنی ذات کے گٹر کو بند رکھو۔ اور آئندہ رابیل کا راستہ روکنے کی کوشش بھی مت کرنا۔
نہیں تو راہ چلتے کتوں کے آگے لاش ڈال دوں گا تمہاری۔ ابھی جانتے نہیں ہو تم مجھے۔
جتنی میری مافیا راج میں دوستیاں ہیں، اتنی ساری دنیا میں تمہاری رشتہ داریاں نہیں
!ہونگی۔۔ سمجھے۔۔

آخر میں جھڑک کر کہا تو رابیل لمحہ بھر کر سہم سی گئی۔ ارحم تو ایک پل کے لیے مافیا کا نام سن کر ہی گنگ ہو گیا تھا۔ اسے ایسے لوگوں سے ہمیشہ سے خوف آتا تھا، کجا یہ کہ وہ

PDF NOVEL BANK

ان سے یوں روبرو بات کرتا۔ اور اسے معاذ کی اس بات پر یقین بھی نہیں آتا تھا لیکن
پچھلے دنوں معاذ کو چھلتے ہوئے اسے اندازہ ہوا تھا کہ اس کی "دوستیاں" یقیناً اچھے
لوگوں کے ساتھ نہیں تھیں۔

"اُٹندہ۔۔"

اس نے انگشتِ شہادت اٹھائی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com "میں زبان سے نہیں سمجھاؤ گا۔ یاد رکھنا۔"

اس نے ایک آخری سرد نگاہ اس پر ڈالی اور پھر رابیل کو ہاتھ سے پکڑے آگے بڑھ گیا۔
وہ اس کے ساتھ خاموشی سے کھینچتی چلی جا رہی تھی۔ داخلی دروازہ پار کرنے کے بعد اس
نے نرمی سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تو وہ بھی یکدم جیسے ہوش میں آئی۔

PDF NOVEL BANK

"تمہیں اتنا۔۔ اُمم۔۔ حساس ہونے کی ضرورت نہیں ہے معاذ۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔ معاذ نے لمحے بھر کو اس کی جانب دیکھا۔

"میں حبیبہ کو کھو چکا ہوں۔۔ لیکن میں رابیل کو نہیں کھونا چاہتا۔۔"

اور اس کے اس قدر براہ راست سے جملے پر رابی ناچاہتے ہوئے بھی چھوٹے بچوں کی طرح آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی تھی۔ وہ سنجیدہ تھا۔۔ بے حد سنجیدہ۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اور۔۔ اور اگر میں خود اس رشتے سے آزادی چاہوں تو۔۔ کیا کرو گے تم۔۔؟"

اس نے تجسس کے مارے یہ سوال اس سے پوچھ ہی لیا تھا۔ معاذ کی سنجیدگی میں رتی برابر بھی فرق نہ آیا۔۔ نہ ہی آنکھیں حیرت سے پھیلیں اور نہ ہی پیشانی پر کوئی شکن ابھری۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تو میں تمہیں۔۔ ابھی کہ ابھی آزاد کر دوں گا۔"

اور جب وہ بولا تو آواز بالکل نارمل تھی۔ رابیل نے یکدم تیزی سے پلکیں جھپکائیں۔
اسے اس انسان سے بہت دیکھ بال کر سوالات کرنے تھے۔ کیونکہ وہ لگی لپٹی نہیں رکھا
کرتا تھا۔ وہ صاف سیدھی بات کرنے کا عادی تھا۔

لیکن اگر تمہاری رضامندی کے ساتھ کسی نے تمہیں اس رشتے کو لے کر کوئی بھی "
تکلیف پہنچانے کی کی کوشش کی تو پھر میں انہیں اپنے طریقے سے سمجھاؤں گا۔

"کیا کرو گے تم۔۔؟"

اس نے بنا پلک جھپکائے پوچھا تھا اس سے۔ معاذ اس کے ایسے پوچھنے پر چند پل اسے
دیکھتا رہا پھر کندھے اچکائے۔ چلو جی۔۔ وہ اپنے سوچ موڈ پر واپس جا چکا تھا۔ اب تو وہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اسے الٹا بھی ٹانگ دیتی تب بھی اس کے اندر سے بات نہیں نکلتی تھی۔ اس نے گہرا سانس لے کر اس بات کو بھول جانے ہی میں عافیت سمجھی تھی۔

"کیسے آگئے تم۔۔؟"

تم نے مجھے اسی رات کیوں نہیں بتایا کہ گھر والے تمہیں پریشنائز کر رہے ہیں اس "رشتے کے حوالے سے۔۔؟"

visit for more novels:

اور یکدم اس کے تہہ تک پہنچ جانے پر رابیل نے بے ساختہ شرمندہ ہو کر ادھر ادھر دیکھا تھا۔ اوپر ریلنگ سے ردا اور شزا ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔ اس نے پلکیں جھپکا کر ایک بار پھر سے معاذ کی جانب دیکھا تھا۔

میں خود کو اور تمہارے سامنے ہلکا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایک جانب میں اپنے گھر والوں کے لیے اس قدر بوجھ بن گئی کہ انہوں نے تمہاری رضامندی پر جھٹ سے شادی کے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیئے ہامی بھر لی لیکن پھر اگلے ہی لمحے جب تم ان کی امیدوں پر پورے نہیں اترے تو انہوں نے تم سے رشتہ توڑنے کے لیے مجھ پر زور ڈالنا شروع کر دیا۔ میری عزت نفس اس سارے عرصے میں بہت مجروح ہوئی تھی معاذ۔ میں تمہارے سامنے اپنا بھرم یوں "نہیں توڑنا چاہتی تھی۔"

اس کے دکھی ہو کر کہنے پر معاذ نے ایک لمحے کو گہرا سانس لیا تھا۔ پھر سر ہلایا۔۔

"بلاؤ بابا کو۔۔۔ بات کرنی ہے میں نے ان سے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بابا کو۔۔ انہیں کیوں۔۔؟"

اور رابیل جوتھے دل سے چاہتی تھی کہ وہ گھر چلا آئے۔ بابا کے سامنے بیٹھ کر دو ٹوک بات کر لے، اس کے اس طرح سے کہنے پر یکدم گھبرا گئی تھی۔ معاذ نے ایک لمحے کو رک کر دیکھا تھا اسے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تم اس رشتے کے لیے راضی ہو۔۔؟"

اس کا سوال اس قدر سیدھا تھا کہ وہ بے اختیار ہی ہامی بھر گئی۔ پھر یکدم سر نفی میں ہلایا پھر نا سمجھی سے ہاں میں۔۔ اف۔۔

"ایسے منواتے ہیں لوگوں سے اپنی بات۔ جاؤ اب بلاؤ انہیں۔ مجھے بات کرنی ہے۔"

visit for more novels:

"تم ہمیشہ سے ہی اتنے بد تمیز تھے یا پھر مجھ سے ملنے کے بعد ہوئے ہو۔۔؟"

اس کے یوں گھیرنے پر وہ تلملای تھی۔ معاذ نے کندھے اچکائے۔۔ پھر ٹھوڑی کھجائی۔۔

"ہمیشہ سے ہوں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"اور اگر میں بابا کو نہ بلاؤں تو کیا کرو گے تم۔۔"

ایک پل کو اپنی ٹھوڑی اٹھا کر بڑے اطمینان سے پوچھا تھا۔ وہ مسکرایا، پھر نفی میں سر ہلایا۔۔

"تو میں یہ کرونگا۔۔"

ناول بینک

visit for more novels:

جھک کر اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے ساتھ لیئے زینوں کی جانب بڑھا۔ اسے پہلے تو سمجھ نہیں آیا اور پھر جب سمجھ آیا تو وہ یکدم گھبرا گئی۔

"معاذ نہیں۔۔ معاذ میری بات سنو۔۔ بابا گھر پر نہیں ہیں۔۔ معاذ۔۔"

PDF NOVEL BANK

لیکن وہ اسے اپنے ساتھ لینے آگے ہی آگے بڑھ رہا تھا۔ کچھ معاملات میں وہ واقعی بہت ٹیڑھا تھا۔ رابیل کو وقار کی پچھلی بات اب سمجھ آئی تھی۔ ردا اور شزا بھی اس کے یوں آرام سے بابا کے کمرے کی جانب بڑھنے پر گڑبڑا کر ان کے پیچھے ہی آئی تھیں۔ رابیل اس ہلکے پھلکے سے شور پر کچن سے باہر نکلیں تو دیکھا ارجم داخلی دروازے ہی میں ایستادہ تھا۔ وہ اسے دیکھ کر چونکیں۔۔۔ پھر مسکرا کر اسے بیٹھنے کو کہا۔۔۔ وہ چار و ناچار لالونج میں آ کر بیٹھ ہی گیا تھا۔ اس کے چہرے کی فاتحانہ سی چمک غائب تھی۔ معاذ اور رابیل کو یوں ایک ساتھ دیکھ کر اسے بہت کچھ غارت ہوتا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔

اس نے عابد کے کمرے کے باہر رک کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ رابیل کی جانب دیکھا۔۔۔ جو مسلسل نفی میں سر ہلا کر اسے روک رہی تھی۔

"معاذ نہیں۔۔۔ معاذ پلیز۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

لیکن پھر اگلے ہی لمحے وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ عابد جو رانگ چیلر پر جھولتے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے لمحے بھر کو معاذ اور رابیل کو یوں ساتھ دیکھ کر ٹھٹکے۔۔ ان کی جھولتی کرسی تھم گئی تھی۔ وہ سیاہ جیکٹ میں ملبوس اس سادہ سے قمیض شلوار والی رابیل سے اونچا تھا۔

اس نے کمرے میں آکر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا لیکن اس نے یہ عابد کو دکھا کر چھوڑا تھا۔ وہ واقعی لفظوں سے پہلے ہی انسان کو سمجھانے کا عادی تھا۔ اس کے اس عمل نے عابد کو بھی لمحے بھر میں بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اسلام علیکم۔۔ کیسے ہیں چچا آپ۔۔؟"

اور پھر وہ ان کے عین سامنے صوفے پر جا بیٹھا۔ ردا اور شہنا بھی دروازے میں آکھڑی ہوئی تھیں۔ عابد کو سلام کا جواب پینے میں چند لمحے لگے۔ رابیل تو اپنی جگہ پر ہی جم گئی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"م۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ تم کیسے ہو۔۔؟"

"ٹھیک۔۔"

چند لمحوں کے لیے سارے کمرے میں سناٹا چھا گیا تھا۔ پھر رابیل ہی نے کھنکھار کر بات کا آغاز کرنا چاہا تو اسی وقت معاذ کی آواز ابھری۔

visit for more novels:

www.urdu-novels.com "آپ اس رشتے سے خوش نہیں ہیں چچا۔؟"

اف۔۔ کوئی اتنا صاف گو کیسے ہو سکتا ہے۔۔! رابیل کا دل کیا وہ سب چھوڑ چھاڑ کر یہاں سے بھاگ جائے۔ اس کی صاف گوئی پر عابد بھی چند لمحوں کے لیے بری طرح سے گڑبڑائے تھے۔ انہیں سمجھ ہی نہیں آیا کہ اسے کیا جواب دینا چاہیے۔۔

PDF NOVEL BANK

خوش ہیں تب بھی مجھے بتادیں اور اگر خوش نہیں ہیں تب بھی بتادیں۔ میں آپ کے "ساتھ کوئی زبردستی نہیں کروں گا۔"

معاذ کا لہجہ اس کے مخصوص لہجے سے خاصہ مختلف تھا۔ بالکل نرم اور ہموار سا۔۔ جانے یہ شخص اور کتنی پر تیں لیئے ہوئے تھا خود میں۔ لوگ جو اندازے اس کے بارے میں قائم کیا کرتے تھے اگلے ہی لمحے وہ کسی ایسے نرم سے انداز سے ان کے اندازے، انہی پر الٹ دیا کرتا تھا۔۔ جیسے کہ اس نے ابھی یہی عابد کے ساتھ کیا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "تم اتنے دن کہاں غائب تھے۔؟"

میں تو اتنے سالوں سے غائب تھا چچا کیا فرق پڑتا ہے اس سے۔ لیکن میں اگر کسی بات پر آپ کو زبان دے کر گیا تھا تو اس کا مطلب تھا کہ میرا پلٹنا یقینی سی بات ہے۔ اس کے لیئے آپ کو کسی پر بھی دباؤ ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

اور عابد کی نگاہ اگلے ہی لمحے رابیل پر اٹھی تھی۔ اس نے سر پورا جھکا رکھا تھا۔ وہ ابھی اپنی صفائی میں کہنے کے لیے کچھ بھی ساتھ نہ لائی تھی۔ یا اللہ وہ کیا کرے۔

"میں بیٹی کا باپ ہوں۔ پریشان نہ ہوتا تو کیا کرتا بھلا۔۔؟"

"کسی اور کے پاس جانے سے پہلے مجھ سے بات کرتے آپ۔ سارا مسئلہ ختم ہو جاتا۔"

اس نے گھٹنوں پر رکھی کہنیوں کی ہتھیلیاں باہم ملا رکھی تھیں۔ سنجیدگی اس قدر گہری تھی کہ عابد اس کی کسی بھی بات ہر ہلکا پھلکا سا تاثر دے ہی نہیں سکتے تھے۔ اس لڑکے کو رشتے سنبھالنا آتے تھے۔۔ اسے رشتے بچانا آتے تھے۔ انہیں اندازہ ہو رہا تھا۔۔

"مجھے واقعی تم سے بات کرنی چاہیے تھی۔"

PDF NOVEL BANK

اور ان کے اس طرح سے اپنی غلطی تسلیم کرنے پر رابیل نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔
ردا اور شہزاد نے حیران ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

مجھے اگر اس رشتے سے مسئلہ ہوتا تو میں پہلی دفعہ ہی اس کے لیے ہامی نہیں بھرتا"
چچا۔ لیکن مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ان فیکٹ جتنے مسئلے تھے وہ بھی
"سلجھاپیتے ہیں کسی نے۔۔"

ایک نظر اٹھا کر رابیل کو دیکھا تھا، وہ بے یقین نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ردا
اور شہزاد نے بے ساختہ ابھرتی مسکراہٹ دبائی تھی۔ آہ۔۔ وہ معاذ تھا۔۔ اس پر صرف
حیرت ہی کی جاسکتی تھی۔ عابد کھنکھار کر سیدھے ہوئے۔

"تو تمہیں اس رشتے سے واقعی کوئی مسئلہ نہیں۔۔؟"

"نہیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور اس کے اس یک لفظی جواب پر رابیل کے کندھے بے ساختہ ہی بوجھ سے آزاد ہوئے تھے۔ عابد کے چہرے پر حیرت اب تک رقم تھی۔ وہ اگلے ہی لمحے اٹھ کھڑا ہوا۔ عابد بھی اسی کے ساتھ اٹھے تھے۔

آئندہ کوئی بھی مسئلہ ہو، تو چچا سب سے پہلے مجھ سے بات کیجیے گا آپ۔ میں یقیناً آپکو "جھوٹی امیدیں نہیں دلاؤنگا۔"

visit for more novels:

اور عابد نے پہلی بار اس کے کہنے پر مسکرا کر سر ہلایا تھا۔ اور ان کے اس جواب پر وہ کسی جذباتی سے لڑکے کی طرح آگے بڑھ کر ان کے گلے نہیں لگ سکتا تھا۔ وہ کبھی بھی ان سے بے تکلف نہیں تھا۔ اسی لیے اس نے آگے بڑھ کر ان سے محض مسکراتے ہوئے مصافحہ کیا تھا۔ پھر سر ہلا کر پلٹ گیا۔ رابیل، ردا اور شہزادہ تینوں اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلی تھیں۔ پیچھے عابد نے گہرا سانس لے کر ہلکے کندھوں کے ساتھ کتاب ایک بار پھر سے کھولی اور رانگ چیر پر بیٹھ گئے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی معاذ۔۔"

وہ خفا تھی یا خوش۔۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"پھر کیا امید تھی تمہیں مجھ سے۔۔؟"

وہ تینوں اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔ ردا اور شزا ان سے ایک قدم پیچھے تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com جبکہ معاذ اور رابیل ایک قدم آگے۔

"تم ایسے کیسے بابا سے بات کر سکتے ہو۔۔؟"

"تو پھر کیسے بات کرنی چاہیئے تھی مجھے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

لیٹ لیٹ تھوڑا سا تو جھجھکتے۔ بات کرتے ہوئے جگہ جگہ رکتے تاکہ بابا کو لگتا کہ تم " اس رشتے کے لیے کتنے حساس ہو۔ یہ کیا تم گئے، اور بھئی دھڑ دھڑ۔۔۔ ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔"

اسے تو صدمہ ہی پہنچ گیا تھا۔ ردا اور شہزادہ ایل کی بات پر ہنس دی تھیں اور معاذ نے لبوں پر اندٹی مسکراہٹ بے ساختہ ہی روک لی تھی۔

"مجھے تو بس ایسے ہی بات کرنے آتی ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پھر سے کندھے اچکائے تو رابیل کا دل کیا ساتھ رکھا گل دان اس کے سر پر دے مارے۔ ہر وقت کندھے اچکا کر سارا قصہ ہی مکا دیا کرتا تھا وہ۔ برا سامنہ بنا کر وہ وہیں رک گئی تو وہ چلتے چلتے بے ساختہ رکا۔ اسے پلٹ کر دیکھا۔ ردا اور شہزادہ نے بھی اسے پلٹ کر دیکھا تھا۔ اسے لگا کہ وہ ابھی آگے آئے گا۔ ایک بار پھر سے اسے ہاتھ سے پکڑ کر پرنس کو لے کر ساتھ نیچے لے کر جائے گا لیکن نہ بھئی۔ وہ معاذ ہی کیا جو آپ کو نظر

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

انداز نہ کرے۔ اگلے ہی لمحے وہ سر ہلا کر نیچے اترتا تو رابیل بھی گہرا سانس لے کر آدھے راستے سے بابا کے کمرے کی جانب پلٹ گئی۔ اسے ابھی ان سے کچھ حساب چکنا کرنے تھے۔ کچھ باتوں کی وضاحت اسے ابھی چاہیے تھی۔

اسے زینوں سے اترتا دیکھ کر رامین حیرت سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ بھی نرم سا تاثر لیے صوفے کی پشت تک چلا آیا۔ لاؤنج میں بیٹھے ارجم کو یکسر نظر انداز کیا۔

"بیٹا معاذ۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ کب آئے۔۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بس تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا چاچی۔ عابد چچا سے بات کرنی تھی کچھ۔ آپ ٹھیک؟

"ہیں۔۔۔؟"

"جی جی بیٹا۔۔۔ آپ بیٹھو ناں۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

رامین کو سمجھ ہی نہ آیا کہ اس کے یوں سامنے ہونے پر کس طرح کا رد عمل دینا چاہیئے۔
اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نفی میں سر ہلایا تھا۔

"بس چاچی چلتا ہوں۔ آپ خیال رکھیئے گا اپنا۔۔"

اور اگلے ہی لمحے وہ داخلی دروازے سے باہر تھا۔ ہاں وہ آج بھی اتنا ہی کم گو تھا جتنا کہ
اس پہلے دن۔ لیکن اب اس کے انداز کی بیزاریت بہت حد تک کم تھی۔ غیر آرام دہ
سے ارحم نے بھی پہلو بدلا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں بھی چلتا ہوں مامی۔۔"

رامین اسے روکتی رہ گئیں لیکن وہ نہ رکا۔ لگے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کے
کندھوں پر بوجھ مزید بڑھ رہا تھا۔ کیسے وہ بابا کی دیوالیہ ہوئی کمپنی کو مزید چھپا سکے گا۔۔؟
اور اگر وہ چھپا نہ سکا تو ان سے وہ پیسے کیسے وصول سکے گا۔۔ اسے جلد از جلد کچھ سوچنا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تھا۔ چہرے پر ناقابلِ فہم تاثرات سجائے وہ آگے بڑھا تو راسین نے حیرت سے پلٹ کر
ردا اور شہزاد کو دیکھا۔۔

"اسے کیا ہوا۔۔۔؟"

"جھاڑ پڑی ہے معاذ بھائی سے۔۔"

مزے سے کہنے والی ردا تھی۔ لیکن اس کی بات پر راسین نے پریشانی سے وضاحت کے
لیئے شہزاد کی جانب دیکھا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

رابی کو تنگ کر رہے تھے۔ معاذ بھائی نے دیکھ لیا تو سیدھا کر دیا۔ ہم دونوں پچھلی بالکونی
"سے دیکھ رہے تھے۔۔"

"اور اوپر کیا بات ہوئی۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

وہ حیرتوں میں گھری، بے اختیار بولیں تو ردا دلچسپی سے آگے کو ہوئی۔

یار ماں۔۔ معاذ بھائی کیا اسٹریٹ فارورڈ ہیں۔ بڑی سے بڑی بات یوں کر جاتے ہیں "جیسے کوئی مسئلہ ہی نہیں۔"

"کیا بات ہوئی۔۔؟"

بات کیا ہونی تھی۔۔؟ جاتے ہی بابا سے پوچھا کہ انہیں اس رشتے پر کوئی اعتراض تو "نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔۔ پھر وہ آرام سے تسلی دے کر گئے کہ اگر کوئی مسئلہ ہوتا تو وہ پہلے ہی بتا دیتے۔ لیکن انہیں کوئی اعتراض نہیں۔ رابی کو تو بات ہی نہیں کرنے دی انہوں نے اور ایک طرح سے اچھا ہی کیا۔ رابی نے سو دفعہ تو ہچکچانا تھا۔ بات کیا خاک "مکمل کرتیں وہ۔"

PDF NOVEL BANK

"یا اللہ تیرا شکر۔۔"

رامین نے بے اختیار شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔ شزا اس سب میں البتہ بالکل خاموش سی بیٹھی ہوئی تھی۔ کچھ تھا جو اس کے چہرے پر نظر آ رہا تھا لیکن ردا اور رامین نے اس کی جانب توجہ ہی نہ کی۔

ناول بینک

visit for more novels:

وہ دوبارہ ان کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو اپنی کتاب کی جانب متوجہ عابد نے اسے بے اختیار دیکھا۔ وہ وہیں ہاتھ باندھے دروازے ہی میں کھڑی ہو گئی تھی۔ انہوں نے آہستہ سے کتاب بند کی اور اسے تپائی پر رکھ اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"تو آپ راضی تھے اس رشتے کے لیے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

عابد اس کے سوال پر حیران نہیں ہوئے۔ مسکراتے ہوئی اسے دیکھے گئے۔

”ہاں۔۔“

تو پھر آپ نے مجھے وہ سب کیوں کہا۔۔؟ آپ نے وہ سب باتیں ماں سے کیوں کہیں ”
کہ میں اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہوں یا آپ میرا نکاح ارحم سے کرنا چاہتے ہیں۔۔؟
جب آپ شروع دن سے ہی اس سب کے لیے راضی تھے تو آپ نے ایسا کیوں کیا
”بابا۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ حیران تھی۔۔ اور ذرا خفا بھی۔۔ اسی لیے ہاتھ باندھے اب تک دروازے کے آگے ہی
کھڑی رہی تھی۔ عابد نے گہرا سانس لیا۔ پھر اسے دیکھا۔

میں اس رشتے کے لیے راضی ہوں یہ سچ ہے۔ لیکن مجھے ارحم کے رشتے پر بھی کوئی ”
”اعتراض نہیں تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”!لیکن بابا۔۔“

ہاں ٹھیک ہے میں نے وہ سب کہا۔ لیکن جانتی ہو میں نے وہ سب کیوں کہا تھا۔۔؟“
 کیونکہ تم اس حوالے سے بالکل بھی دلچسپی نہیں لے رہی تھیں۔ تم نے سب کچھ ایک
 دم خاموشی سے قبول کر لیا یہاں تک معاذ کی غیر حاضری بھی۔ تمہیں یہ سب ٹھیک
 لگ رہا تھا رابیل لیکن یہ سب اصل میں ٹھیک نہیں تھا۔ جب ہم رشتے جوڑتے ہیں، تو
 ان رشتوں کی پائیداری کے لیے ان پر محنت بھی کرتے ہیں۔ میں نے تو بس ایسا موقع
 پیدا کیا تھا کہ تم اپنے اس نئے رشتے پر محنت کرو۔ تم اسے سنجیدگی سے لو۔ چھوٹی ہو ابھی
 تم۔۔ اتنی بڑی نہیں ہو کہ میں معاملات تمہارے ہاتھ میں دے کر آرام سے بیٹھ جاتا۔
 ”اور جہاں تک رہی بات معاذ کی۔۔“

وہ رکے۔۔ رابیل خاموشی سے انہیں سن رہی تھی۔ ساتھ ساتھ خفگی بھی سمٹ رہی
 تھی۔

PDF NOVEL BANK

اسے میں جانتا ہوں۔ مجھے اندازہ تھا کہ وہ آئے گا لیکن اتنی جلدی وہ آجائے گا۔۔ مجھے " "اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔"

انہوں نے اپنی بات ختم کر کے ایک بار پھر سے شفقت کے ساتھ مسکرا کر اسے دیکھا تو وہ بے اختیار ہی آگے بڑھ آئی۔ ان کے گھٹنوں کے عین سامنے پنچوں کے بل بیٹھی۔

"آپ جانتے ہیں میں آپ کے اس فیصلے سے کتنا ڈر گئی تھی۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عابد نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

جانتا ہوں۔ تم ڈر گئی تھیں جبھی تو آگے بڑھ کر اس رشتے کو بلا خوف و جھجھک قبول " کرنے کی جرأت کی تھی تم نے۔ ہم جب تک ڈرتے نہیں ہیں تب تک ہم میں ہمت "نہیں آتی۔ ڈر کے آگے جیت ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ آخر میں ان کے ایسے انداز پر ہنسی تو عابد بھی ہنس چئے۔ بہت دنوں بعد اس نے پرانے والے عابد کو دیکھا تھا۔ نہیں تو پچھلے مہینے کی مستقل چلتی چپقلش اور ناہموار واقعات نے، اس کے اور عابد کے درمیان بہت سا فاصلہ کھڑا کر دیا تھا۔

"آپ میرے حجاب لینے سے ناخوش ہیں بابا۔۔؟"

اس نے نرمی سے پوچھا تو وہ مسکرائے۔۔ پھر اس کی کتھئی سی آنکھوں کو اپنائیت سے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سچ پوچھو تو میں خود کوئی بہت مذہبی آدمی نہیں ہوں لیکن پھر بھی مجھے تمہارے اس "دپٹے سے کوئی مسئلہ نہیں۔ پریشان میں تب ہوا تھا جب اس سب کا اثر تمہارے رشتے پر پڑا۔ لیکن پھر تمہارے اس اٹل فیصلے کو دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم صائمہ کے

PDF NOVEL BANK

گھر کے لیے مناسب نہیں ہو۔ تمہارے رشتے کے لیے بھی اسی وجہ سے اتنی جلدی ہامی
"بھری تھی میں نے کیونکہ میں دل سے اس پر راضی تھا۔"

وہ حیرتوں میں گھری انہیں سن رہی تھی۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ بابا اس کے
بارے میں اتنا حساس ہو کر سچتے ہونگے۔۔

"!مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کہ آپ میرے بارے میں اتنے سینسٹو ہیں۔۔"

تمہارے بارے میں سینسٹو کیوں نہیں ہونگا۔؟ مجھے ردا اور شہزاد کی اتنی فکر نہیں ہوتی"
جتنی تمہاری ہوتی ہے۔ ان کا مجھے پتا ہے، کوئی بھی غلط بات ان سے کرے گا تو بچ
کے نہیں جاسکتا لیکن وہ ہی بات اگر تم سے کوئی کرے گا تو تم اسے جواب دینے کے
"بجائے ہرٹ ہو کر واپس آ جاؤ گی۔ مجھے تمہارے معاملے میں حساس ہونا ہی پڑتا ہے۔

اس نے مسکرا کر انہیں دیکھا تھا۔ اندر کہیں شرمندگی بھی ہوئی۔

PDF NOVEL BANK

میں۔۔ میں اب اتنی بھی کمزور نہیں ہوں۔ مجھے بھی لوگوں کو جواب دینے آتے ہیں۔"

مجھے بھی ان کی طبیعت درست کرنے آتی ہے۔ پہلے مجھے یہ سب نہیں آتا تھا لیکن اب آتا ہے۔ کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ یہ سب مجھے آنا چاہیے۔۔

"بالکل۔۔"

وہ متفق ہو کر سیدھے ہو بیٹھے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن ابھی بھی تم کچی ہو۔ ابھی تمہیں تھوڑی اور محنت کی ضرورت ہے۔ بلکہ تھوڑی"

کیوں۔۔ ابھی تمہیں بہت محنت کی ضرورت ہے۔ تم قدرتی طور پر حساس ہو۔۔ ان باتوں کو بھی محسوس کر لیتی ہو جو بہت باریک ہوتی ہیں۔ لہجوں کی ہلکی سی تلخی اور آنکھوں کے کنایوں پر بھی تمہارا دل بوجھل ہو جاتا ہے۔ تمہیں خود پر ابھی اور محنت کی ضرورت ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن بابا۔۔ پھر یہ تو میری نیچر ہے نا۔۔ میں اسے اپنے اندر سے کیسے نکالوں۔۔؟ آپ "سچ کہہ رہے ہیں۔۔ یہ بہت چھوٹی باتیں ہیں، لیکن مجھے تکلیف دے جاتی ہیں۔ میں کوشش کرتی ہوں کہ انہیں خود پر حاوی نہ ہونے دوں لیکن میرے لیئے یہ ناممکن سی بات ہے۔۔"

عابد نے سر ہلایا تھا۔

ایسا ہی ہے۔ تم اسے مکمل طور پر کبھی بھی اپنے اندر سے نہیں نکال سکتیں۔ لیکن تم "خود پر محنت کر کے، خود کو مضبوط کرنے کے بعد لوگوں کا مقابلہ با آسانی کر سکتی ہو۔ تکلیف تو ساتھ ہی رہے گی۔ کیونکہ کچھ تکلیفیں، انسان کو زندہ رکھنے کے لیئے ساری زندگی انہیں تحفے میں دی جاتی ہیں۔ تمہاری یہ حساسیت بھی تحفہ ہے۔ اسی لیئے تم وہ سب "بھی محسوس کرتی ہو، جو ہم میں سے کوئی بھی نہیں کر سکتا۔"

PDF NOVEL BANK

وہ اداسی سے مسکرائی۔ پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

”اور حساس ہونے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ آپ۔۔“

اس نے جملہ ادھورا چھوڑ کر جگمگاتی آنکھوں سے عابد کی جانب دیکھا۔ وہ بے ساختہ کچھ یاد آنے پر مسکرائے تھے۔

”کہ آپ مضبوط نہیں بن سکتے۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انہوں نے جملہ مکمل کیا تو وہ کھلکھلائی۔ یہ جملہ بچپن میں اسے عابد اکثر کہا کرتے تھے۔ اور اس کے یوں عین موقع پر یاد آجانے سے وہ دونوں ہی درمیان میں کھڑی اس برف سی فصیل کو پگھلا چکے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا۔۔۔ تمہارا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے۔۔؟ تم تو عابد کی طرف گئے تھے ناں۔۔ کیا "بنا۔۔؟

وہ کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا۔ لیکن صائمہ کی جانب کوئی بھی خوشخبری لے جانے کے بجائے جب وہ اپنے کمرے میں چلا آیا تو انہیں اس کے پیچھے آنا ہی پڑا۔ وہ جو کھڑکی کے ساتھ لگ کر کھڑا تھا۔ کڑوی نگاہ ان پر ڈال کر دوبارہ سے وہیں متوجہ ہو گیا۔ صائمہ اس کے ایسے دیکھنے پر ٹھٹکی تھیں۔ پھر ذرا سنبھل کر آگے ہوئیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا ہوا ہے ارحم۔۔؟"

اس کے بازو پر ہاتھ رکھا تو اس نے ہاتھ جھٹک دیا۔ وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی تھیں۔

PDF NOVEL BANK

ہونا کیا ہے۔۔؟ آپ کا وہ سوتیلا بھتیجا اس راستے کا سب سے مشکل کانٹا ہے۔ مئی

”سب برباد کر دیا آپ کی ضد اور آپ کی اس سوکالڈ انا نے۔۔“

اس کی تلخی پر پہلی بار صائمہ کی پیشانی شکن آلود ہوئی تھی۔

”کیا کیا ہے معاذ نے۔۔؟“

کرنا کیا تھا اس نے۔۔؟ میں رابیل سے بات کرنے گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں

دھمکانے گیا تھا اس بدھو لڑکی کو لیکن وہ جانے کہاں سے درمیان میں آگیا۔ ایسے کہنی

سے پکڑ کر رابیل کو اپنے پیچھے کیا جیسے میں تو اسے کھا ہی جاؤنگا۔! میری سمجھ سے باہر

”!ہوتا جا رہا ہے یہ معاذ۔۔“

اس نے مٹھی زور سے دیوار پر ماری تھی۔ صائمہ نے سرد نگاہوں سے اب کہ کھڑکی سے

باہر سے دیکھا تھا۔ چہرے پر کڑواں ہی کڑواں پھیل گئی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”! اس لڑکے کو اس کی اوقات یاد دلانی ہی پڑے گی۔“

اس نے جھٹکے سے انہیں مڑ کر دیکھا تھا۔ طیش جیسے یکدم ہی ابلا تھا اس کے اندر۔

اچھا۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ وہ وہی معاذ ہے جو تیرہ سالوں پہلے تھا۔۔ سچ میں مُمی۔۔“
کس دنیا میں رہتی ہیں آپ۔۔! جانتی بھی ہیں کیسے لوگوں سے دوستیاں ہیں اس کی۔!
ایسے لوگوں سے دوستیاں ہیں کہ اگر آپ نے ان میں سے کسی کی شکل ایک بار دیکھ لی
”! ناں تو زندگی کے لگلے کئی دنوں تک نیند نہیں آئے گی آپ کو۔۔“
visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

صائمہ نے اس کی بات نا سمجھی سے دیکھا تھا اسے۔

”تم بزدل بن رہے ہو۔۔! اگر اس کی ایسی دوستیاں ہیں تو تم۔۔۔“

PDF NOVEL BANK

میری دوستیاں ہیں ممی۔۔ لیکن راتوں رات قتل کر کے گندے نالوں میں لاشیں " پھینک چنے والوں کے ساتھ میری دوستیاں نہیں ہیں۔ وہ ایک وقت تک اس جگہ پر رہا ہے۔ اور یہ کمرنلز۔۔ یہ کمرنلز کسی کے نہیں ہوتے لیکن جس کے ہوتے ہیں، اس کا ساتھ مرتے دم تک نہیں چھوڑتے یہ لوگ۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں اس معاذ کا "!! مقابلہ کر سکتا ہوں۔۔"

وہ اس کی ایسی وضاحت پر اس سارے عرصے میں اب کہ پہلی دفعہ پریشان ہوئی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تو۔۔ ہم پھر ایسے میں کیا کریں گے ارحم۔۔! تمہاری رابیل کے ساتھ شادی بہت " ضروری ہے۔ جانتے ہوناں تمہارے باپ کے غلط فیصلوں نے کمپنی کو کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ ہمیں اسے دوبارہ کھڑا کرنے کے لیے بہت پیسہ چاہیے بیٹا۔۔ ہم ایسے پیچھے نہیں "ہٹ سکتے۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے بھی بیزار ہو کر گہرا سانس لیا اور چہرہ ایک بار پھر سے کھڑکی کی جانب پھیر لیا۔
خواہ مخواہ کی مصیبت سر پر آگئی تھی اس کے۔

مجھے فی الحال کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا ہے مُمی۔ میں کیسے اس نکاح کو ختم کروں۔۔۔"
"مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔۔"

کچھ تو سوچو بیٹا۔۔۔ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔ تمہیں کچھ تو کرنا ہی
"ہوگا۔۔۔ کیا میں کچھ کروں۔۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایک پل کو رک کر پوچھا تو اس نے بے اختیار ہی ہاتھ اٹھا کر انہیں منع کر دیا۔

"مہربانی کر کے اب آپ کچھ مت کریں۔ مجھے کرنے دیں۔۔۔ سوچنے دیں مجھے کچھ۔۔۔"

وہ چند پل خاموشی سے کھڑیں اسے دیکھتی رہیں۔ پھر آہستہ سے بولیں۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیوں ناں ہم رابیل کو اپنے گھر بلا لیں چند دنوں کے لیے۔ اسے دھمکائیں۔۔ ڈرائیں۔۔

کہ۔۔ کہ اگر اس نے یہ نکاح خود ختم نہ کیا تو ہم اس کے ساتھ بہت برے طریقے سے پیش آئیں گے۔ کیا خیال ہے۔۔! وہ کسی کو بتائے گی تب بھی کوئی اس کی بات پر یقین نہیں کرے گا۔ ہم اس سے اپنی بات منوا سکتے ہیں۔۔ وہ ڈرپوک ہے۔۔ ڈر کر مان جائے گی۔۔

اس نے ایسی بات پر کوفت زدہ سی سانس کھینچ کر لی تھی۔ پھر قہر آلود نگاہ ممی پر ڈالی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اچھا۔۔ کوئی یقین نہیں کرے گا اس کا ٹھیک ہے مان لیا لیکن وہ معاذ۔۔ وہ اس کا

یقین ضرور کرے گا ماں۔۔ اور اسکے بعد جانتی ہیں کیا ہوگا۔۔ کتوں کے آگے پڑی ہوگی

”آپ کے بیٹے کی لاش۔۔

”اللہ نہ کرے۔۔“

PDF NOVEL BANK

انہوں نے دہل کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ لیکن اس نے سر جھٹکا۔ سب کچھ اس کے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا تھا۔

یہی کہا تھا اس نے۔ کہ مجھے کتوں کے آگے ڈال دے گا۔ اور جانتی ہیں اس کا مطلب "کیا ہوتا ہے۔۔ اس کا مطلب گلی کے آوارہ کتے ہرگز نہیں ہوتے۔۔ اس کا مطلب ہوتا ہے وہ غنڈے جو انسان اعضاء بیچنے کے کاروبار میں سرگرم ہوتے ہیں۔۔ وہ مجھے ان "کے آگے ڈال دے گا۔ پھر وہ جو چاہیں کریں میرے ساتھ۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"یا اللہ ارحم۔۔ اب ہم کیا کریں گے۔۔! مجھے تو خوف آرہا ہے۔۔ کچھ کرو بیٹا۔۔"

اس نے خاموشی سے سر ہلایا۔۔ پھر آنکھیں سکیڑیں۔۔

"!کچھ ایسا سوچنا ہوگا جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

باہر پھیلی ٹھنڈ سے بے نیاز کچھ تھا جو کہ اب آہستہ آہستہ جمنے لگا تھا۔ ان کے ناپاک عزائم کی وہ گھٹن زدہ سی بو تھی جو کہ اس سارے ماحول میں تحلیل ہو کر ہر شے پر کثافت کا ورق چڑھا رہی تھی۔

لگے دن وہ ظہر پڑھ کر فارغ ہوئی تو اس کی نگاہ ردا پر پڑی۔ اپنے مخصوص جینز اور شرٹ والے حلیے میں، نماز کے گزرتے وقت سے غافل وہ اپنے ہی کاموں میں لگن تھی۔ اس نے لاؤنج سے جائے نماز سمیٹا اور اسے ایک طرف رکھتے ہوئے ردا کو دکھ سے دیکھا۔ اس کے گھر میں کوئی بھی نماز کی پابندی نہیں پڑھا کرتا تھا اور پہلے تو وہ بھی اتنی پابندی سے نہیں پڑھا کرتی تھی نماز۔۔ لیکن پھر اس سے غفلت کی بھاری سزا سن کر اس کے تو رونگٹے ہی کھڑے ہو گئے تھے۔

PDF NOVEL BANK

اور اب یوں اپنے گھر والوں کو نماز سے غفلت برتنا دیکھ کر اس کا دل دکھتا تھا۔ وہ ان سے کچھ بہت زیادہ نہیں چاہتی تھی۔ وہ ردا اور شزا کو سر پر دوپٹہ ڈالنے کے لیے نہیں کہہ رہی تھی۔ ناں ہی کوئی بہت مشکل مطالبہ کر رہی تھی۔۔ لیکن وہ ان سے صرف یہ چاہتی تھی کہ کم از کم وہ اپنی نمازوں کی پابندی کریں۔ وہ انہیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں۔ اس نے بارہا انہیں کہا بھی تھا لیکن اس کی بات کا کوئی بھی اثر لینے بغیر ہی سر جھٹک دیا جاتا تھا۔

بوجھل دل لیے وہ آج مدرسہ چلی آئی تھی۔ آج پیر تھا اور کلاس اپنے معمول کے مطابق ہو رہی تھیں۔ اس نے بھی اپنی کلاس میں آکر بیگ کرسی پر رکھا اور خاموشی سے بیٹھ گئی۔ کچھ ہی دیر پہلے تفسیر کی کلاس مکمل ہوئی تھی اور اب، نماز کے مسائل کی کلاس تھی۔ اس نے کتاب کھول کر کرسی کی ہتھی پر رکھی اور آج کا موضوع دیکھنے لگی۔ چند لمحوں بعد، ساری لڑکیاں سیدھی ہو بیٹھیں۔ میڈم صباحت اپنا آج کا لیکچر شروع کر رہی تھیں۔ انہوں نے ابھی بات شروع ہی کی تھی کہ رابیل کے ساتھ بیٹھی لڑکی نے اپنا ہاتھ ہوا میں معلق کیا۔ سب نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

PDF NOVEL BANK

"کچھ پوچھنا ہے آپ نے۔۔؟"

میڈم نے نرمی سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں ایک ایلٹ گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں میڈم۔ اور مجھے بہت شرمندگی بھی ہے " کہ اپنی اس کلاس کی وجہ سے میرے گھر والے دین سے بہت دور ہیں۔۔ میں انہیں نماز کی جانب بلانے لگتی ہوں۔۔ انہیں مزید احکامات کی جانب راغب کرنے لگتی ہوں تو وہ الٹا مجھے جھاڑ پتے ہیں۔۔ مجھے اپنے لفظوں سے تکلیف دیتے ہیں۔ مجھے نہیں سمجھ آ رہا "استاذہ۔۔ کہ ایسے میں میرا کیا کردار ہونا چاہیئے۔۔؟

وہ بہت دکھی لگ رہی تھی۔ حد سے زیادہ۔ اس کی بھاری سی آواز سے لگتا تھا گویا وہ گھنٹوں اپنے گھر والوں کی کسی بے اعتنائی پر روتی رہی ہو۔ رابیل کو اسے دیکھ کر یکدم اپنا

PDF NOVEL BANK

وقت یاد آیا تھا۔ لیکن میڈم صباحت اپنی جگہ نرمی سے مسکرائیں۔ اس مدرسہ کی ہر دوسری لڑکی، اپنے گھر والوں کی دین سے دوری پر رویا کرتی تھی۔۔۔ یہ ان کے لیے اب نئی بات ہرگز بھی نہیں تھی۔

”اللہ جانتے ہیں کہ تمہارا سینہ تنگ ہوتا ہے بوجہ اس کے جو وہ کہتے ہیں۔“

وہ کسی آیت کا مفہوم تھا۔۔۔ ساتھ بہت سی لڑکیاں اپنے آنسو روکے میڈم کی جانب متوجہ تھیں۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایسا ہی ہوتا ہے بچے۔ جب اپنے ہی ہمارے حق ہونے سے انکار کر دیں تو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے لیکن ہم اس تکلیف کے پیشِ نظر اپنا کام نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم اس چھوٹی سے اذیت کے خاطر انہیں بڑی جہنم میں نہیں دھکیل سکتے۔ ہمیں انہیں ہر حال میں اس دین کی طرف، اس قرآن کی جانب اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

PDF NOVEL BANK

کی جانب بلانا ہی ہے۔ لیکن پھر سوال یہ ہے کہ ہم انہیں اس طرف بلائیں کیسے۔۔ ہم
”ایسا کیا کریں کہ وہ دین کی جانب راغب ہو جائیں۔۔“

سب دم سادھے سن رہے تھے۔ رابیل کے ہاتھ میں کھلی کتاب کے صفحے کھڑکی سے اندر
گرتی ہوا کے باعث پھر پھر اٹھانے لگے۔

ہمارے لیئے رہنما کون ہیں۔۔؟ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔۔“
”ٹھیک۔۔ انہوں نے کیسے اپنے گھر والوں کو اس دین کی جانب بلایا تھا۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کلاس میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ لیکن میڈم کی نرم آواز کا ارتعاش ان سب لڑکیوں کو اپنے
دلوں میں بخوبی محسوس ہو رہا تھا۔

”قرآن کے ذیعے۔۔“

PDF NOVEL BANK

کسی طالبہ کے جواب پر میڈم نے میڈم کی نے خوش ہو کر سر ہلایا تھا۔

بالکل -- انہوں نے کہیں سے بھی تمہید نہیں باندھی۔ بلکہ اپنی بات شروع ہی اس "قرآن سے کی۔ انہوں نے کسی سے بھی لمبی لمبی بحثیں نہیں کیں۔ بلکہ یہ قرآن سنا کر انہیں زیر کر دیا۔ اور اس قرآن کے اترنے سے قبل ان کی چالیس سالہ زندگی ان کے گھر والوں کے سامنے تھی۔ کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیسے اخلاق کے مالک تھے۔ آپ کتنی نرمی سے چلا کرتے تھے۔ ہمیں پہلے انہیں خود کے ساتھ مانوس کرنا ہے، کچھ باتیں ان کی مانی ہیں تب جا کر وہ ہماری بات مانیں گے۔ کچھ دے کر ہی انسان کو کچھ ملتا ہے۔ آپ اپنا وقت، اپنا اخلاق اور قرآن دے کر دیکھیں۔ وہ آپ کی جانب پلٹ آئیں گے۔

جلتے ہیں ہمارے اپنے اس دین کی جانب کیوں نہیں آتے۔؟ یا پھر آپ اپنی پچھلی زندگی "دیکھیں۔۔ کہ آپ اس کی جانب کیوں نہیں آیا کرتے تھے۔۔؟

PDF NOVEL BANK

میں اس کی جانب اس لیے نہیں آئی تھی کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ اسلام صرف انسانوں پر "پابندیاں عائد کرنا جانتا ہے۔۔"

ایک طالبہ نے یکدم جواب دیا۔۔ اسی سمے کوئی اور طالبہ کہیں اور سے بولی۔۔

میں نے کبھی اس پر پہلے توجہ اسی لیے نہیں دی کیونکہ اکثر دیندار لوگ بہت کرخت ہوتے تھے۔ وہ جان بوجھ کر ہم جیسے لوگوں کے سامنے موٹی موٹی اصطلاحات کا استعمال کر کے اپنی دھاک بٹھا کر آخر میں پوچھا کرتے تھے کہ کیا تمہیں یہ سب پتا ہے۔۔! اگر نہیں پتا تو تم کیسی مسلمہ ہو۔۔ دوسرے معنوں میں مجھے ڈی گریڈ کرتے تھے جو مجھے بالکل بھی نہیں پسند تھا۔۔

میڈم سر ہلا کر ان سب کی تائید کر رہی تھیں۔ ان کے جوابات کو سراہ رہی تھیں۔۔ اسی اثناء میں ہال کے بالکل پیچھے سے آواز آئی۔۔ وہ ایک کمزور سی لڑکی تھی۔۔ جو کھڑی ہو کر اپنی بات میڈم کے گوش گزار کر رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مجھے اس دین سے چڑ صرف اور صرف اپنے والد صاحب کی وجہ سے ہوئی تھی۔ وہ کہتے "تمھے کہ اسلام میں عورتوں کو زیادہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔ ان کے اس قول کے باعث میری بڑی بہن کو اپنی پڑھائی کو خیر باد کہنا پڑا۔ حالانکہ ان کا خواب تھا بہت پڑھنا۔ جبکہ اللہ نے تو نازل ہی کتاب کی ہے۔ اور کتاب سمبل ہوتا ہے علم کا۔ اگر ہمارا دین کتابوں کے پڑھنے سے منع کرتا تو خود کبھی کتاب کی صورت نہ اترتا، کبھی کتابوں کی "صورت نہ پھیلتا۔ کبھی یہ کتابیں پڑھ کر لوگ مسلمان نہ ہوتے۔"

visit for more novels:

کیا عجب ہے کہ جس قوم کا آغاز ہی اقراء سے کیا گیا تھا وہ ہی قوم پڑھنے پر پابندی عائد "کر رہی ہے۔"

میڈم نے گہرا سانس لے کر نرمی سے اس لڑکی کے جواب میں کہا تھا۔ اب کہ ہر جانب کلاس روم سے آوازیں آرہی تھیں۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ انہیں درست دین کبھی پڑھایا ہی نہیں گیا تو دوسرا کہہ رہا تھا کہ انہیں اللہ کی بات سنانے کے بجائے، قصے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کہانیوں کی جانب بلایا گیا۔ آخر میں میڈم نے مسکرا کر ان سب لڑکیوں کو دیکھا جو اب ان ساری غلط فہمیوں کو رد کیئے، ایک چھت تلے اللہ کا کلام پڑھنے بیٹھی تھیں۔

ہمیں اپنے گھر والوں کو بلانا ہی اللہ کی بات سے ہے۔ ہمیں اس مشن کو اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنانا کہ اگر کوئی ہماری بات نہیں مان رہا تو یہ ہماری بے عزتی ہے۔ اس میں بے عزتی کی کوئی بات نہیں۔ دین آپ کو کبھی بھی زبردستی کا درس نہیں دیا کرتا۔ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی لوگوں پر سختی سے اس دین کو مسلط نہیں کیا تھا۔ آپ کا کام صرف نصیحت پہنچانا ہے۔ آپ نے صرف اللہ کی بات لوگوں تک پہنچانی ہے۔ وہ قرآن کی ایک آیت کا مفہوم ہے ناں کہ آپ۔۔ اے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ آپ ان لوگوں پر داروغہ نہیں ہیں۔ آپ لوگوں پر دُنڈا لے کر مسلط نہیں ہو سکتے۔ آپ نے بس انہیں اپنے اچھے اخلاق اور نرمی کے ساتھ دین کی جانب بلانا ہے۔ کوئی اگر نہیں بھی آتا تو آپ نے اس کی بے عزتی نہیں کرنی۔ کوئی اگر آپ کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آئے تو جواب میں آپ نے ان کے درجے پر گر کر محاذ نہیں کھڑا کرنا۔ آپ کا کام صرف بلانا ہے۔ دعا کرنا ہے۔ صبر کا مظاہرہ کرنا

PDF NOVEL BANK

ہے۔۔۔ بس۔۔۔ فل اسٹاپ۔۔۔ اس کے بعد دلوں پر لگی مہر تو اللہ ہٹا سکتا ہے۔ ہم جسے چاہیں اس ایمان سے بہرہ مند نہیں کر سکتے۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے کہ کس کا دل ”ایمان سے روشن کرنا ہے اور کس کا نہیں۔۔۔“

وہ خاموش ہوئیں تو ہر طرف سکون سا تحلیل ہو گیا۔ رابیل واپسی کے سارے راستے خاموش رہی۔ وہ جو اپنے گھر والوں کو بار بار دین کی جانب بلارہی تھی تو شاید یہی وجہ تھی کہ کبھی انہوں نے اس کی باتوں پر کان نہیں دھرے تھے۔ اس نے کبھی ان کو قرآن سنایا ہی نہیں تھا۔ اس نے تو ہمیشہ ان سے اپنی بات کہی تھی۔ اب کی بار کوتاہی اسکی جانب سے کی گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ گھر واپس پلٹی تو مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔ اس نے عبا یا چلنج کر کے کچن میں آکر کافی بنائی، پھر ساتھ اسنیکس بھی بنائے، ایک ٹرے میں سب کچھ سجا کر اب کہ وہ لاؤنج میں چلی آئی تھی۔ اسے پتا تھا کہ ردا اور شہزاد شام کی چائے پی چکی ہونگی لیکن وہ ایک بار پھر سے انہیں کافی پلا کر خود سے مزید مانوس کرنا چاہتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

اس نے زینوں کے اس پار بنے ان کے کمرے کے دروازے پر دستک دی اور پھر چہرہ اندر کیا۔ ردا بیڈ سے آدھی نیچے لٹکی کوئی میگزین پڑھ رہی تھی اور دوسری جانب شزا بور سی لیٹی اپنے موبائل پر اسکرولنگ میں مصروف تھی۔

"کافی کون کون پیئے گا۔۔؟"

اس نے اندر جھانکا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں۔۔"

دونوں نے بیک وقت کہا تھا۔ وہ مسکرائی۔۔

PDF NOVEL BANK

فٹافٹ آجاؤ لاونج میں۔۔ میں نے کافی بنا کر رکھی ہے۔ ایک تو ٹھنڈا اوپر سے رابی کے "ہاتھ کی گرما گرم کافی۔۔ تھینکس می لیٹر۔۔"

شرارت سے کہہ کر دروازہ بند کیا اور جھپاک سے باہر۔ وہ دونوں اٹھیں۔۔ اور اس کے پیچھے ہی چلی آئیں۔ رد اپنے مخصوص جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس تھی اور شہزائے ٹائڈس پر شارٹ شرٹ پہن رکھی تھی۔ وہ دونوں ہی اسٹائلش لگتی تھیں اور ان کے برعکس رابی۔۔ کیوٹ۔۔ سادہ سے سفید شلوار قمیض میں ملبوس بالوں کو ہاف باندھے، دوپٹہ کندھوں پر لیئے وہ عام سے حلیے میں بھی اچھی لگتی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اممم رابی۔۔ بہت مزے کی ہے۔۔ کتنے دنوں بعد تمہارے ہاتھ کی کافی پی ہے۔۔ مزہ "اگیا۔۔"

شہزائے بھی ایک گھونٹ لے کر مزے سے سر ہلایا تھا۔ رابیل ہنس دی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تمہیں پتا ہے۔۔۔ پرسوں ہم جائیں گے اقبال کے گھر۔ زرتاشہ چاچی نے سب لڑکیوں کو بلایا ہے خاندان کی۔

”کیوں۔۔؟ وہ بھی خاندان کی سب لڑکیوں کو۔۔؟ خیریت تو ہے نا۔۔؟“

وہ اپنے ہی مسائل میں الجھی ہوئی تھی۔ خبر ہی نہ تھی کہ خاندان میں چل کیا رہا ہے۔۔۔ آگے بڑھ کر سنیک لیتے ہوئے اس نے پوچھا تو شرابتانے لگی۔

visit for more novels:

ویسے ہی۔ خاندان کی دعوتوں میں کسی کو وقت ہی نہ مل سکا تھا حریم سے بات کرنے کا۔ اب وہ تو نئی نویلی دلہن ہے۔ آئی بھی دور سے رخصت ہو کر ہے۔ اسی لیے اس کے خاطر چاچی نے ایک گیٹ ٹو گید رکھ لیا، جس میں صرف لڑکیاں ہی انوائٹڈ ہیں۔ تم چلو گی۔؟

PDF NOVEL BANK

آخر میں سوال کیا تو اس نے کندھے اچکائے۔ پھر یکدم کچھ یاد آیا۔ (کسی کی عادتیں آتی جا رہی تھیں اس میں۔) اسے مسکراتا ہوا دیکھ کر ردا نے شزا کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا تو وہ اس کے کان کھینچنے کے لیے سیدھی ہو بیٹھی۔

"آہم۔۔ ویسے یہ معاذ بھائی کن مسائل کی بات کر رہے تھے آج۔۔؟"

"ہوں۔۔۔؟"

وہ جو اپنے خیالات میں تھی یکدم چونکی۔ ان دونوں کی جانب دیکھا۔ وہ دونوں بے حد سنجیدہ تھیں۔ اس کے رخسار یکدم گلابی ہوئے تھے۔

"وہ تو ویسے ہی۔۔۔"

"تمہیں نہیں لگتا شزا کہ معاذ بھائی کو ہماری رابی اچھی لگنے لگی ہے۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ ابھی انہیں ٹلنے ہی لگی تھی کہ ردا کی پھلجڑی پر اس نے اسے آنکھیں دکھائیں۔ شہزا نے بھی یکدم ادٹی مسکراہٹ روکی تھی۔

ہاں ہاں بالکل۔۔ آج دیکھا تھا کیسے ارحم بھائی کو جھاڑا تھا انہوں نے۔ اور وہ جو رابی کو "ہاتھ سے پکڑ کر اندر لائے تھے وہ۔۔ وہ بھی تو یاد کرو۔۔"

شہزا نے رابیل کی شکل دیکھ کر بہت مشکل سے ہنسی روکی تھی۔ پھر دل جلانے والے انداز میں بولی۔۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"ان کے مسئلے کیسے سالو کر لیئے تم نے۔۔؟ اپنے تو سالو ہوتے نہیں تم سے۔"

اور اب وہ دونوں پورے طریقے سے میدان میں اتری تھیں اسے تنگ کرنے۔ اس نے دانت پیس کر معاذ کو دل ہی دل میں کوسا۔ بدتمیز نہ ہو تو۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔"

اس نے کہہ کر بے ساختہ گرم گرم کافی حلق میں انڈیلی۔

"پھر کیسا ہے۔۔۔؟"

خیالی پلاؤ ہی پکاتے رہو تم دونوں۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ میں تو اسے ٹھیک سے "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "جانتی بھی نہیں ہوں۔۔"

اس نے بہت کمزور سی دلیل دی تھی خود کے دفاع میں۔

"تو کیا ہوا۔۔؟ جاننے تو لگی ہونا۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور اب کے اس کے کان تک سرخ ہو گئے تھے۔ وہ دونوں ڈھٹائی سے ہنسیں تو رابیل کا دل کیا دونوں پر کافی الٹ دے۔

"کچھ زیادہ ہی نہیں ناولز پڑھنے لگی ہو تم دونوں۔"

میں نہیں صرف شزا۔۔ مجھے تو ہنسی آ جاتی ہے ناولز پڑھ کر۔۔ مطلب اتنا "بھی کچھ ہو سکتا ہے کیا۔۔ (غیر حقیقی) unrealistic

visit for more novels:

www.urdunovelsbank.com

میرے ناولز کو کچھ مت کہو۔ وہ حقیقت سے بھلے ہی کتنے بھی دور ہوں میرے دل "سے بہت قریب ہیں۔ کیوں رابی۔۔ تم نے بھی پڑھا تمہا ناں پچھلی دفعہ۔۔ کتنا اچھا لگا "تمہا تمہیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے اتفاق کرتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

بہت اچھا ناول تھا وہ۔۔ اور مجھے بس وہ ہی اچھا لگا تھا۔۔ کیونکہ میں نے صرف وہ " ایک ہی ناول پڑھا تھا۔۔

ساتھ ہی دانت بھی نکالے تو ردا ہنس دی۔ شزا نے اسے برا سا منہ بنا کر دیکھا تھا۔

جو بھی ہو۔۔ مجھے تو نہیں اچھے لگتے فضول سے ناولز۔۔ بس بلاوجہ کا اپنی طرف سے کچھ " بھی۔۔ بھلا آپ نے کبھی سنا کہ کسی لڑکے نے کسی لڑکی سے زبردستی شادی کر لی ہو۔ " کچھ بھی مطلب۔۔

اور اس سے پہلے کہ شزا اس کا سر کچل دیتی رابیل نے سر نفی میں ہلایا۔۔ جیسے اسے اس کی بات سے اختلاف ہو۔

PDF NOVEL BANK

پہلی بات تو یہ ہے رداچے، کہ فلشن کہتے ہی اس چیز کو ہیں جو آپ نے فرض کر کے " لکھا ہو۔ مطلب وہ جو حقیقت سے بہت دور ہو۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس میں لکھی ہر بات ہی جھوٹ یا پھر تخیلاتی ہے۔ ایک اعلیٰ پائے کے لکھاری کا کہنا ہے کہ ہر انسان اپنے اپنے دائروں میں زندگی گزارتا ہے ٹھیک۔۔

وہ روانی سے بولتے بولتے ذرا ٹھہری۔ اپنا خالی کپ درمیانے ٹیبل پر رکھا۔ پھر ٹیبل سے سامان ہٹا کر جگہ خالی کی۔ اس پر انگلی سے اندیکھے سے دائرے کھینچے۔ وہ دونوں توجہ سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب یہ دائرہ ہے شہزادی کی زندگی کا ٹھیک۔۔ یہ دوسرا دائرہ میری زندگی کا ہے اور یہ " تیسرا تمہاری زندگی کا۔ اب ہم اپنے اپنے دائروں میں بہت سے لوگوں کو جانتے ہیں۔ تمہارے جاننے والے ہو سکتا ہے کچھ لوگوں کو شہزادہ جانتی ہو اور میرے بہت سے جاننے والوں کو تم دونوں نہیں جانتی ہوگی۔ اسی طرح ہمیں نہیں پتا کہ کس کے دائرے میں کیا چل رہا ہے۔ ہم بس اپنے محدود دائرے کو دیکھتے ہوئے آگے والے پر جھمنٹ پاس

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمارا علم بہت محدود ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ساری دنیا کے لوگوں کی زندگیوں کے دائروں میں کیا کیا کہانیاں پنپ رہی ہیں۔ تم نہیں جانتیں۔۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایسا ہوتا ہی نہیں ہوگا۔۔ ہو سکتا ہے دنیا کے کسی کونے میں "ہماری کہانیوں کے کردار زندہ ہوں۔۔۔ لیکن کون جانے۔۔"

شزا نے آخر میں تالیاں بجائی تھیں لیکن ردا نے مسکرا کر صرف سر ہی جھکایا تھا۔ اس کے تاثرات سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ قائل ہو چکی ہے۔۔

visit for more novels:

لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ ہم ہر اس چیز کو ہی سچ ماننا شروع کر دیں۔ ان "رائٹرز نے لڑکیوں کا معیار اتنا اونچا کر دیا ہے کہ وہ کسی عام سے لڑکے کو پسند ہی نہیں کرتی ہیں۔ ایسے تو نہیں ہوتا ناں اب۔۔"

رابیل جو اٹھنے ہی لگی تھی واپس بیٹھ گئی۔ اسے نرمی سے دیکھا۔۔

PDF NOVEL BANK

کہانیاں یہ نہیں دکھاتیں کہ دنیا کیسی ہے۔ کہانیاں یہ دکھاتی ہیں کہ یہ دنیا کیسی ہونی چاہیئے۔ یہ ہمیں بتاتی ہیں کہ ہمیں کیسا ہونا چاہیئے۔ بہت سے لڑکوں کو میں نے مزاق بناتے ہوئے بھی دیکھا ہے کہ یہ دیکھو جی۔۔۔ اب سالار جیسا کون ہو سکتا ہے۔۔۔ کیا بیوقوف بناتے ہیں۔ بٹ اس قسم کے کردار دراصل سیدھا ان پر چوٹ ہوتے ہیں اسی لیے برے لگتے ہیں انہیں۔ سمجھ آیا کچھ۔۔۔؟

"کچھ نہ کچھ تو آ ہی گیا ہے۔"

visit for more novels:

ردا نے ہنس کر جواب دیا تو وہ بھی اب کہ مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

کچن میں جا کر اس نے برتن رکھے اور پھر ایک لمحے کو کچن کے دروازے سے ہلکا سا جھانک لائونج میں دیکھا۔۔۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔ اس نے گہرا سانس لے کر فیصلہ کیا اور پھر سے لائونج میں چلی آئی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

"نماز پڑھی تھی تم دونوں نے مغرب کی۔۔؟"

اس نے موبائل ہاتھ میں لیئے سرسری سا پوچھا تو وہ دونوں چونکیں۔ پھر شرمندگی سے ادھر ادھر دیکھا۔

"اُمم۔۔ وہ۔۔ میں اپنا کالج کا کام کر رہی تھی تو نہیں پڑھی۔۔"

اس نے شزا سے نگاہ ہٹا کر ردا کو دیکھا۔ وہ پورے دانت نکال کر مسکرا رہی تھی۔ رابی کو نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسی آگئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"نماز پڑھنا مشکل لگتا ہے۔۔؟"

اس نے اب کہ واضح طور پر پوچھا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ رابیل نے گہرا سانس لیا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”ایک کام کرتے ہیں۔ کل سے تم دونوں صرف نماز کے فرائض پڑھنا۔“

”بس فرض۔۔! کیا پڑھ سکتے ہیں۔۔؟“

ہاں تم دونوں ساری نمازوں کے فرض پڑھ لینا۔۔ لیکن نماز کوئی نہیں چھوڑنی تم
”دونوں نے۔۔“

visit for more novels:

وہ اتنی نرمی سے کہہ رہی تھی کہ ان دونوں نے جلدی سے سر ہلایا۔۔

”تم شیور ہوناں کہ ہم فرض پڑھ سکتے ہیں۔۔؟“

شہزاد کے پوچھنے پر وہ مسکرائی تھی۔

PDF NOVEL BANK

دیکھو شزایہ درست تو نہیں ہے لیکن بالکل ہی نماز نہ پڑھنے سے بہتر ہے کہ ہم " چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر کم از کم اپنے اندر نماز پڑھنے کی عادت تو ڈال ہی لیں۔ ایک وقت آئے گا کہ مجھے بولنا بھی نہیں پڑھے گا اور تم دونوں اپنی پوری نمازیں ادا کرو گی۔ " بس اس وقت تک تم دونوں کو فرائض باقائے کی سے پڑھنے ہیں۔۔

"اوکے۔۔"

وہ دونوں اس ہلکے سے کام پر راضی ہوئیں تو رابیل کا دل ہلکا پھلکا سا ہو گیا۔ اس کی کوششیں ناکام نہیں جا رہی تھیں۔ ایک ساتھ نہیں تو آہستہ آہستہ وہ دونوں اس کی بات مان ہی لیں گی۔ انہیں بس اللہ کی کتاب سے انہیں اس جانب بلاتے رہنا ہو گا۔ ہاں۔۔ اسے اپنی کوشش جاری رکھنی ہو گی۔۔ کسی بھی طرح۔۔ کسی بھی حال میں۔۔

PDF NOVEL BANK

اگلا ایک ہفتہ اسی خاموشی سے گزر گیا۔ گھر والوں کا رویہ اس کے ساتھ پہلے سے خاصہ بہتر ہو گیا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی اندر کہیں اداس تھی۔ پچھلے دنوں ہی جب وہ اپنی دوستوں سے ملنے گئی تھی تب اسے ان سب کے رویے سے بے حد تکلیف پہنچی تھی۔ وہاں سب لڑکیاں بہت ماڈرن تھیں، وہاں پر وہ سب اپنے خوبصورت بال لہراتی ہوئیں اس ساری محفل میں جگمگا رہی تھیں۔ وہ کچھ پل تو خاموشی سے بیٹھی رہی۔ ایک دو دوستوں سے بات کرنے کی کوشش کی تب بھی اسے اس کے حجاب کی وجہ سے بہت بری طرح نظر انداز کیا گیا تھا۔ ان سب کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ اس ہوٹل میں کوئی لڑکا ہے ہی کہاں اسی لیے وہ اپنا یہ حجاب اتار دے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔

ہوٹل میں کام کرتے ورکرز اور بہت سے غیر محرم لڑکے یہیں سے آ جا رہے تھے۔ وہ کیسے ان کے سامنے اپنے بال کھول سکتی تھی۔

جب کسی نے بھی کافی دیر تک اس کی جانب توجہ نہیں کی۔ تو وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ آئی۔ اسے لگا تھا کہ اگر اسے اس کے گھر والوں نے قبول کر لیا ہے تو سب کر لیں گے لیکن ایسا نہیں تھا۔ ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔۔ سوسائٹی کی نظر میں وہ اپنے

PDF NOVEL BANK

اس دوپٹے کی وجہ سے آج بھی زیر و تھی۔ واپسی کے سارے راستے اس کا دل گہری تکلیف کے زیر اثر رہا۔ ایسی ہی تکلیف ہوتی ہے جب، آپ ایک عرصے تک کسی محفل کی جان رہے ہوں اور آپ کے ایک فیصلے کے بدلے وہ آپ کو اٹھا کر ایک جانب پھینک دیں تو ایسی ہی تکلیف ہوا کرتی ہے۔ لیکن وہ پھر بھی نہیں روئی۔ ہر وقت رونا اچھی بات نہیں ہوتی۔

"تم بہت لیب نارمل لگ رہی ہو رابیل۔۔ تم ہم جیسی نارمل نہیں لگ رہی ہو۔۔"

ایک دوست کا مزاق اڑاتا ہوا تبصرہ اسے یاد آیا تو تکلیف مزید گہری ہو گئی۔

جب وہ وقت سے پہلے ہی گھر آگئی تو لالوئج میں بیٹھیں رامین نے اسے حیرت سے دیکھا۔ ان کے ساتھ ہی دوسرے صوفے پر زرتاشہ چاچی بیٹھی تھیں۔ انہوں نے بھی اسے گردن پھیر کر دیکھا تھا۔

PDF NOVEL BANK

"یہ تم اتنی جلدی کیوں آگئیں۔۔؟"

انہوں نے پوچھا تو اس کا دل کیا کہ دھاڑے مار کر وہیں رونا شروع کر دے لیکن وہ پھر بھی خاموش رہی۔ دکھتے گلے سے بہت سا تھوک نکل کر اس نے بمشکل چند لفظ کہے۔۔

"مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا وہاں۔ اسی لیے واپس آگئی۔۔"

رامین کے سبزی کاٹتے ہاتھ لمحے بھر کو رکے تھے۔ چہرہ حیرت سے اٹھا کر اسے دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا مطلب۔۔؟ کیا اچھا نہیں لگ رہا تھا تمہیں۔۔؟"

"وہ۔۔ ماں۔۔ مجھے میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی بات پر زرتاشہ نے معنی خیزی سے مسکرا کر سر جھٹکا تو اسے کہیں بہت اندر تک تکلیف ہوئی۔ آنکھیں بلاوجہ ہی گلابی ہو گئیں۔

صاف ظاہر ہے بھابھی کہ اسے وہاں کسی نے بھٹانا پسند ہی نہیں کیا۔ اس کے دوپٹے کی وجہ سے۔ بھلا لڑکیاں کہاں پسند کرتی ہیں ایسی اولڈ فیش لڑکیوں سے بات کرنا۔ کیا "ملتا ہے تمہیں یہ سب کر کے رابیل۔۔"

وہ اب تک مسکرا رہی تھیں۔ اس کا دل زخمی ہونے لگا۔ گلاب کہ بہت دکھنے لگا تھا
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اپنے اس معمولی سے حجاب کی خاطر تم نے اپنا رشتہ تک خراب کر لیا اور جواب میں "رشتہ جوڑا بھی تو کس کے ساتھ۔۔! وہ معاذ۔۔"

انہوں نے بے ساختہ جھرجھری لی تھی۔ رابین بھی اسے افسوس سے دیکھ رہی تھیں۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

عجیب ہی ہے وہ تو۔۔ پتا نہیں تم جیسے لڑکی رہے گی کیسے اس کے ساتھ۔ ارحم جیسا"
 آپشن تمہیں ساری زندگی نہیں مل سکتا لیکن افسوس۔۔ تم نے اپنی ہڈ دھرمی کی وجہ
 "سے کھو دیا۔ کیا مل گیا تمہیں اسے یوں سر پر لپیٹ کر۔۔"

انہوں نے بات ختم کر کے سر ایک بار پھر سے جھٹکا۔ رخ اب کہ پوری طرح سے
 رامین کی جانب کر چکی تھیں وہ۔ رامین نے بھی اس کے دفاع میں کوئی لفظ نہ کہا تھا۔
 کہیں اندر وہ بھی اسی قسم کی رائے رکھتی تھیں اس کے بارے میں۔ اس نے دکھتے دل
 کے ساتھ خاموشی سے قدم اپنے کمرے کی جانب پھیرے اور دروازہ بند کر کے بیڈ تک
 چلی آئی۔ سنگھار آئینے میں اس کا زخمی سا عکس جگمگا رہا تھا۔ اس نے چہرہ موڑ کر اپنا
 عکس دیکھا۔ سیاہ عبائے میں اس کا متناسب سراپا گہری تکلیف کے زیر اثر لگتا تھا۔ وہ
 انہیں جواب دینا چاہتی تھی لیکن چاچی نے بات ہی اتنی بے رحمی سے شروع کی تھی
 کہ اس کے سارے الفاظ ہی اس سے گم ہو گئے تھے۔ وہ دھندلی آنکھوں سے اپنا عکس اس
 آئینے میں دیکھے گئی۔

PDF NOVEL BANK

اکیا مل گیا تھا اسے یہ حجاب اپنے سر پر لپیٹ کر۔۔

سب اس سے ایک ہی بات پوچھ رہے تھے کہ اسے کیا مل گیا یہ سب کر کے۔۔ اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ اسے کیا کیا مل گیا تھا۔ کاش کہ وہ انہیں سمجھا سکتی کہ اللہ کی محبت میں ابلتے آنسو بہانے کی لذت کیا ہوا کرتی ہے۔ کاش وہ ان سب کو سمجھا سکتی کہ رات کے کسی پہر آنکھ کھلنے پر، خود کو پانی سے بھگونے کے بعد اس کے سامنے گردن جھکا کر کھڑے ہونے کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ اس سے چلتے پھرتے باتیں کرنے کی عادت کیا ہوتی۔۔ اس سے اپنے غم کی فریاد کرنے کی لذت کیا ہوا کرتی ہے۔ اپنے تاریک کہف میں اسے کمزور سی آواز کے ساتھ پکارنے کی اذیت کیا ہوا کرتی ہے۔۔ اور قرآن کے!! ذریعے اس سے قرب کی راہوں پر چلنے کی چاہ کیا ہوا کرتی ہے۔۔

کاش کہ کبھی وہ ان سب کو یہ سمجھا سکتی۔۔ کاش کہ وہ انہیں یہ سب بتا سکتی۔۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ ان سب کو یہ سب کبھی نہیں سمجھا سکتی تھی۔ وہ کوشش بھی

PDF NOVEL BANK

کر لیتی تب بھی اسکی بات کسی کو سمجھ میں نہیں آنی تھی۔ اللہ کی محبت کا مرکز تو دل ہوا کرتا ہے۔ اور دلوں کو پھیرنے کی طاقت صرف اللہ کے پاس ہے۔ وہ انہیں اپنے لفظ دے سکتی تھی لیکن وہ انہیں ان کیفیات سے نہیں گزار سکتی تھی۔ وہ تو کسی کسی کو عطا کی جاتی تھیں۔ اللہ کی محبت ہر کسی کو تھوڑی دی جاتی ہے۔ یہ تو صرف اسے ہی دی جاتی ہے کہ جو شدت سے اس کے لیے گڑگڑاتا ہے۔۔۔ تڑپتا ہے۔۔۔ اپنے تنہا کھف میں سسک کر اسے پکار رہا ہوتا۔۔۔ تب ہی تو یہ دل پلٹ جاتے ہیں۔ تبھی تو کمزور انسانوں میں اتنی ہمت آجاتی ہے کہ وہ سارے عرب کے سامنے للکار کر کہتے ہیں کہ اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دو تب بھی وہ اللہ کا کنڈا نہیں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com --- چھوڑنے والے۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے آہستہ سے اٹھی۔ بہت دنوں بعد اس کے آس پاس وہی مدھر سی آواز تحلیل ہونے لگی تھی۔ تو یہ ثابت ہوا کہ یہ قرآن اسے تب ہی سمجھ آئے گا جب وہ کڑی آزمائشوں سے گزر کر اپنا دل توڑ لے گی۔۔۔ قرآن اتارنے کے لیے انسان کو ایک دفعہ تو ٹوٹنا ہی پڑتا ہے۔ وہ بھی اس سہمے ٹوٹ رہی تھی۔ اسٹڈی ٹیبل پر رکھی اس کی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کتاب لمحے بھر کو سنری سی روشنی سے چمکی تھی۔ اس نے پلکوں پر ٹھہرے آنسوؤں کے ساتھ اس کتاب کو دیکھا اور پاس چلی آئی۔

آپ کہاں ہیں اللہ۔۔ میں ٹوٹ رہی ہوں۔۔ میرا دل ٹوٹ رہا ہے۔۔ آپ کہاں ہیں۔؟“
”آپ کی مدد کب آئے گی۔۔؟ آپ کی مدد کب آتی ہے۔۔“

اس نے اس قرآن کا دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔ لگے ہی لمحے قرآن سے پھوٹے نور کے باعث اس کی آنکھیں لمحے بھر کو چندھیا گئی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ مدھر آواز اب کہ اس کی سماعت کہ کہیں بہت قریب گونجنے لگی۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي

”اور جب سوال کریں آپ سے میرے بندے میرے بارے میں۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ اس مدھر آواز کو دم سادھے سنے گئی۔ وہ آواز اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ آواز بہت خوبصورت تھی۔۔۔ وہ آواز دلوں کو اطمینان پہنچایا کرتی تھی۔۔۔ رابیل کا سارا جسم لمحوں ہی میں برف بننے لگا تھا۔ سانسیں تیز ہونے لگیں۔ کچھ تھا جو اس کے اندر اتر رہا تھا۔۔۔ اس کے سوالوں کے جواب اتنی جلدی اسے مل جایا کرتے تھے کہ وہ کبھی کبھی خود بھی ورطء حیرت میں ڈوب جاتی۔

قائی قریب

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تو بلاشبہ میں، بہت قریب ہوں۔۔۔"

اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔ سانس تک کسی نے روک دیا تھا۔ اللہ اس کے قریب تھا۔۔۔ اللہ اس کے بہت بہت قریب تھا۔۔۔ وہ اسے باہر کی دنیا میں تلاش کر رہی تھی لیکن وہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تو اس کے اندر کی دنیا میں تھا۔ وہ تو اس کی شہ رگ کے پاس تھا۔ اس نے بہت ضبط سے اپنے آنسو روکے رکھے۔

أَجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

”میں قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی پکار جب (بھی) وہ پکارے مجھے“

وہ اللہ کو پکار رہی تھی۔ اور اس کے دل کی چوری بھی لمحے بھر میں پکڑی گئی تھی۔ اس محفل سے اٹھ کر آنے کے عرصے میں اس کا دل مایوس ہونے لگا تھا کہ اگر وہ اللہ کو پکارے گی بھی تو وہ اسے جواب نہیں دے گا۔ ہوتا ہے۔۔ اکثر کڑی آزمائشوں پر انسان ضبط ہارنے لگتا ہے۔ وہ بھی ہارنے لگی تھی اور اسی ایک کمزوری کو بڑی نرمی سے سمجھا کر اللہ اسے یقین دلا رہا تھا کہ وہ اس کی ہر پکار کو قبول کرنے والا ہے۔ وہ اس کی ہر پکار کا جواب دینے والا ہے۔ جیسے وہ ابھی اسے اس کی پکار کا جواب دے رہا تھا۔ آنسو ٹپ ٹپ اسکی آنکھوں سے گرنے لگے تھے۔ وہ اس کھف میں ٹوٹنے لگی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

"تو چاہیئے کہ وہ (بھی) مانیں میرا حکم اور چاہیئے کہ وہ لائیں ایمان مجھ پر"

وہ بے دم ہونے لگی تھی۔ وہ اس کی محبت میں آہستہ آہستہ اترنے لگی تھی۔ یہ ایسے نہیں ہوتا کہ خالی خالی دعاؤں کے ساتھ اللہ کو پکارا جائے۔ یقین سے خالی دعائیں مانگنا اس کی شان کے خلاف ہے۔ اسے پکارا جائے تو پورے ایمان کے ساتھ پکارا جائے۔۔۔ دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر یقین رکھا جائے کہ وہ ان دعاؤں کو ان کے درست وقت اور ان کے درست موقع کے ساتھ قبول کرے گا۔ اسے اس پر ایمان رکھنا ہوگا کہ وہ ضرور اسے جواب دے گا۔ اگر وہ اس ایمان سے خالی دعائیں مانگے گی تو کبھی ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل نہ ہو سکے گی۔

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

PDF NOVEL BANK

”مناکہ وہ ہدایت پائیں۔۔“

اور بات ختم ہو چکی تھی۔ کبھی کبھی اسے لگتا تھا کہ وہ اس پورے قرآن کو نہیں لے سکے گی۔ کیونکہ اکثر کوئی ایک ہی آیت اس پر اس قدر بھاری ہوتی تھی کہ پورے قرآن کا سوچ کر ہی اس کی طاقت سلب ہونے لگتی۔ لیکن وہ اس قرآن کے ساتھ ساری زندگی گزارنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس بڑے دن میں۔۔ جب کوئی کسی کا نہیں ہوگا۔۔ جب کوئی کسی کو دیکھے گا بھی نہیں۔ تب یہ قرآن اپنے پڑھنے والوں کے لیے گواہ بن کر آئے گا۔

اپنے پڑھنے والوں کو یہ قرآن اس دن تنہا نہیں کرے گا۔ وہ بھی اس بڑے دن میں اس قرآن کو اپنا گواہ بنانا چاہتی تھی۔ وہ اس کے ذریعے اپنی تاریک قبر کو روشن کرنا چاہتی تھی۔

اس نے آنسو صاف کیئے اور پھر مسکرا کر اپنا آپ سنگھار آئینے میں دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

ایک آیت انسان کی زندگی بدل دیتی ہے۔۔ بس ایک آیت۔۔ (نمرہ احمد)

مغرب کی پھیلی اداسی میں اس نے نماز پڑھ کر قدم باہر کی جانب بڑھائے۔ رخ ردا اور شہزا کے کمرے کی جانب تھا۔ اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں ہی پر یقین نہ آیا۔

شہزا اپنے گرد بڑی سے سفید چادر لپیٹے، رکوع کے لیے جھکی ہوئی تھی، وہ ابھی اسے حیرت سے تک ہی رہی تھی کہ اسکی نظر دوسری جانب پڑی۔ ردا سنگھار آئینے کے سامنے کھڑی اپنے چہرے کے گرد دوپٹہ لپیٹ رہی تھی۔ جینز پر آج اس نے گھٹنوں تک آتا کرتا زیب تن کر رکھا تھا۔ دوپٹہ لینے کی عادت نہیں تھی اسی لیے اس کا دوپٹہ بار بار سرک کر پیشانی پر آ رہا تھا۔ رابیل ان دونوں کو خاموشی سے دیکھتی رہی۔ بے اختیار ہی اس کے دل پر شکر گزاری کے بہت سے آنسو گرے تھے۔۔ اگر ایک جانب سے اسے تکلیف مل رہی تھی تو دوسری جانب سے اللہ اس کے گھر والوں کو دین عطا کر رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس سے زیادہ خوشی اس کے لیے اور کسی چیز میں ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ رابیل عابد کے ارد گرد پھیلی اداس سی مغرب شکرگزاری کے آنسوؤں سے بھگنے لگی تھی۔

اسکی دعائیں رائیگاں نہیں جا رہی تھیں۔ اللہ اس کی پکار کا جواب دے رہا تھا۔۔ اللہ تو ویسے بھی انسان کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہمیشہ ہم اللہ کو چھوڑتے ہیں۔

ردا کی نگاہ بے ساختہ اس پر پڑی تو وہ فوراً اس کی جانب گھومی۔

یار رابی۔۔ پلیز یہ دوپٹہ ٹھیک سے باندھ دو۔ میں کب سے لگی ہوئی ہوں اس کے "ساتھ۔۔"

اور وہ مسکراتی ہوئی اندر چلی آئی تھی۔ آنکھیں فرط جذبات سے بھیک گئی تھیں۔

"تم رو رہی ہو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

”ارے نہیں۔۔“

وہ ہنس دی۔ پھر ہتھیلیوں سے آنکھیں رگڑیں۔ ہر آنسو تکلیف کے آنسو نہیں ہوا کرتے۔ کچھ آنسو اپنے اندر ڈھیروں خوشیاں سمیٹے ہوتے ہیں۔ اس کے آنسوؤں میں بھی آج خوشی کا ہر رنگ تھا۔

”تو پھر یہ آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”ویسے ہی بس۔۔ پتا نہیں کیا ہو جاتا ہے مجھے۔۔“

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی چادر دست طریقے سے چہرے کے گرد لپیٹی۔ ردا کا کیوٹ سا چہرہ اس ہالے میں اور بھی پیارا لگ رہا تھا۔ اور اسلام کی خوبصورتی ہی یہی تھی۔ دو دھاری تلوار جیسے حسن والی لڑکیوں پر یوں چادر ڈال دی جائے تو وہ اپنے آپ ہی معصوم

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لگنے لگتی ہیں۔ بقول ہاشم ندیم کے، دین تو انسان کو معصیت سے معصومیت تک لے کر جانے کا راستہ ہے۔

"تم آج کل بہت رونے لگی ہو رابی۔ اتنا مت رویا کرو۔"

میں کوشش کرتی ہوں بہت، لیکن نہیں ہو پاتا۔ مجھے بہت غصہ آتا ہے خود پر، پھر "بھی میں اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پاتی۔ سہی کہتا ہے وہ۔۔ پاگل ہوں میں بالکل۔۔"

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com
اس نے مسکرا کر کہا تو ردا بھی مسکرا دی۔ پھر اس کے گلابی سے گال پر چٹکی کاٹی۔ اور جائے نماز کی جانب بڑھ گئی۔ ان دونوں کو یونہی چھوڑ کر اب کہ وہ مسکراتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔ دل میں پچھلی تکلیف اب تک باقی تھی لیکن اس خوبصورت منظر کے بعد اس تکلیف کا اثر کچھ حد زائل ہو گیا تھا۔

PDF NOVEL BANK

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر سے اس کے سر پر سوار تھیں۔ اور ان کا مطالبہ ایک ہی تھا کہ وہ ان کے ساتھ زرتاشہ چاچی کے گھر چلے۔ ان کا گیٹ لوگیدر کسی وجہ کے باعث موخر ہو گیا تھا۔ لیکن رابیل نہیں جانا چاہتی تھی۔ وہ اچھی خاصی خوشی کو خاک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

”تم چل رہی ہو رابی اور بس۔۔“

شزنا نے دھونس بھرے انداز میں کہا تو اس نے بے بسی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اسٹڈی ٹیبل پر بکھرا بہت سا کام ابھی اس کا منتظر تھا لیکن وہ دونوں تھیں کہ اسے ساتھ لے جانے پر مصر تھیں۔

”یار پلیز شزنا مجھے کام ہے۔۔ میں نہیں جا رہی۔۔“

PDF NOVEL BANK

رابی پتا ہے حریم بھا بھی پچھلی دفعہ بھی پوچھ رہی تھیں تمہارے بارے میں۔ ایک تو "پہلے ہی تم نے ڈھنگ سے کوئی فنکشن اٹینڈ نہیں کیا اوپر سے اب اس چھوٹی سی "تقریب میں بھی نہیں چل رہی ہو۔۔۔ صرف لڑکیاں ہی تو ہونگی وہاں۔۔۔"

"پلیز چلو ناں۔۔۔ پلیز پلیز زرز۔۔۔"

اور ان دونوں کے اس قدر اصرار پر اس نے سرنفی میں ہلا کر گہرا سانس لیا تھا۔

visit for more novels:

www.urduNovelBank.com

"تم دونوں کسی دن مجھ سے مار کھاؤ گی۔۔۔"

اور جب وہ اسٹڈی ٹیبل سے اٹھی تو ان دونوں ایک ساتھ تالیاں پیٹی تھیں۔

"لیکن ایک شرط پر ہی جاؤنگی میں۔"

PDF NOVEL BANK

"کیا۔۔۔؟"

دونوں اس کی جانب سوالیہ سی گھومیں۔۔

"میں خود تیار ہونگی۔۔"

"اوکے۔۔ لیکن ایسا مت تیار ہونا کہ لگے ہم میلاد میں شرکت کر رہے ہیں۔۔"

شزا نے باہر نکلتے نکلتے اسے تنبیہ کی تھی۔ اس نے آنکھیں گھمائی۔ پھر خود کو شیشے میں دیکھا۔

یوں چھپ کر نہیں بیٹھتے رابیل۔۔ بلکہ سب کو فیس کرتے ہیں۔ تمہیں ابھی مضبوط " بننا ہے۔ بہت بہت مضبوط۔۔

PDF NOVEL BANK

خود کو مسکرا کر دیکھا اور وارڈراب کی جانب بڑھ گئی۔ لباس تبدیل کیئے اب وہ آئینے کے سامنے کھڑی، ریشمی سے گھنے بالوں کو جوڑے میں لپیٹ رہی تھی۔ سیاہ چوڑی دارپجامے اور سیاہ ہی باریک ستاروں والی لمبی قمیض پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ بالوں کو اس نے جیسے تیسے جوڑے میں لپیٹ کر سر پر حجاب لیا اور کمرے سے باہر چلی آئی۔ ردا اور شہزا بھی تیار ہی کھڑی تھیں۔ پھر تینوں ہی گھر سے نکل آئیں۔ سڑک کے اس پار عین سامنے زاہد چچا کا گھر کا۔

گھر کے اندر تو گویا رنگ و بو کا سیلاب امد آیا تھا۔ لاؤنج میں بہت سی کزنز بیٹھی تھیں۔ زرتاشہ چاچی، حریم کے ساتھ بیٹھیں ایک ایک کزن کا اس سے تعارف کروا رہی تھیں۔ اس کی نگاہ اب کے حریم پر پڑی۔ وہ ایک اسٹائلش سی، خوبصورت لڑکی تھی۔ سیاہ بال اسٹیلپس میں کٹے ہوئے تھے۔ ردا اور شہزا کے ساتھ ہی اس نے بھی قدم لاؤنج کی جانب بڑھائے۔

”اسلام علیکم۔۔“

PDF NOVEL BANK

سب نے ان تینوں کی جانب دیکھا تھا۔ ایک جانب صوفوں پر زرتاشہ چاچی کی تین بھانجیاں، رمشہ، شمائلہ اور زارا بیٹھی تھیں۔ سامنے کے صوفے پر اس کے فرسٹ کزن انور بھائی کی بہنیں آمنہ اور فاطمہ براجمان تھیں۔ اس طرف کے صوفے پر رافیہ چاچی، کی بیٹیاں شاہین اور دعا بیٹھی تھیں۔ اس کی کبھی بھی ان لڑکیوں سے کچھ خاص بنی نہیں تھی۔ شاید وجہ ان کی سوچ تھی۔ وہ کبھی ایسی لڑکیوں سے بے تکلف نہیں ہوا کرتی تھی جو اپنے اوپر الگ طرح کا خول چڑھا کر، خود کو بنا کر پیش کیا کرتی تھیں۔ اس کی صرف صاف، سیدھے لفظوں میں بات کرنے والے لوگوں سے بنتی تھی جو کہ یہ لڑکیاں ہرگز بھی نہیں تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ردا اور شزا سے ہوتی نگاہیں اس تک پھسلی تو اس نے مسکرا کر سب کو سلام کیا۔

”اور یہ عابد کی بڑی بیٹی ہے۔ ارحم کی منگیتہ جو تھی۔۔“

PDF NOVEL BANK

اور زرتاشہ چاچی کے اس طرح سے کہنے پر رابیل کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ اس کے آس پاس ایک دم ہی بہت سی شرمندگی پھیل گئی تھی۔

”تمھی مطلب۔۔؟“

حریم نے نا سمجھی سے چاچی کی جانب دیکھا۔

”ٹوٹ گئی منگنی۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور ان کے جواب پر حریم کے لب ”اوہ“ میں سکڑے تھے۔ اسے جیسے افسوس ہوا تھا۔ رابیل نروس سا مسکرائی۔ ایک دم سب کچھ بہت آگورڈ ہو گیا تھا۔ آہ۔۔ ہمیشہ کیوں ہوتا !! تھا ایسے۔۔

”منگنی کیوں ٹوٹ گئی آپکی۔۔؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

حریم کو افسوس کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔ اس کے رخسار شرمندگی سے گلابی ہوئے تھے۔ ردا اور شزا بھی غیر آرام دہ ہو رہی تھیں۔

اس کے منگیتر کو اس کا یوں دوپٹہ لپیٹنا پسند نہیں تھا۔ اسی لیے اس نے منگنی توڑ "دی۔۔"

کیا۔۔! ایک دوپٹے کی وجہ سے آپ نے رشتہ ہی توڑ دیا۔۔! مطلب۔۔ کیسے ہو سکتا ہے "لیسے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لاؤنج میں براجمان ہر لڑکی اس بے وقت کی بحث سے بہت محظوظ ہو رہی تھی۔ رابیل کا سینہ گھٹنے لگا۔ اسکا زخمی دل مزید زخمی ہونے لگا تھا۔

"میرے لیے یہ زیادہ ضروری تھا۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اپنے دفاع میں اس نے بس اتنا ہی کہا تھا۔ وہ زیادہ تھے، رابیل ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

ایسے تھوڑی کرتے ہیں۔ یوں آپ نے بس ایک چیز کو لے کر اتنا بڑھا چڑھا لیا کہ اس کے پار آپ کو کچھ نظر ہی نہیں آیا۔ کسی کو تو سمجھانا چاہیے تھا آپ کو۔ اچھے رشتے بار بار "نہیں ملا کرتے۔"

visit for more novels:

اس نے تھوک کے ساتھ بہت سے آنسو بھی اپنے اندر اتارے تھے۔ پھر چہرہ اٹھایا۔ مسکرا کر انہیں دیکھا۔

"مجھے کسی نے سمجھا دیا تھا جیسی تو یہ رشتہ بچ نہ سکا۔"

"کس نے سمجھایا تھا آپ کو۔؟"

PDF NOVEL BANK

وہ سیدھی ہو بیٹھی۔ بحث بہت ہی دلچسپ رخ اختیار کر رہی تھی۔

”اللہ کی کتاب نے۔۔“

اور اس کے جواب پر حریم کا منہ ہی کھل گیا تھا۔ لاؤنج میں بیٹھی لڑکیوں کی دبی دبی سی ہنسی گونجی تھی۔

visit for more novels:

رابیل مجھے اس بات کی امید نہیں تھی تم سے یار۔ مطلب۔ کونسے وقت میں زندہ ہو۔ تم۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے لیکن تم ابھی تک ان کتابی باتوں ہی میں اٹکی ہوئی ہو۔ تم جیسی پڑھی لکھی لڑکی سے یہ سب امید نہیں تھی کسی کو بھی۔۔

زرتاشہ چاچی کی بھانجی شائلہ نے نخوت سے کہہ کر ناک سے مکھی اڑائی تھی۔ وہ بمشکل جم کر بیٹھی رہی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اچھا چلو۔۔ ناؤ لیو۔۔ جو بھی ہے تمہارا یہ دوپٹہ وغیرہ۔۔ ٹھیک ہے۔۔ لیکن ابھی تو" یہاں کوئی مرد نہیں ہے ناں۔ ابھی پلیز اسے سر سے ہٹا دو۔ پھر سب ایزی ہو جائیں گے۔ یو نو۔۔ تم اس طرح دوپٹہ لپیٹ کر دادی والا ورژن لگتی ہو۔ ہم لڑکیوں کو عجیب "لگتا ہے پھر۔۔ یہاں اتار دو کوئی نہیں ہے۔۔

لیکن وہ یوں، یہاں ان سب کے سامنے اسے سر سے اتارنے کے خیال سے ہی بے چین ہوئی تھی۔ ٹھیک ہے ابھی کوئی نہیں تھا لیکن کوئی آ تو سکتا تھا ناں اور وہ خود کا مزاق نہیں بنوانا چاہتی تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"میں۔۔ میں ٹھیک ہوں ایسے ہی پلیز۔۔"

اس نے فاطمہ کو جواب دیا لیکن وہ اس کے دوپٹے کی جانب اپنا ہاتھ بڑھا چکی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"پلیز فاطمہ میں ٹھیک ہوں۔۔"

لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اس کے دوپٹے کی پن کھولی تو وہ ریشمی ہونے کے باعث کھل کر اس کی گود میں آگرا۔ بال جو جوڑے میں باندھ رکھے تھے کندھوں پر پھسل گئے۔ اسی وقت اقبال جانے کہاں سے پیچھے آکھڑا ہوا تو اس کا سانس ہی لمحے بھر کو رک گیا۔ جلدی سے اس نے دوپٹہ ایک بار پھر سر پر لیا اور عجلت میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ ریشمی دوپٹہ، اس کے ریشمی بالوں کے باعث بار بار پھسل کر گر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔ وہ جلد بازی میں باہر کی جانب بڑھنے لگی تو سائیڈ ٹیبل پر رکھے شیشے کے گلدان سے ٹکرا گئی۔ چھن چھن۔۔ شیشے ٹوٹ کر سارے لاؤنج میں بکھر گئے تھے۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنے کے بجائے تیز لرزتے قدموں سے لان عبور کیا اور دوپٹے کو کس کر پکڑے اپنے گھر کی جانب آگئی۔ دل اس قدر تیزی سے دھڑک رہا تھا لگتا تھا ابھی باہر آگرے گا۔ آنکھوں سے بے اختیار گرم گرم آنسو پھسل کر رخسار پر گر رہے تھے۔ اس قدر توہین۔۔ اس قدر ہتک اور اس قدر تمسخر اس نے چند ہی لمحوں میں سہ لیا تھا کہ اس کا سینہ اب کہ تکلیف سے گھٹنے لگا تھا۔ وہ لان سے بھاگتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہوئی تو

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ٹھٹھک کر رک گئی۔ سامنے ہی وہ اپنے سیاہ سے شیڈ کے برعکس آج سفید ٹی شرٹ پر
بھوری جیکٹ پہنے ہمیشہ کی طرح وجیہ لگ رہا تھا۔

دھیمی آواز میں رامین سے کوئی بات کرتے ہوئے اس نے کچھ محسوس کر کے یکدم چہرہ
پھیرا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کے ابرو حیرت سے اوپر کواٹھے۔ اس سیاہ جھلملاتی قمیض
پر وہ جھلملاتی آنکھوں لیے اسے ساکت کر گئی تھی۔ اسکی آنکھیں سرخ متورم ہو رہی
تھیں۔ دوپٹہ کس کے ٹھوڑی کی جانب سے پکڑے وہ اس سمے اسے بہت بکھری
بکھری سی لگی۔ رامین نے بھی حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اکیا ہوا۔۔؟ تم پھر اتنی جلدی واپس آگئیں۔۔"

انہیں اب اس پر سخت طیش چڑھاتا تھا۔ اس نے کچھ بولنا چاہا لیکن لب لرز کر رہ گئے۔
آنکھوں کی سرخی ضبط کے باعث گہری ہونے لگی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا ہے۔۔؟ اتنی جلدی کیوں واپس آگئی ہو۔۔؟ یقیناً پھر کوئی بد مزگی ہوگئی ہوگی " تمہاری وجہ سے۔ رابیل تمہیں کتنی دفعہ میں نے سمجھایا ہے کہ پلیز اب بس کر دو یہ "!! سب۔۔! ہر دفعہ کیا تماشہ کھڑا کرنا لازمی ہے۔۔

اور اس کا دل اس سے اس قدر بھر آیا لگتا تھا پھٹ جائے گا۔ لیکن وہ مٹھی بھینچے کھڑی رہی۔ دوپٹہ جو ٹھوڑی سے پکڑ رکھا تھا چھوڑ دیا۔ چہرے کے اطراف میں لٹیں بکھر گئیں۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com "میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ماں۔ میں کمرے میں۔۔"

"چاچی۔۔ میں دراصل رابیل کو ہی لینے آیا تھا۔ کیا میں لے جاؤں اسے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس کے اس قدر سعادت مندی سے پوچھنے پر جہاں راسین کو خوشگوار سی حیرت ہوئی وہیں رابیل نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا تھا۔ یوں لگتا تھا گویا اس نے لمحوں میں بیٹھے بیٹھے اسے لے جانے کا فیصلہ کیا ہو۔

”میں۔۔ مجھے نہیں۔۔“

ہاں ہاں بیٹا۔۔ ضرور لے کر جاؤ آپ۔۔ ویسے بھی اس کا دماغ آج کل بہت زیادہ ”خراب رہنے لگا ہے۔ بہتر ہے کہ یہ اس گھر سے کچھ لمحوں کے لیے باہر نکل جائے۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی جانب دیکھ کر ہلکی سی سختی کے ساتھ کہا تو وہ بے بسی سے معاذ کو دیکھ کر رہ گئی۔ اسے وہ اس وقت بہت برا لگ رہا تھا۔ لیکن وہ اس کی جانب متوجہ تھا ہی نہیں۔ اس نے شکستہ سے قدم کمرے کی جانب بڑھائے اور لرزتے ہاتھوں سے عبایا پہننے لگی۔ عبایا پہننے ہوئے اسے احساس ہوا کہ وہ واقعی یہاں سے بہت دور چلی جانا چاہتی ہے۔ اس گھر سے۔۔ اس گھر کے مکینوں سے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اور پھر کچھ لمحوں بعد وہ خاموشی سے اس کے برابر والی سیٹ پر بیٹھی، ضبط سے باہر دیکھ رہی تھی۔ معاذ نے بھی اسے متوجہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا۔

اگلے ہی لمحے اب وہ اس کے پیچھے پیچھے خاموشی سے چل رہی تھی۔ وہ اسے قریبی پارک میں لے آیا تھا۔ رات کے اس خنک سے پہر میں لوگوں کی موجودگی نا ہونے کے برابر تھی۔ وہ خاموشی سے سنگی بینچ پر آ بیٹھا تو رابیل بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے اس بینچ پر آ بیٹھی تھی۔ درمیان میں نا محسوس سا فاصلہ تھا۔

چند پل کوئی کچھ نہ بولا۔

PDF NOVEL BANK

"کیوں لے کر آئے ہو تم مجھے یہاں۔۔۔؟"

اس کی آواز اب بھی پھٹی پھٹی سی تھی۔ معاذ نے خاموشی سے اس کی کتھئی آنکھوں کو دیکھا۔ وہ اس کے لیے دیکھنے پر لمحہ بھر کو کسمسائی تھی۔

"تم رو لو رابیل۔۔۔"

لیکن اس کی اگلی بات پر اس نے حیران ہو کر چہرہ اٹھایا۔ وہ نرم نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"تم۔۔۔ تم میرا مزاق اڑا رہے ہو۔۔۔؟"

اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے نئی تیرنے لگی تھی۔ معاذ نے گہرا سانس لیا۔ پھر اسے دیکھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

”تمہیں لگتا ہے میں تمہارا مزاق اڑا رہا ہوں۔۔؟“

اور اس نے ایک دم اتنے مان سے پوچھ لیا تھا کہ رابیل کا دل جو پہلے ہی بوجھل تھا مزید بوجھل ہونے لگا۔ اگر وہ اسی طرح دیکھتا رہتا تو وہ خود پر قابو کیسے رکھے گی۔۔

”مجھے کوئی رونا وونا نہیں ہے۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔“

visit for more novels:

وہ بے ساختہ اٹھ کر آگے بڑھنے لگی تو معاذ نے اس کی کلائی تھامی۔ وہ اپنی جگہ پر ہی ساکت ہو گئی تھی۔ آنکھوں کی نمی سوا ہونے لگی۔ اس نے نرمی سے اسے پیچھے کیا، پھر دوبارہ بیچ پر لا بٹھایا۔ وہ بے بس سی ایک بار پھر سے بیٹھ گئی تھی۔

PDF NOVEL BANK

میں نے کہا ناں۔۔ رو لو تم آرام سے۔ اتنا سب کچھ اندر نہیں رکھتے اپنے۔ تکلیف بڑھ جائے تو جان لے لیتی ہے۔ رونا انسان کو صحت مند رکھتا ہے۔ رو لو تم۔ میں بیٹھا ہوں۔۔ یہاں۔۔

تم بھی مزاق اڑاؤ گے میرا۔۔ سب میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔ کسی کو میری تکلیف کا کوئی اندازہ نہیں۔ ک۔۔ کوئی بھی میرے نظریے سے نہیں سوچ رہا۔ سب کو اپنی زبان کا چٹخارہ چاہیئے۔ بولنے سے پہلے ایک دفعہ بھی اگر سوچ لیں یہ لوگ تو کبھی اتنی اذیت نہ ہو مجھے۔۔ تم بھی سب جیسے ہو۔۔ تم بھی میرا مزاق اڑاؤ گے۔۔ مجھے پتا ہے سب کا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگلے ہی پل وہ اب آنکھوں پر پچوں کی طرح بازو رکھے رو رہی تھی۔ پھوٹ پھوٹ کر۔۔ اندر پلٹی اذیت کو جیسے بہت دنوں بعد کسی کے سامنے نکلنے کا موقع مل گیا تھا۔ اس کا تھکا تھکا سادل اب کہ پوری شدت سے بھینچ رہا تھا۔ معاذ گھٹنوں پر کہنیاں رکھے، ہتھیلیاں باہم ملائے جھک کر بیٹھا تھا اور وہ پچوں کی طرح رو رہی تھی۔ پھر بازو سے ہی آنکھیں

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

صاف کرنے لگی تو معاذ سیدھا ہو بیٹھا، ہتھیلی پر لپٹا رومال کھول کر اس کی جانب بڑھایا۔ پھر اس کی طرف دیکھا۔ اس نے چونک کر معاذ کی جانب دیکھا تھا۔ اس کی سرئی آنکھوں میں نرمی تھی۔۔ صرف نرمی۔۔ رابیل نے بہت دنوں بعد کسی کی آنکھوں میں اپنے لیے آج نرمی دیکھی تھی۔ اس کا لرزنا دل آہستہ آہستہ سنبھلنے لگا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا رومال تھاما۔ اور پھر آنسو صاف کرنے لگی۔

"کیا ہوا تھا۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے پوچھنے پر رابیل نے اس سے نگاہ چرائی۔ چہرہ جھکا لیا۔

"کچھ نہیں۔۔"

"کسی نے بدتمیزی کی۔۔؟ کچھ کہا۔۔؟ ہوں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

یا اللہ وہ ایسے کیوں پوچھ رہا تھا۔ اس کا دل بے اختیار ہی اس کی جانب کھنچنے لگا تھا۔ اسے یہ والے معاذ کی عادت نہیں تھی۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔ بس ویسے ہی۔۔ چھوڑو۔۔"

ہر وقت باتوں کو پس پشت نہیں ڈالتے رابیل، میں نے تمہیں سمجھایا تھا ناں کہ لوگوں کو "اپنے اعمال کی وضاحتیں نہیں دیا کرتے۔ نہیں تو وہ آپ کو جیسے چاہیں ویسے ٹرک کر سکتے ہیں۔ صرف ہاں یا ناں میں بات کیا کرو۔۔"

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔۔ مجھے ایسے بات کرنے نہیں آتی۔ بہت روڈ ہے یہ۔۔"

"!کوئی ہرٹ ہو گیا تو۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور وہ بے ساختہ ہی مسکرا دیا تھا۔ کبھی کبھی وہ اسے پوری طرح سے حبیہ جیسی لگتی تھی۔ جسے اپنی کوئی پرواہ نہیں تھی لیکن اس کی وجہ سے آگے والا زخمی ہوا تو یہ اس کے لیئے زندگی اور موت کا مسئلہ تھا۔

”پاگل ہو تم بالکل۔۔“

سر ہلا کر کہا تو اس نے یکدم ابرو اکھٹے کر کے اسے دیکھا۔ گویا برا مان کر دیکھا۔

visit for more novels:

www.urduNovelBank.com ”یہاں کیوں لے کر آئے ہو تم مجھے۔۔؟“

”ویسے ہی۔۔ سوچا تمہیں یہ پارک دکھا دوں۔۔“

اس نے بھی کندھے اچکا کر کہا تو رابیل کا دل ہی جل گیا۔ کیا وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ مجھے تمہاری فکر تھی۔ (بد تمیز نہ ہو تو۔۔)

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مجھے گھر جانا ہے۔۔ میں تھک گئی ہوں، مجھے سونا ہے۔۔ معاذ تم سن رہے ہوناں "

"مجھے۔۔؟

اس کی غائب دماغی پر اس نے آخر میں اس سے پوچھ ہی لیا۔ وہ کسی غیر مرئی نکتے کو دیکھ رہا تھا پھر یکدم ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ رابیل نے نا سمجھی سے بھگی بھگی آنکھوں سے دیکھا تھا اسے۔

تمہیں پتا ہے تم کتنی کمزور لڑکی ہو۔! بات تک کرنے نہیں آتی تمہیں لوگوں سے۔ جو "

"بھی سنائے تم چپ چاپ سن کر آجاتی ہو ان کی بکواس۔۔

اس نے یکدم اس قدر برہمی سے کہا کہ وہ جو بے یقینی سے اس کا چہرہ تک رہی تھی بے ساختہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی سرمئی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑی۔

PDF NOVEL BANK

"!میں۔۔ کمزور۔۔ نہیں۔۔ ہوں۔۔ سمجھے تم۔۔"

اس نے اس قدر درشتی سے کہا لیکن پھر بھی مقابل کو فرق نہیں پڑا تھا۔ مسکرا کر سر جھٹکا جیسے اس کی بات کا مزاق بنایا ہو۔۔

اچھا۔۔! تو تم کمزور نہیں ہو۔۔! پھر کیوں سن کر آئیں تم ان سب کی باتیں۔۔ یقیناً" کوئی جواب نہیں ہوگا تمہارے پاس انہیں پینے کے لیئے۔۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں!میں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن وہ بپھر کر یکدم دو قدم اس کے قریب آئی تھی۔ متورم آنکھیں دہکنے لگی تھیں۔

"!میرے پاس جواب تھا۔۔"

"پھر جواب دیا کیوں نہیں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میں۔۔ میں نے جواب اس لیے نہیں دیا کیونکہ وہ سب میرا اس جواب کے بعد مزید
”مزاق بناتے۔ اور مجھے اپنا مزید تماشہ نہیں بنوانا تھا۔“

اور تم انہیں اپنا تماشہ بنانے دیتیں۔۔! آگے بڑھ کر ان میں سے کسی ایک کو مکا
”کیوں نہیں مارا تم نے۔۔؟ مکا مارنا آتا ہے تمہیں۔۔؟“

وہ چند لمحے خاموش سی ہو گئی۔ پھر چمک کر اسے دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”آتا ہے مجھے۔۔“

اور معاذ شعر اوی بے ساختہ گردن جھکا کر ہنس دیا تھا۔ وہ اس کے یوں ہنسنے پر ہتھے
سے ہی اکھڑ گئی۔ اسے گرمیابان سے پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا۔ وہ بمشکل اپنے لبوں کو
دبائے مسکراہٹ کو روکے ہوئے تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میرا مزاق مت اڑاؤ۔۔۔ تمہیں ابھی پتا نہیں ہے رابیل عابد کا۔ میں اگر بولتی نہیں " ہوں تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ مجھے بولنا نہیں آتا۔ مجھے بولنا آتا ہے اور اپنی زبان سے لوگوں کی چمڑیاں کھینچنے بھی آتی ہیں لیکن اگر میں خاموش ہوں تو صرف اس کا یہ مطلب ہے کہ میں کسی کو بھی ہرٹ نہیں کرنا چاہتی۔ اس کا مطلب ہرگز بھی یہ نہیں ہے کہ میں کسی کو جواب نہیں دے سکتی۔ میں اگر جواب دینے پر آؤں تو لوگوں کے منہ توڑ دوں لیکن میں یہ نہیں کرتی کیونکہ مجھے یہ نہیں کرنا۔ لیکن اگر۔۔۔ اگر تم نے ایک اور بار میرا مزاق بنایا تو تم۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لمحے بھر کو دانت پیسے۔ وہ محظوظ ہوا اس کی شعلہ بیانی سن رہا تھا۔۔۔

"!معاذ شعرو ای تم گئے۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے ایک جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑا تو وہ ذرا سا لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔ رابیل گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ یوں لگتا تھا گویا سینہ کسی بھاری بوجھ سے آزاد ہوا ہو۔ اُسے بہت دنوں بعد کھل کر سانس آیا تھا۔ سینے کی تکلیف یکلخت ہی ختم ہونے لگی تھی۔

”واہ رابیل جی۔۔ آپ تو واقعی بولنا جانتی ہیں۔“

اس نے سچ میں قائل ہو کر سر ہلایا تھا۔ رابیل نے کڑوے ہوتے حلق کے ساتھ چہرہ ہی پھیر لیا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

”ویسے وہ کھمبا دیکھ رہی ہو۔۔ وہ وہاں۔۔؟“

اس نے قریب آکر ہاتھ لمبا کر کے اسے دکھایا۔ اس نے بس ایک نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ ایک قرآلود نگاہ تھی وہ۔

PDF NOVEL BANK

اگر تم نے مجھ سے پہلے اسے ہاتھ لگالیا تو میں واقعی مان جاؤنگا کہ تم ایک بہادر لڑکی ہو۔ ایک مضبوط لڑکی ہو۔ تم کسی کو بھی اپنی بے عزتی نہیں کرنے دے سکتیں۔ کیونکہ اگر میں نے اسے تم سے پہلے ہاتھ لگالیا تو پھر میں تمہارا مزاق اڑاؤنگا۔۔ بولو۔۔ منظور ہے۔۔؟

اس نے آریا پار والے انداز میں اس سے پوچھا تو اس نے کاٹ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”اسے میں ہی ہاتھ لگاؤنگی تم سے پہلے۔۔ کیونکہ میں ایک مضبوط لڑکی ہوں۔۔“

”اوکے۔۔ دیکھتے ہیں۔۔“

PDF NOVEL BANK

اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں ایک ساتھ اس دور کھڑے کھمبے کی جانب بھاگے تھے۔ معاذ اس سے چند قدم آگے تھا اور وہ پوری قوت سے بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے۔ اس سمے پارک میں لوگ بالکل بھی نہیں تھے اور دو بیوقوف ایک کھمبے کو پہلے ہاتھ لگانے پر لڑ رہے تھے۔ کھمبے کے تھوڑا قریب پہنچ کر جب معاذ اس سے آگے نکلنے لگا تو اس نے اس کی جیکٹ پکڑ کر اسے اپنے پیچھے دھکیلا۔ وہ اب ہنس رہی تھی۔ معاذ اپنے ہی پیروں میں الجھا اور گر گیا۔ وہ اسے اٹھانے یکدم پیچھے آئی تو وہ اسے ڈاج دے کر ایک بار پھر سے اٹھ بھاگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "!! معاذ۔۔ بد تمیز۔۔"

وہ بھی اسے کوستی ہوئی اس کے پیچھے ایک بار پھر سے بھاگی۔ اور آخر کار اس نے معاذ کو ہرا ہی دیا وہ بھاگتے بھاگتے جانے کیسے اپنی رفتار کم کر گیا تھا۔ لیکن رابیل کو اس کی چالاکي سمجھ نہیں آئی۔ جلدی سے آگے بڑھ کر کھمبے کو ہاتھ لگایا اور پھر خوشی سے ہنس

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہنس کر اسے منہ چڑانے لگی۔ وہ گھاس پر پھولا سانس لیتے بیٹھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ وہ اب اس کے قریب آکر اسے زبان دکھا رہی تھی۔

تم۔۔ تم ہار گئے معاذ اور میں جیت گئی۔ مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ میں ہی جیتونگی۔ تم "مجھ سے زیادہ تیز نہیں بھاگ سکتے۔ کیونکہ جن کا قد چھوٹا ہوتا ہے وہ تیز بھاگتے ہیں۔۔" اور تم۔۔

وہ کہتے کہتے رکی۔ پھر ہنس پڑی۔۔ کچھ یاد آگیا تھا اسے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تم تو بیچ میں گر بھی گئے تھے۔ اف کتنے عجیب لگ رہے تھے تم گرتے ہوئے۔۔"

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے گردن پیچھے پھینک کر ہنستی ہی جا رہی تھی۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ پھر وہ قریب چلی آئی۔ معاذ کو ہاتھ دے کر اٹھایا۔ رابیل کا چہرہ دیکھ کر اسے بے ساختہ ہی شرارت سو جھی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”آہ۔۔“

اس کی کراہ پر اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

”ٹھیک ہونا تم۔۔؟ کیا ہوا۔۔؟ کہیں لگ گئی کیا تمہیں۔؟“

اس نے بے اختیار ہی پریشان ہو کر پوچھا تو معاذ نے شکل اور بیچاری بنالی۔ ملتھے پر
visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

”ہاں۔۔ شاید گرنے سے ٹانگ پر چوٹ آئی ہے۔۔“

”اوہ۔۔ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

”ہو رہا ہے۔۔“

وہ اسے ساتھ لگائے بیچ تک لائی۔ اسے بٹھایا۔ پھر عین اس کے سامنے بیٹھی۔ جیسے ہی اس کی جینز کو ہاتھ لگایا اس نے پیر بے ساختہ پیچھے کیا تھا۔ رابی نے چونک کر اسے دیکھا۔ لیکن وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے ذرا آگے جھکا۔ وہ آنکھیں پھیلائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

تو ثابت ہوا کہ مس رابیل بہت مضبوط ہیں۔۔ روتے ہوئے بھی اچھی لگتی ہو۔۔ لیکن ”رلاتے ہوئے زیادہ اچھی لگو گی۔ آئندہ کبھی کسی کی بکو اس سن کر نہ آنا۔ لوگ رلاؤں تو تم بھی انہیں رلا کر آنا۔“

وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔ چہرے کی سنجیدگی واپس لوٹ آئی تھی۔ وہ یک ٹک اسے تک رہی تھی۔

PDF NOVEL BANK

اور۔۔ اور اگر ایسے میں کسی نے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو۔۔ مجھے مکا مارنا " "نہیں آتا۔۔

معاذ نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے۔۔ اس کے تخی سے ہاتھ اب معاذ کی مضبوط ہتھیلیوں میں تھے۔ وہ سانس روکے دیکھ رہی تھی اسے۔

تو پھر معاذ اسے خود دیکھ لے گا۔ تمہیں اس کے آگے کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں " ہے۔ تمہیں بس لوگوں کو اتنی اجازت نہیں دینی کہ وہ آئیں اور تمہیں ہرٹ کر کے چلے جائیں۔ تم نے اپنے لیے خود اسٹینڈ لینا ہے۔ آئندہ تم نے رلا کر آنا ہے رابیل۔۔ میں "! تمہیں اب یوں شکستہ سا روتا ہوا نہ دیکھوں۔۔

اور اسے اسی وقت ان سرمئی آنکھوں سے محبت ہوئی تھی۔ وہ آنکھیں گہری تھیں۔۔ اسے لگا وہ ڈوب جائے گی۔

PDF NOVEL BANK

میں آئندہ کبھی بھی کسی کو اتنی اجازت نہیں دوں گی معاذ۔۔ میں اب کبھی کسی کو مجھے "ہرٹ کرنے نہیں دوں گی۔۔"

اس نے ان آنکھوں کے سحر میں ڈوبتے ہوئے بے ساختہ کہا تو وہ مسکرایا۔ وہی ہلکی سی اپنائیت بھری مسکراہٹ۔

"!کیونکہ تم اب صرف تمہاری نہیں ہو۔ تم اب میری ہو۔۔"

اور یہ لفظ کہہ کر تو اس نے رابیل عابد کو آج کہیں اپنے اندر ہی قید کر لیا تھا۔ وہ آہستہ سے اسے اپنے ساتھ لے کر ہی اٹھا۔ اس نے گردن جھکا کر اس کی ٹانگ کو دیکھا، معاذ جو اس کی نظروں کے زاویے ہی کو دیکھ رہا تھا یکدم اپنی ادٹی مسکراہٹ روکی۔ رابی نے مشکوک سا آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا تھا اسے۔

"!تمہاری تو ٹانگ میں درد تھا ناں۔"

PDF NOVEL BANK

”ختم ہو گیا۔۔“

”!جنگلی خر۔۔“

اور اس کی بہت مدہم سی سرگوشی پر وہ ایک بار پھر سے اپنی ادٹی مسکراہٹ سمیٹ رہا تھا۔۔ وہ دونوں ساتھ چلتے اب کہ اس دھند میں نظروں سے اوجھل ہوتے جا رہے تھے۔ رابیل مسلسل اسے کوس رہی تھی اور وہ مستقل سر نفی میں ہلا کر اس کی ہر بات رد کرتا جا رہا تھا۔ اس خنک سی رات میں دور کہیں تاروں کے پار حبیبہ اداسی سے مسکرائی! تھیں کیونکہ ان کے دونوں بچے۔۔ ان کے دونوں بچے آج خوش تھے۔۔

اب کے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے اس کا دم نہیں گھٹ رہا تھا۔ ناں ہی دل تنگ ہو رہا تھا اور ناں ہی اب کہ وہ ہونٹوں کو سکیر کر اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش میں

PDF NOVEL BANK

ہلکان ہو رہی تھی۔ اب کہ اس کا دل پر سکون تھا، سانسیں ہموار تھیں اور آنکھوں میں بکھری نی فطری سی تھی۔ اس نے ایک نگاہ پھیر کر معاذ کو دیکھا۔ وہ مکمل طور پر ڈائیونگ کی جانب متوجہ تھا۔ اس کے ماتھے پر گرے سیاہ بال، کھڑکی سے اندر گرتی ہوا سے ہولے ہولے پھڑپھڑا رہے تھے۔ رابیل کی نگاہیں اس کے اسٹیرنگ کو پکڑے ہاتھوں پر پھسلیں۔ اس کے ہاتھ محنت کرنے کے عادی لگتے تھے۔ دور سے دیکھنے پر بھی صاف نظر آتا تھا کہ وہ ہاتھ سخت اور مضبوط تھے۔

اسے بے اختیار رحم کے ہاتھ یاد آئے۔ اس کے ہاتھ نرم تھے۔ نرم اور محنت سے عاری۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دھیرے دھیرے اس کی نگاہیں واپس اس کے چہرے پر پلٹی تھیں۔ پرکشش نقوش لیئے، وہ اکھڑا سا بندہ کب اس کے دل میں اترا۔۔ اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔

PDF NOVEL BANK

ہوا کے ایک سرسراتے جھونکے سے اس کے ماتھے پر گرے بال لمحے بھر کو لہرائے، تو رابیل کا دل کیا ہاتھ ہلکے سے بڑھا کر اسکی پیشانی کو ان بالوں سے آزادی دلوا دے۔ لیکن اگلے ہی پل اس نے بے ساختہ اپنی اس سوچ پر لب کاٹے تھے۔

"اگر مجھے دیکھنے سے فرصت مل گئی ہو تو ایک بات پوچھوں۔۔؟"

اور رابیل نے گڑبڑا کر رخ جلدی سے کھڑکی کی جانب پھیرا تھا۔ پلکیں تیزی سے جھپکائیں۔ اسے کیسے پتا چل گیا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"م۔۔ میں تمہیں نہیں دیکھ رہی تھی۔۔"

"پھر۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے آرام سے پوچھ کر موڑ کاٹا۔ رابیل نے ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسا رکھی تھیں۔
اپنی چوری پکڑی جانے پر لمحے بھر کو آنکھیں بھی میچی تھیں اس نے۔

"میں تمہارے دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔۔"

گہرا سانس لے کر مزے سے کہا۔ دل اب تک دھک دھک کر رہا تھا۔ معاذ نے ایک۔۔
بس ایک نگاہ ڈالی تھی اس پر۔ اف۔۔ اور وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے دوسری طرف ہرگز
بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"پھر کیا دیکھا تم نے میرے دوسری طرف۔۔؟"

"ہاں۔۔ وہ۔۔ وہ میں نے۔۔"

"رابیل تمہیں پتا ہے تمہیں جھوٹ بولنا بالکل بھی نہیں آتا ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔"

یکدم برا مان کر کہا تو معاذ نے ایک بار پھر سے اس پر نگاہ ڈالی۔ پھر سمجھ کر سر ہلایا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے، دیکھ سکتی ہو تم جتنا بھی دیکھنا ہے۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔"

اور رابیل کو اس سیاہی میں بھی پتا تھا کہ اس کے گلابی رخسار مزید گلاب رنگ ہو گئے ہیں۔ ایک چورنگاہ اس بد تمیز پر ڈال کر اس نے گہرا سانس لیا۔ کچھ بھی بول دیتا تھا۔۔ کوئی بات مسئلہ ہی نہیں تھی اس کے لیے۔۔

"تم کیا پوچھنے والے تھے مجھ سے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

جلدی سے سوال کیا۔ فی الحال ایک ہی طریقہ تھا اپنی جھینپ مٹانے کا۔ وہ کچھ دیر تک تو خاموش رہا پھر گہرا سانس لے کر آنکھیں سکیڑیں۔

"ارحم ردا اور شزا سے کتنا بے تکلف ہے۔۔؟"

اور اس کے ایسے غیر متوقع سوال پر اس نے حیران ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ وہ اسی سکون کے ساتھ ڈرائیو کر رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔؟"

"ویسے ہی۔۔"

"کوئی بھی ایسے ویسے کسی سے کچھ نہیں پوچھتا۔ مجھے بتاؤ۔۔ کیا دیکھا ہے تم نے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس کے اس سوال پر معاذ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ اسے شاید اس سے اتنے جارہانہ انداز کی توقع نہیں تھی۔

کچھ نہیں دیکھا ہے میں نے۔ ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ دونوں کی "نیچر کس طرح کی ہے۔ تمہاری طرح بیوقوف ہیں یا پھر کچھ عقل ہے ان میں۔۔"

واضح طور پر مسکراہٹ دبا کر کہا تھا اس نے۔ رابیل نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔

visit for more novels:

ضروری ہے کہ تم ہمیشہ مجھے غصہ ہی دلاؤ گے۔! میں انکی بڑی بہن ہوں تو ظاہر۔" ہے میں ان سے زیادہ عقل مند بھی ہونگی۔ اپنے دماغ سے اس خناس کو نکال دو کہ میں "بیوقوف ہوں۔ میں عقل مند ہوں۔۔ اور۔۔ اور بہت زیادہ ہوں۔۔"

PDF NOVEL BANK

اپنی آخری بات پر تو اسے خود بھی یقین نہیں تھا لیکن اس کے سامنے خود کو بیوقوف تسلیم کرنا اس کی انا کے خلاف تھا۔ اسی لیے جی کڑا کر، مزے سے مبالغہ آرائی سے کام لیا تھا اس نے۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پہلے ایسی نہیں تھیں۔۔"

معاذ کو اچانک ہی ایک گہرے قسم کے افسوس نے گھیرا تھا۔

میں ہمیشہ سے ایسی ہی تھی لیکن تم مجھے ابھی جانتے نہیں ہو۔ ابھی تمہیں پتا ہی کیا" "ہے رابیل عابد کے بارے میں۔"

ناک سے مکھی اڑا کر کہا تو، معاذ یکدم ہنس پڑا۔ رابیل نے چونک کر دیکھا تھا اسے۔ بہت کم ہنستا تھا وہ ایسے۔ اور جب ہنستا تھا ناں تو۔۔ اس نے فوراً سر جھٹکا۔۔

PDF NOVEL BANK

"ہنس کیوں رہے ہو۔۔؟"

"ایک پرانا لطیفہ یاد آگیا تھا مجھے۔۔"

"تم مجھے لطیفے سے تشبیہ دے رہے ہو۔۔؟"

تیوری چڑھا کر پوچھا۔ تو اس نے جلدی سے سر نفی میں ہلایا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "میری یہ مجال۔۔"

رابیل اس کے اس قدر سعادت مندی سے کہنے پر لمحے بھر کو مسکرائی تھی۔ پھر ہاتھ باندھ کر رخ اس کی جانب پھیرا۔

PDF NOVEL BANK

بالکل۔۔ مجال ہونی بھی نہیں چاہیے تمہاری۔ مجھے مکا مارنا نہیں آتا تو کیا ہوا۔۔ بال "کھینچنے آتے ہیں مجھے۔۔"

"او ہو۔۔ اتنا پسند کرتی ہو تم مجھے۔۔ کہ میری وجہ سے اپنے بال کھینچ لوگی۔۔؟"

حیران ہو کر سوال کیا۔ اف۔۔ رابیل کا دل کیا کچھ اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔

"بالکل بھی پسند نہیں کرتی میں تمہیں۔ نکل آؤ ان خوش فہیوں سے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ہاں بالکل۔ جیسی میرے دوسری طرف کیا دیکھ رہی تھیں تمہیں نظر ہی نہیں آیا۔۔"

سمجھ کر سر ہلایا تھا اس نے۔ اس کے برجستہ جملوں نے رابیل کو لاجواب کیا تھا۔
روانی سے اسے جملے لوٹانا ہوا وہ ہمیشہ اس کا ضبط آزمایا کرتا تھا۔

PDF NOVEL BANK

"خوش فہمی یہ بھی۔۔"

"غلط فہمی کیا ہے پھر۔۔؟"

"یہی کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔۔"

"کیا نہیں کرتیں۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"نہیں۔۔"

"اچھا۔۔ پھر جو مجھے لگا شاید وہ میرا وہم ہی ہوگا۔۔"

"کیا لگا تھا تمہیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھ کر پوچھا تھا۔ اسے معاذ کو سمجھنے کے لیے کسی اور طرح سے سوچنا ہوگا۔ ہر بات میں ذو معنی جملے بولتے ہوئے وہ جانے کیا کیا کہہ جاتا تھا۔

"شاید اتفاق ہی ہو۔ چھوڑو اس بات کو۔۔"

اس نے کندھے اچکا کر کہا تو رابیل کی سنجیدہ نگاہیں اب کہ اس کے چہرے پر جم سی گئیں۔ پھر وہ ہلکا سا مسکرائی۔ معاذ نے نا سمجھی سے دیکھا تھا اس کی جانب۔۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس دنیا میں اتفاق نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی معاذ احمد شعراوی۔۔ سب کچھ طے شدہ "ہوتا ہے۔۔ پری پلینڈ۔۔"

"یہ کس کا ڈائلاگ ہے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اسے شک ساگزا تھا۔ ایسی باتیں رابیل کو کرنے نہیں آتی تھیں، اتنا تو اسے پتا ہی تھا۔ لیکن دوسری جانب رابیل جو سیدھی ہو کر بیٹھ رہی تھی لمحے بھر کو ٹھہر گئی۔ بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا۔

"تمہیں نہیں پتا یہ کس کا ڈائیلاگ ہے۔۔؟"

معاذ نے ابرو اکھٹے کر کے لاعلمی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ پھر ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"! تو تم نہیں جانتے کہ ولی احمد کون تھا۔۔؟ کیا واقعی۔۔؟"

وہ اب تک بے یقین تھی۔ معاذ نے بیزار ہو کر گہرا سانس لیا تھا۔

"کون ولی احمد۔۔؟ میں نہیں جانتا۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تم کتابیں نہیں پڑھتے کیا۔۔؟"

"نہیں۔۔"

اور لمحے کے ہزاروں حصے میں اسے سمجھ آگیا تھا کہ رابیل کس کی بات کر رہی تھی۔ سر نفی میں ہلا کر اس نے ایک بار پھر سے گہرا سانس لیا تھا۔ دوسری جانب اب کہ وہ اپنی پوری تیاری کر رہی تھی اسے ولی احمد سے متعارف کروانے کی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"مجھے کوئی شوق نہیں افسانوی کرداروں کی باتیں سننے کا۔۔"

اور وہ جو انگلی اٹھائے ابھی اسے کسی چھوٹے بچے کی طرح ولی احمد سے متعارف کروانے ہی لگی تھی، رک گئی۔ کھلے لب بند کر لیئے۔ لیکن پھر یکدم ہی اس کی آنکھوں میں

PDF NOVEL BANK

شرارتی سی چمک لہرائی تھی۔ بند لب پھر سے کھول لیئے۔ اسے کیا لگا تھا کہ رابیل اتنی آسانی سے مان جائے گی۔ اوں ہوں۔۔

جلتے ہو کیسا دکھتا تھا وہ۔۔ یہ لمبا، نسواری آنکھوں والا۔۔ ہائے۔۔ سنجیدگی سے ابرو اٹھا "کر دیکھتا تھا ناں تو ساری لڑکیوں کے دل رک جایا کرتے تھے۔ تمہیں پتا ہے میرا کرش ہے ولی احمد۔۔ اتنا ہینڈ سم اور اتنا پیارا بندہ میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جس طرح اپنی محبت کی حفاظت کرتا تھا اور جیسے وہ اپنی بی بی کے ساتھ نرم رہتا تھا۔۔"

"اف۔۔ میں کیا کروں۔۔ مجھے ولی احمد چاہیئے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آخر میں افسوس سے ہلکی سے آواز میں کہا تو معاذ نے یکدم زور سے ہارن بجایا۔ وہ اس آواز پر اچھلی تھی۔ پھر چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔ اور اگلے ہی لمحے اس پر آشکار ہوا کہ وہ بے اختیار ہی جیلز ہوا تھا۔ مسکراہٹ دبا کر اس نے اب کے ذرا اس کی جانب جھک کر اسے دیکھا۔۔

PDF NOVEL BANK

"کیا تم مجھے کہیں سے ولی احمد لا کر دے سکتے ہو معاذ۔۔؟"

انتہائی معصوم آواز میں آنکھیں جھپکا کر پوچھا۔ معاذ نے ایک کڑوی نگاہ ڈالی تھی اس پر۔۔

"ہاں بالکل۔۔ کیوں نہیں۔۔ کہیں ملے تو سہی مجھے۔"

لیکن اس کا اگلا جملہ دھمکی آمیز تھا۔ (کہیں ملے تو سہی مجھے، گردن نہ مروڑ دی میں نے تو۔۔) اور رابیل۔۔ پیچھے ہو کر بے ساختہ ہنس دی تھی۔ منہ پر ہاتھ رکھے اب وہ کھڑکی کی جانب چہرہ پھیرے دل کھول کر ہنس رہی تھی۔

"بند کرو اب ہنسنا۔۔"

PDF NOVEL BANK

اسکی تنبیہ نے رابیل کو مزید ہنسنے پر مجبور کیا تھا۔ ہنس ہنس کر سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے پلٹ کر معاذ کو دیکھا۔ وہ ویسے ہی خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ چہرے کے زاویے بگڑے بگڑے سے تھے۔ لیکن رابیل کی شرارت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ ایک بار پھر سے اس کی جانب تھوڑا سا جھک کر بے حد ہلکی آواز میں کہا۔۔

"جانتے ہو معاذ۔۔ تم جیلس ہو رہے ہو۔۔"

اس نے ایک نگاہ اس پر ڈالی۔ کتھی آنکھوں میں دنیا جہان کی معصومیت سمیٹے وہ اس سے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی نہیں۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں ایک افسانوی کردار سے جیلس ہوں گا۔۔ تمہیں لگتا "ہے کہ میں اتنا غیر سنجیدہ انسان ہوں۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

سوالیہ ابرو اٹھا کر اسے دیکھا تو رابیل نے بمشکل ہنسی روک کر، سادگی سے سر اثبات میں ہلایا۔

"کچھ بھی نہیں ہے ایسا۔"

"تمہارے کان بھی سرخ ہو رہے ہیں۔"

لیکن وہ اسے نہیں سن رہی تھی۔ اپنی ہی کہے جا رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے کان اس لیے سرخ ہیں کیونکہ میری دادی پٹھان تھیں۔ اور پٹھان لوگوں کے "کان اکثر سرخ رہا کرتے ہیں۔"

"تمہاری سرمئی آنکھوں میں جلن صاف نظر آرہی ہے۔۔ جانتے ہو۔"

PDF NOVEL BANK

اور اب کے بس اس نے ایک نگاہ رابیل پر ڈالی تھی۔ اس نے بے ساختہ ہاتھ اٹھائے۔۔

"اچھا۔۔ بس۔۔ بس اب نہیں۔۔"

لیکن یہ کہتے ہوئے بھی وہ بمشکل ہنسی روک رہی تھی۔ اس نے چہرہ ہی سامنے پھیر لیا۔ اس پر غصہ بھی آرہا تھا اور پیار بھی۔ اسی لیے کوئی بھی کمزوری دکھائے بغیر اس نے مزید کوئی بات ہی نہیں کی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ہم کہاں جارہے ہیں معاذ۔۔؟"

چند لمحوں بعد اب وہ انجان راستوں کو گردن گھما کر دیکھتی پوچھ رہی تھی۔ معاذ نے ایک صاف ستھری سی سوسائٹی میں موڑ کاٹا اور پھر ایک گھر کے سامنے گاڑی روک کر اس کی جانب دیکھا۔ وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ملوانا ہے تمہیں کسی سے۔۔"

اب وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل رہا تھا۔ اس نے حیرت سے اسے اپنی جانب کا دروازہ کھولتے دیکھا۔

"کس سے ملوانا ہے مجھے۔۔؟"

visit for more novels:

"ہیں کوئی۔۔ آجاؤ۔۔" www.urdu-novelbank.com

گاڑی کی چابی جیب میں اڑس کر وہ آگے بڑھا تو رابیل نے بھی قدم اس کے پیچھے بڑھاپئے۔ بڑے گیٹ کا چھوٹا سا دروازہ اندر کی جانب کھلتا تھا۔ اس نے گھر کے اندر قدم رکھا اور پھر آس پاس پھیلے باغ کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ وہ پرانے طرز کا بنا گھر تھا۔ گیٹ سے لے کر داخلی دروازے تک پتھریلی سی روش پر بہت سے زرپتے بکھرے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

پڑے تھے۔ اس نے قدم آگے بڑھاپئے۔ معاذ اب، داخلی دروازے سے اندر جا رہا تھا۔ وہ بھی جلدی سے اس کے ساتھ آئی۔ حیرت سے گردن گھما کر وہ اس گھر کو بھی دیکھتی جا رہی تھی۔ جانے کیوں۔۔۔ لیکن اس گھر سے اسے عجیب سی سکینٹ کی خوشبو آرہی تھی۔ اب کہ وہ لاونج میں چلے آئے تھے۔ لاونج خالی پڑا تھا۔ باہر کی خنکی، یہاں کی نرم گرم سی آغوش میں گھل کر ختم ہو گئی تھی۔

صاف ستھرے سے لاونج میں دیوار کے ساتھ لگی طویل میز پر قرآن کے بیشتر نسخے رکھے ہوئے تھے۔ ایک جانب صوفوں کے ساتھ ہی سبز مخملی سا جائے نماز بھی بچھا ہوا تھا۔ اس نے حیرت سے پلٹ کر معاذ کا چہرہ دیکھا لیکن اب وہ آرام دہ سے انداز میں صوفے پر بیٹھ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"سلوی۔۔۔ سلوی کہاں ہیں آپ۔۔۔؟"

اور اسی پہر، کمرے کے کھلے دروازے سے کوئی وجود باہر نکل رہا تھا۔ سبز مخملی جائے نماز جیسے رنگ کا جوڑا زیب تن کیئے، چہرے کے گرد دوپٹہ لپیٹے وہ کوئی بہت خوبصورت

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

سی لڑکی تھی۔ رابیل کی آنکھیں اسے دیکھتے ہی پھیل گئی تھیں۔۔۔ یوں لگتا تھا گویا اس کے سامنے حبیبہ کھڑی ہوں۔ چند لمحے لاؤنج میں سناٹا چھا گیا تھا۔

"!آ۔۔۔ آپ۔۔۔"

ہاں میں۔۔۔ میں معاذ کی خالہ ہوں۔ سلومی انصاری۔۔۔ اُوناں رابی۔۔۔ وہاں کیوں کھڑی؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!خ۔۔۔ خالہ۔۔۔"

اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس قدر مماثلت پر اس کے حواس گنگ ہو گئے تھے۔ معاذ نے بھی ایک پل کو گردن پھیر کر اسے دیکھا تھا۔

"ہاں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ مسکرا کر پاس چلی آئیں۔ اس کا ہاتھ تھاما۔۔ رابیل نے آج سے پہلے کبھی اتنا نرم ہاتھ نہیں چھوا تھا۔ یوں لگتا تھا گویا اس نے مٹھلی سا رخ لباس چھو لیا ہو۔

"اؤ ناں۔"

اب وہ سے ہاتھ سے تھامے لاؤنج میں بکھے صوفوں کی جانب لا رہی تھیں۔ وہ سن ہوئی بنا کوئی تاثر دینے ان کے ساتھ کھینچی چلی آئی۔ اس گھر سے آتی سکینٹ کی خوشبو اب کچھ اور گہری ہو چلی تھی۔ محض یہ خیال کہ وہ قرآن پڑھنے والوں کا گھر تھا، قرآن کے ساتھ زندہ رہنے والوں کا آشیانہ تھا، قرآن کے ساتھ سانس لینے والوں کا ٹھکانہ تھا، محض اس ایک خیال نے اس کا دل رعب سے بھر دیا تھا۔ محض اس ایک خیال نے اس کی رگوں میں دوڑتے لہو کو مزید گرم کر دیا تھا۔ اسے ہمیشہ قرآن پڑھنے والوں اور قرآن کے ساتھ زندگی گزارنے والوں کے ساتھ سے ہی اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوتے تھے۔ کیا لوگ ہونگے وہ جو اس قرآن کی آیتوں کی گردان کرتے ہوئے اپنے دن رات

PDF NOVEL BANK

گزارتے ہونگے، آخر کیا لوگ ہونگے وہ جو اللہ سے بات کرنے کا طریقہ جانتے ہونگے، اللہ کی عظمت کا علم رکھتے ہونگے۔ ایسے لوگ بلاشبہ عام لوگ نہیں تھے۔ وہ بھی اب ان عام لوگوں میں سے نہیں رہی تھی۔ وہ بھی اب قرآن والی تھی۔ اور اس قرآن کی بھاری ذمہ داری کو محسوس کرتے بے ساختہ ہی اس کے کندھے بھاری ہو چلے تھے۔ دل یکدم بوجھل ہو گیا تھا۔

"کیسی ہو۔۔؟"

وہ اب محبت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کیئے اس پر اپنی سبز آنکھیں جمائے، پوچھ رہی تھیں۔ اسے جواب دینے میں ذرا وقت لگا۔

"میں ٹھیک۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

میں بالکل ٹھیک ٹھاک۔ معاذ نے مجھے صبح ہی بتایا تھا کہ وہ تمہیں لے کر آئے گا مجھ سے ملوانے۔ لیکن اس نے مجھے کوئی وقت نہیں بتایا تھا اسی لیے میں سارا دن تم "لوگوں کا انتظار کرتی رہی۔ فائنلی رات کے اس پہر وہ تمہیں لے ہی آیا۔"

ساتھ ایک خفانگاہ معاذ پر بھی ڈالی۔ صبح کا بول کر وہ اسے رات میں لے کر آ رہا تھا۔ اور افسوس تو یہ تھا کہ اسے کسی بات کا افسوس بھی نہیں تھا۔ ڈھیٹوں کے سردار کی اعلیٰ مثال بنے، دونوں ہاتھوں کو صوفے کی پشت پر پھیلا کر بیٹھے وہ واقعی معاذ ہی لگ رہا تھا۔ سلویٰ نے برا سامنہ بنا کر اسے دیکھا اور پھر رابیل تک سفر کرتے ہی ان کے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"معاذ نے مجھے بتایا کہ تم قرآن کی طالبہ ہو۔"

اب وہ مسکرا کر گرم جوشی سے پوچھ رہی تھیں۔ رابیل ان کے ایسے انداز پر لمحے بھر کو مسکرائی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"جی میں قرآن کی طالبہ ہوں۔ اور آپ۔۔؟"

اس کے یکدم پوچھ لینے پر وہ بے ساختہ ہنس دی تھیں۔ کتنی پیاری لگتی تھیں وہ ہنستے ہوئے۔ رابیل آنکھیں پھیلائے ان کی پاکیزہ سی خوبصورتی کو دیکھے گئی۔

میں قرآن کی استاذہ ہوں۔ مجھے پتا نہیں کیوں لگ رہا ہے کہ ہماری آگے ٹھیک ٹھاک "جمنے والی ہے۔ یہ معاذ۔۔ اس سے تو میری کبھی بنی نہیں۔ کیونکہ اسے ہمیشہ میری باتوں سے ایلر جی ہو جاتی ہے اسی لیے اب ہم اسے دیکھیں گے بھی نہیں۔ ہم خوب "انجوائے کریں گے ایک دوسرے کی کمپنی۔۔"

رابیل نے بے ساختہ ہنس کر ساتھ ہی بیٹھے معاذ پر نگاہ ڈالی تھی۔ اور وہ ایسی نگاہ تھی کہ معاذ مسکرائے بغیر رہ ہی نہ سکا۔

PDF NOVEL BANK

بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔ میری بھی اس سے کچھ خاص نہیں بنتی۔ ہر وقت پتا نہیں " کیوں سڑتا ہی رہا ہے یہ۔ مجھے تو نہیں پسند بالکل بھی۔ اب ہم واقعی اسے نہیں دیکھیں گے۔ ہم خوب انجوائے کریں گے۔۔

"میرا خیال ہے میں یہاں سے چلا ہی جاتا ہوں۔۔"

وہ یکدم اٹھ کھڑا ہوا تو بیک وقت دونوں لڑکیوں نے اسے گردن اٹھا کر دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "کہاں جا رہے ہو تم۔۔؟"

ویسے تو آپ دونوں کو میں کچھ خاص پسند نہیں لیکن خیر۔۔ کچھ تناول فرمانا پسند کریں گی " آپ دونوں۔۔؟

PDF NOVEL BANK

اسے یوں خالی خولی سا بیٹھ کر بیزاریت ہونے لگی تھی۔ سلومی اور رابیل کی آنکھیں بے ساختہ چمکی تھیں۔

کیوں نہیں۔۔ جو بھی بناؤ ہم دونوں کو مت بھولنا اور خبردار جو تم نے ہمیں ڈسٹرب " کرنے کی کوشش کی تو۔۔

اس نے گہرا سانس لیا اور کچن کی جانب چلا آیا۔ اس کے جاتے ہی سلومی اور رابیل نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ پھر سلومی نے ہولے سے اس کا ہاتھ تھپکا۔ وہ ان کے یوں تھپکنے پر چونکی تھی

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"کیسی ہو۔۔۔؟"

"میں ٹھہی۔۔"

PDF NOVEL BANK

حجاب، قرآن، نماز۔۔۔ میں جانتی ہوں یہ سب باتیں تمہیں ٹف ٹائی دے رہی ہیں۔"

تمہاری آنکھوں سے لگ رہا ہے کہ کچھ وقت پہلے ہی بہت رو کر آئی ہو تم۔ مجھے بتایا تھا معاذ نے تمہارے بارے میں۔ اور یقین کرو تب سے ہی تمہارا انتظار کر رہی تھی میں۔

تمہارے اور معاذ کے نکاح میں تو نہیں شرکت کی میں نے لیکن تم دونوں کے لیے

"خوش بہت ہوں میں۔ وہ ٹھہرا صدا کا اکھڑا اور تم۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو پیار سے چھوا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com "تم ہر دل میں گھر کرنے کا سا ہنر رکھنے والی۔"

رابیل ان کی باتوں پر لمحہ بہ لمحہ حیران ہو رہی تھی۔ دل پر جما ہر بوجھ جیسے پانی بن کر بہنے لگا تھا۔

"آ۔۔ آپ کو کیسے پتا کہ میں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

پتا ہے۔۔ آنکھوں کی چمک بتا دیتی ہے رابیل۔۔ کہ یہ خوشی کی نمی ہے یا تکلیف کی۔۔"

اور شاید اسی لیے بھی پتا چل گیا کیونکہ ایک لمبے عرصے تک میں بھی یوں کمروں کے دروازے بند کر کے رویا کرتی تھی۔ مجھے پتا ہے کہ رونے کے بعد آنکھیں کس قسم کا منظر پیش کر رہی ہوتی ہیں۔

آپ شروع سے ایسی نہیں ہیں۔۔؟ حبیبہ تائی تو اپنے آبائی گھر سے ہی اسلام سے "

"بہت قریب تھیں۔ پھر آپ کو کس مخالفت کا سامنہ تھا۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسے لمحے بھر کو حیرت ہوئی تھی۔ کیا اس گھر میں تحلیل سکینٹ کی خوشبو شروع سے ہی یہاں نہیں تھی۔۔؟ کیا اس خوشبو کو اس ماحول کا حصہ بنانے کے لیے سلویٰ نے اپنی جان ماری تھی۔۔؟ کیا کف کا کوئی اور رخ ابھی اسے دکھایا جانا باقی تھا۔

"مجھے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ لمحے بھر کو مسکرائی تھیں۔ اس مسکراہٹ میں کچھ ٹوٹے کلچ ساتھ۔۔ کچھ بہت تکلیف دہ۔۔

مجھے خود کی مخالفت کا سامنہ تھا۔ ابھی بھی ہے۔۔ ساری زندگی رہے گا۔۔ ساری زندگی "جنگ لڑنی ہے میں نے۔۔ باہر کی مخالفت کا رخ بدل جاتا ہے رابیل۔۔ انسان کی اپنی "مخالفت کا رخ قبر کی مٹی تک نہیں بدلتا۔۔

آخر میں معاذ کی طرح ہی کندھے اچکائے لیکن رابیل نہیں مسکراسکی۔ اس پر جیسے بہت کچھ چند ہی لمحوں میں آشکار ہو گیا تھا۔ ان کے نرم سے ہاتھوں میں قید اپنا ہاتھ اب تیخ ہاتھوں میں قید لگ رہا تھا۔ انسان کی اپنی مخالفت سے بڑی کوئی مخالفت نہیں ہوا کرتی۔ ہو ہی نہیں سکتی۔۔

"آپ نے بھی ایک سخت وقت گزارا ہے مطلب۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہاں۔۔ گزارا تو ہے۔۔ بہت تکلیف دہ وقت گزارا ہے۔۔ لیکن ان آنسوؤں کا، تکالیف کا
کاثر بہت میٹھا ہے۔ بہت پرسکون، مطمئن اور دلوں کو راحت بخشنے والا ہے۔ اب لگتا
ہے کہ میں نے خود کو ضائع نہیں کیا۔۔

"اور اس احساس سے زیادہ اب آپ کے لیے کچھ بھی قیمتی نہیں ہے نا۔۔؟"

اپنے ازلی پیارے سے انداز میں پوچھتے ہوئے وہ سلومی کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور قیمتی احساسات انسان کی جان سپینچ کر اس کے وجود کا حصہ بنتے ہیں۔ اس دنیا میں
ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ہمیں اس تکلیف کا احساس رہتا ہے لیکن میں نے اللہ کی
کتاب پڑھنے والوں کو کہتے سنا ہے کہ جنت میں داخل ہوتے ہی انسان اس دنیا کی ہر
تکلیف بھول جائے گا۔ میں بس اس داخلے کی منتظر ہوں۔۔ مجھے یقین ہے کہ اس
"دروازے کو پار کرتے ہی میری ہر تکلیف، خوشی میں بدلنے والی ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رابیل کی آنکھوں میں بے ساختہ کچھ پگھل کر گرا تھا۔ اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے انسان کو اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کیا بنتا جا رہا ہے۔ انسان کی بیٹھک اس کا عکس ہوتی ہے۔ اسے بھی اس کا عکس نظر آنے لگا تھا۔

کبھی کبھی لگتا ہے کہ میں کبھی بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکونگی۔ کبھی کبھی لگتا ہے کہ "میں کہیں درمیان ہی میں اپنا ساتھ چھوڑ دوں گی۔ مجھے کبھی کبھی بہت ڈر لگتا ہے" "سلوی"۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے منہ سے سلوی نکلا اور یہی طے پا گیا۔ جو وہ معاذ کے لیے تھیں اب وہی اس کے لیے بھی تھیں۔

PDF NOVEL BANK

مومن کی زندگی خوف اور امید سے عبارت ہوتی ہے رابیل۔ یہ احساس اس بات پر " گواہی ہے کہ تم وہاں تک پہنچنے کے لیے ہر دن خود کو مارتی ہو۔ اللہ تمہاری کوشش دیکھے گا۔ کوشش کرنے والے، پالینے والے ہوتے ہیں۔

وہ ان کی بات پر مسکرائی تھی۔ پھر کتھی سی چمکتی نی سمیت انہیں دیکھا۔

"آپ واقعی قرآن کی استاذہ ہیں۔ مجھے کوئی شک نہیں اب اس بات میں۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com وہ اس کی بات پر ہنسی تھیں۔

"ایسا کیوں لگا تمہیں۔۔؟"

میں اکثر سوچتی ہوں کہ سب قرآن والوں میں مشترکہ بات کیا ہوتی ہے۔۔؟ ایسا ان میں کیا ہوتا ہے کہ وہ کہیں بھی ہوں۔۔ دنیا کے کسی بھی ملک کا حصہ ہوں۔ کسی بھی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی گلیوں سے گزرنے والے ہوں۔۔ وہ ہمیشہ ایک جیسے کیسے ہو سکتے ہیں۔۔ جانتی ہیں۔۔ وہ ایک جیسے کیسے ہو سکتے ہیں۔۔؟

سلوی کی آنکھیں اسی پر جمی تھیں۔

وہ امید سے بھرپور ہوتے ہیں۔ وہ مایوس نہیں ہوتے۔ دنیا کے کسی بھی حصے میں رہتے ہوں۔ لیکن ان کی امید سے بھرپور شخصیت تاریک اوقات کی تاریکی میں بھی جگمگا رہی ہوتی ہے۔ میں جن لوگوں سے قرآن پڑھ رہی ہوں وہ بھی آپ جیسے ہیں اور اب مجھے سمجھ آیا کہ آپ سب۔۔ بلکہ ہم سب ایک جیسے کیسے ہیں۔۔ ہم سب امید والے لوگ ہیں۔۔ ہم مایوس ہو ہی نہیں سکتے۔۔

اور اس نے پہلی بار سلوی کی سبز آنکھوں کو بہت باریک سی نمی میں ڈبٹے دیکھا تھا۔ مگر ان کے لب مسکرا رہے تھے۔ وہی امید اور خوف کے درمیان زندہ رہنے والا طرز! زندگی۔۔

PDF NOVEL BANK

واقعی۔۔ ہم سب امید والے لوگ ہیں۔ ہم امید کو وجود میں لانے والے کے بندے " ہیں۔ مایوسی ہمارے لیے کفر کے مترادف ہے۔ بلاشبہ ہم امید والے ہیں۔ ہم قرآن "والے ہیں۔۔"

اور اب کہ لاؤنج سے آتی وہ نرم گرم سی خوشبو مزید گہری ہو گئی تھی۔ انسانی امید کی مٹھاس بھی اس پُر خنک سے وقت میں تحلیل ہونے لگی تھی۔ قدیم زمانوں کا کوئی سحر تھا جو ہر سو بکھرنے لگا تھا۔ اور اس سحر کو اس جگہ کا احاطہ کرنے میں کتنا عرصہ لگا تھا۔۔ رابیل نے گہرا سانس لیا۔ وہ اب اندازہ کر سکتی تھی۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

اسی پہر اب وہ اٹھ کر اسے اپنے قرآنی نسخے دکھا رہی تھیں۔ ان کے پاس ہر طرز کا قرآنی نسخہ موجود تھا۔ سادہ ترجمے والا، بنا ترجمے والا، بھاری تفاسیر، محض قرآنی حاشیہ۔۔ غرض یہ کہ ان کے پاس ہر طرح کا نسخہ اس بات کی دلیل تھی کہ وہ واقعی قرآن کی استاذہ تھیں۔

PDF NOVEL BANK

وہ اب رابیل کو مسکرا کر ہر قرآن کی خصوصیات سے آگاہ کر رہی تھیں اور وہ بس نرم مسکراہٹ کے ساتھ ان سفید اوراق پر لکھے لفظوں کو چھو کر محسوس کر رہی تھی۔ اس میٹھے سے سحر کی خوشبو اب کہ تیزی سے لائونج میں تحلیل ہونے لگی تھی۔۔

رات کے اس پہر وہ اقبال کے گھر سے واپس آئی تھیں۔ رابی کے جانے کے بعد ماحول خاصہ آگورڈ ہو گیا تھا لیکن پھر بھی انہیں مجبوراً وہاں بیٹھ کر اپنی اور رابیل کی پوزیشن کلیئر کرنی پڑی۔ ردا تو آتے ہی اپنے بیڈ میں گھس کر موبائل چلانے میں مصروف ہو گئی تھی لیکن دوسری جانب شزا اپنے گلے میں موجود باریک سی زنجیر کو دو انگلیوں سے چھوتے کسی گہری سوچ میں غرق نظر آرہی تھی۔

"!تمہیں پتا ہے کہ تم اپنی بہن سے زیادہ خوبصورت ہو۔۔"

PDF NOVEL BANK

ارحم کی بات پر اس نے چونک کر اسے پلٹ کر دیکھا تھا۔ وہ کب اس کے پیچھے آکھڑا ہوا تھا اسے پتا نہ چل سکا۔ چونکی تو وہ تب جب اس کی آواز عقب سے ابھری۔ یہ اقبال کی مہندی والے دن کی کہانی تھی۔ اور شزا جو اس واقعے کے بعد بری طرح ارحم کے رویے سے الجھ گئی تھی، کسی سے بھی اس کی بابت بات نہ کر سکی۔۔

نہیں ارحم بھائی۔۔ رابیل ہم سب میں خوبصورت ہے۔ بس اسے ٹھیک سے خود کو کمپوز کرنا نہیں آتا۔ اگر وہ خود کا خیال رکھنا شروع کرے تو ہم سب سے خوبصورت

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس نے اسکے لہجے کی بھاری دھمک کے بعد بھی بہت سجاؤ سے بات سنبھالی تھی لیکن ارحم کے تیور ٹھیک نہیں تھے۔ معنی خیزی سے مسکرا کر سر جھٹکا تو شزا کا دل عجیب ہونے لگا۔

اس میں وہ بات نہیں ہے جو تم میں ہے۔ پتا ہے، آج میں اسے اور تمہیں دیکھ رہا تھا" اور یقین کرو میں دنگ رہ گیا کہ تم اس کی بہن ہونے کے باوجود بھی اس سے کس قدر

PDF NOVEL BANK

مختلف ہو۔۔ اتنی مختلف کہ میری نگاہوں کا رخ تم پر بار بار پلٹ کر مجھے ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔

اس کا دل بے اختیار زور سے دھڑکا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ ابھی دل باہر آگرے گا۔ اس کے لرزتے قدم لمحے بھر کو پیچھے ہوئے تھے۔

"ایسی بات نہیں ہے ارحم بھ۔۔"

اب بھائی بھائی مت بولا کرو یا۔۔ سوٹ نہیں کرتا تمہارے ساتھ۔۔ ایسے مجھے شرمندہ "مت کرو۔۔"

اس نے یکدم اس کے چہرے پر آتی لٹ کو چھو تو وہ بے اختیار تیزی سے پیچھے ہوئی۔ اس کی پشت سنگھار آئینے سے جا لگی تھی۔

PDF NOVEL BANK

”م۔۔ میں ابھی آتی ہوں ارحم بھائی۔۔ مجھے پھپھو بلارہی تھیں۔۔“

اور اگلے ہی لمحے ہوا کے تیز جھونکے سے بھی زیادہ تیزی سے وہ اسکے برابر سے نکلی تھی۔
 قدم بری طرح لرز رہے تھے اور رگوں سے گویا کوئی جان سیپنے لگا تھا۔ بھگتے ہوئے
 کمرے سے نکلتے وقت وہ سامنے سے آتے معاذ سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ اتنی زور سے
 کہ وہ پیچھے کی جانب جاگری۔ وہ اس کے یوں آنا فنا ٹکرانے سے چونکا تھا اور پھر جیسے
 ہی اسے اٹھا کر کھڑا کیا تو وہ اس کے چہرے کو دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھٹکا۔ اگلے ہی لمحے ہی
 اندر تک اترتی اسکی نگاہوں نے شہزاد سے اسکے پیچھے کمرے تک سفر کیا۔ اس کا چہرہ معاذ
 کی نگاہوں سے بے اختیار ہی سفید پڑ گیا تھا۔
 visit for more novels:
 www.urdu-novels-bank.com

”شہزاد ٹھیک ہو۔۔؟ کیا ہوا۔۔؟“

اس کی نگاہوں کے برعکس اس کا لہجہ سادہ سا تھا۔ مگر وہ نگاہیں۔۔ شہزاد کی گردن کے
 بال کھڑے ہونے لگے تھے۔ اس نے جلدی سے تھوک نگلا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ک۔۔ کچھ نہیں معاذ بھائی۔۔ وہ۔۔ وہ پھپھو نے بلایا تھا تو وہیں جا رہی ہوں۔۔"

معاذ نے اس کے ہاتھ کو دیکھا جو خواہ مخواہ ہی بار بار اس کے بالوں کو چھو رہا تھا۔
 مٹھیاں بھیج کر کھولتی وہ اپنے آپ پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔ خشک
 پڑتے لبوں پر زبان پر پھیرتے وہ بمشکل مسکرائی تو معاذ اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔
 وہ جلدی سے آگے بڑھی تو وہ دور تک اسے دیکھتا رہا۔ اسی پہر کمرے کا دروازہ کھلا تو اس
 نے چونک کر گردن اس جانب کو موڑی۔ ارحم اپنا کالر جھاڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل رہا
 تھا۔ اس کے ابرو حیرت سے اوپر کو اٹھے۔ وہ اسے دیکھ چکا تھا لیکن اس پر دوسری
 کوئی بھی نگاہ ڈالے بغیر آگے بڑھ گیا۔ اور بے ساختہ اس کی چھٹی حس اسے کچھ گڑبڑ
 ہونے کا عندیہ دینے لگی تھی۔ اس نے سکڑی آنکھوں کو دوبارہ اسی راستے پر ڈالا اور کچھ
 سوچتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"شزا۔۔ شزا۔۔! کہاں گم ہو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

ردا کی کان پھاڑتی آواز پر وہ ماضی سے حال میں آئی تھی۔ چونک کر سنگھار آئینے میں ردا کا عکس دیکھا۔ اس کا دماغ اب بھی حاضر نہیں تھا۔ یہ ایک احساس کے معاذ۔۔ معاذ سب کچھ نہیں تو کچھ نہ کچھ تو جانتا ہوگا۔۔ اس کی جان اکثر ختم کر دیا کرتا تھا۔ گہرا سانس لے کر اس نے ردا کی جانب دیکھا۔ وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھی۔

اسی پہر معاذ جو سلویٰ کو خدا حافظ کہہ کر باہر نکل رہا تھا بجتے فون کی جانب متوجہ ہوا۔ فون کان سے لگاتے اس کی نگاہوں نے رابیل کو دیکھا جو سلویٰ سے مسکرا کر گلے ملتی انہیں خدا حافظ کہہ رہی تھی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”بولو۔۔“

معاذ بھائی۔۔ ارحم کے میسجز کے اسکرین شارٹس میں آپ کو بھیج رہا ہوں۔ باقی فیصلہ ”آپ خود کر لیں کہ وہ اس لڑکی کو تنگ کر رہا ہے یا نہیں۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے جواب پئے بغیر فون کان سے ہٹا کر جیب میں اڑسا اور گہرا سانس لیتا گاڑی کا دروازہ کھولتا اندر بیٹھ گیا۔ رابیل بھی اس کی دوسری جانب کا دروازہ کھولتی اندر بیٹھ رہی تھی۔

سلویٰ بہت اچھی ہیں معاذ۔۔ مجھے بہت اچھا لگا ان کے ساتھ۔ وہ اتنی پیاری ہیں۔۔۔

بالکل حبیبہ تائی جیسی لگتی ہیں۔۔ ویسے کتنی بڑی ہیں وہ تم سے۔۔؟ معاذ تم سن رہے ہو مجھے۔۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی غائب دماغی دیکھ کر اس نے آخر میں پوچھا تو اس نے خالی نگاہیں اس کی جانب پھیریں۔ وہ یقیناً اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔

”کیا سوچ رہے ہو۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

"ہاں۔۔ نہیں۔۔ کچھ نہیں۔۔"

"بتاؤ ناں سلوی کتنی بڑی ہیں تم سے۔۔؟"

"تین سال بڑی ہیں۔۔"

"تم کتنے سال کے ہو۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اٹھائیس۔۔"

اٹھائیس۔۔ مطلب تم مجھ سے گیارہ سال بڑے ہو۔ یا اللہ تم مجھ سے اتنے بڑے ہو۔
ویسے میں نے سنا ہے کہ جو لڑکے بڑے ہوتے ہیں وہ بہت خیال رکھتے ہیں اپنی بیوی
کا۔ تم بھی ایسے ہو کیا۔۔؟ ویسے مجھے لگتا نہیں ہے کہ تم ایسے ہو گے۔۔

PDF NOVEL BANK

معاذ نے اسے ٹیڑھی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

جی بالکل۔۔ میں ایسا ہی ہوں۔ خیال رکھنے والا اور کیئرنگ تو بالکل بھی نہیں ہوں۔"

کیونکہ ان سب باتوں کے لیے بہت سارا فالتو وقت چاہیے جو میرے پاس ہرگز بھی نہیں ہے۔"

اور وہ وہی معاذ تھا۔۔ بدتمیز والا۔۔

اچھا پتا ہے زیادہ اپنی تعریفیں مت کیا کرو۔ تو اس کا مطلب ہوا کہ سلوی اکتیس سال

"کی ہیں۔ تم انہیں خالہ کیوں نہیں بولتے۔۔؟"

اس نے موڑ کٹتے ہوئے کندھے اچکائے تھے۔

PDF NOVEL BANK

خالہ مجھے لگتا ہے کہ زرا بھاری سا نام تھا ان کے لیے اسی لیے میں شروع سے ہی "انہیں سلوی کہتا ہوں۔"

"ہوں۔۔"

اس نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔ پچھلے واقعے کا شائبہ تک اب اس کے چہرے پر نہیں تھا۔ سلوی سے ملنے کے بعد دل کو جو راحت اور خوشی ملی تھی وہ تو بیان سے ہی باہر تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "تم ٹھیک ہو اب۔۔؟"

کچھ دیر بعد معاذ کی نرم سی آواز اسے سنائی دی تھی۔ اس نے کھڑکی سے چہرہ اس کی جانب پھیرا۔ پھر ہلکا سا مسکرائی۔۔

"ہاں۔۔ اب بہت بہتر ہوں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن یکدم وہ کچھ بولتے بولتے رک گئی تھی۔

"تھینک یو۔۔"

معاذ نے محض سر کے خم سے اس کا شکریہ قبول کیا تھا۔ وہ اس کے لتنے اپنائیت بھرے سے انداز پر اداسی سے مسکرائی تھی۔ وہ اس سے گیارہ سال بڑا تھا۔ وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔۔ وہ اس سے زیادہ معاملات سنبھالنا جانتا تھا۔ اسے پتا تھا کہ غصہ کب کرنا ہے اور ٹھنڈا کب رہنا ہے۔ وہ واقعی اس سے بڑا تھا۔ وہ اس سے اچھا تھا۔ اسے دیکھتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔ یہ جانے بغیر کہ وہ ایک بار پھر سے مجھو کر اسے دیکھ رہی ہے۔

گھر کے سامنے گاڑی رکی تو رابیل چونکی۔ پھر نخل ہو کر لب کاٹی باہر نکل آئی۔ وہ بھی اس کے ساتھ ہی باہر نکلا تھا۔

PDF NOVEL BANK

”اندر نہیں آؤ گے۔۔؟“

اسے جانے کیا بات نروس کر رہی تھی۔ معاذ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔ پھر اس کے جھکے سر کو دیکھا۔

”ادھر دیکھو۔۔“

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس نے بے ساختہ سر اٹھایا تھا۔ اس کی سرئی نگاہوں میں عجیب رنگ تھے۔ رابیل کو ان رنگوں کی کہانی سمجھ نہیں آئی۔ جلدی سے نگاہوں کا زاویہ موڑا۔

”میں نے کہا ادھر دیکھو۔۔“

PDF NOVEL BANK

اور اب کہ اس نے جی کڑا کر اس کی سرئی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ اف۔۔ کتنا مشکل تھا یہ۔۔

"کیا میرے دوسری طرف تمہیں کچھ نظر آ رہا ہے۔۔؟"

وہ لب دبائے اپنی شرارت چھپا رہا تھا۔ رابیل جھینپ کر ہنس دی۔ جانتی تھی وہ پکڑی گئی ہے۔ لیکن یہ سچ تھا کہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے آس پاس کی ہر شے دھندلا گئی تھی۔ وہ ان آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہامی بھرنے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novels.com

یہ صرف تمہارے ساتھ نہیں ہو رہا۔ جب تم مجھے دیکھ رہی تھیں تب میرے آس پاس بھی بہت کچھ دھندلا رہا تھا۔ ایسے مت کیا کرو۔ جب ڈرائیو کر رہا ہوں تب تو بالکل بھی نہیں۔ یہ جو کتھئی آنکھیں ہیں ناں تمہاری۔۔ تمہیں اندازہ نہیں کہ کیا ہیں یہ۔ پاگل۔۔ اب جاؤ اندر۔۔ اور آرام سے سو جاؤ۔۔ کچھ بھی بلا وجہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کوئی بات پریشان کرے تو مجھے ہرگز بھی تنگ مت کرنا اور مہربانی کر کے اب رونا مت۔
 ”کوئی رلائے تو بتادینا انہیں کہ رابیل عابد کس کا نام ہے۔ ٹھیک ہے۔۔؟“

اس نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی یقین دہانی کروائی تھی۔ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر
 ہولے سے اسکا سر ہلایا اور پھر گاڑی کی جانب چلا آیا۔ وہ اسے دور جانا دیکھتی رہی۔ دل
 اس کے لفظوں سے اس قدر مطمئن اور شانت ہو گیا تھا کہ اس کی آنکھوں میں بے
 ساختہ نمی گھلنے لگی۔ صرف ایک اس انسان کے آجانے سے اس کا تاریک کھف روشن
 ہونے لگا تھا۔ اس کی زندگی آسان ہو رہی تھی۔ وہ خوش ہو رہی تھی۔ آسودہ سی سانس
 خارج کرتے ہوئے اندر کی جانب بڑھتے اب اس کے قدموں میں لرزش نہیں تھی۔
 اب وہاں صرف اطمینان اور اعتماد تھا۔ وہ اعتماد جو معاذ نے اسے دیا تھا۔ اسے اس
 اعتماد کو تھام کر چلنا تھا۔ اسی میں عافیت تھی اور عزت بھی۔

PDF NOVEL BANK

لگے دن وہ ریسٹورینٹ کے لیے چابیاں اٹھاتا کمرے سے باہر نکل رہا تھا کہ لاؤنج میں
 براجمان صائمہ کو دیکھ کر لمحے بھر کو اپنی جگہ پر ہی ساکت رہ گیا۔ بڑے صوفے پر صائمہ
 اور ارحم براجمان تھے اور ان کے عین مقابل وقار۔۔ صائمہ نک سک سے تیار، کانوں
 میں ہیرے جڑے موتی پہنے، آسمانی رنگ کے لباس میں ملبوس آج بھی کسی کھلے گلاب
 کی سی تصویر پیش کر رہی تھیں۔ دوسری جانب ارحم نے تھری پیس زیب تن کر رکھا
 تھا۔ یوں لگتا تھا گویا وہ آفس کو جاتے جاتے یہاں کوئی اہم بات کرنے کے لیے ٹھہرے
 ہوں۔ اس کی نگاہیں جو سرئی تھیں لگے ہی لمحے سیاہ ہو گئیں۔ گہری سیاہ۔۔ خوفزدہ
 کرپنے والی سیاہ۔۔ رف جینز پر ٹرٹل نیک سوئٹر پر ہمیشہ کی طرح سیاہ جیکٹ پہنے وہ آج
 بھی بہت معمولی اور عام سا ہی لگ رہا تھا۔
 visit for more novels:
 www.urdu-novel-bank.com

صائمہ نے اس کے ساکت وجود کو گردن گھما کر دیکھا اور پھر معنی خیزی سے رخ دوبارہ پھیر
 لیا۔ اس نے مٹھی بے ساختہ بھینچی تھی۔ دانت جم گئے۔۔

"اکیسے آنا ہوا صائمہ۔۔؟ اور وہ بھی اتنی صبح صبح۔۔"

PDF NOVEL BANK

وقار جو ان کے یوں اس طرح سے آنے پر گڑبڑائے تھے اب آرام دہ سے ہو کر بیٹھے۔
لیکن ان کے انداز کی بے چینی بخوبی دیکھی جاسکتی تھی۔ صائمہ کی موجودگی ویسے بھی
بہت سے لوگوں کے لینے بے چینی کا باعث ہوا کرتی تھی۔

بات کرنے آئے ہیں آپ سے بھائی صاحب۔۔ جو آپ ہمارا لے چکے ہیں اسے واپس"
لینے آئے ہیں۔ دوسروں کے حق پر ڈاکہ مارنے والی اس عادت سے آپ آج تک باز
نہیں آئے نا۔۔ لیکن وہ کیا ہے نا بھائی صاحب۔۔ کہ میں بھی صائمہ ہوں۔۔
لوگوں کے حلق تک میں ہاتھ ڈال کر ان سے اپنا نوالہ چھین لیتی ہوں۔ آپ سے بھی
"اپنا نوالہ چھیننے آئی ہوں۔۔"

عقاب جیسی تیز نگاہیں اور تیکھے ابرو لینے وہ شاطر عورت واقعی لوگوں کے حلق میں ہاتھ
ڈال کر اپنا نوالہ چھیننا جانتی تھی۔ معاذ کی رگیں تن گئی تھیں۔۔ سیاہ آنکھیں سپاٹ
ہو گئیں۔۔ بہت کچھ ایک ساتھ سامنے گردش کرنے لگا تھا۔

PDF NOVEL BANK

ایک جیتے جاگتے انسان کو اپنا نوالہ کہنا، بتاتا ہے کہ تم کتنی ظالم اور تکلیف دے کر " مارنے والی عورت ہو۔ اسی لیے اس دن۔۔ چالیس لوگوں کے درمیان میں نے اس "انسان کو تم سے لے لیا تھا کیونکہ تم۔۔

وہ آگے ہو کر بیٹھے۔۔ سرخ کان اور تپتی نگاہوں سے صائمہ کو دیکھا۔۔

"تم اس انسان کے لائق نہیں تھیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھیں۔ سارا لاؤنج لمحے بھر کو گونج اٹھا۔ وہ ہنسی بلاشبہ بہت مکروہ تھی۔۔

جو میرا ہے وہ میرا ہی رہتا ہے بھائی صاحب۔ یہ بات آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں اور " وہ بھی جس نے میری چیز مجھ سے چھینی ہے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

معاذ آہستہ سے چل کر ار حم کے عین سامنے آ بیٹھا۔

”بالکل۔۔ لیکن کیا آپ اس کو جانتی ہیں جس نے آپ کی چیز آپ سے چھینی ہے۔۔؟“

اس نے بیٹھتے ہی صائمہ کو کوئی بھی موقع دینے بغیر لفظوں کا چانٹا رسید کیا تھا۔

آپ لوگوں کے حلق سے نوالہ جانتی ہیں تو میں بھی ہر اس ہاتھ کو کاٹ کر پھینکنا جانتا”
ہوں جو میرے حلق تک پہنچے۔ کیا آپ کے بیٹے کا حلق کاٹ کر اس کا سر رات کی
سیاہی میں آپ کے گھر کی بالکنی میں لٹکا کر یقین دلاؤں یا لفظوں کی بات دماغ میں
”گھس جاتی ہے۔۔؟؟“

PDF NOVEL BANK

وہ پوچھ نہیں رہا تھا۔۔ بتا رہا تھا۔۔ صائمہ کے ابرو بے اختیار تنے تھے۔ ارحم کا سانس لمحے بھر کو خشک ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ دھمکی نہیں تھی۔ معاذ کو دھمکیاں دینے نہیں آتی تھیں۔۔

"دھمکی ہے کیا یہ۔۔؟"

حقیقت ہے۔۔ کبھی مافیہ راج میں قدم رکھ کر میرے بارے میں پوچھیں گے۔ اندازہ "ہو جائے گا کہ کس کام کے لیے مشہور تھا میں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری بات کان کھول کر سنو لڑکے۔ رابیل کو جلد از جلد طلاق دو کیونکہ یہی تمہارے "اور تمہارے اس باپ کے حق میں بہتر ہے۔"

"نہیں دے رہے ہم طلاق۔۔ اکھاڑ لیں جو اکھاڑنا ہے۔"

PDF NOVEL BANK

کہنیاں گھٹنوں پر ٹکا کر وہ ذرا جھک کر بیٹھا۔ اپنی سیاہ آنکھیں صائمہ کی آنکھوں میں گاڑیں۔ لیکن اسکی بات پر ارحم اور صائمہ نے معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ معاذ نے بغور ان کی مسکراہٹ کو چبھتی نگاہوں سے دیکھا۔

”جانتے ہو کیا۔۔“

وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر آرام دہ سی ہو کر بیٹھیں۔ چہرے پر زہریلی مسکراہٹ اور تیز نگاہیں معاذ پر جمائے۔۔ وہ اب کہ اپنے اصل مدعے کا آغاز کر رہی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”انسان مر جاتے ہیں لیکن ان کے ساتھ جڑی رسوائیاں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔۔“

ہر دفعہ ایسا نہیں ہوتا محترمہ، بعض دفعہ انسان زندہ رہتے ہیں اور ان سے جڑی ”رسوائیاں مر جاتی ہیں۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اسکے بے حد آرام دہ سے جواب نے لمحے بھر کو صائمہ کو ساکت کیا تھا۔ بات بالکل انہی سے کی جارہی تھی اور انہی کی بابت کی جارہی تھی۔ ان کے سر سے لیکر پیر تک اس جملے پر گویا لہر گزر گئی تھی۔ ایسی لہر جس سے جسم ہتک سے سرخ پڑ جایا کرتا ہے۔

”بکواس بند کرو اپنی اور آئندہ میری بات نہیں کاٹنا۔“

طیش یکدم ہی ابلا تھا۔ معاذ نے مسکرا کر سر جھٹکا۔ پھر سپاٹ نگاہوں کا زاویہ ایک بار پھر سے ان کی جانب پھیرا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بکواس کون کر رہا ہے یہ آپ بھی اچھے سے جانتی ہیں اور میں بھی۔ اسی لیے مجھے مزید مت اکسائیں کہ میں اپنے لفظوں سے آپ کی راتوں کی نیند تک چھین لوں۔ جو بھی ارادہ لے کر آئی ہیں ابھی کہ ابھی اس ارادے کے ساتھ ہی واپس چلی جائیں کیونکہ مجھے اپنی باتیں بار بار دہرانے کی عادت نہیں۔۔ اور رہی بات رابیل کی۔۔ تو ناں آپ اور ناں ہی

PDF NOVEL BANK

آپ کا یہ نامرد بیٹا اس کے قابل ہے۔ اسی لیے اپنی اس چھپکلی کو ساتھ لیں اور لمحے کے اگلے حصے میں میری نگاہوں سے غائب ہو جائیں۔۔

وہ لفظ نہیں تھے۔۔ چٹاخ چٹاخ روح پر برستے کوڑے تھے۔ وقار نے کھنکھار کر اسے تھمنے کا اشارہ کیا لیکن فی الحال وہ ان کی جانب متوجہ نہیں تھا۔ صائمہ نے گود میں رکھی مٹھی بھینچی تھی۔

”اگر تمہیں اپنی ذلت بھول گئی ہے تو میں یاد کروادوں معاذِ شرعی۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی اور صوفے سے پشت ٹکا کر بیٹھا۔

اگر میں کچھ بھول جاتا تو شاید آج اس حال میں نہیں ہوتا بی بی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں کچھ بھولا ہی تو نہیں ہوں۔ اور دعا کریں کہ مجھے ان یاد کی اوراق کے پھڑپھڑاتے

PDF NOVEL BANK

صفحات پر کبھی طیش نہ آجائے، نہیں تو اس روئے زمین پر آپ کا کوئی نام لینے والا
”بھی زندہ نہیں رہے گا۔“

”سمجھتے کیا ہو تم خود کو۔۔؟ کہیں کے غنڈے ہو کیا تم۔۔؟ بات موت سے شروع کر“
کے موت پر ہی ختم کرنا جلتے ہو۔ اپنی شکل دیکھی ہے کبھی آئینے میں۔ رابیل کبھی بھی
تم جیسے جانور کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ کبھی اسے بھی بتاؤ اپنی حقیقت کے بارے
میں۔ بلکہ اسے کیا۔۔ اس کے باپ کو بھی بتاؤ کہ تم کس گندے نالے کے کیڑے
”ہو۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”صائمہ یہ بہت۔۔“

میں جہاں کی پیداوار ہوں وہاں بات موت نہیں قتل سے شروع کر کے اسی پر ختم کی
جاتی ہے اور جہاں تک بات گندے نالے میں پل کر بڑے ہونے کی ہے تو آپ بھی
اسی گندے نالے کی پیداوار ہیں۔ کیا نہیں ہیں۔۔؟ وہ کون تھا پھر جس نے رات کی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تاریکی میں اپنے ہی شوہر کے کمرے میں نقب لگا کر اسے زود و کوب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔؟ اور کیا یہی وجہ نہیں تھی جس کے بعد طلاق ہوئی تھی آپ کو۔۔؟ بس یا اور کچھ بتاؤں۔۔؟ ادھر میری ایک بات کان کھول کر سنیں آپ۔۔۔ جتنا آپ خود کو نہیں جانتی ہونگی میں اتنا جانتا ہوں آپ کو۔ اسی لیے اب مزید میرا دماغ خراب کرنے کے "بجائے میرے گھر سے چلی جائیں آپ۔۔"

اس نے زناٹے دار سا کہہ کر جیکٹ درست کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ صائمہ کا سارا وجود لمحے بھر کو سفید پڑ گیا تھا۔ ارحم نے اس کے حوالے پر حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا اور دیکھ تو اسے وقار بھی رہے تھے۔ حیرت و تحیر سے۔۔

"کیا اسے بھول گئے جس کے ساتھ منہ کالا کیا تھا تمہاری ماں نے۔؟"

اور وہ جو آگے بڑھنے ہی لگا تھا اپنی جگہ پر ہی جم گیا۔ ایک ساتھ ہی رگوں میں گرم کرڑوا سا سیال خون کی جگہ بہنے لگا تھا۔ وقار جو ابھی پہلے ہی جھٹکے سے نہ سنبھلے تھے، برف

PDF NOVEL BANK

بن گئے۔ صائمہ جو فضا میں خالی نگاہوں سے گھور رہی تھیں اس کی جانب اپنی نگاہیں پھیریں۔ لیکن وہ تو بت بن گیا تھا۔ یوں لگتا تھا سانس تک رک گیا ہو۔

کیا تمہیں وہ یاد ہے یا میں یاد دلاؤں معاذ شرابی۔۔؟ میں نے کہا تھا ناں کہ انسان "مر جاتے ہیں لیکن یہ ظالم دنیا اس کی رسوائیاں زندہ رکھتی ہے۔ میں بھی اس ظالم دنیا کا حصہ ہوں۔ بتاؤ۔۔ کیا تمہیں یاد ہے یا میں پھر تمہارے ساتھ خاندان کے ایک ایک فرد "اکو وہ سب کچھ یاد دلاؤں۔۔ وہ سب کچھ جس نے تمہاری زندگی برباد کر دی تھی۔۔"

visit for more novels:

اس نے دانت جما کر حلق میں جما ہوتے بہت سے احساسات کو ایک ساتھ ہی اندر اتارا تھا۔ مٹھی سختی سے بھینچے آنکھیں لمحے بھر کو موند کر کھولتا وہ اس وقت ایک دم ہی بہت ٹوٹا ہوا نظر آنے لگا تھا۔ سرمئی ارتکاز پلٹنے لگا۔۔ سیاہی گھلنے لگی۔۔ گلابی سی دھند ہر سو چھانے لگی۔۔

Page 657 of 1131

PDF NOVEL BANK

جنازہ دیکھنے کے لیے خود کو تیار کر لو۔۔ کیونکہ اس بار میں۔۔ اس بار میں صرف حبیبہ کی مردہ عزت کا نہیں بلکہ رابیل کی زندہ عزت کا بھی جنازہ نکلنے سے نگاہ نہیں پھیر ونگی۔۔ کیا تم چاہتے ہو میں اپنا آخری انسانی چولہ بھی اتار پھینکوں۔۔؟ اور دیکھو اگر "ایسا ہوا تو میرے حیوان بننے کے ذمے دار صرف اور صرف تم اور تمہارا یہ باپ ہوگا۔۔"

وہ اپنی زہر اگلتی زبان کا اثر ان دونوں کے چہروں پر دیکھ رہی تھیں۔ ان دونوں چہروں پر سفیدی کے بعد نیلے زہر کے نشان نظر آنے لگے تھے۔ لاؤنج کی فضا میں کافور تحلیل ہونے لگا تھا۔ سب کچھ نیلے سے زہر میں ڈھلتا جا رہا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اللہ کا خوف کرو صائمہ اور ڈرو اس کی بے آواز لاٹھی سے۔ اپنی ذات پر اتنا گہرا ظلم نہ "کرو کہ اس کی تاریکی تمہیں اپنے اندر ہی اندر نکل لے۔ ہمیں اور رسوا مت کرو۔۔"

PDF NOVEL BANK

وقار کے کانپتے لہجے نے صائمہ اور ارجم دونوں کو مزہ دیا تھا۔ کام بننے لگا تھا۔۔ ان کا پلان اپنی درست سمت میں سفر کر رہا تھا۔۔ اسی پل انہوں نے چہرہ پھیر کر معاذ کی جانب دیکھا۔

کیوں صاحب بہادر۔۔؟ کیا کوئی اور راستہ ہے تمہارے پاس اس سب سے نگاہیں "چرانے کا۔۔؟"

وقار، ارجم اور صائمہ اب کہ تینوں اس کی جانب متوجہ تھے۔ اس نے سیاہ نگاہیں صائمہ کی جانب پھیریں۔ چہرہ اس قدر سیاٹ تھا کہ خوفزدہ کرنے لگا۔ ارجم نے بے اختیار ہی جھرجھری لی تھی۔

کیوں نہیں۔۔ راستہ ہمیشہ ہوتا ہے اور اس راستے کو تلاشنے میں صرف پل بھر ہی لگتا "ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

اگلے ہی لمحے اس نے ارحم کو ہاتھ سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کیا اور جانے کب اس نے اپنی آستین سے ہتھیلی جتنا تیز دھار چاقو نکال کر اس کی شہ رگ پر بھی رکھ دیا۔ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں حیرت سے پھٹ کر باہر آنے لگیں۔ صائمہ اور وقار ایک ساتھ ہی اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ وہ اس غیر متوقع سے عمل کے لیے تیار نہیں تھے۔ اس نے ارحم کا سر بالوں سے پکڑ کر اونچا کیا اور اب کہ اس کا چاقو بالکل اس کی شہ رگ پر تھا۔ معاذ اب کہ معاذ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ بلکہ وہ تو اب انسان ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ وہ تو اب جانور کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔ زخمی اور خطرناک۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔۔۔ تمہارے اس عمل سے تمہاری ماں کی ذلت، عزت میں نہیں "!! بدل جائے گی سمجھے۔۔۔"

وہ اس پر چلائی تھیں۔۔۔ لیکن معاذ انہیں نہیں سن رہا تھا۔ مزاحمت کرتے ارحم کو اس نے ایک جھٹکے سے سیدھا کیا اور چاقو کا دباؤ اس کی گردن پر سرخ نشان چھوڑنے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لگا۔ صائمہ اس پر ایک بار پھر چلائی تھیں۔ ارجم رو رہا تھا اور وقار۔۔ وہ اس اجنبی سے معاذ کو آج دیکھ رہے تھے۔

”معاذ چھوڑ دو ارجم کو۔۔ ہم آرام سے بات کر لیں گے۔۔ چھوڑو اسے۔۔“

وقار اس پر گرجے لیکن وہ سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سے عاری ہوتا جا رہا تھا۔

ایک منٹ اور تیس سیکنڈ۔۔ اس سے بھی کم کا عرصہ لگے گا مجھے آپ کے اس بیٹے کی ”جان لینے میں۔ اور جانتی ہیں سب سے خوفناک بات کیا ہوگی پھر؟ یہی کہ مجھے اسے مارنے کا افسوس بھی نہیں ہوگا۔ کیوں۔۔ کیا میں نے آپ کو وارن نہیں کیا تھا کہ مجھے مت اکسائیں۔۔ کیا میں نے آپ کو سمجھایا نہیں تھا کہ مجھے مت چھیڑیں۔۔ کیوں آپ نے پھر سے ان زخموں کو نوچا جن سے خون رسنا آج تک بند ہی نہ ہوا تھا۔۔“

PDF NOVEL BANK

وہ ان پر اس قدر زور سے چلایا کہ حلق میں خراش پڑ گئی۔ کنپٹی پر بہت سی پسینے کی بوندیں ایک ساتھ لڑھک کر اسکی گردن میں گر رہی تھیں۔۔

میں نے کہا میرے بیٹے کو چھوڑ دو تم۔۔ ابھی کہ ابھی چھوڑ دو اسے نہیں تو مجھ سے برا" کوئی نہیں ہوگا معاذ۔۔ میں تمہیں اور تمہاری اس زندگی کو آگ لگا دوں گی۔۔ چھوڑ دو میرے "بیٹے کو ابھی کہ ابھی۔۔

وہ اب بہت زور زور سے بول کر اس سے اپنے بیٹے کے لئے التجا کر رہی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

معاذ خدا کے لئے ارحم کو چھوڑ دو۔۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔؟ ہوش میں آؤ۔۔ انسان بنو" "تم جانور کیوں بن رہے ہو۔۔؟

PDF NOVEL BANK

وقار نے آگے بڑھ کر اسے روکنے کی کوشش کی تو اس نے چاقو کی چمکتی دھار ارحم کی گردن میں مزید گاڑی۔ خون کی چند بوندیں پھسل کر اس کے لباس پر گری تھیں۔ ارحم کے حلق سے خوف کے باعث عجیب آوازیں نکل رہی تھیں۔

بھائی صاحب اسے روکیں ابھی کہ ابھی۔۔ اس جانور سے میرے بیٹے کو آزاد "کروادیں۔۔"

صائمہ اب کہ بے بسی سے رونے کو تھیں کہ اس نے ایک جھٹکے سے ارحم کو دھکا دے کر چھوڑا۔ اس کا سر زمین پر لڑھکنے کے باعث سینٹرل ٹیبل سے بری طرح ٹکرایا تھا۔ معاذ کے ہاتھ بے دم ہو کر پہلوؤں میں آگرے۔ پھر اس نے انہی گلابی آنکھوں سے صائمہ کو دیکھا۔

جس ارشد نامی شخص کی دھمکی پینے آپ مجھے آئی ہیں اسے میں نے۔۔ اپنے۔۔ ہاتھوں "سے۔۔ ناکارہ کیا تھا۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور اب کہ انسانی وجود بالکل برف بن چکا تھا۔ صائمہ جو ارحم کو سیدھا کرنے کے لیے جھک رہی تھیں اپنی جگہ ہی ٹھہر گئیں۔ وقار نے تکلیف سے آنکھیں موند لیں۔ بہت سے آنسو لڑھک کر رخساروں پر گرے تھے۔ نمازیں پڑھانے والا لڑکا کیسے دل دہلا دینے والے انکشافات کر رہا تھا۔ کوئی اسے سمجھائے کہ وہ ایسی باتیں نہ کرے۔۔۔ وہ ایسی باتیں کرتے ہوئے قابل ترس لگتا ہے۔۔۔ کوئی اسے روکے۔۔۔ لیکن وقار میں اسے روکنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ ان میں اب کہ ایک آواز بھی چنے کی ہمت باقی نہ رہی

visit for more novels:

”کیا کہا تم نے۔۔۔؟“ www.urdu-novelbank.com

میں نے کہا کہ میں نے اسکا وجود کچھ سالوں پہلے ہی ناکارہ کیا تھا۔ اب وہ اپنے گھر کے بستر پر پڑا سڑ رہا ہے۔۔۔ میں نے اسے زندہ رکھا۔۔۔ کیونکہ وہ عبرت کا نشان رہنے والا تھا ”تم جیسے لوگوں کے لیے۔۔۔ اور جانتی ہو۔۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

معاذ گردن جھکا کر ہنسا۔ خون آلود ہاتھ اور ملتھے پر بکھرے بال، سفید چہرہ اور برف وجود۔ وہ انسان نہیں لگ رہا تھا۔

مجھے آج بھی افسوس نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔۔ میں آج بھی اپنے دل میں اس "عمل پر اطمینان محسوس کرتا ہوں۔ تو اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارا یہ رحم بھی کسی قسم کے ناکارہ پن کا سامنہ نہ کرے تو آئندہ میرے سامنے مت آنا۔۔ یہ میری آخری وارننگ ہے۔"

اس کے لرزتے قدم پیچھے ہوئے۔ وہ وقت تاریکی اور نور کا وقت تھا۔۔ وہ وقت ظلمت اور روشنی کا وقت تھا۔ اس نے گلابی آنکھیں جیکٹ کی آستین سے رگڑیں اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔ اسے پتا تھا اس نے اپنے انتقام کا اعلان کر کے اپنے خلاف شہادتیں اکٹھی کر لی ہیں لیکن وہ اب اس سب کو اپنے اندر رکھ کر مزید یہ سب برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ حیوان اور انسان کا روپ ہے۔ لیکن جو تھا وہ بدل نہیں سکتا تھا۔ اس نے اپنے پیچھے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور چرچراتے ٹائرز سمت کا تعین کیئے بغیر سڑک

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

پر بے ہنگم دوڑنے لگے۔ تیرہ سالہ معاذ ایک بار پھر سے اس کے اندر سانس لینے لگا تھا۔ سب کچھ تھم گیا تھا۔۔ وقت، سانسیں اور گردش کرتی ہوائیں۔۔ آج وہ اس دنیا اور اس دنیا کے لوگوں سے دور جانا چاہتا تھا۔۔ بہت دور۔۔ وہاں جہاں اسے کوئی پہچان نہ سکتا۔۔ جہاں وہ خود کا بھی عکس نہ دیکھ سکتا۔۔ ہاں وہ آج ایسی کسی جگہ جانا چاہتا تھا۔۔!

اول پینک

visit for more novels:

وہ مغرب کے بعد مدرسہ سے واپس آئی تھی اور اب نماز پڑھنے کے بعد اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی اپنا کام کر رہی تھی۔ اس نے بہت سے کاغذات سمیٹ کر فائل میں لگائے اور پھر جمائی روکتی ہوئی فائل ایک طرف کرنے لگی۔ آج صبح جلدی اٹھی تھی اور فجر کے بعد سے مصروف ہونے کی وجہ سے اسے بے اختیار ہی نیند آنے لگی تھی۔ کتابوں کو ایک جانب کرنے کے بعد اس نے ہاتھوں کی پشت پر اپنا رخسار رکھا اور بوجھل پلکیں موند لیں۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

معاذ خاموشی سے نہر کے بہتے پانی کو خالی خالی نگاہوں سے تک رہا تھا۔ اس کی نگاہوں میں بالکل باریک سی نمی تھی۔ نہر کا پانی مغرب کے اس اداس وقت میں گہرا نیلا سا معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے اپنی پشت درخت کے تنے سے ٹکائی اور آہستہ سے بیٹھتا چلا گیا۔ دونوں ہتھیلیوں سے پانی پانی سی آنکھیں دھکیں۔

میرا معاذ ایسا نہیں تھا۔۔۔ میرا بیٹا جانور نہیں تھا۔۔۔ تم اب میرے بیٹے نہیں ہو۔
 ”معاذ۔۔۔ تم نے اپنا قرآن کھودیا تو سمجھو تم نے اپنی ماں کو بھی کھودیا۔۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے جلتی آنکھیں مسلی تھیں۔ یادوں کا دھواں اس کی روح تک کو جھلسا رہا تھا۔

ہمیشہ کی جنتوں میں داخلہ صرف انہیں ملتا ہے جو اپنی محبت اور نفرت، انتقام اور
 قصاص کا مرکز اللہ کی ذات کو رکھیں۔ جو ان سب باتوں میں اپنے نفس کی پیروی کرتے
 ہیں، جہنم کی گہری گھاٹیوں میں جاگرتے ہیں۔۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

حبیبہ کی وہ آواز اب کے بہت ظالم ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا وجود ٹوٹنے لگا۔ جلتی آنکھوں میں بہت سا نمکین پانی اترنے لگا۔

دوسری جانب رابیل نے کھف کی تاریک دیواروں کو ٹولا تھا۔ اس نے راستہ جانچنے کے لیے اس مدہم سی روشنی کی پیروی کرنی شروع کی تھی۔ یکایک اسے احساس ہوا کہ وہ اس کھف میں تنہا نہیں تھی۔ کوئی تھا جو اس کے دوسرے سرے پر موجود تھا۔ وہی جس کی بے بس سسکیاں اسے اپنی ہر تکلیف بھلائے دے رہی تھیں۔ وہ خواب جو اس رات مکمل نہیں ہو سکا تھا آج مکمل ہو رہا تھا۔ کھف کی روشنی فضا میں دھواں بن کر تحلیل ہونے لگی تھی مگر وہ آواز۔۔ وہ اب بھی کھف کے در و دیوار سے پلٹ کر واپس آرہی تھی۔ وہ کوئی لڑکا تھا جو کھف کی دیوار سے پشت لکائے رو رہا تھا۔۔ ہاں وہ ہی تھا۔۔ جس نے اپنی معصومیت کو کھو دیا تھا۔۔ جس نے اپنی ماں کو کھو دیا تھا۔۔ اور جس نے اپنے قرآن کو ان تاریک راتوں میں خود کے وجود سے عنقا ہوتے محسوس کیا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے آگے بڑھ کر اس مدھم ہوتی روشنی میں اس آواز تک پہنچنا چاہا۔۔۔ لیکن وہ غار۔۔۔ وہ غار بہت طویل تھا۔۔۔ نہ ختم ہونے والا۔۔۔ پیروں میں کھبتے بہت سے کانٹوں اور پسینے سے شرابور ہوتے جسم کی پرواہ کیئے بغیر وہ تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔

درخت کے تنے سے ٹکا معاذ ابلتے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلیوں سے اب تک رگڑ رہا تھا۔ اس نے انتقام اور نفرت میں اپنے نفس کی پیروی کی تھی۔ اس نے قرآن کو یاد کر کے بھلا دیا تھا۔۔۔ اس نے اپنی ماں کو تکلیف دی تھی۔۔۔ وہ ایک برا انسان تھا۔۔۔ اس کا تاریک کف بہت تاریک تھا۔۔۔ تنہا، اجاڑ اور خاموش۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رابیل ان سسکیوں سے بس چند قدموں کے فاصلے پر رک گئی تھی۔ کف کی مدھم روشنی تیزی سے ہر جانب پھیلنے لگی۔ اس روشنی میں وہ لڑکا واضح ہونے لگا تھا۔ اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

”!! معاذ۔۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے لب بہت ہولے سے پھڑپھڑائے تھے لیکن پھر بھی لڑکے نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ سرمئی اور کتھئی سا ارتکا زگڈوٹ ہونے لگا۔۔ خواب کیا تھا اور حقیقت کیا۔۔ کچھ سمجھائی نہ دیتا تھا۔

"میں تمہیں پہچان نہیں پارہی معاذ۔۔ تم میرے بیٹے نہیں ہو۔۔"

اس نے بے دردی سے آنکھیں رگڑیں اور وہاں سے اٹھ آیا۔ رابیل کی آنکھ بے ساختہ کھلی تھی۔ اس نے گھبرا کر چہرہ اٹھایا۔ اس پاس بے یقینی سے دیکھا۔ یہاں نہ معاذ تھا اور نہ وہ کہف۔۔ اس کا کمرہ خاموشی سے اسے تک رہا تھا۔ اسے اپنے چہرے پر کچھ محسوس ہوا تھا۔۔ کچھ گیلا سا۔۔ چونک کر اپنے رخساروں کو چھوتے اسے احساس ہوا کہ وہ رورہی تھی۔ اس نے حیرت سے انگلی کے پوروں پر جمے آنسو کے ننھے قطرے کو دیکھا۔ پھر جلدی سے بالوں کو سمیٹ کر کرسی سے اٹھی۔ اس کا دل بے حد گھبرا رہا تھا۔ سینہ

PDF NOVEL BANK

گھٹ رہا تھا۔ خواب حقیقت سے زیادہ بھاری اور بھیانک ہوا کرتے ہیں۔۔ اس کا اندازہ اسے پہلے ہی ہو چکا تھا۔

وہ واپس پلٹا تو شدید بارش ہو رہی تھی۔ اس نے تھکے قدم اندر کی جانب بڑھائے تو دیکھا وقار خاموشی سے لالوچ ہی میں براجمان تھے۔ لالوچ کی ساری بتیاں گل تھیں۔۔ آج ان بتیوں کو کسی نے روشن نہیں کیا تھا۔ وہ آگے بڑھ کر خاموشی سے وقار کے ساتھ سے گزر کر آگے بڑھنے لگا تھا کہ ان کی اجنبی سی آواز پر ٹھہر گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "کیا کیا تھا تم نے اس آدمی کے ساتھ۔۔؟"

وہ اپنی جگہ پر ہی ٹھہر گیا۔ پلٹ کر وقار کا سامنہ کرنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔ وہ اٹھ کر اس کے قریب آئے اور اسے اپنی جانب قوت سے پکڑ کر گھمایا۔ اس کی گیلی سی جیکٹ سے پانی کے بہت سے چھینٹے اڑے تھے۔ ملتھے پر بکھرے بال نم تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"پنہ آپ کو حبیبہ کا بیٹا کہتے ہو تم ہاں۔۔"

ایک زنائے دار چائٹا اس کے رخسار پر پڑا تھا۔ وہ مردہ وجود لینے ہو لے سے پیچھے کو لڑکھڑایا۔ نگاہیں اب بھی جھکی تھیں۔ وقار اس کی بے حسی پر آگے بڑھے۔ ایک اور تمھیر اس کے رخسار پر رسید کیا۔

چھوڑ دو رابیل کو ابھی کے ابھی۔۔ قابل نہیں ہو تم اس نیک لڑکی کے۔ تم جیسے جانور کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکے گی وہ۔ مرجائے گی۔۔۔ دم گھٹ جائے گا اس کا تمہارے ساتھ۔۔ انسان کہتے ہو خود کو تم۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

اسے پوری قوت سے دھکا دیا تو اسکی پشت بری طرح طویل ٹیبل سے جا ٹکرائی تھی۔ پیچھے رکھا کلنچ کا شوپیس کرچی کرچی ہو گیا۔ اس نے بے دھیانی میں ہاتھ ٹیبل پر رکھا تو بہت سے کلنچ ہاتھ میں کھب گئے۔ تکلیف کا اثر نہ ہونے کے برابر تھا۔ خون کی بہت سی بوندیں اس کے ہتھیلی سے ٹپکنے لگی تھیں۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

شرم آتی ہے مجھے تم جیسے حیوان کو اپنا بیٹا بولتے ہوئے۔۔ حیرت ہوتی ہے کہ انسان "

"! بڑا کیا ہے میں نے یا جانور۔۔۔"

وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ اس پر گرج رہے تھے۔ پھر تھک کر سر دونوں میں ہاتھوں میں گرائے بے دم سے صوفے پر گر سے گئے۔ اس کے سفید لب سختی سے آپس میں پیوست تھے۔ سینے میں اٹھتی تکلیف بڑھنے لگی تھی۔ اس نے قدم آگے بڑھائے اور خاموشی سے باہر نکل گیا۔ آسمان بری طرح گرج برس رہا تھا۔ اس نے جیبوں میں ہاتھ اڑ سے اور سڑک پر گردن جھکائے تھکا ہارا سا چلنے لگا۔ اس کے جاتے ہی وقار نے جلدی سے اٹھ کر باہر کا دروازہ دیکھا تھا۔ دروازہ کھلا تھا اور معاذ جا چکا تھا۔

اسی پل کھلے دروازے سے رابیل اندر داخل ہوئی تھی۔ چھتری تھامے وہ بھاگتی ہوئی اسی طرف آرہی تھی۔ بارش اس قدر تیزی سے برس رہی تھی کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"نایا معاذ اندر ہے۔۔؟"

اس نے عجلت میں قریب آکر پوچھا تھا۔

"نہیں۔۔ وہ۔۔ وہ چلا گیا۔۔"

"چلا گیا۔۔ لیکن کہاں۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسے حیرت ہوئی تھی۔ وقار نے کانپتے ہاتھوں سے آنکھیں رگڑیں۔ پھر پھوٹ پھوٹ کر روپے۔۔

میں نے اسے بہت برا بھلا کہا تو وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ پتا نہیں کہاں گیا ہے۔۔ مجھے "نہیں پتا رابیل۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے بے چینی سے پلٹ کر دروازے کو دیکھا۔ پھر جلدی سے تایا کی جانب گھومی۔۔

آپ پریشان مت ہوں تایا۔۔ میں جارہی ہوں اسے ڈھونڈنے۔۔ یہیں ہوگا کہاں جانا"

"ہے اس نے۔۔ آپ اندر جائیں میں لاتی ہوں اسے۔۔

بارش کے باعث قدرے بلند آواز سے بول کر وہ جلدی سے پلٹی۔ کھلے گیٹ سے نکلتے ہوئے اس کا دل ایک ہی دعا کر رہا تھا کہ وہ ٹھیک ہو۔ اسے کچھ ہو نہ گیا ہو۔ وہ کہیں چلا نہ گیا ہو۔ سڑک پر اندھا دھند بھاگتے ہوئے وہ رک رک کر لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔ ہر دفعہ وہ اس کے پیچھے آتا تھا، کبھی تو اسے بھی جانا چاہیئے۔ اس نے چھتری سختی سے تھام رکھی تھی اور برستی بارش میں چھم چھم کرتی سڑک پر اسے وہ چلتا ہوا نظر آ ہی گیا۔ اتنی دور سے بھی وہ اسے پہچان گئی تھی۔

PDF NOVEL BANK

بارش میں بھیگتے ہوئے وہ تھکے قدموں سے سڑک عبور کر رہا تھا۔ بے اختیار اس کے سر پر پڑتی بوچھاڑ تھمی تو اس نے حیرت سے سر اٹھا کر دیکھا۔ وہاں پر سیاہ چھتری تنی تھی۔ اس نے بے ساختہ اپنے ساتھ نگاہ ڈالی تو رابیل کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس کا سپاٹ پن لوٹ آیا تھا۔

اتنی بارش میں تم باہر کیا کر رہے ہو۔۔؟ منع کیا تمناں میں نے ہیرو بننے سے۔ لیکن "نہیں۔۔ تمہیں تو کوئی بات سمجھ آتی ہی نہیں ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "کیوں آئی ہو تم۔۔؟؟"

اس نے تیزی سے اس کی بات کاٹی تو رابیل کی زبان رکی۔ حیرت سے چہرہ اس کی جانب موڑا۔ برستی بارش میں سڑک کے کنارے پر وہ دونوں کھڑے تھے۔ سیاہ عبائے میں ملبوس لڑکی چھتری تھامے دونوں کو بھیگنے سے بچا رہی تھی لیکن اس کے مقابل کھڑا لڑکا ساری دنیا سے خفا لگ رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا مطلب کیوں آئی ہوں۔۔ تمہیں لینے آئی ہوں۔۔ چلو بارش بہت تیز ہو رہی ہے اور"
"ٹھنڈ بھی زیادہ ہے۔ بیمار ہو جاؤ گے تم۔۔"

اس نے اسے کہنی سے پکڑ کر اپنے ساتھ چلنے کا کہا لیکن معاذ نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔
رابی نے تحیر سے چونک کر سر اٹھایا تھا۔

"معاذ تم۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"چلی جاؤ۔۔"

تیز لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ چند پل تو کھڑی رہی پھر جلدی سے اسکے پیچھے آئی۔
چھتری ایک بار پھر اس کے سر پر تانی۔۔ وہ ضبط سے آنکھیں بند کر کے رک گیا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رابیل میں نے کہا مجھے اکیلا چھوڑ دو اور جاؤ یہاں سے۔۔ سمجھ نہیں آتی تمہیں ایک "!! دفعہ کی بات۔۔"

وہ اس پر چیخا تھا۔ زندگی میں پہلی بار۔ رابیل کی آنکھ سے پتا نہیں کیسے آنسو ٹوٹ کر گر پڑا۔

"تم ایسے کیوں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com "میں ایسا ہی ہوں۔۔ سمجھی تم۔ اب جاؤ یہاں سے۔۔"

سرئی سی سیاہ آنکھوں نے رابیل کو خوفزدہ کیا تھا لیکن وہ اسے ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتی تھی۔

"نہیں جاؤنگی۔۔ کیا کر لو گے تم۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

جی کڑا کر کہا۔ معاذ چند پل اسے دیکھتا رہا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا قریبی پارک میں لے آیا۔ وہ اس کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی۔ پھر بیچ کے قریب لا کر اس نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔ گہرے گہرے سانس لے کر خود پر قابو پانے لگا۔ رابیل لب دبائے بمشکل آنسو رو کے کھڑی تھی۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

"تم میرے ساتھ گھر چلو بس مجھے نہیں۔"

"جانتی ہو کون ہوں میں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اونچا کیا تھا۔ گیلی آنکھیں اس پر جمائے وہ دانت جمائے پوچھ رہا تھا۔ اس قدر سختی سے کہ رابیل کا نرم دل لرزنے لگا۔ ہاتھ میں پکڑی چھتری لڑھک کر ایک جانب ہو گئی۔

حیوان ہوں۔۔۔ لوگ جانور کہتے ہیں مجھے۔۔۔ ایسے انسان کی فکر ہے تمہیں۔۔۔!! بولو۔۔۔ ایسے " انسان کی پرواہ کرتی ہو تم۔۔۔"

اس نے ایک بار پھر اسے جھٹکا دے کر خود سے قریب کیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انسانوں کی زندگیاں تباہ کرتا رہا ہوں میں۔ ساری زندگی بھی چاہوں تو اس سیاہ گلت " سے نہیں نکل سکتا۔۔۔ ساری زندگی اس عذاب سے آزاد نہیں ہو سکتا میں اور تم۔۔۔ "تمہیں میری فکر ہے۔۔۔ مرنے دو مجھے۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہاں تو مجھے بتاؤ کہ تم نے ان انسانوں کی زندگیاں کیوں تباہ کی تھیں۔۔؟ مجھے بتاؤ وہ " کیا احساس تھا جس نے تمہیں حیوان بننے پر مجبور کیا۔۔ مجھے بتاؤ۔۔ میں تمہیں جج نہیں "کرونگی۔۔ یوں خود کو تکلیف مت دو معاذ۔۔ ایسے مت کرو۔۔

اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ یہ لڑکی آخر کیسے بے بس کر دیتی تھی اسے۔ اس کی آنکھ سے باوجود ضبط کے ایک آنسو لڑھکا تھا۔ اس برستی بارش میں بھی رابیل نے اس کی آنکھ سے گرتا وہ آنسو پہچان لیا تھا۔ ہولے سے لرزتا ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے گیلے چہرے کو صاف کیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا کر رہی ہو تم یہ۔۔؟"

وہ بے بس ہونے لگا تھا۔ رابیل کی آنکھوں سے متواتر آنسو گرنے لگے۔

PDF NOVEL BANK

لوگوں نے تمہیں بہت آنسو دیئے ہیں۔ میں ان آنسوؤں کو سمیٹ رہی ہوں۔ میں آخر " تک انہیں سمیٹنا چاہتی ہوں۔ میں تمہیں، تمہارے سیاہ اور سفید کے ساتھ قبول کر چکی ہوں معاذ۔۔ میرے لیے اور کچھ اہم نہیں۔۔ میرے لیے کسی کا کوئی بیان معنی نہیں رکھتا۔۔

تمہارے لیے سب کا بیان معنی رکھنا چاہیے رابیل۔ دنیا کی عدالتوں سے بچ بھی گیا تو اس " عدالت سے کبھی نہیں بچ سکونگا جس کا منصف، انصاف کے علاوہ کسی بات کا سودا نہیں کرتا۔ میں تمہاری زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا۔ چلی جاؤ۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے اسے نرمی سے چھوڑ دیا تھا۔ پھر پلٹ گیا۔ رابیل نے چھتری پھینکی اور اسکے پیچھے بھاگی۔ اس کی جیکٹ کی آستین پکڑ کر اسے اپنی جانب گھمایا۔۔

کھف کی تاریک دیواروں کے درمیان صرف تم نہیں تھے۔ میں بھی وہیں موجود " تھی۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے لمحے بھر کو حیرت سے رک اسے دیکھا تھا۔ بارش اب کہ تھمنے لگی تھی۔ گو کہ ہلکی ہلکی بوچھاڑ اب بھی جاری تھی لیکن پچھلا زور ٹوٹ چکا تھا۔

میں جانتی ہوں کہ تم بھی میری طرح اس کھف کا خواب دیکھتے ہو۔ میں جانتی ہوں کہ "تم اس کھف میں خود کو ہمیشہ روتا ہوا دیکھتے ہو لیکن معاذ کیا تم جانتے ہو کہ آج اس "اکھف میں تم تنہا نہیں تھے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com وہ اپنی جگہ ساکت ہوا اس کی بات سن رہا تھا۔

"تمہیں کیسے پتا کہ میں۔۔"

اور تم ہمیشہ اس خواب کے بعد روتے ہوئے اٹھتے ہو۔۔ بولو۔۔ کیا نہیں ہے "ایسا۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے لب ادھ کھلے تھے۔۔ اور آنکھیں بے یقینی سے وا تھیں۔۔ رابیل کے انکشاف نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ کیونکہ اپنے اس خواب کے بارے میں اس نے کبھی کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ یہاں تک کہ بابا سے بھی نہیں۔۔

آج اس خواب میں، میں بھی تھی معاذ۔۔ اور ہم دونوں۔۔ ہم دونوں اس تاریکی کا حصہ " تھے۔۔ اور اس خواب سے جاگنے کے بعد میں رو رہی تھی۔۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں اب "تمہیں چھوڑ سکتی ہوں۔۔؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

برستی بارش اب کہ باریک قطروں میں بدل گئی تھی۔ دو نفوس ساکت ہوئے ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔ کہف کی دیواریں آس پاس کھڑی ہونے لگیں۔ مدہم روشنی فضا میں گھلنے لگی۔۔ منظر بدلنے لگا۔ تو وہ کہف میں تنہا نہیں تھا۔ رابیل اس کے کہف کی ساتھی تھی۔ وہ اسے خود سے چاہ کر بھی الگ نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس کا ساتھ

PDF NOVEL BANK

کہیں اوپر طے کیا گیا تھا۔ یہ اس کے بس سے باہر کی بات تھی۔ وہ لڑکی تو اس کے تاریک خوابوں کا حصہ بنتی جا رہی تھی۔ کیا اب وہ اسے خود سے جدا کر سکتا تھا۔؟؟

آسمان سے برستی بارش میں وہ دونوں اب تک کھڑے تھے۔ خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے۔۔ وہ کیا کہہ کر اسے خود سے دور کرتا۔۔ لفظ سمٹ گئے تھے، صرف کہف کی دیواریں بول رہی تھیں۔۔ ادھورا خواب پورا ہونے لگا تھا۔ مدہم روشنی بکھرنے لگی تھی۔ ایک اپنا سب کچھ گنوا کر اس کہف میں پناہ لیئے ہوئے تھا تو دوسرا۔۔ دوسرا اپنا سب کچھ لٹنے سے بچانے کے لیئے اس کی پناہ میں تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور اب تو یہ رب ہی جانتا تھا کہ ان کا ساتھ اس طویل کہف تک تھا یا پھر اس کہف سے باہر کی زندگی تک۔۔ کیونکہ۔۔ جلتے ہیں کیا۔۔ نیند پوری ہونے کے بعد۔۔ نوجوان کچھ لمحات تک زندہ رہے اور پھر جب نشانی مکمل ہو گئی۔۔ حجت کا اتمام ہو گیا۔۔ اس کے بعد وہ دوبارہ اپنی نیند سے کبھی نہیں اٹھے۔۔! کون جانے کے یہ نفوس بھی کہف

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تک زندہ رہنے والے تھے۔۔ لیکن کون جانے۔۔!! موت اور زندگی کے فیصلے کرنے والا تو
!وہ رب ذو الجلال تھا۔۔ انہیں بھی اس کے فیصلوں تک زندہ رہنا تھا۔۔

اس نے تاریک سی طویل راہداری بنا چا پ پیدا کیئے عبور کی اور تیزی سے آگے بڑھنے
لگا۔ اس راہداری کے آخری سرے پر ہی اسے سلطان مل گیا تھا۔ اس کے بڑھتے قدم
بے ساختہ رکے تھے۔ اسے سلطان سے سامنے ہو جانے کی امید نہیں تھی۔ سلطان جو
شاید اسی کا انتظار کر رہا تھا، ٹھنڈی آنکھوں سے اس کے وجود کو دیکھا۔ چہرے پر چڑھا
سیاہ ماسک، چہرے کو ڈھانپتی سیاہ ہی کیپ، ہاتھوں میں دستانے اور سیاہ جینک اور جینز
سے ڈھکا سراپا۔۔ یہ اس کا مخصوص حلیہ تھا اور اس حلیے کے پیچھے کی کہانی اکثر سلطان
کو معلوم ہو جایا کرتی تھی۔

"کام ہو گیا۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے اتنی جلدی سر سے پکڑ لے گا۔ لیکن اگلے ہی لمحے کسی بھی قسم کی نفی کے بجائے اس نے محض سر اثبات میں ہلا کر چہرے سے ماسک اتارا تھا۔

"مطمئن ہو اس سب کو کرنے کے بعد۔۔؟"

وہ سوال بلاشبہ بہت یخ تھا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی لمحے بھر کو چٹختی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اگر مطمئن نہیں ہوتا تو کبھی یہ قدم نہیں اٹھاتا میں۔۔"

تازہ تازہ انتقام لے کر آئے ہونا۔ اسی لیے جلتی نفس پر چند لمحوں کے لیے اطمینان کی بارش برستی رہے گی۔ کچھ عرصے بعد جب یہ بارش گرم ابلتے لاوے میں بدلے گی "ناں معاذ۔ تب تمہیں سلطان بہت یاد آئے گا۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے ہر جذبے سے عاری آنکھیں اس کے نیم روشن چہرے پر جمائی تھیں۔

اپنی ماں کا انتقام لیا ہے میں نے۔ تمہیں لگتا ہے کہ کبھی یہ بات مجھے تکلیف میں مبتلا "اگرے گی۔۔؟"

انتقام اور بدلہ۔۔ سکون نہیں دیا کرتے۔۔ بلکہ انسان کے اندر گرتے آنسوؤں کو خشک کر دیتے ہیں۔ تم بھی کچھ عرصے بعد بنجر ہو جاؤ گے۔ میں تمہارے عمل کی مذمت نہیں کر رہا۔ شاید تمہاری جگہ میں ہوتا تو اس کے ہزار ٹکڑے کرتا۔ لیکن میں صرف تمہیں "اس حقیقت کا آئینہ دکھا رہا ہوں، جس سے جلد ہی سامنے ہونے والا ہے تمہارا۔۔"

وہ کہہ کر پلٹا تو معاذ نے تیزی سے قدم اس کے پیچھے بڑھائے۔

"کہنا کیا چاہتے ہو تم۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

"صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خود کو اس اذیت کے لیئے تیار رکھو۔"

"میں ہر اذیت کے لیئے تیار ہوں۔"

اس کی سرد آواز سلطان کو سنائی دی تو وہ لمحے بھر کو مسکرایا۔ پھر اس کے کندھے پر اپنائیت سے اپنا ہاتھ رکھا۔ معاذ نے بری طرح اس کا ہاتھ جھٹکا تھا لیکن سلطان کو کوئی فرق نہ پڑا۔ اسے معاذ کے ایسے رویے کی عادت تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہمیں اندھیرے جمع کرتے ہوئے اندازہ نہیں ہوتا لڑکے، کہ ایک دن ہمیں انہی "اندھیروں میں زندہ رہنا ہوگا۔ انہی اندھیروں میں سانس لے کر خود کی زندگی باقی رکھنی ہوگی۔ تم بھی اپنے لیئے اندھیرے جمع کر رہے ہو۔ میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ ان "اندھیروں میں زندہ رہنے کی ہمت بھی برقرار رکھنا اور اگر۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ ٹھہرا۔ معاذ نے سرئی آنکھیں اس پر اٹھائی تھیں۔

اگر ان اندھیروں کے ساتھ زندہ نہ رہ سکو تو کبھی انہیں اکٹھا کرنے کی غلطی مت "اکرنا۔

مجھے کبھی افسوس نہیں ہوگا۔ میں اپنی ماں کو اس دن منہ دکھانے کے قابل ہوں گا۔ میں "انہیں بتا سکوں گا کہ میں انہیں بھولا نہیں تھا۔ میں نے انہیں زندگی کی ہر گزرتی گھڑی میں یاد کیا تھا۔ میں انہیں کبھی بھلا نہیں سکا۔ میں اپنی عزت رکھنا چاہتا ہوں ان کے

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"سامنے اس دن۔

بولتے بولتے اس کے حلق میں کچھ اٹکا تو وہ خاموش ہو گیا۔

اپنی ماں کو یاد رکھو لیکن اس سب میں خود کو نہ بھلا دینا۔ خود کو وہ نہ بنا دینا کہ تمہاری "ماں تمہیں اس بڑے دن میں پہچان ہی نہ سکے۔ ایک بات میری۔ ہمیشہ یاد رکھنا معاذ۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

انسان کے اعمال کے ساتھ ہی اس کی زندگی جڑی ہوتی ہے۔ تم جتنے گناہ کرتے
"جاؤ گے تمہارے وجود کا ایک حصہ اسی گناہ کے ساتھ مردہ ہو جائے گا۔۔ جیسے ابھی۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر اس کے دل پر انگلی رکھ کر بجائی تھی۔

ابھی تمہیں اپنی یہ جگہ خالی لگتی ہے، کل کو سارا وجود خالی لگنے لگے گا۔ خود کو تم نے کیا
بنانا ہے یہ تم خود طے کرو گے۔ میں نے کئی سالوں پہلے تمہیں یہاں سے کیوں بھیج دیا
تھا۔۔ جانتے ہو۔۔! صرف اسی لیے کہ مجھے پتا تھا تم خطرناک ہو۔ تمہاری رگوں میں یادیں
زہر بن کر گردش کرتی ہیں۔ میں اگر تمہیں یہاں رہ کر ڈھیل دیتا تو آج تم خود کو بھی
پہچان نہ سکتے لیکن میں ایسا نہیں کر سکا۔۔ خود کو ضائع مت کرو۔ اور چلے جاؤ اس دنیا
سے۔۔"

اس نے ہولے سے اسکا کندھا تھپکا اور آگے بڑھ گیا۔ لیکن معاذ۔۔ وہ اپنی جگہ ہی ٹھہر
سا گیا تھا۔ انسان کی بیٹھک اسکا عکس ہوتی ہے۔۔ اسے بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کیا بنتا

PDF NOVEL BANK

جارہا تھا۔ اس نے پلٹ کر کمرے کے واش روم کا دروازہ کھولا اور سامنے لگے آئینے میں چند پل کے لیے خود کا عکس دیکھے گیا۔ یہ اس رات کی بات تھی جب اس نے ارشد کے جسم کو ناکارہ کیا تھا۔ وہ اب اس جگہ بہت کم آیا کرتا تھا لیکن چونکہ یہاں پر کام کرتے کچھ لوگ اس کے ساتھ ملوث تھے تو اسے یہاں کا رخ کرنا ہی پڑا تھا۔

کیپ سر سے اتار کر اس نے ایک طرف رکھی اور پھر جھک کر نلکے سے ابلتی دھار کو ہتھیلی کے پیالے میں جمع کر کے زور سے منہ پر چھینٹے مارے۔ بہت دفعہ اپنا چہرہ دھونے کے بعد بھی اسے وہ چہرہ مکروہ لگ رہا تھا۔ جھک کر بیسن کا کنارہ تھامتے اس کے ہاتھ ہولے سے لرز رہے تھے۔ ملتھے پر گرے بال ہلکے خم معلوم ہوتے تھے لیکن وہ! خود۔۔ وہ خود بے حد سرد لگ رہا تھا۔ سیاہ اور سرد۔۔

کچھ لمحوں کے لیے خود کو خالی خالی سا دیکھنے کے بعد وہ سیدھا ہوا۔ اپنی پشت واش روم کی دیوار سے لگائی اور پھر آہستہ سے اکڑوں بیٹھ گیا۔ خاموشی سے سر گھٹنوں پر رکھ لیا۔ ویران آنکھیں اور کھنڈر وجود لیے وہ آج اپنی زندگی کی آخری متاع بھی لٹا آیا تھا۔ شاید

PDF NOVEL BANK

سلطان ٹھیک کہتا تھا۔ انسان کے اعمال کے ساتھ ہی اس کی زندگی جڑی ہوتی ہے۔ جیسے جیسے اس کے گناہ بڑھتے جاتے ہیں، اس کے وجود کا ایک ایک حصہ ان سب کے ساتھ ہی مردہ ہونے لگتا ہے۔ شاید وہ بھی کہیں اندر سے مردہ ہو رہا تھا۔ کھوکھلا ہو رہا تھا۔ اس نے سر تھک کر دیوار سے لگایا۔ آنکھیں جو کچھ لمحے پہلے تک گرمی سیاہی کے زیر اثر تھیں، اب اپنے ازلی سرمئی سے رنگ میں ڈھلی نظر آرہی تھیں۔

"ماں۔۔۔"

اس نے ہولے سے پکارا۔ اتنی ہلکی آواز میں کہ اسے خود کی بھی آواز سنائی نہ دی۔ پیچھے کمرہ تاریک تھا اور واش روم میں روشن مدھم زرد سی روشنی ماحول کو مزید خاموش بنا رہی تھی۔

"میں آپ کو بہت یاد کرتا ہوں ماں۔ مجھے آپ بہت یاد آتی ہیں۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی آنکھ سے آنسو پھسلا۔ ضبط کے باعث بصارت گلابی پڑنے لگی تھی۔

میں خود سے نفرت کرنے لگا ہوں۔ مجھے خود سے گھن آنے لگی ہے۔ مجھے بس ایک بار "اکہ دیں کہ میں آپ کا اچھا بیٹا ہوں۔"

اس نے بازو آنکھوں پر رکھ کر خود کو رونے سے روکا تھا۔ دل میں جمع ہوتا گھٹن زدہ سا اندھیرا اسے سانس لینے میں دشواری چنے لگا تھا۔

میں روز رات کو اس غار میں خود کو روتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مجھے اس غار کی تکلیف سے "اب تک خوف آتا ہے ماں۔ میں بہت اکیلا ہوں۔ مجھے نہیں پتا کہ میں کیا بنتا جا رہا ہوں۔"

اس نے گہرا سانس لے کر سر ایک بار پھر دیوار سے ٹکایا تھا۔ پلکوں پر بہت سے قطرے ٹھہرے ہوئے تھے اور سانسیں ناہموار تھیں۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مجھے لگتا ہے میں شیطان بنتا جا رہا ہوں ماں۔ آپ کا معاذ اب شیطان بن رہا ہے۔"

میرے اندر کی آگ نے مجھے راکھ کر دیا ہے۔ میرے پاس اب کچھ بھی نہیں بچا۔! میں

"! اتاریک ہوتا جا رہا ہوں۔۔ میں برف بنتا جا رہا ہوں ماں۔۔"

دل بہت بھاری ہو رہا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ بوجھ سے پھٹ جائے گا۔ ادھر سے زخم

تکلیف پینے لگے تھے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں رگڑیں اور آہستہ سے اٹھ کھڑا

ہوا۔ چہرے پر ماسک چڑھایا۔۔ سر پر کیپ پہنی اور ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا۔ لیکن

الگے ہی لمحے اس نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ کیونکہ خود کو مزید آئینے میں

دیکھنے کا مطلب تھا خود سے مزید نفرت۔۔ اور نفرت جو کہ اب اس کے لہو کے ساتھ

بہنے لگی تھی۔

PDF NOVEL BANK

وہ اب تک ساکت ہوا اس سیاہ عبائے میں لپٹی لڑکی کو بے یقینی سے تک رہا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں اس کے خواب کا حصہ بن جائے گی۔ رابیل نے آگے بڑھ کر اس کی جیکٹ کی آستین تھامی۔ اور اسے اپنے ساتھ لیئے آگے بڑھ گئی۔ وہ اس قدر شذر تھا کہ کوئی رد عمل ہی نہ دے سکا۔ خاموشی سے اس کے ساتھ کھینچتا چلا گیا۔ اپنی گرمی چھتری اٹھا کر اس نے دونوں کے سر پر تانی پھر پلٹ کر خفا نگاہوں سے اسے دیکھا۔

میں، ہم دونوں کو بارش سے بچا رہی تھی لیکن تم لائق ہی نہیں ہو انسانیت کے۔"

ٹھیک کرتے ہیں تایا تمہارے ساتھ جو کھینچ کر رکھتے ہیں تمہیں۔ مطلب کوئی طریقہ ہوتا کسی بات کا۔ لیکن نہیں۔ تمہیں ابھی بھی بچوں کی طرح بنیادی باتیں سمجھانی پڑتی ہیں۔۔۔ یعنی کے حد ہو گئی ہے۔۔۔

"رابیل۔۔۔"

"چپ کرو بالکل اور میری بات کان کھول کر سنو۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ دو قدم مزید قریب آئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں اپنی کتھئی غصہ غصہ سی آنکھیں گاڑی۔

آئندہ اگر تم نے مجھ پر غصہ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا پھر۔ اور سمجھتے کیا ہو تم "خود کو۔۔؟ جب چاہو گے خود کو تکلیف دے دو گے اور جب چاہو گے خود کو کسی بھی طرح ٹریٹ کر لو گے۔ معاذ شعراوی۔۔ تم اب صرف تمہارے نہیں ہو۔۔ تم اب!" میرے بھی ہو۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ آنکھیں پھیلائے اسے تیز تیز بولتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ ابرو اکھٹے کیئے وہ جس خفگی سے بول رہی تھی، معاذ کے کندھوں سے بہت سا بوجھ سرکنے لگا تھا۔

اب گھر چلو انسانوں کی طرح اور یہ ہاتھ کو کیا کیا ہے۔۔؟ یا اللہ میں کیا کروں اس "لڑکے کا۔۔ جب دیکھو خود کو زخمی کر لیتا ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس پر ایک کوفت زدہ سی نگاہ ڈال کر اس نے اس کی آستین مضبوطی سے تھامی اور اپنے ساتھ لیئے آگے بڑھنے لگی۔ سارے راستے وہ اسے ڈانٹتی رہی تھی اور معاذ خاموشی سے اس کی ڈانٹ سنتا رہا تھا۔ کیا کوئی اور راستہ تھا اس کے پاس رابیل کی ڈانٹ سے بچنے کا۔۔۔ اوں ہوں۔۔۔

گھر آکر اس نے اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا اور خود تایا کی جانب چلی آئی۔ وہ اپنے کمرے میں راکنگ چیئر پر بے چینی سے جھول رہے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"نہایا۔۔۔ وہ معاذ گھر آگیا ہے۔"

انہوں نے حیرت سے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ پھر ہولے سے مسکرا پئے۔ لگے ہی لمحے وہ اپنا چہرہ دوبارہ سے پھیر چکے تھے۔ یہ اس بات کی جانب اشارہ تھا کہ وہ ابھی اس سے نہیں ملنا چاہتے۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

باہر ٹیبل پر فرسٹ ایڈ باکس رکھا ہے رابیل۔ اس کا ہاتھ زخمی ہے۔۔ خیال رکھنا اس "کا۔۔"

اس نے سر اثبات میں ہلایا اور دروازہ بند کرتی پلٹ گئی۔ باہر آکر پہلے فرسٹ ایڈ باکس تلاش۔ پھر وہ ساتھ لیئے معاذ کے کمرے میں چلی آئی۔ دروازہ کھلا رہنے دیا۔ جانے کیوں دروازہ بند کرنا عجیب لگ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ اپنے ساتھ ساتھ میرے کپڑے بھی بھگا دیتے تم "نے۔ بد تمیز۔۔"

تب کر اپنے گیلے عبائے کو دیکھا تھا اس نے۔ معاذ جو خاموشی سے صوفے پر بیٹھا تھا گہرا سانس لے کر اسے دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

اب میرے پاس صرف میرے کپڑے ہیں۔ اگر پہننے ہیں تو پہن لو لیکن مجھے اب "مزید مت ڈانٹو۔ تم کب سے مجھ پر غصہ ہو رہی ہو۔"

اور اب وہ بالکل بھی صبح والا معاذ نہیں لگ رہا تھا۔ اب وہ بہت معصوم سا بچہ لگ رہا تھا۔

"تم لائق ہو اسی ڈانٹ اور غصے کے۔"

visit for more novels:

معاذ نے اسے خفا نگاہوں سے دیکھا پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر الماری سے اس کے لیے کپڑے نکلنے لگا۔ وہ اب کہ غصے میں نہیں لگ رہا تھا۔ بلکہ اب کہ وہ بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ رابیل نے گہرا سانس لے کر اسے دیکھتے سر ہلایا تھا۔ جانے کب سے وہ اپنے اندر یہ سب لیئے جی رہا تھا۔

PDF NOVEL BANK

کچھ دیر بعد ایک جینز اور سفید ٹی شرٹ لیئے وہ اس کی جانب پلٹا تو رابیل نے اس سے جھپٹ کر کپڑے لیئے۔ اس نے بے اختیار ہی ڈر کر ہاتھ پیچھے کیئے تھے۔ پھر جھر جھری لے کر خود بھی کپڑے بدلنے چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ واش روم سے نکلی تو معاذ صوفے پر بیٹھاپنے بالوں کو تولیئے سے رگڑ رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر جلدی سے مسکراہٹ چھپانے کے لیئے چہرہ پھیر لیا۔ رابیل اس کے کپڑوں میں بھالو لگ رہی تھی۔ لمبی جینز کو ٹخنوں سے موڑے، ڈھیلی سی سفید ٹی شرٹ پہنے جو کہ گھٹنوں سے ذرا اوپر تھی۔

visit for more novels:

"ہنسو مت اب۔۔ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔" www.urdu-novels-bank.com

اس کے ایسے رد عمل پر اسے اور طیش چڑھا تھا۔ دوپٹہ نہ ہونے کے باعث اس نے تولیہ کندھوں پر پھیلا کر لے رکھا تھا۔ چند پل تو سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا کرے۔ لیکن پھر معاذ خود ہی اٹھ گیا۔ الماری کھول کر اندر کچھ تلاشنے لگا۔ تھوڑی سی جد و جہد کے بعد

PDF NOVEL BANK

اسے اس کی مطلوبہ شے مل ہی گئی تھی۔ الماری کا پٹ بند کرتے دوسرے ہاتھ سے اس نے رابیل کو سفید ململ کا دوپٹہ دیا تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کس کا دوپٹہ ہے یہ۔۔؟"

"ماں کا۔"

اس نے ایک بار پھر سے بال تولیئے سے رگڑے اور پٹ گیا۔ اس نے گہرا سانس لے کر دوپٹے کو شانوں پر پھیلا دیا اور پھر بالوں کو انگلیوں سے آزاد کر کے شانوں پر ہی کھلے رہنے دیا۔

"ہاتھ دکھاؤ اپنا۔"

"میں ٹھیک ہوں رابیل پلیز۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے بہت بیزار ہو کر کہا تو رابی نے بے ساختہ ہی لب بھینچے۔ ابرو تان کر اسے دیکھا۔

"میرا دماغ مزید مت خراب کرو۔۔"

"تمہیں نہیں لگتا کہ تم مجھ پر کچھ زیادہ ہی غصہ ہو رہی ہو۔"

visit for more novels:

"جی بالکل۔۔ میں آپ پر غصہ ہو رہی ہوں کیونکہ آپ اسی لائق ہیں۔۔"

ڈھٹائی کے ساتھ اس کے برابر میں بیٹھی۔ اور پھر اس کا زخمی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ ہتھیلی پر بہت گہرا سا زخم آیا تھا۔ یوں جیسے کوئی کلچ بہت گہرائی سے گوشت میں پیوست ہوا ہو۔ اس نے لمحے بھر کو آنکھیں اٹھا کر اسے افسوس سے دیکھا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"کتنے ظالم ہو تم۔۔ ہمیشہ خود کو زخم دیتے ہو۔۔"

سو تو ہے۔۔ جی بھی تم سے کہا تھا کہ چلی جاؤ نہیں تو کون جانے کہ تم بھی اس سب کا "نشانہ بن جاؤ۔۔"

اس نے آرام سے کہہ کر اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا تھا۔

تو تم کس لیے ہو۔۔؟ اگر مجھے کوئی بھی ظلم و زیادتی کا نشانہ بنانے کی کوشش کرے گا "تو کیا بچ جائے گا تم سے۔؟ مجھے تم بچاؤ گے۔ میری حفاظت تمہارے زمے ہے۔۔"

"اور تمہارے زخموں کا مرہم میرے زمے۔۔"

اس نے نرمی سے کہہ کر اس کا ہاتھ ایک بار پھر سے اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ پھر ساتھ رکھا فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اندر سے دوائی نکالی۔ روئی سے پہلے جمع خون صاف کیا اور پھر

PDF NOVEL BANK

بہت احتیاط سے زخم پر مرہم لگانے لگی۔ وہ خاموشی سے اسے یہ سب کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں راہیل۔۔"

اس کی بات پر اس نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ کتھی آنکھوں میں جمی نرمی دیکھ کر معاذ پگھلنے لگا تھا۔ اسے اتنی نرمی کی عادت نہیں تھی۔

سوچنا بھی مت کہ میرے علاوہ کوئی دوسری یہ کام کرے گی۔ اگر ایسا کچھ بھی ہوا تو "جان لے لونگی تمہاری۔۔"

اس کی دھمکی سن کر وہ بے ساختہ ہنس دیا تھا۔ ملتھے پر گرے بال ہلکے ہلکے سے خشک ہونے لگے تھے۔

PDF NOVEL BANK

کبھی کسی کو اتنی اجازت نہیں دی میں نے کہ کوئی یوں۔۔ اس طرح میرا ہاتھ پکڑ کر "میرے زخم پر مرہم لگائے۔ مجھے نہیں پسند کہ لوگ میرے جسم کو ہاتھ لگائیں۔ ہمیشہ اپنے زخموں کو یا تو خود صاف کیا یا پھر کبھی تو یونہی ادھر اہنے دیا۔ کیا فرق پڑتا ہے ویسے بھی۔۔"

لاپرواہی سے کہہ کر سر جھٹکا تو اس نے بے یقینی سے سر اٹھا کر اس کے ظالم تبصرے پر اسے دیکھا۔

تم مجھے ہمیشہ حیران کرتے ہو۔ کیوں خود کے ساتھ نرمی سے نہیں چلتے تم۔۔؟ اس "سب میں تمہاری غلطی کہیں بھی نہیں تھی معاذ۔۔ تم شروع سے ہی معصوم ہو۔۔"

رابیل عابد۔۔ ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا۔ معاذ سب کچھ ہو سکتا ہے مگر معصوم "کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں معصوم نہیں ہوں اور جو لوگ مجھے معصوم سمجھنے کی غلطی

PDF NOVEL BANK

کرتے ہیں بہت جلد ہی اپنی غلطی پر کف افسوس بھی ملنے لگتے ہیں۔ اسی لیے تم بھی "سمجھ لو کہ میں۔۔ معصوم نہیں۔۔ ہوں۔۔ میں۔۔ خطرناک۔۔ ہوں۔۔"

اس نے آخری لفظ بہت دھیمی سی سرد آواز میں کہے تھے۔ رابیل کے جسم میں لمحے بھر کو لہر سی دوڑ گئی تھی۔ کیونکہ اس کی سرئی آنکھیں اس ایک لمحے میں بہت تیزی سے سیاہ ہوئی تھیں۔

"تم مجھے ڈرا رہے ہو اب۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے کہنے پر اس نے چہرہ اس کی جانب پھیرا لیکن وہ گردن جھکائے اب زخم پر پٹی باندھ رہی تھی۔ اس نے مسکرا کر اس کے چہرے پر آتی لٹ کان کے پیچھے اڑی۔ اس کی انگلی کے پوروں نے بے حد نرمی سے اس کے رخسار کو چھوا تھا۔ رابیل نے تیزی سے پلکیں جھپکائی تھیں لیکن نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھنے کی غلطی وہ نہیں کر سکتی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تم کیوں ڈر رہی ہو۔۔؟"

وہ اب اسے دیکھتا بہت نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

"یہ کیسے کر لیتے ہو تم۔۔؟"

"کیا۔۔؟"

ناول بینک

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

یہی۔۔۔ پل میں تمہاری آنکھیں سرئی اور پل میں سیاہ ہو جاتی ہیں۔ کبھی اتنے نرم " ہو جاتے ہو کہ میں تمہیں پہچان ہی نہیں پاتی اور کبھی اتنے سرد ہو جاتے ہو کہ معاذ ہی نہیں لگتے۔۔۔ کیسے کرتے ہو یہ تم۔۔۔؟ بیک وقت کتنی زندگیاں گزار رہے ہو۔ ایک ہی "وقت میں کتنے انسان سانس لے رہے ہیں تمہارے اندر۔۔۔؟

اس کی الجھن پر وہ بہت اداسی سے مسکرایا تھا۔ تھکن زدہ سا۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تم مجھے ڈیزرو نہیں کرتیں رابیل۔ ٹھیک کہتے ہیں سب۔ تمہارا میرے ساتھ گزارا "مشکل ہے۔"

"کیوں۔۔ کیوں مشکل ہے گزارا۔۔؟"

اسے اس کی بات بہت ناگوار گزری تھی۔ چہرہ اٹھا کر خفگی سے کہا تو وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تم بہت اچھی ہو۔ میرے جیسے حیوان کے ساتھ کیسے رہو گی تم۔۔؟"

"کس نے کہا تم حیوان ہو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس کا ہاتھ اب تک رابیل کے ہاتھ میں تھا۔ بہت سنجیدہ نگاہیں معاذ پر جمائے اس نے استفسار کیا تھا۔

جتنے لوگ جلتے ہیں۔۔۔ وہ سب یہی کہتے ہیں۔ بلکہ اب تو میں خود کو بھی حیوان کہتا "ہوں۔۔"

صاف گوئی سے بتاتے ہوئے اس نے یونہی سر کے پیچھے ہاتھ پھیرا تھا۔ کبھی کسی کے سامنے خود کے متعلق بات نہیں کی تھی تو اب بات کرتے ہوئے عجیب لگ رہا تھا۔
لیکن وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اصل میں تھا کیا۔ وہ اس پیاری سی لڑکی کو کسی دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ وہ اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مجھے کسی اور کے بارے میں نہیں پتا لیکن جتنا عرصے تم میرے ارد گرد رہے ہو اس "سارے عرصے میں، میں نے تمہیں انتہائی بے ضرر سا انسان پایا ہے۔ تم بلاوجہ کسی پر اپنا غصہ نہیں اتارتے، تم بغیر کسی وجہ کے کسی کے پیچھے بات نہیں کرتے، تم اپنے

PDF NOVEL BANK

سامنے ہوتے ظلم کو برداشت نہیں کرتے۔ تم جرأت سے آگے بڑھ کر سامنے والے کا منہ توڑ دیتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔۔ کہاں سے حیوان ہو تم۔۔؟ یہ سب تو انسان ہونے کی علامات ہیں۔۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ بے حد مضبوطی سے کہہ رہی تھی۔ اتنے وثوق سے کہ معاذ لمحے بھر کو ساکت ہوا تھا۔ اسے کبھی کسی نے اتنے وثوق سے اس کے انسان ہونے کا یقین نہیں دلایا تھا۔ یہ صرف رابیل ہی تھی۔۔ یہ صرف رابیل ہی کر سکتی تھی۔ ہاں وہی۔۔ جو جانتی تھی کہ تاریک کہف کی اذیت کیا اذیت ہوتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جن لوگوں نے تمہاری حیوانیت بھگتی ہے وہ لائق تھے اس سب کے۔ ہر عمل کے "پیچھے وجہ ہوتی ہے معاذ۔ بلاوجہ کبھی کچھ نہیں ہوتا۔ تم نے جو کچھ بھی کیا تم اس کو "جسٹفائی کر سکتے ہو۔ کیا نہیں کر سکتے۔۔؟

اس کے پوچھنے پر اس نے میکانیکی انداز میں سر ہلایا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

جس نے جو کیا ہوتا ہے وہ اس پر ضرور پلٹتا ہے۔ جیسے انہوں نے جو کیا وہ تمہارے " ذلیعے اللہ نے ان پر الٹا دیا۔ یہ سب ایسے ہی ہونا تھا۔۔ اس سب کو ایسے ہی انجام تک پہنچنا تھا۔۔ اب گزرے اوقات کے باعث خود کو سوچ سوچ کر مزید عذاب کا شکار کرنا " عقل مندی نہیں بیوقوفی گردانی جاتی ہے۔ اسی لیے تم بھی۔۔

اس نے مسکرا کر اس کے ماتھے پر گرتے بال بکھیرے تھے۔

تم بھی اب اس گلٹ سے نکل آؤ۔ کیونکہ میری قرآن کی استاذہ کہتی ہیں کہ کوئی گناہ " ایسا نہیں جو سچی توبہ کے پانی سے دھل نہ سکے۔

وہ چند لمحوں کے لیے اسے اس دنیا کی نہیں لگ رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا گویا وہ آسمان سے اتری کوئی پاکیزہ سی مخلوق ہو۔ صاف، شفاف اور معصوم۔۔ اسے یہ لڑکی کیسے مل

PDF NOVEL BANK

سکتی تھی۔۔؟ لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اسے مل گئی تھی۔ اور اب جب وہ اسے مل گئی تھی تو وہ اسے۔۔ ہاں وہ اسے اس لمحے میں کھونے سے خوفزدہ ہوا تھا۔

"کہاں سے سیکھی ہیں تم نے ایسی باتیں۔۔؟"

وہ جو اس کا ہاتھ احتیاط سے اس کی گود میں رکھ کر فرسٹ ایڈ باکس کو بند کر رہی تھی، اس کے سوال پر نا سمجھی سے اس کی جانب گردن گھمائی۔۔

visit for more novels:

"مطلب۔۔؟ کونسی باتیں۔۔؟" www.urdu-novelbank.com

تم کیسے تھوڑے سے لفظوں سے مردہ وجود کو زندگی دے دیتی ہو۔۔؟ تم یہ کیسے کر لیتی ہو۔۔؟

PDF NOVEL BANK

اور اس کا سوال سمجھ کر وہ بے ساختہ ہنس پڑی تھی۔ پھر کتھئی آنکھوں میں جہاں بھر کی شرارت سمیٹ کر اسکی جانب دیکھا۔

قرآن پڑھنے والے کبھی بھی امید سے خالی نہیں ہوتے۔ میں نے قرآن کے الفاظ سے "مردہ ارواح کی آبیاری ہوتے دیکھی ہے۔ اور جہاں تک بات رہی میری تو معاذ احمد۔۔

وہ ہولے سے اسکی جانب جھکی۔ ساتھ ساتھ لب بھی دبا رکھے تھے۔

visit for more novels:

میں ہمیشہ سے اتنی ہی اچھی، پیاری اور معصوم سی لڑکی ہوں۔ اسی لیے اپنے آپ کو "افیت دینا بند کرو اور شرافت سے مجھے اچھے سے ٹریٹ کرو۔۔ بیویوں والا پروٹوکول دو۔۔ میرے لیے لوگوں کو مارو پیٹو۔۔ پھر دیکھنا کتنی جلدی ٹھیک ہو جاؤ گے تم۔۔ لیکن خبردار جو اب تم نے خود کو زخمی کیا ہے تو۔ اگر اب کچھ بھی ایسا ویسا کیا ناں۔۔ تو پھر "دیکھنا رابیل عابد کیا کرتی ہے تمہارے ساتھ۔۔

PDF NOVEL BANK

ساتھ ہی بچوں کی طرح دونوں آنکھیں زور سے میچ کر کھولیں تو وہ اس کی حرکت پر نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

"کیا کرو گی پھر۔۔۔ آج بتا ہی دو۔۔۔"

اس نے بھی مسکراہٹ روک کر پوچھا تھا۔

"!تو میں تمہیں بہت مارونگی۔۔۔ سمجھے۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور وہ اس کے جواب پر گردن جھکا کر ہنس دیا تھا۔

اپنی جسامت دیکھو پہلے پھر مجھے مارنا۔ اتنی سی ہو تم۔۔۔ میرے سامنے تو اتنی سی لگتی " ہو۔۔۔ کھڑے ہو کر مارنے کی کوشش کرو گی تو میرے چہرے تک ہاتھ پہنچنا بھی مشکل "ہی ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے چھوٹے قد پر مزے سے چوٹ کرتا وہ ایک بار پھر سے رابیل کی گھوری کا شکار ہو رہا تھا۔ اس نے اس کے زخمی ہاتھ کو زور سے پکڑ کر گود میں پٹھا۔۔

”آہ۔۔“

اسکی کراہ بے ساختہ نکلی تھی۔

visit for more novels:
”کیا ہو گیا اگر میں کھڑے ہو کر نہیں مار سکتی تو۔؟ بیٹھ کر تو میں تمہارے برابر آتی ہوں“
”ناں۔ اور میرا قد اتنا بھی چھوٹا نہیں ہے۔ تمہارا قد ضرورت سے زیادہ لمبا ہے۔“

سوکھتے بالوں کو اس نے کوفت سے سمیٹا تھا۔ جانے کون لڑکیاں تھیں جنہیں بال کھول کر سکون مل جاتا تھا۔ اسے تو چہرے پر آتے بالوں سے شدید قسم کی الجھن ہوتی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ظاہر ہے اب اس چھٹکو سے بھالو کو کچھ تو چاہیئے ناں اپنے قد کو جسٹفائی کرنے کے " "لیئے۔ پھر بھلے ہی وہ میرا دراز قد کیوں نہ ہو۔۔

کیا اس نے رابیل کو چھٹکو سا بھالو کہا تھا۔ اس نے تپ کر اسے دیکھا۔

معاذ مجھے غصہ مت دلاؤ۔ پتا ہے جب تم سے نہیں ملی تھی ناں تب مشہور تھی میں " اپنے پیشنس اور بردباری میں۔ اور ایک تم ہو۔ جب بھی تمہارے ساتھ بیٹھتی ہوں تمہاری "یہ جلی کئی باتوں سے میرا پارہ ساتویں آسمان پر چلا جاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب کہ وہ بالوں کو جوڑے میں لپیٹ کر چہرے کے گرد سفید دوپٹہ لپیٹ رہی تھی۔ اس نے مسکرا کر اس کا سرخ چہرہ دیکھا۔ جانے کیوں۔۔ اسے تنگ کر کے بہت مزا آتا تھا۔ شاید اس کا چہرہ غصے میں مزید گلابی ہو کر معاذ کو مزہ دیا کرتا تھا۔

"نماز پڑھی تم نے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

کچھ لمحوں بعد رابیل کی آواز پر اس نے چہرہ پھیر کر اسے دیکھا تھا۔ پھر بنا جھجھک سر نفی میں ہلایا۔ اس نے مسکراتی نرم نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"پڑھنی ہے نماز۔۔؟"

ایک بار پھر آہستہ سے سر اثبات میں ہلایا تو رابیل اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

visit for more novels:

"چلو نماز پڑھتے ہیں۔ عشاء کا وقت ہو گیا ہے اور پھر مجھے گھر بھی جانا ہے۔"

"میں چھوڑ دوں گا تمہیں گھر۔۔"

وہ بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا تھا۔ اور اب کے انکی جسامت کا فرق بہت واضح تھا۔ وہ اس سے واقعی لمبا تھا۔ رابیل اس کے کندھے سے بھی نیچے آتی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بالکل بھی نہیں۔۔ آپ زخمی ہیں اور تمھکے ہوئے بھی تو انتہائی شرافت کے ساتھ گھر " میں آرام کریں گے۔ میں شزا کو کال کر دوں گی وہ مجھے لینے آجائے گی اور ساتھ میرا عبایا " بھی لے آئے گی۔

ویسے ایک بات تو بتاؤ۔۔ یہ ڈانٹتے وقت تم ڈائریکٹ "تم" سے "آپ" پر کیوں آجاتی " "ہو۔۔؟

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس کے نا سمجھی سے پوچھنے پر وہ بے ساختہ ہنس دی تھی۔ پھر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔
اس سمے اسے شدت سے احساس ہوا تھا اپنے چھوٹے قد کا۔

بابا سے سیکھا ہے میں نے یہ۔ وہ بھی جب شدید غصے میں ہوتے ہیں تو "تم" سے "آپ" پر سوچ ہو جاتے ہیں۔ میں نے بھی ان سے اس بات کی وجہ پوچھی تھی تو انہوں نے کہا کہ ایسے کہنے سے انسان کی زبان کا کڑوا بول بھی میٹھا لگنے لگتا ہے۔ آگے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

والے کو تکلیف کم ہوتی ہے۔ تب سے میں بھی ایسے ہی کرتی ہوں۔ زبان کی احتیاط بہت ضروری ہے۔ اگر اس کے ساتھ احتیاط نہیں کی جائے تو زندگی بھر کے زخم ساتھ رہ کر تکلیف دینے لگتے ہیں۔

آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل سے جائے نماز اٹھا کر ڈالتے اس نے اپنی بات مکمل کی تھی۔ اس نے بھی اس کے پیچھے گہرا سانس لیا اور ساتھ ہی جائے نماز بچھالی۔ اب کہ وہ دونوں اپنی اپنی نماز میں مشغول دکھ رہے تھے۔ ایک جانب چھوٹا سا بھالو گردن جھکائے اللہ کے حضور پیش تھا تو دوسرا سنجیدہ چہرہ لیے اپنی تمام تر کمزوریوں کے ساتھ اس کے سامنے گردن جھکائے کھڑا تھا۔ ان کے یوں ساتھ نماز پڑھنے پر تاریک سے کہف میں وہ گل ہوتی روشنی تحلیل ہونے لگی تھی۔ وہ روشنی جسے بچانے کے لیے رابیل کے پیر بہت زخمی ہوئے تھے۔۔ وہ روشنی ان کی عبادت سے پھیل رہی تھی۔۔ بڑھ رہی تھی۔۔ جس سے وہ دونوں یکسر بے خبر تھے۔

PDF NOVEL BANK

اس نے گردن پر آئے زخم پر بندھی پٹی کو ہاتھ سے چھوا تھا۔ درد کی ہلکی سی ٹیس اٹھی تھی۔ پھر پلٹ کر زخمی نگاہوں سے صائمہ کو دیکھا جو راکنگ چیئر پر جھولتیں جانے کو نسی سوچوں میں غرق تھیں۔ وہ ان کی جانب پلٹا۔

”اگر ہمیں وہاں جا کر آپ نے ذلیل ہی کروانا تھا تو جانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔“

اس کی پھنکار پر انہوں نے اپنا سیاہ چہرہ اس کی جانب پھیرا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ پہلے ہی اس آدمی کو ”راستے سے ہٹا چکا ہوگا۔۔“

PDF NOVEL BANK

ہاں تو آپکو اس بارے میں پتا کرنا چاہیئے تھا ناں۔۔! جس طرح کے انکشاف وہ آپ کے "منہ پر کر رہا تھا یقیناً اب آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہ کس قسم کا انسان ہے۔ حیرت ہے "ویسے۔۔ میں کبھی سمجھ کیوں نہ سکا کہ آپ کی پچھلی طلاق کس وجہ سے ہوئی تھی۔۔

وہ بلاشبہ بہت گہری چوٹ تھی۔ صائمہ نے بلبلا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

اب تم اپنے ماں کے زخموں پر اس طرح سے نمک چھڑکو گے۔۔! وہ بھی اس معاذ کی "باتوں میں آکر۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ماں یہ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی کہ وہ کس جگہ سے وابستہ رہا ہے۔ اسے پتا ہے "کہ انسانوں کو کیسے کھنگالتے ہیں۔ جو کچھ بھی اس نے کہا مجھے اس میں ایک فیصد بھی شک نہیں ہے لیکن خیر۔۔ ہم ابھی اس بارے میں بات نہیں کر رہے۔۔ میں صرف آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر اس بات کے ذریعے اسے بیلک میل کرنا ہی تھا تو کم از کم

PDF NOVEL BANK

اس کے ہر جھول کو تو مٹا دیتی آپ۔۔ آپ تو بس اس کے سر پر پہنچ گڈیں بنا کسی
"اثبت کے۔۔ اور اس نے جو میرے ساتھ کیا وہ الگ۔۔

اس نے جھر جھری لے کر ایک بار پھر سے سنگھار آئینے میں اپنا زخم پلٹ کر دیکھا تھا۔
صائمہ نے مٹھی بھینچ کر کرسی کے ہتھ پر ماری۔ ان کا بس نہ چلتا تھا معاذ کی گردن
مرور کر رکھ دیں۔

ہاں تو پھر تم نے کیوں پیچھے مڑ کر اسے دو تین گھونٹے نہیں جرّیے۔۔ تم تو وہاں بچوں
"کی طرح رونا شروع ہو گئے تھے۔ مجھ پر چوٹ کرنے سے پہلے اپنے آپ کو بھی دیکھ رکھو۔

جانتی ہیں اس کی گرفت کتنی سخت اور پروفیشنل تھی۔ مجھے لگا اگر میں نے ہلکی سی
بھی مزاحمت کی تو میری زندگی ختم ہو جائے گی۔ اور آپ۔۔ آپ بجائے مجھے بچانے کے
"پتا نہیں کون کون سی دھمکیاں دینے بیٹھ گئی تھیں اسے۔۔

PDF NOVEL BANK

سب کچھ تمہیں بچانے ہی کے لیے کر رہی تھی میں۔ لیکن تم کیوں میرا احسان تسلیم "کرو گے۔ تم تو دوسروں کی باتوں میں آکر اپنی ہی ماں کو نشانہ بنا رہے ہو۔

ان کی گیلی سی آواز پر اس نے بے ساختہ پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔ پھر قدم قدم چلتا ان کے عین سامنے آ بیٹھا۔

واٹ ایور۔۔ مجھے اب کسی کی بھی تکلیف سے کوئی لینا دینا نہیں ہے مُمی۔۔ آپ کی "تکلیف سے بھی نہیں۔ مجھے اپنی کمپنی بچانی ہے اور اس کے لیے مجھے بہت سا پیسہ چاہیئے۔۔ جانتی ہیں ہمارا بنا بنایا کھیل صرف آپ کی وجہ سے چویٹ ہوا ہے۔ جانے عورتوں کے دماغ میں کونسا خناس بھرا ہوتا ہے انا کا، کہ اس دھند کے آگے انہیں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔۔

دل جلی باتیں کر کے وہ اٹھا تو وہ اس پر چلائیں۔۔

PDF NOVEL BANK

"شرم کرو۔۔ ماں سے ایسی باتیں کرو گے تو کونسی زمین قبول کرے گی تمہیں۔۔"

اس نے بیزار ہو کر سر جھٹکا تھا۔ پھر ان کی جانب مڑا۔ کرسی کے ہتھ پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا جھکا۔

اب جو بھی کرونگا میں خود ہی کرونگا۔۔ آپ کو اب کسی بھی معاملے کے درمیان میں " آنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ عورتوں کو صرف کام بگاڑنا آتا ہے۔۔ بنانا نہیں۔۔ " اور ہاں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کچھ یاد آنے پر وہ ایک بار پھر سے اٹھتے اٹھتے جھکا تھا۔ صائمہ کی بے یقین آنکھیں اس کے بدلے تیوروں پر جمی تھیں۔

اس کمپنی کے جن شیرز کی مالک آپ ہیں۔ ان شیرز کو آپ میرے نام کر رہی ہیں " "مہی۔۔ اور میں اس بارے میں مزید کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اتنا کہا اور کمرے کا دروازہ زور دار آواز سے بند کر کے باہر نکل گیا۔ صائمہ کا تاریک وجود اب کہ نیلا پڑنے لگا۔ پھر وہ طیش میں اٹھیں اور سنگھار آئینے پر زور سے پرفیوم کی شیشی اٹھا کر دے ماری۔۔۔ اب کہ شیشے کے ٹوٹے جالے میں ان کا ٹوٹا سا عکس نظر آرہا تھا۔۔۔

اول پینک

visit for more novels:

اس نے اپنی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد گردن اس کی جانب موڑ کر اسے دیکھا۔ وہ تشدد میں بیٹھی، دعائیں پڑھ رہی تھی۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔ جھکی پلکیں، ہولے ہولے ہلتے لب اور خشوع۔۔۔ وہ اس پر سکون سے وجود کا اسیر ہونے لگا تھا۔ اسی اثناء میں رابیل نے سلام پھیرا پھر چہرے پر ہاتھ پھیر کر اس کی محو سی نظر کو دیکھا۔

”مسکرا کر ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا بھی تھا کہ ”کیا ہوا۔۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

"کیا سوچ رہے ہو۔۔؟"

"سوچ رہا ہوں تم بہت خوبصورت ہو۔۔"

اس کے اتنے برجستہ جملے کی رابیل کو بالکل بھی توقع نہیں تھی۔ آنکھیں پھیلا کر بچوں کی طرح اس کی جانب دیکھا۔

"تمہیں کیا ہوا اچانک سے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جھینپ کر ہنستے ہوئے اس نے اپنے رخساروں پر ہاتھ رکھے تھے۔ ہاں اسے پتا تھا کہ وہ بلش کر رہی ہے۔ حالانکہ اس نے بہت کوشش کی تھی بلش نہ کرنے کی۔

"نماز پڑھنے کے بعد دعا مانگتے ہیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کے دیکھنے پر اس نے اسے یاد دلایا اور پھر ہاتھوں کے پیالے میں اپنا چہرہ چھپا کر دعا مانگنے لگی۔ وہ اس کی اس حرکت پر مسکرایا تھا۔

میرے حصے کی دعا بھی مانگنا تم۔ میں تو عرصہ ہوا دعا مانگنا بھول چکا ہوں۔۔۔ مجھے "نہیں پتا کہ دعا کیسے مانگتے ہیں۔۔۔"

اس نے اگلے ہی لمحے چہرے سے چھوٹے سے ہاتھ ہٹائے تھے۔ تلاشتی نگاہوں نے معاذ کو اپنے برابر میں دیکھا لیکن وہ اب گلاس ڈور کے ساتھ لیٹا باہر تاریکی میں ڈوبے باغیچے کو دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے ایک بار پھر سے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیئے تھے۔ اب کہ وہ بے حد سکون سے دعا مانگ رہی تھی۔ معاذ نے ایک ہاتھ گردن کے نیچے رکھا اور پھر چہرہ اس طرف کو موڑ کر اسے دعا مانگتے دیکھنے لگا۔ اسے بلاشبہ بہت سے باتیں اس لڑکی سے سیکھنے کی ضرورت تھی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد اس نے سامنے رکھے فون سے شزا کو کال

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کر کے تیا کے گھر آنے کا کہا اور پھر جائے نماز تہہ کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ بیڈ پر بکھرا لحاف درست طریقے سے تہہ کر کے رکھا۔ ادھر ادھر بکھرا سامان سمیٹ کر کمرہ اپنی درست حالت پر لانے کے بعد اس نے معاذ کو دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

”مت سدھرنا تم۔۔ ہر عادت خراب ہے۔۔“

”اب کیا، کیا ہے میں نے۔۔؟“

visit for more novels:

کتنی ٹھنڈ ہے لیکن تم مزے سے ٹھنڈی زمین پر لیٹے ہو۔ ایک تو موسم ایسا اوپر سے ”
جانے کب تک بارش میں بھگتے رہے ہو تم۔۔ بخار چڑھ گیا ناں تو پھر مجھ سے کوئی
”امید مت رکھنا۔۔“

PDF NOVEL BANK

وہ اس کے سر پر کھڑی صلاواتیں سناتی بالکل۔ بھی نہیں تھک رہی تھی۔ اس نے نفی میں سر ہلا کر گہرا سانس لیا اور خاموشی سے اٹھ کر بیڈ کی جانب چلا آیا۔ چپ چاپ لیٹ گیا۔ لحاف بھی گردن تک تان لیا۔

”اب سو جاؤ۔۔“

”راہیل۔۔“

وہ جو پلٹنے ہی لگی تھی بے ساختہ اس کی پکار پر رک گئی۔ پلٹ کر اسے دیکھا۔

”مت جاؤ۔۔۔“

جانے کیسے اس کے لبوں سے یہ دو بول پھسل گئے تھے۔ اپنے کمرے سے اسے جاتے ہوئے دیکھنا ایسا لگ رہا تھا گویا وہ اس کی زندگی سے جارہی ہو۔ اسے اس کے ساتھ کے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ساتھ امید نظر آئی تھی۔ وہ چند لمحوں کے لیے اپنی ذات کے اندھیروں کو بھول گیا تھا۔ وہ ان اندھیروں کو کبھی یاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کچھ لمحے یوں نہی کھڑے رہنے کے بعد وہ واقعی اس کے قریب چلی آئی تھی۔ پھر آہستہ سے اس کے سر پہنے بیٹھ گئی۔ لیکن اس کے اس طرح بیٹھنے میں بھی ایک خاص فاصلہ تھا۔ معاذ نے بنا کسی جھجھک کے ہاتھ آگے بڑھایا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔

”میں سو رہا ہوں۔۔۔ تب تک تم میرے پاس رہو۔۔۔“

بہت مدہم آواز میں کہہ کر اس نے آنکھیں موند لی تھیں۔ رابیل نے گہرا سانس لیا اور پھر خاموشی سے اس کے سر پہنے بیٹھی رہی۔ جب تک وہ سو نہیں گیا تب تک وہ اس کے چہرے کو تکتی رہی تھی۔ کتنا پیارا تھا وہ۔۔۔ لیکن کیا بنادیا تھا اسے اس دنیا نے۔۔۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ سوچکا ہے تب وہ آہستہ سے اٹھی۔ اس کا لحاف درست کیا اور ایک آخری نگاہ اس پر ڈال کر کمرے کا دروازہ بند کرتی باہر چلی آئی۔ شہزادی گاڑی کا

PDF NOVEL BANK

ہارن اسے لاؤنج تک سنائی دے رہا تھا۔ تایا کو خدا حافظ کہنے کے بعد وہ گھر سے نکل گئی تو معاذ کی آنکھ بے ساختہ کھلی۔ زخمی ہاتھ کو نگاہوں کے سامنے کیا۔۔

تم عادت بنتی جا رہی ہو رابیل۔ وہ عادت۔۔ کہ جسے اپنانے کے بعد میں کبھی شرمندگی " اور تاریکی کا شکار نہیں ہوا۔ تم روشنی ہو۔۔ وہ روشنی جو سیاہی کو کاٹ دیا کرتی ہے۔۔ تم معاذ کی روشنی بنتی جا رہی ہو۔۔ بلکہ تم معاذ کی ہوتی جا رہی ہو۔۔ تم پہلے سے زیادہ مجھے "میری لگنے لگی ہو۔۔

visit for more novels:

پٹی بندھے بازو کو آنکھوں پر رکھ کر اس نے عنقا ہوتی بے چینی کو خیر باد کہا اور دھیرے سے جلتی ذات کے کواڑ بند کرنے لگا۔ کہ اس جلن کا مرہم اب اسے مل گیا تھا۔۔

وقت کے چلتے دھاروں میں۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بہت سے اوقات بہہ گئے تھے۔۔
لیکن کیا عجب تھا۔۔
کہ وہ ان اوقات میں۔۔
اب تک زندہ تھا۔۔
جی رہا تھا۔۔ کہ وہ۔۔
ان گزرے لمحات سے نکلنے پر۔۔
قادر نہیں تھا۔۔
وہ قادر ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔
کیونکہ اس نے۔۔
بھلا دیا تھا۔۔ اپنی ماں کا۔۔
وہ آخری تیخ سالس۔۔
کہ جس میں نصیحت پہناں تھی۔۔
خود کو آگ سے بچا کر۔۔
!جنت کے راستوں پر گامزن کرنے کی۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو بے حد خاموش لگ رہی تھی۔ شزا نے یونہی گردن پھیر کر اسے دیکھ لیا۔ اسے رابیل کا چہرہ معمول سے زیادہ سنجیدہ لگ رہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے ناں رابیل۔۔؟ معاذ بھائی ٹھیک ہیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس نے چند پل تو اس کی بات کا جواب ہی نہ دیا پھر گہرا سانس لے کر پیشانی مسلی۔
اس کا انداز پچھلی والی رابیل سے اب کہ یکسر مختلف تھا۔

"وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

بے حد مدہم آواز میں کہا تو شزا نے ٹھٹک کر اس کی جانب دیکھا۔ وہ آنکھوں میں
ڈھیروں فکر لیے شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"کیا مطلب ---؟"

"پھپھو آئی تھیں صبح تایا کے گھر۔۔"

اور اب کے شزا بری طرح چونکی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"وہ کیوں یہاں آئی تھیں۔۔؟"

کیوں آئیگی وہ۔۔۔ اپنے کڑوے لفظوں سے معاذ کو اذیت دینے آئی تھیں۔ تم جانتی ہوناں "
کہ وہ حبیبہ تائی کو لے کر کتنا حساس ہے۔ پھپھو آئیں اور اس کے ادھرے زخم کو ایک

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بار پھر سے اپنی زبان کے کڑے بول سے ادھیڑ دیا۔ تایا بھی بہت اداس لگ رہے تھے
"اور معاذ۔۔ اس کی تو حالت ہی مت پوچھو۔۔"

"تو تمہیں انہیں کمفرٹ کرنا چاہیئے تھا نا۔۔"

شزا نے اب تک چہرہ اس کی جانب پھیر رکھا تھا۔

میں یہی کر رہی تھی۔ بہت باتیں کیں میں نے اس سے۔ اسے کمفرٹ کرنے کی
کوشش کی۔ پچھلی کسی بھی بات کو نہیں دہرایا لیکن پھر بھی شزا۔۔ کچھ ہے جو مجھے
"پریشان کر رہا ہے۔"

پریشانی کی بات تو ہے۔۔ پھپھو اب یوں اچھے ہتھکنڈوں پر اتریں گی تو ظاہر ہے
"پریشان تو ہونا ہی ہے۔ ان کی عادت سے کون واقف نہیں۔"

PDF NOVEL BANK

مجھے نہیں سمجھ آرہا کہ وہ یہ سب کیوں کر رہی ہیں۔۔؟ مجھ سے تو کبھی بھی انہیں اتنا " لگاؤ نہیں تھا کہ میرے یوں الگ ہونے پر وہ اس طرح کی حرکتوں پر اتر آئیں۔۔ تمہیں "کیا لگتا ہے وہ کیوں کر رہی ہیں ایسے۔۔؟

اس نے آخر میں استفہامیہ نگاہیں اس پر جمائیں تو کچھ پل گاڑی میں خاموشی چھا گئی۔ شزا کے اسٹیرنگ تھامے ہاتھوں میں جانے کیوں پسینہ آگیا تھا۔ کیا اسے رحم کے پیغامات اور اس کی ذو معنی باتوں کے بارے میں رابیل کو بتا دینا چاہیے۔۔؟ اوں ہوں۔۔ وہ اور پریشان ہو جائے گی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے تو کوئی وجہ سمجھ نہیں آرہی۔۔ ہو سکتا ہے کہ تایا یا پھر معاذ بھائی اس وجہ سے " واقف ہوں یا۔۔ یا پھر ہم بابا سے بھی بات کر سکتے ہیں اس بارے میں۔۔؟ بابا کو بتائیں "اس سب کے بارے میں۔۔ ہو سکتا ہے کوئی راستہ نکل آئے۔۔

لیکن اس نے فوراً نفی میں سر ہلا کر اس کی بات کو رد کر دیا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بابا کو بتانے کا مطلب ہے زاہد چچا کو بتانا۔ اور ان کو بتانے کا مطلب ہے بات زرتاشہ "چچی کے کان تک پہنچنا۔ جو میں بالکل بھی نہیں چاہتی۔ وہ بات سارے خاندان میں پھیلا دینگے۔۔ میں معاذ یا تایا کو مزید کسی بھی پریشانی میں نہیں ڈالنا چاہتی شہزاد۔۔ ہمیں "کچھ اور سوچنا ہوگا۔۔"

شہزاد نے بھی اس کی نفی پر سمجھ کر سر ہلایا تھا۔ زرتاشہ چچی کو کون نہیں جانتا تھا۔ جب بھی ایسی کوئی بات خاندان میں ہوتی تھی تو سب سے پہلے اس کی خبر چچی کے پاس آتی تھی اور پھر بات سارے خاندان میں پھیل جاتی۔

"معاذ بھائی نے کچھ بتایا تمہیں کہ پھپھو کیوں کر رہی ہیں ایسے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

نہیں۔۔ اس نے مجھ سے صبح کے واقعے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ یہ بھی " میں تایا سے بات کر رہی تھی تو مجھے پتا چل گیا۔ اگر ان سے بات نہیں کرتی تو معاذ مجھے "کبھی نہ بتاتا۔۔"

ہم خود چلیں پھپھو کے گھر۔۔؟ ان سے بات کرنے۔۔؟ ہو سکتا ہے کوئی غلط فہمی " ہو گئی ہو۔۔ ہم ان کی غلط فہمی دور کر دیں تو ہو سکتا ہے وہ ہم سب کی جان بخش "دیں۔۔"

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس نے بات کا ایک اور رخ سامنے رکھا تو رابیل نے اس کی جانب سوچتی نگاہوں سے دیکھا۔

"کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔ یہ بات ایسے ختم نہیں ہوگی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کے کہنے پر شزا نے ایک بار پھر سے ہونٹ آپس میں مس کیئے تھے۔ اسے کوئی بات بے حد بے چین کر رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا وہ کوئی چوری کر رہی ہو۔ رابیل سے یہ بات چھپا کر اس کا دل عجیب ہونے لگا تھا۔

چلو ٹھیک ہے۔ صبح سوچتے ہیں اس بارے میں کچھ۔ تم پریشان مت ہو۔ کوئی نہ کوئی "حل تو نکل ہی آئے گا۔ لیکن جہاں تک مجھے لگتا ہے پھپھو کو صرف معاذ بھائی سے مسئلہ نہیں ہے رابی۔ انہیں کچھ اور بھی چاہیئے۔ یہ صرف تمہاری بات نہیں ہے اتنا تو میں بتا سکتی ہو تمہیں۔ اب وہ کیا بات ہے جس کے پیچھے وہ یہ سب کر رہی ہیں۔ ہمیں "صرف اس کو ڈھونڈنا ہے۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس کے کہنے پر رابیل یکدم چونکی تھی۔ پھر اس کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں بے یقینی واضح تھی۔

PDF NOVEL BANK

ہاں واقعی۔۔ میں نے اس بارے میں کیوں نہیں سوچا پہلے۔۔ انہیں نہ تو مجھ سے " کوئی لگاؤ ہے اور نہ ہی معاذ سے۔۔ پھر وہ کیا بات ہے جس کے پیچھے وہ ہم سب کو "اذیت کا شکار کر رہی ہیں۔؟

یوں لگتا تھا گویا بہت سی بند گریہوں میں سے ایک گرہ کھل گئی ہو۔ اس کے ہاتھ کوئی سرا آگیا تھا۔

یہی تو۔۔ پھپھو اپنا وقت بلا وجہ یہاں وہاں برباد کرنے والی عورت نہیں ہیں رابیل۔" اتنا تو خیر ہم انہیں جانتے ہی ہیں۔ یقیناً تمہاری وجہ سے معاذ بھائی کو تکلیف پہنچنے کے پیچھے ضرور کوئی بڑی وجہ ہے۔ اور اگر ہم اس وجہ تک پہنچ گئے تو ہو سکتا ہے کہ اس "سارے تماشے کو ختم کر سکیں۔۔ ہمیں جلد ہی کچھ سوچنا ہوگا اس بارے میں۔۔"

شزا کے حوصلہ افزاء الفاظ نے اس کی ہمت بڑھائی تھی۔ کچھ سوچ کر اب اس کا پریشان دل آہستہ آہستہ شانت ہونے لگا تھا۔ جتنی مدد وہ معاذ کی اور اپنے اس نکاح کو

PDF NOVEL BANK

بچانے کی کر سکتی تھی اتنی مدد اسے کرنی چاہیئے تھے۔ وہ یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتی تھی۔ اور تب تو بالکل بھی نہیں جب بات اس کے نکاح پر تھی۔ شزانے اس کی خاموشی سمجھ کر گاڑی آگے بڑھائی اور پھر سارے راستے رابیل یہی سوچتی رہی کہ آخر ایسا کیا تھا جو پھپھو کو اس حد گرا رہا تھا۔ اسے جلد از جلد اس وجہ تک پہنچنا تھا۔

دوسری جانب معاذ نے اپنے اوپر سے لحاف ہٹایا اور بستر سے نکلا۔۔ سنگھار آئینے پر رکھی پی کیپ اٹھا کر سر پر پہنی۔ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اور چابیاں اٹھاتا کمرے سے باہر نکل آیا۔ لگے ہی لمحے اب وہ گاڑی کو سنسان راستوں پر دوڑاتا آگے ہی آگے بڑھ رہا تھا۔ رابیل کو تو اس نے یقین دلا دیا تھا کہ وہ ٹھیک ہو گیا ہے لیکن یہ یقین وہ خود کو کیسے دلا سکتا تھا۔ کیا وہ اتنی جلدی ٹھیک ہو جانے والوں میں سے تھا۔؟ اگر ایسا ہو سکتا تو کیا اس کی پچھلی زندگی اتنے زخموں سے عبارت ہوتی۔۔! لیکن رابیل کو مزید پریشان کیئے بغیر وہ خاموشی سے اس کی پیروی کرتا رہا۔ ہنستا رہا۔۔ اسے یقین دلاتا رہا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

یہ سب اس کا ماضی تھا۔ یہ سب اس کی تکلیفیں تھیں۔ اس میں رابیل کا کوئی حصہ نہیں تھا اور ناں ہی وہ تکلیفوں میں اسے اپنا حصہ دار بنانا چاہتا تھا۔ اسے تو صرف یہی بات پریشان کرنے کے لیے کافی تھی کہ وہ لڑکی اب اس کے تاریک خوابوں کا حصہ بننے لگی تھی۔ ان خوابوں کا۔۔ کہ جن سے بچنے کے لیے اس نے کئی راتیں جاگ کر گزاری تھیں۔

سپاٹ چہرہ لیے وہ تیزی سے ڈرائیو کرتا جانے پہنچانے راستوں پر موڑ کاٹ رہا تھا۔ اسے ان راستوں کی عادت تھی۔ ان راستوں نے اسے اس کف کی ادیتوں میں دھکیلا تھا

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

بھلا وہ ان کو کیسے بھول سکتا تھا۔ کچھ گھنٹے کے سفر کے بعد وہ اسی حویلی میں ایک بار پھر سے داخل ہو رہا تھا کہ جس میں داخل نہ ہونے کا تمہیہ اس نے برسوں پہلے سے کر رکھا تھا۔ سردی کے باعث جیبوں میں ہاتھ اڑسے، گردن جھکا کر چلتے بہت سے گارڈز کے سلام کا سر کے خم سے جواب دیتا وہ اپنی ہی سوچوں میں غرق نظر آ رہا تھا۔ لگے ہی لمحے اب وہ سلطان کے سامنے بیٹھا تھا۔ وہ اپنے بیڈ پر دراز تھا۔ کمزور اور خالی خالی سا۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن اس کی آنکھیں۔۔ اس کی آنکھیں اس سیاہی میں بھی چمک رہی تھیں۔ یہ چمک اس کی ذات کا خاصہ تھی۔۔ معاذ کو اس چمک سے ہمیشہ خوف آتا تھا۔ اب بھی آیا تھا۔

"کیسے آنا ہوا۔۔ وہ بھی رات کے اس پہر۔۔! سب خیریت تو ہے نا۔۔؟"

وہ اپنے ازلی نرم انداز میں گویا ہوا تھا۔ لیکن یہ نرم انداز کب سمندری چٹانوں کی سی سختی میں بدل جاتا۔۔ کوئی ادراک کیسے کر سکتا تھا۔

visit for more novels:

تم نے کہا تھا کہ انسان کے گناہوں، اس کی سیاہ کاریوں اور اس کے اعمال کے ساتھ "ہی اس کا اندر مردہ ہونے لگتا ہے۔"

اس نے جھکا سر اٹھایا۔ نیم روشن سے کمرے میں اس کا چہرہ واضح ہوا۔ سر پر پی کیپ ہونے کے باعث اسکی آنکھیں واضح نہیں تھیں اور نا وہ ان آنکھوں کو اب کسی پر

PDF NOVEL BANK

واضح کرنا چاہتا تھا۔ لیکن سلطان۔۔ وہ جانتا تھا۔۔ اسے بغیر دیکھے پتا تھا کہ معاذ کی آنکھیں اس سے کیسا منظر پیش کر رہی ہونگی۔

"یہی سچ ہے۔۔"

اس نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔

"مجھے اس بات سے اختلاف نہیں ہے سلطان۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہوگا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے پتا ہے کہ تمہیں یقین ہے لڑکے اور تم اس بات کے لیئے یہاں آئے بھی نہیں " "ہو۔ تمہیں یہاں کوئی اور بات کھینچ کر لائی ہے۔۔"

وہ واقعی سلطان تھا۔ اسے واقعی انسانوں کو اخبار کی طرح پڑھنا آتا تھا۔ اس نے اگلے ہی لمحے اسے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"میں ٹھیک ہو گیا تھا۔"

اس نے بات کا آغاز کیا تو آواز بہت خاموش تھی۔ اتنی خاموش اور تاریک کہ سلطان کو اپنی ساری حسیات اس کی جانب مبذول کرنی پڑیں۔ اسے سمجھنے کے لیے ویسے بھی پوری توجہ کی ضرورت پڑتی تھی۔

مجھے پچھلے مہینے لگا کہ میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ میرا نکاح ہو گیا ہے۔۔ ایک اور "زندگی میرے ساتھ جڑ گئی ہے تو اب میں نارمل زندگی کی جانب واپس آ رہا ہوں۔۔"

وہ جو اپنے بستر پر دراز تھا بے یقینی سے سیدھا ہو بیٹھا۔ پتھرائی نگاہیں اس کے سیاہ وجود پر ہی جمی تھیں۔ اس کے لیے یہ انکشاف بالکل غیر متوقع اور نیا تھا۔ اسے معاذ سے یہ امید کبھی بھی نہیں تھی۔

PDF NOVEL BANK

"نکاح۔۔ کیا شادی کر لی ہے تم نے۔۔؟"

اس کے استفسار پر اس نے آہستہ سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

صرف نکاح کیا ہے۔ میں ہمیشہ ہی نکاح کرنے یا پھر کسی کو بھی اپنی زندگی کا حصہ بنانے سے خوفزدہ تھا لیکن سلطان۔۔ وہ میری زندگی میں یوں شامل ہوئی کہ مجھے پتا ہی نہ چل سکا۔ اس کی معصومیت اور اس کی پاکیزگی نے مجھے میرے اندھیرے بھلا دیئے تھے۔ مجھے لگا میں ٹھیک ہو رہا ہوں۔ میں ریکور کر رہا ہوں۔ مجھے لگا کہ اب میں وہ خواب کبھی نہیں دیکھوں گا۔۔ مجھے لگا تھا کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن جانتے ہو پھر کیا ہوا۔۔؟

سلطان جو سانس روکے اس کی باتیں سن رہا تھا اس کے سوال پر بھی کوئی رد عمل نہ دے سکا۔ اس کی باتیں بہت غیر یقین تھیں۔ اسے اس پر اعتبار کرنے میں وقت لگ رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

پھر ایک عورت اور اس کے بیٹے نے آکر مجھ سے میری معصوم روشن سی صبح چھین لی۔ ایک عورت اور اس کے بیٹے نے مجھے ایک بار پھر سے تاریکیوں میں دھکیل دیا۔ ایک عورت اور اس کے بیٹے نے میری سوئی تکلیفوں کو پھر سے جگادیا سلطان۔۔ اور اب۔۔ اب مجھے لگتا ہے کہ میں خود کو نہیں روک پاؤں گا۔۔ مجھے لگتا ہے کہ میں سب تباہ کر دوں گا۔ اور یہ سب کرنے کے بعد میں اس لڑکی کا حقدار نہیں رہوں گا کیونکہ وہ۔۔ وہ "مجھ جیسے گناہ گار انسان کے ساتھ نہیں رہ سکے گی۔۔"

اس نے گیلی سانس اندر کھینچی تھی۔ ناک اور کان ضبط سے گلابی پڑنے لگے۔ سانسیں طیش سے ابلنے لگی تھیں۔ پتا ہی نہ چلتا تھا کہ کب وہ انسان سے حیوان بن جائے۔۔

"کس نے کی ہے ایسی حرکت۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

سلطان کو بھی یکدم طیش چڑھا تھا۔ گرج کر پوچھا۔ اتنے سالوں بعد تو ان کا پیارا زندگی کی جانب لوٹ رہا تھا اور اسے بھی کسی نامراد نے آکر اس سے چھین لیا تھا۔ وہ ان میں سے ایک ایک کی گردنیں کاٹ کر پھینک دینا چاہتا تھا۔

"اگر تمہیں بتانا ہوتا تو کیا تمہارے پاس آتا میں۔۔"

اس نے مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔ اس کی آنکھیں نا سمجھی سے سکرٹیں۔۔

میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی تاریک راستوں پر چلنے کے بعد پلٹنا ناممکن "ہوتا ہے۔۔؟

اور اس کے ایسے سوال پر سلطان کی پیشانی کا ہر بل ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ وہ اس سے مدد مانگنے نہیں آیا تھا۔ وہ اسے آگاہ کرنے آیا تھا کہ وہ خود کو بھلا کر انتہائی غیر انسانی سا قدم اٹھانے لگا ہے۔۔

PDF NOVEL BANK

"تم کیا کرنے لگے ہو۔۔؟"

اس نے لاپرواہی سے کندھے جھٹکے تھے۔ پھر گھٹنوں پر کہنیاں رکھتا جھکا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں بتا دوں گا کہ میں کیا کرنے لگا ہوں۔۔"

"معاذ کوئی ایسا قدم نہ اٹھانا کہ جس کے بعد پلٹنے کا کوئی راستہ نہ ہو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ پریشان ہو گیا تھا۔ جب وہ پہلی دفعہ اس حویلی میں آیا تھا تب ہی سلطان جانتا تھا کہ وہ کیسا بچہ تھا۔ اس کی سوچ اور اس کے محسوسات کیا تھے۔ اسے اندازہ تھا کہ ذرا سی محنت کے بعد یہ چھوٹی سی چھری، تیز دھار تلوار میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور حقیقت میں ہوا بھی ایسا ہی تھا۔ وہ اب تیز دھار تلوار بن گیا تھا۔ منجھا ہوا اور ظالم۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اتنے سال میں نے خود پر بند باندھے رکھا کیونکہ انہوں نے کبھی مجھے براہ راست تکلیف "چینے کی جرأت نہیں کی تھی۔ انہوں نے میری ماں کو اذیت دے کر مارا تھا۔۔ اور اب وہ اس لڑکی کو تکلیف دینا چاہتے ہیں جو مجھے بے حد عزیز ہے۔ کیا انہیں لگتا ہے کہ میں "ہر بار ان کو بخش دوں گا۔۔ کیا یہ ان کی بہت بڑی غلط فہمی نہیں ہے سلطان۔۔؟

آخر میں محظوظ ہو کر پوچھا تھا۔

"معاذ۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!مجھے ان کی غلط فہمی دور کر دینی چاہیئے ناں سلطان۔۔"

وہ سوال نہیں تھا۔۔ وہ جواب بھی نہیں تھا۔۔ بلکہ وہ تو اس کا ارادہ تھا۔۔ خوفناک اور سرد سا ارادہ۔۔

PDF NOVEL BANK

یاد رکھنا کہ پھر وہ لڑکی تمہارے حصے میں نہیں آئے گی۔ وہ روشن صبح ہوگی اور تم سیاہ "رات۔۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ پھر تم اس کے ساتھ زندہ رہ سکو گے۔۔؟

اور اب کہ سلطان نے مزید حیران ہونے کے بجائے اپنے وجود پر سرد سا خول چڑھا کر اسے دیکھا تھا۔ اب وہ پروفیشنل سلطان لگ رہا تھا۔ وہ سلطان کے جس کے معاملات میں فیلنگز اور احساسات کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

"جانتا ہوں کہ پھر میں اس کا حقدار نہیں رہوں گا۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جب جانتے ہو تو پھر کیوں کرنا چاہتے ہو یہ سب۔۔؟ کیا انہیں پیچھے دھکیل کر اپنی زندگی "دوبارہ سے شروع کرنا اتنا ناممکن ہے۔۔؟

وہ اس کے سوال پر خاموش رہا تھا۔ کیونکہ اس سوال کا جواب اس کے پاس تھا ہی نہیں۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ممکن بھی ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔"

فرق پڑتا ہے معاذ۔ اگر ایسا کرنا ممکن ہے تو انہیں پیچھے دھکیل کر اپنی زندگی شروع کر دو۔ تمہاری ذات کے اندھیروں کو پناہ مل جائے گی۔ تم گلٹ سے آزاد ہو جاؤ گے اور اگر آزاد نہ بھی ہو سکو تو یہ جو بھ ہلکا ہو جائے گا۔ تمہارے وہ تاریک خواب تمہیں تکلیف دینا بند کر دیں گے۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ گھائے کا سودا نہیں ہوگا۔ ایک بار پھر سوچ "لو۔۔ خود کو یوں گہری جہنم میں مت دھکیلو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے بہت سبھاؤ سے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ جو وہ کہہ رہا تھا وہ اتنا ناممکن بھی نہیں تھا۔ لیکن کیا انہیں ایسے بے مہار چھوڑ دینا درست فیصلہ ہوگا۔؟ کیا بھروسہ تھا کہ وہ دوبارہ پلٹ کر اس پر وار نہیں کریں گے۔۔

"اور اگر اس کے بعد وہ پلٹ کر حملہ کریں تو۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

سلطان کی آواز یکدم برف ہوئی تھی۔

تو ایک ایک کی گردنیں کاٹ کر پھینک دینا۔ بلکہ عبرت کا نشان بنا کر چوک پر لٹکا دینا۔"

"سلطان تمہارا ہر طرح سے ساتھ دے گا۔"

"ہر دفعہ ہم ہی کیوں پیچھے ہٹیں سلطان۔۔ ہر دفعہ ہم ہی کیوں درگزر کریں۔۔؟"

visit for more novels:

اس کی سرمئی آنکھیں بے حد اداس تھیں۔ وہ اس سے تیرہ سالہ معاذ لگ رہا تھا کہ جو اپنی ماں سے اکثر پوچھا کرتا تھا کہ ہر دفعہ ہم ہی کیوں معاف کریں۔۔ ہر دفعہ ہم ہی! کیوں قربانی دیں۔۔

کیونکہ یہی ایک راستہ ہے خود کو بچانے کا معاذ۔ ایک دفعہ بھی اپنے نفس کی، کی گئی"

پیروی تمہیں لگے جہاں تک رسوا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ جو بھی کرو سوچ سمجھ کر

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کرنا۔ یہ فیصلہ سراسر تمہارا ہوگا اور اس کے نتائج بھی تمہی کو بھگتنے ہونگے۔ یہ فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ تم سیاہی کو چننا چاہتے ہو یا روشنی کو۔۔

"کیا پھر میں نارمل ہو جاؤنگا۔۔؟"

ایک یہی یقین دہانی درکار تھی اسے۔۔

اللہ نے چاہا تو ضرور ایسا ہی ہوگا۔ ناامیدی کفر ہے۔ امید کا راستہ اللہ تک جاتا ہے۔" اس راستے کو تمہامو اور خود کو بچاؤ۔ کیونکہ انتقام سیدھی لکیر کی مانند نہیں ہوتا بچے۔ یہ تو گھنا جنگل ہوتا ہے کہ جس میں داخلے کے بعد انسان کے کھو جانے کا خدشہ ہمیشہ برقرار رہتا ہے۔

واپسی کے سارے راستے وہ بے حد خاموش تھا۔ کھلی کھڑکی پر اپنا بازو رکھے ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ تھامے وہ ڈرائیو کرتا بہت سی سوچوں کا مرکز لگ رہا تھا۔ کیا کرنا چاہیئے تھا اور

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا نہیں۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ دل و دماغ پر گزرے اوقات کی اس قدر گرد جمع تھی کہ کچھ دکھائی ہی نہ دیتا تھا۔ سلطان کے پاس بھی وہ اسی لیے گیا تھا کیونکہ وہ خود سے خوفزدہ تھا۔ وہ خود سے ڈر گیا تھا۔ اگر وہ اکیلا رہتا اور ان باتوں کو مزید سچتا تو شاید یہ دن ارحم اور اس کی ماں کی زندگی کا آخری دن ثابت ہوتا۔ لیکن وہ اس ایک لکیر کو پار کر کے خود کو حیوان ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے سلطان سے بات کرنے کے بعد خود کو ایک بار پھر سے سمجھانا شروع کیا تھا۔ وہ ایک بار پھر سے خود کو راضی کرنے لگا تھا۔ خود کو اپنی ذات میں پھیلے اندھیروں سے نگاہیں ملانے کی ہمت دلا رہا تھا۔ یہ اسے ہی کرنا تھا۔ کوئی اس کی جگہ آکر اسے اس سب سے آزادی نہیں دلواسکتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کھلے شیشے سے اندر گرتی سرد ہوا اب کہ اس کے بالوں کو ہولے سے اڑا رہی تھی۔ لیکن وہ کسی اور ہی خیال میں گم ڈرائیو کر رہا تھا۔

PDF NOVEL BANK

صبح وہ فریش ہو کر کمرے سے نکلا اور کسی بھی جانب دیکھے بغیر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ رات کی سیاہی اس کے چہرے سے چھٹ گئی تھی اور اب وہاں صرف خاموشی تھی۔ ٹھنڈی سی خاموشی۔ ابھی لاؤنج ہی میں قدم رکھا تھا کہ وقار کی آواز پر ٹھہر گیا۔

"ناشتہ کر لو آکر معاذ۔۔"

وہ پوری تیاری کے ساتھ کچن میں کھڑے ناشتہ بنا کر اب گول سے ٹیبل پر لگا رہے تھے۔ صبح کی بکھری تازہ روشنی میں الٹھی والی چائے کی مہک نے سارے لاؤنج کو خوشگوار کر دیا تھا۔ اس نے گہرا سانس لیا اور کسی بھی پس و پیش کے بغیر کچن میں چلا آیا۔ آتے ہی خاموشی سے کرسی کھینچ بیٹھا۔ وقار اپنے لگن انداز میں چہرے پر نرم مسکراہٹ لیتے اب اس کے سامنے سنرا سا آئلیٹ رکھ رہے تھے۔ اس نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔ ان کی بوڑھی آنکھوں میں بہت پیاری چمک تھی۔ وہ اس چمک کا مطلب نہ سمجھ سکا۔

PDF NOVEL BANK

"شروع کرو۔۔"

اس نے ایک بار پھر سے گہرا سانس لے کر ہاتھ ناشتے کی جانب بڑھایا اور چائے کپ میں انڈیلنے لگا۔ وہ بھی اپنا ناشتہ لیٹے اب کرسی کھینچ کر اس کے برابر میں بیٹھ رہے تھے۔ اس نے نوالہ چباتے ہوئی ایک نگاہ بغور انہیں دیکھا تھا۔

"رات خواب میں تمہاری ماں کو دیکھا تھا میں نے۔۔"

اس کا منہ تک جانا ہاتھ ہوا ہی میں معلق رہ گیا تھا۔ وقار اپنی جگہ بیٹھے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ اس کی سرئی آنکھوں کا ساکت ارتکاز دیکھ کر ہولے سے مسکرائے۔۔

ہاں۔۔ میں نے اسے رات خواب میں دیکھا تھا۔ شاید اسی لیٹے کہ میں رات اسے یاد کر کے سویا تھا۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ یوں میری جلتی روح کو آرام دینے خواب میں آجائے گی۔ جانتے ہو۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

انہوں نے محبت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ آنکھوں میں باریک سی نمی لیئے۔ اس کے منہ میں موجود نوالہ اب حلق سے نگلنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ یوں لگتا تھا گویا بہت سے کلٹے حلق میں آگ آئے ہوں۔۔

وہ اور میں نہر کے کنارے پر کھڑے تھے لیکن وہ مجھ سے کچھ فاصلے پر تھی۔ میں نے "اس کی جانب بڑھنے کی کوشش کی تو اس نے مجھے منع کر دیا۔ میں وہیں رک گیا۔۔ پھر وہ "اپنی ایڑیاں اونچی کر کے بولی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جانے کیوں ان کی آواز کانپی تھی۔ اس نے ہاتھ میں لیا نوالہ آہستہ سے پلیٹ میں رکھا تھا۔ کچھ تکلیفیں انسان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتیں۔

وہ کہہ رہی تھی کہ معاذ کو کہے اپنا خیال رکھے۔ وہ اسے کبھی بھی جج نہیں کرے گی۔ وہ "اس کا بیٹا تھا، اس کا بیٹا ہے اور اس کا بیٹا رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

نہیں جھٹلا سکتی۔۔ وہ میرے خواب میں بھی صرف تمہاری ہی بات کر رہی تھی معاذ۔۔
”اور تم کہتے ہو کہ تم اب ماں کے بیٹے نہیں رہے۔۔“

اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ پٹی بندھے ہاتھ کو ماتھے پر رکھا۔۔ پھر گہرا سانس لیا۔۔
یہ باتیں اس کے لیے بہت زیادہ تھیں۔

پھر وہ اس سفید روشنی میں تحلیل ہو گئی۔ میں اسے ڈھونڈتا رہا لیکن وہ مجھے نہیں ملی۔“
میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن شاید وہ صرف تمہاری ہی بات کرنے آئی تھی۔ نیند
سے اٹھ کر مجھے سمجھ ہی نہیں آیا کہ یہ اچھا خواب تھا یا اداس۔۔ اس نے میری آنکھوں
”کو آنسوؤں سے بھر دیا تھا لیکن دل سرشار تھا۔۔ کیا یہ اداس خواب تھا معاذ۔۔؟“

ان کے پوچھنے پر اس نے ان کی جانب دیکھا۔ کچھ اس کے اندر بہت آہستگی سے ڈوبنے
لگا تھا۔

PDF NOVEL BANK

”ہاں بابا۔۔ یہ اداس خواب تھا۔۔“

اس نے ہولے سے کہا تھا۔ انہوں نے اندر گرتے آنسوؤں سے بوجھل ہوتی سانس خارج کی تھی۔

”اداسیاں اتنی خوبصورت کیسے ہو سکتی ہیں بھلا۔۔؟“

”آپ کو تکلیف ہوئی ہے نا۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے اب کہ براہ راست ان سے پوچھا تو وقار نے جلتی آنکھیں ہاتھ کی پشت سے رگڑیں۔ ایک کڑا وقت تو بہر حال انہوں نے بھی گزاریا تھا۔۔

”ہاں۔۔“

PDF NOVEL BANK

حلق میں جما ہوتے آنسوؤں کے ساتھ انہوں نے بس اتنا ہی کہا تھا۔ معاذ جانتا تھا کہ وہ اس کے ہر رویے سے ہرٹ ہوتے تھے لیکن وہ بھی کیا کرتا۔ گرد و نواح کی تلخی نے اس کے اندر بسیرا کر رکھا تھا۔ اپنے لفظوں کا بے دردی سے استعمال کرتے اسے بالکل اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

میں معافی چاہتا ہوں اپنے ہر عمل کے لیے بابا۔ جو کچھ ہوا اس میں آپ قصور وار نہیں "تمھے۔۔"

اس نے کہہ کر اپنی چائے اٹھائی تھی پھر گرم ابلتا بھورا مایہ حلق سے اتارنے لگا۔

ہم دونوں اپنی جگہ ٹھیک تھے معاذ۔ جو تم نے کیا اور جو میں کرتا رہا۔ مجھے لگتا ہے جو "ہوا وہ ایسے ہی ہونا تھا۔ تمہیں اس تاریک دنیا کا سامنہ کرنا تھا اور مجھے اس ذلت کا۔ شاید ہم خود کو اس بڑے دن میں جسٹفائی کر سکیں۔۔ شاید ہم بھی اپنے اعمال کی وضاحت

PDF NOVEL BANK

دے سکیں۔ اور مجھے یقین ہے۔۔ کہ تمہاری ماں اس دن ہم سے رخ نہیں پھیرے گی
"کیونکہ وہ جانتی ہے کہ ہم دونوں ایسے نہیں تھے۔ ہم ایسے بنا دیئے گئے تھے۔۔"

اس نے سر اثبات میں ہلا کر ان کی بات سے اتفاق کیا تھا۔ پھر ہلکا سا مسکرایا۔۔

"ہمیں ایک دوسرے کو معاف کرنے کی ضرورت ہے بابا۔۔"

"نہیں معاذ۔۔ ایک دوسرے سے پہلے ہمیں خود کو معاف کرنے کی ضرورت ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان کی بات پر اس نے سر جھٹکا تھا۔ پھر چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا۔

جانتے ہیں بابا۔۔ انسان ساری دنیا کو معاف کر سکتا ہے لیکن جب بات خود پر آتی ہے تو
"معافی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔"

PDF NOVEL BANK

ایسا ہی ہے۔ خود کو قبول کرنا کسی اور کو قبول کرنے سے کہیں زیادہ کٹھن ہے۔ ہم " جلتے ہیں کہ ہم کہاں کمزور ہیں۔۔ ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ہم کتنے سیاہ ہیں۔۔ اسی لیے "تو ہم خود کو قبول نہیں کر پاتے۔ خود کو معاف نہیں کر پاتے۔۔"

کاش کہ ماں کبھی میرے بھی خواب میں آجائیں تو میں بھی تھوڑا سا پرسکون " "ہو سکوں۔۔"

"تمہیں پرسکون ہونے کے لیے خود کی معافی درکار ہے معاذ۔۔ خود کو معاف کر دو۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان کے نرمی سے کہنے پر اس نے سر ہلایا تھا۔

میں کوشش کرونگا بابا۔۔ آپ دعا کریں کہ میں خود کو۔۔ اپنے سیاہ اور سفید کے ساتھ " قبول کر سکوں۔ شاید پھر میں ایک نارمل زندگی گزار سکتا ہوں۔ لیکن میں یہ بھی جانتا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہوں کہ یہ سب -- یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔ ان سب باتوں کے لیے شاید مجھے
"ساری عمر لگ جائے۔"

ٹھنڈی سی تازہ روشنی ہر جانب سے چھن کر گھر میں گر رہی تھی۔ آملیٹ اور چائے کی
اشتہا انگیز مہک میں کسی کے خاموش آنسو بھی شامل ہو گئے تھے۔

ساری عمر لگے یا پھر ایک لمحہ۔۔ تمہیں بس وہ ایک لمحہ تلاش کرنا ہے جس میں تم خود
کو معاف کر سکو۔ تمہارا وہ ایک لمحہ تمہاری ہر سیاہ کاری پر بھاری ہوگا بالکل ویسے ہی
"جیسے عمر بھر کے گناہوں پر سچی توبہ کا ایک آنسو بھاری ہوتا ہے۔"

"میں کوشش کرونگا بابا۔"

اس نے بہت آہستہ سے کہے تھے یہ لفظ۔۔ اپنے آپ سے نگاہ ملانا اتنا بھی آسان نہیں
تھا۔

PDF NOVEL BANK

”کوشش میں اللہ نے برکت رکھی ہے۔۔“

بس جو میں نے ماں کے ساتھ کیا وہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ انہوں نے مجھے اپنی جان ”سیچ کر بڑا کیا تھا۔ اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ مجھ پر صرف کیا تھا لیکن بابا میری۔ جوابی کارروائی نے سب ختم کر دیا۔ میں نے اپنا سب کچھ ان کے ساتھ ہی کھو دیا تھا۔ اس رات جب میں ہاسپٹل سے نکلا تھا تو پہلے والا معاذ نہیں تھا۔ مجھ پر سیاہی بسیرا کر چکی تھی کیونکہ میں مایوس ہو گیا تھا۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج بہت دنوں بعد اس نے وقار کے ساتھ بیٹھ کر یوں بات کی تھی۔ وہ خاموشی سے اسے سن رہے تھے۔ شاید یہی ان کے بیٹے کا بوجھ کچھ کم کر سکتا۔۔

”مایوسی کفر ہے بلاشبہ۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

انہوں نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔۔

اور میں کافر نہیں بننا چاہتا تھا۔ میں مسلمان رہنا چاہتا تھا۔۔ لیکن بابا۔۔ میں کافر بننے " لگا تھا۔۔

اور یہ کہتے ہوئے اس کی آواز بہت مدہم تھی۔ وقار بھی چند لمحے کچھ نہ بولے۔

لیکن میں یوں پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ میں یوں مایوسیوں میں نہیں گھر سکتا۔ میں حبیہ " کا بیٹا رہنا چاہتا ہوں۔ میں ضرور ان اندھیروں سے نکلنے کی کوشش کرونگا بابا۔۔

انہوں نے مسکرا کر اس کے زخمی ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔ پھر اس کا ہاتھ آہستہ سے تھپکا۔

"اللہ تمہارا مددگار ہوگا معاذ۔۔ میں تمہارے لیے بہت دعا کرونگا۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے چائے کا آخری گھونٹ لیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر یونہی لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

”ویسے مجھے پتا نہیں تھا کہ آپ مجھ پر چلانے کے علاوہ ناشتہ بھی اچھا بنالیتے ہیں۔۔“

وقار نے اس پر نگاہیں اٹھائی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ”!شرم کر خر۔۔“

اور وہ بے ساختہ ہی ہنس دیا تھا۔ اسے کسی کا ”جنگلی خر“ کہنا یاد آگیا تھا۔۔

”ویسے یہ رابیل کو خر کا مطلب آپ نے بتایا تھا۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اس نے چابیاں ہاتھ میں لے کر باہر نکلتے ہوئے پوچھا تو انہوں نے چائے کا کپ لبوں سے لگائے ہی اثبات میں سر ہلایا۔ وہ کچھ یاد آنے پر ایک بار پھر سے ان کے سامنے چلا آیا تھا۔

"جانتے ہیں وہ مجھے کیا کہتی ہے۔؟"

"جانتا ہوں۔۔"

اور وہ جو محفوظ ہو کر انہیں تنگ کرنے لگا تھا یکدم رک گیا۔ ابرو حیرت سے سکڑے۔۔

جنگلی خر بولتی ہے ناں وہ تمہیں۔ اس نے بتایا تھا مجھے۔ اور یقین کرو مجھے یہ نام "تمہارے لیے پسند بھی بہت آیا تھا۔ جنگلی خر۔۔ واؤ۔۔"

وہ کہہ کر ہنسے تو اس نے خاموشی سے انہیں دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

آپ دونوں کے اس الائنس میں پتا نہیں مجھے گھر میں رہنا نصیب ہوگا بھی یا " "نہیں۔۔"

سر ہلا کر کہتا وہ باہر نکلا تو وقار کے قہقہے نے آخر تک اس کا پیچھا کیا۔

"اگر کچھ الٹا سیدھا کرو گے تو ہم تمہیں گھر سے اٹھا کر باہر بھی پھینک دیں گے۔۔"

visit for more novels:

ان کی ہانک پر اس نے سر ہلایا تھا پھر گاڑی کا دروازہ کھولتا اندر بیٹھا۔ ہر جانب پھیلی ٹھنڈی سے صبح بہت دنوں بعد آج بے حد شفاف لگ رہی تھی۔

دوسری جانب وہ ناشتے کی ٹیبل پر سب گھر والوں کے ساتھ بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔ ردا اور شزا اپنے کلج ڈیس میں ملبوس، اونچی پونیاں بنائیں بابا کے ساتھ کسی بات پر ہنس رہی تھیں۔ رامین انہیں کھانے کے سامنے بیٹھ کر یوں ہنسنے پر ڈانٹ رہی تھیں اور

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رابیل۔۔ اس نے ہاتھ میں بھاپ اڑاتا چائے کا کپ تھام رکھا تھا۔ دور کسی غیر مرئی نکتے پر نگاہیں جمائے وہ اس ماحول سے لا تعلق سی بیٹھی تھی۔ عابد کی نظر اس پر پڑی تو غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"رابیل۔۔ کہاں گم ہو۔۔؟"

ان کے پوچھنے پر وہ اپنے خیالات سے چونکی تھی۔ پھر سنبھل کر مسکرائی۔ شزا بھی یکدم ہی سنجیدہ ہو گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بابا۔۔ پھپھو سے دوبارہ بات ہوئی آپ کی۔۔؟"

رابی نے سر اٹھا کر شزا کو دیکھا لیکن وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھی۔ وہ بابا کی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی۔ اس نے بھی نظروں کا رخ ان کی جانب پھیرا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"نہیں۔۔ میری تو دوبارہ کوئی بات نہیں ہوئی صائمہ سے۔۔ کیوں۔۔؟"

اگر انہوں نے بات نہیں کی تو آپ کر لیں ان سے بات۔ کب تک وہ یوں اس طرح "
"روٹھی رہیں گی ہم سے۔۔؟"

رامین نے ان کے کپ میں گرم چائے انڈیلتے کہا تھا۔ عابد نے گہرا سانس لیا۔

وہ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے ایک دو بار کوشش کی تھی بات کرنے کی "
لیکن وہ راضی نہیں ہے بات کرنے پر۔ شاید اس کا دل اب تک نہیں بھرا اپنے عمل
کے نتیجے سے۔

آخر میں ناچلتے ہوئے بھی ان کے لہجے میں ہلکی سی تلخی گھل گئی تھی۔ رامین نے ان
کی جانب فکر مندی سے دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

مجھے تو آپ کی سمجھ ہی نہیں آتی۔ پہلے انہوں نے اس رشتے کو توڑنے کی باتیں کیں اور "اب وہ اس رشتے کے ختم ہو جانے پر ہم ہی سے ناراض ہیں۔ کچھ سمجھ آرہی ہے آپ کو ان کے رویے کی۔۔؟"

بالکل سمجھ آرہی ہے مجھے اس کے رویے کی۔ ہمیشہ اپنی انا کے جھنڈے کو سر بلند نہیں رکھا جاتا رامین۔ بہت دفعہ خود کو جھکانا پڑتا اور رشتوں میں تو کبھی انا کو نہیں لاتے۔ یہ تو رشتوں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔ لیکن میری بہن کو عادت ہے خود کو سر بلند رکھنے کی۔ وہ ہمیشہ سے یہی کرتی آرہی ہے اور آگے بھی وہ یہی کرے گی۔

visit for more novels:

"میں تو شکر ادا کرتا ہوں اب کہ میری بیٹی بچ گئی اس سے۔۔"

ان کے کہنے پر رابیل سمیت سب ہی چونکے تھے۔ انہیں بابا سے اس آخری بات کی توقع نہیں تھی۔

PDF NOVEL BANK

رابیل جیسی لڑکی تو کبھی صائمہ کے ساتھ نہیں چل سکتی تھی۔ میں حیران ہوں کہ "اس بات کا اندازہ مجھے اتنا بعد میں کیوں ہوا۔۔ لیکن پھر بھی اللہ نے ہمیں بچا لیا۔۔"

اس کے دل پر جما بوجھ لگے ہی لمحے ہلکا ہو گیا تھا۔ چلو کوئی تو تھا کہ جسے معاذ کے داماد ہونے پر اعتراض نہیں تھا۔ سب آہستہ آہستہ اسے قبول کر رہے تھے۔ سب نارمل ہو رہا تھا۔ ایک دن سب اسے اور معاذ کو قبول کر ہی لیں گے اور اگر ان دونوں کو قبول نہ بھی کریں تو اس کے لیے اس کے گھر والے کافی تھے۔ اسے بس اپنے گھر والوں کا ساتھ چاہیے تھا۔ ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنا بیگ سمیٹا اور گھر سے باہر نکل آئی۔ بے حد خاموشی سے ٹھنڈی سڑک پر قدم اٹھاتے اسے تازہ صبح میں سانس لینا بہت سکون دے رہا تھا۔ اس کے تنے اعصاب آہستہ سے ڈھیلے پڑنے لگے تھے۔

نیچھے گھر میں شزا جو کالج کا بیگ لینے اپنے کمرے میں آئی تھی، بچتے موبائل کی جانب متوجہ ہوئی۔ آگے بڑھ کر جگمگاتی اسکرین پر غیر شناسا سا نمبر دیکھا۔ پھر کچھ سچ کر فون کان سے لگایا۔۔

PDF NOVEL BANK

"شہزادہ۔۔"

وہ آواز بہت جانی پہچانی تھی۔

"جی معاذ بھائی۔۔"

اس کا ڈرتا دل بے اختیار ہی سنبھلا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیس ہو۔۔؟"

یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی کام میں مصروف ہو۔

"ٹھیک بھائی۔۔ آپ کیسے ہیں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ٹھیک۔۔ ارحم تمہیں تنگ کر رہا ہے۔۔؟"

اور یہ ٹھک۔۔ لگے ہی لمحے جیسے اس کا دل حلق میں آگیا تھا۔ اسے اتنے براہ راست سوال کی امید نہیں تھی۔ صبح پیشانی باریک پسینے سے چمکی تھی۔

"معاذ بھائی آپ کو کیسے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "شزا ہاں یا نہیں۔۔؟"

اس نے اس کی بات کاٹ کر ایک اور سوال کیا تو شزا نے جلدی سے تھوک نگلا۔ اس کی ہتھیلیاں بے ساختہ ہی پسج گئی تھیں۔

"جی۔۔ وہ مجھے ہراساں کر رہے ہیں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اور آخر کار اس نے بتا ہی دیا۔ آنکھوں میں بہت سے آنسو ایک ساتھ اترے تھے۔

"کب سے۔۔؟"

"اقبال کی شادی سے۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ فارغ ہو کر مجھ سے ریسٹوینٹ میں آکر ملو۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے معاذ بھائی۔ وہ بہت عجیب طرح سے بات کرتے ہیں مجھ سے۔ اگر کسی کو پتا چل گیا تو بہت بہت برا ہوگا۔۔

PDF NOVEL BANK

کئی دنوں سے وہ اس بات کو چھپائے اندر ہی اندر گھل رہی تھی لیکن جیسے ہی یہ احساس کے کوئی اپنا اس سب واقف ہے اور اسے کسی بھی قسم کا الزام بھی نہیں دے رہا۔۔۔ بس اس ایک بات نے اسے رونے پر مجبور کر دیا تھا۔

"روتے نہیں ہیں۔۔۔ دیکھ لیں گے ارحم کو بھی۔۔۔"

لیکن۔۔۔ لیکن اگر انہوں نے مجھ پر الزام لگا کر خاندان والوں کو یا۔۔۔ یا پھر بابا کو یہ "سب کسی اور طرح سے بتایا تو معاذ بھائی۔۔۔ پھر کیا ہوگا۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا تھا۔ وہ رابیل کی طرح بات بات پر رونے والی نہیں تھی لیکن ارحم نے اسے کچھ اس طرح ہراساں کیا تھا کہ اس کی رگ رگ میں خوف اتر گیا تھا۔ دوسری جانب اپنے ریسٹورینٹ کے کچن میں کھڑے معاذ نے ہاتھ میں پکڑا بل دیکھ کر فیصل کو دیا۔

PDF NOVEL BANK

"کیا ہوگا پھر۔۔ کچھ نہیں ہوگا۔۔ وہ میرے ہاتھوں سے مار کھائے گا اور سارے خاندان"
"والوں کے سامنے کھائے گا۔۔"

آپ انہیں ماریں گے۔۔ نہیں نہیں معاذ بھائی۔۔ پلیز۔۔ ایسے تو بات اور بھی بڑھ"
"جائے گی۔۔"

"نا ماروں خاندان والوں کے سامنے پھر۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"نہیں۔۔"

"اکیلے میں مار لوں۔۔؟"

اور وہ اس کے سوال پر اتنی پریشانی میں بھی ہنس پڑی تھی۔ معاذ نے اسے ہلکا پھلکا
کرنے کے لیے ہی یہ سوال کیا تھا اس سے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"کیا مارے پیٹے بغیر بات نہیں بن سکتی۔۔"

کچھ لوگ لاتوں کے بھوت ہوتے ہیں۔ انہیں جتنا بھی سمجھا لو وہ کبھی نہیں سمجھتے۔" شام میں میرے ریسٹورینٹ آنا پھر دیکھتے ہیں اس مسئلے کو۔ اور اگر اب دوبارہ اس کا فون آئے تو تڑاخ سے جواب دینا۔ نظروں کے سامنے آئے تو گھما کر گال پر جڑ دینا۔ باقی "میں دیکھ لوں گا۔"

visit for more novels:

اور حسب عادت کوئی بھی لمبی چوڑی بات کیسے بغیر اس نے دوسری جانب سے فون رکھ دیا تھا۔

شہزاد نے بھی آسودگی سے فون کان سے ہٹایا تھا۔ رابیل بہت لکی تھی۔۔ بہت زیادہ۔۔ اگر آپکی زندگی میں کوئی معاذ جیسا ہو تو آپ لکی ہی ہونگے۔۔ کیونکہ معاذ ہر کسی کو تھوڑی ملتا ہے۔۔ وہ تو کسی کسی کو ملتا ہے۔۔ اس نے بھی آنکھوں سے آنسو صاف کیئے اور بیگ کندھے پر ڈالتی باہر نکل آئی۔ اجلی صبح اب کہ کچھ اور اجلی لگنے لگی تھی۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مدرسہ میں بھی اس کا دل بوجھل ہی رہا۔ سستی اور دل و دماغ پر جمی بہت سی باتوں کا بوجھ تھا جس نے اسے نڈھال کر رکھا تھا۔ واپسی پر اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے اس نے رخ بجائے گھر کی جانب کرنے کے ڈرائیور کو سلومی کے گھر چلنے کو کہا۔ جانے کیوں وہ ان سے ملنا چاہتی تھی۔

visit for more novels:

دروازے کے عین سامنے کھڑے ہو کر وہ چند لمحے خالی خالی نگاہوں سے اس پرانے طرز کے بنے دروازے کو دیکھتی رہی پھر آہستہ سے اندر داخل ہو گئی۔ باغ میں بہت سی سفید چاندنیاں بچھی تھیں، بچے قرآن پڑھ رہے تھے اور سلومی ایک جانب بیٹھیں کسی بچے کو سبق دے رہی تھیں۔ اس نے دور سے اس پیارے منظر کو دیکھ کر اپنی روح کو سیراب کیا تھا۔ یوں لگتا تھا گویا، اس باغ میں آسمان سے چاندنی اتر آئی ہو۔ عموماً اس کے

PDF NOVEL BANK

مدرسے کی چھٹی مغرب کے بعد ہوا کرتی تھی لیکن جس دن کلاس کم ہوتیں وہ عصر تک فارغ ہو جاتی۔ سلویٰ نے اسے دور سے دیکھ لیا تھا۔

حیرت سے پھیلی آنکھیں لیتے وہ جوش سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھیں تو پیچھے قرآن پڑھتے بہت سے بچوں نے گردنیں پھیر کر اسی جانب دیکھا۔ وہ اس قدر توجہ پر لمحے بھر کو اگڑ بڑائی تھی۔ آخر کار وہ تھی تو رابیل ہی۔۔۔ یو۔۔۔

السلام علیکم پیاری لڑکی۔۔۔ کیسی ہو اور ایسے اچانک کیسے آگئیں۔۔۔ مجھے بتا دیتیں تو کچھ "مزے کا پکا کر کھلاتی تمہیں۔۔۔" www.urdu-novel-bank.com

اپنے نرم سے انداز میں ہنستے ہوئے بول کر وہ اس کے گلے لگیں تو وہ بھی مسکرا دی۔ کچھ لوگ بہت اچھے ہوتے ہیں۔۔۔ اتنے نرم اور اتنے سادہ۔۔۔ کہ انسان کا دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔

PDF NOVEL BANK

وعلیکم سلام۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔؟ اور سوری۔۔ یوں بے وقت " "آکر آپ کو پریشان کر رہی ہوں میں۔۔ آپ بڑی ہیں۔۔

گلابی رخساروں کے ساتھ کہہ کر اس نے ایک نگاہ پیچھے بیٹھے بچوں پر ڈالی تھی۔ سلوی اس کے اس قدر فارمل انداز پر ایک بار پھر ہنس پڑی تھیں۔ پھر اسے اپنے ساتھ لگا کر باغ تک لے کر آئیں۔

بچے پڑھتے رہیں گے اور تم کونسا ہم سے الگ ہو۔۔ تم بھی تو ہمارے جیسی ہی ہو۔ " قرآن والی۔۔ کسی اور طبیعت کی لڑکی آتی تو شاید میں تھوڑا پریشان ہو جاتی لیکن جب "رابیل آئی ہے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ ہی لینے آگے بڑھ رہی تھیں۔ ان کے حوالے پر وہ دل سے مسکرائی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"کب تک فارغ ہوتی ہیں آپ۔۔۔؟"

میں بس ابھی فارغ ہونے ہی والی ہوں۔ یہ آخری نشست ہے بچوں کی۔ تم بیٹھو۔
"ناں۔۔"

وہ جا کر اپنی جگہ پر بیٹھیں تو رابیل بھی ان کے برابر میں بیٹھ گئی۔ کوئی تکلف اور کوئی غیر آرام دہ سا تاثر نہیں تھا۔ بس سادگی اور محبت تھی۔ اسے اسی لمحے احساس ہوا کہ اگر زندگی گزارنے کے لیے سادگی اور محبت ہو تو مزید پھر کسی بھی چیز کی تمنا کرنا اسراف ہی ہوگا۔ بچے کو سبق دے کر فارغ کرنے کے بعد وہ اب دوسرے بچے کی جانب متوجہ تھیں۔ بچے شرمائی لجائی سی مسکراہٹوں کے ساتھ اسے گاہے بگاہے دیکھ رہے تھے۔ وہ بھی اسی مسکراہٹ کے ساتھ انکی مسکراہٹوں کا جواب دے رہی تھی کیونکہ ہماری رابیل بھی بچوں سے کم تھوڑی تھی۔ معاذ اسے ایسے کرتے دیکھتا تو بہت مزاق اڑاتا۔ اور معاذ۔۔ جانے وہ کیسا ہو۔۔؟ کیا کر رہا ہوگا ابھی۔۔

PDF NOVEL BANK

"تمہیں کونسی سورت پسند ہے۔۔؟"

سلویٰ کے بہت اچانک سے سوال پر وہ اپنی سوچوں سے یکلخت ہی چونکی تھی۔۔

"سورہ کہف۔۔"

بے اختیار ہی اس کی زبان سے پھسلا تھا۔ وہ مسکرائیں۔۔ پھر سمجھ کر سر ہلایا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "معاذ کو بھی یہی سورت پسند ہے۔۔"

"معاذ کو۔۔ معاذ کو سورہ کہف پسند ہے۔۔؟ لیکن وہ تو۔۔"

وہ کچھ کہتے کہتے رکی تو سلویٰ نے اس کی جانب دیکھا۔ وہ بہت نرم سی نگاہ تھی۔۔ نرم

اور اداس۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"جانتی ہوں۔۔ وہ اب قرآن نہیں پڑھتا۔۔"

سر سراتی ہوا کے جھونکے کے باعث بہت سے زردپتے ٹوٹ کر سبز سے باغ پر گرے تھے۔ یوں لگتا تھا گویا آسمان سے زردپتوں کی بارش ہو رہی ہو۔ چندپتے اس کے قدموں کے قریب آکر بھی گرے تھے۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر ایک زردپتہ اپنی انگلیوں سے تھام کر نگاہوں کے سامنے کیا تھا۔

visit for more novels:

"جانے وہ کتنی اذیت سے گزرتا ہوگا سلومی۔۔" www.urdu-novels-bank.com

اس کی سرگوشی نے سلومی کی سماعتوں کو چھو لیا تھا۔ جیجی انہوں نے گہرا سانس خارج کر کے درختوں سے آنسو بن کر گرتے ان زردپتوں کو دیکھا تھا۔

PDF NOVEL BANK

مجھے لگتا ہے کہ اگر میں نے یہ قرآن چھوڑ دیا تو میں زندہ نہیں رہ سکوں گی۔ اور وہ۔۔۔"

اس نے اسے پا کر کھو دیا۔ اس قرآن کو ایک طویل عرصے تک محبت سے پڑھنے کے بعد اس نے اسے گم کر دیا۔۔۔ میں حیران ہوں کہ وہ اس سب کے بعد بھی زندہ کیسے رہ رہا ہے۔ وہ اتنا نارمل ایکٹ کیسے کر سکتا ہے۔۔۔؟ وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔

بچے اب اٹھ اٹھ کر جانے لگے تھے۔ اکا دکا بچے اب باغ میں بیٹھے اپنا سبق ہل ہل کر دہرا رہے تھے۔ دو لڑکیاں اپنے خوبصورت چہروں کے گرد حجاب لپیٹے اس اترتی شام میں زرد پتوں کی بارش تلے بھیک رہی تھیں۔ ایک لڑکی اداس تھی تو دوسری اس کی اداسی کی

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ساتھی۔۔۔

اسے عادت ہو گئی ہے رابیل۔ پہلے اسے خود کو نارمل دکھانے کے لیے محنت کرنی پڑتی تھی لیکن اب وہ بغیر کسی دقت کے یہ کام سرانجام دیتا ہے۔ وہ اب اس اذیت کا "عادی ہو چکا ہے۔"

PDF NOVEL BANK

"!کوئی اذیت کا عادی کیسے ہو سکتا ہے سلوی۔۔"

اس نے بے چینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔ وہ سرسراتی ہوا سے لہراتے پتوں کو دیکھتی ہوئے سے مسکرائی تھیں۔

"معاذ ہو سکتا ہے۔۔"

کیا کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم اسے اس کا قرآن لوٹا سکیں۔۔؟ میں اسے اس کا قرآن "لوٹانا چاہتی ہوں۔۔ لیکن میرے ہاتھ خالی ہیں۔ میرے ہاتھوں میں محض میرے باؤ اجداد کی بد اعمالیاں ہیں۔ میں ان اعمال کے ساتھ اس کی مدد کیسے کروں۔۔؟ یہ ایک احساس کے اس کی زندگی برباد کرنے میں میرے گھر والوں کا ہاتھ تھا، یہ ایک احساس "مجھے کچھ لگتا ہے۔ یہ ایک احساس مجھے بہت تکلیف دیتا ہے سلوی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی آنکھ سے آنسو پھسلا تھا۔ ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کر کے اس نے سامنے دیکھا۔ اس کا دل بہت دکھا ہوا تھا۔

میں سمجھ سکتی ہوں رابیل۔ میں تمہاری کیفیت اور تمہاری بے بسی کا اندازہ لگا سکتی ہوں۔ کیونکہ انسان پر صرف اس کے اعمال نہیں بلکہ اس کے پرکھوں کے اعمال کا سایہ بھی ہوتا ہے اور ہم۔۔ ہم اس حقیقت سے نگاہ نہیں چرا سکتے۔ جو تمہارے گھر والوں نے کیا، بھلے ہی وہ اس کی سزا بھگت چکے ہوں لیکن ان سیاہ کاریوں کا ایک حصہ تمہیں ہمیشہ اذیت دیتا رہے گا۔ خون کے رشتوں کی لامتناہی اذیتوں کا شمار بھلا کیا

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"! بھی کیسے جاسکتا ہے۔"

اس نے سر جھکا کر گود میں رکھے اپنے ہاتھ دیکھے تھے۔ کبھی کبھی اسے لگتا تھا کہ وہ معاذ کے لیے کچھ بھی نہیں کر پائے گی۔ شاید وہ اس کے لیے صرف ماضی کی تکلیف دہ یادوں کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن کر، اس کی اذیت میں اضافے کا باعث بنتی رہے گی۔ اس کے معصوم سے مسلمان دل پر یہ بات بہت گہرا وار کیا کرتی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن اس سب میں تم کہیں بھی قصور وار نہیں ہو پیاری۔ تمہارا دل تو اتنا صاف ہے " کہ تکلیف اسے ہوتی ہے اور روتی تم ہو۔ وہ رونا نہیں جانتا تو اس کے حصے کی کمی کو تم پورا کرتی ہو۔ اسے دعا مانگنے نہیں آتی تو اس کے حصے کی دعائیں بھی تم مانگتی ہو۔ وہ قرآن نہیں پڑھتا تو تم اس کے حصے کا قرآن پڑھ کر اسے سناتی ہو۔ کیا تم اب بھی خود "کو الزام دوگی۔۔؟

انہوں نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔ اس کی پلکوں پر بہت سے آنسو لدے تھے۔ وہ آنسو باہر نہیں۔۔ وہ آنسو شاید کہیں اندر گر رہے تھے۔ باغ اب بچوں سے مکمل طور پر خالی ہو چکا تھا۔ زرد پتے لہراتی ہوا کے ساتھ لہرا رہے تھے۔ درختوں کی لہلاہاتی ہوا کے جھونکوں پر سرسراتی جنبش روح تک کو سکون بخش رہی تھی۔ اس نے کبھی اتنی خوبصورت شام نہیں دیکھی تھی۔ اتنی اداس اور اتنی زرد۔۔

"میں اس کے لیے سب کچھ کرنا چاہتی ہوں سلومی۔ لیکن مجھے نہیں پتا کہ کیسے۔۔"

PDF NOVEL BANK

تم جتنا کر رہی ہو، جیسے کر رہی ہو اور جو کر رہی ہو وہ بہت ہے۔ پتا ہے معاذ نے پچھلے " گزرے کئی سالوں میں مجھ سے کبھی کسی لڑکی کے بارے میں بات نہیں کی۔ لیکن جب تم سے اس کا نکاح ہوا تو وہ گھر آکر مجھ سے تمہاری باتیں کر رہا تھا۔ میں پہلے تو بہت حیران ہوئی تھی کیونکہ مجھے امید نہیں تھی کہ وہ کسی لڑکی کا ذکر مجھ سے کرے گا۔ مگر پھر اس کی آخری بات نے مجھے حیرت کے سمندر میں غرق کر دیا تھا۔۔

اس نے بھگی پلکیں ان کی سبز آنکھوں پر جمار کھی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے کہا تھا کہ وہ ایک بہت معصوم لڑکی ہے۔ بہت چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو جاتی " ہے تو لوگ اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور میرا دل کرتا ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ توڑ "دوں۔۔

PDF NOVEL BANK

اس کی کتھی آنکھیں لمحے بھر کو پھیل سی گئی تھیں۔ اسے سلومی سے اس انکشاف کی امید نہیں تھی۔

وہ تمہاری قدر کرتا ہے رابیل۔ وہ تمہیں، تمہارے بڑوں کے اعمال کے تناظر میں نہیں "تولتا۔ یہ معاذ کا انداز نہیں ہے اسی لیے تم بھی اپنے دل کا بوجھ کم کرو اور خود کو اتنی مشکلات میں مت ڈالو۔ دعا مومن کا ہتھیار ہوتی ہے۔ تم اس ہتھیار کو اپنی طاقت بنا لو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں قرآن پڑھنے والا معاذ لوٹا دے گا۔ دعاؤں کی تڑب رائیگاں "نہیں جاتی بچے۔ دعا کرو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اب اٹھ کر باغ میں بچھیں چاندنیاں سمیٹ رہی تھیں۔ اس نے بھی اپنی آنکھیں ہتھیلیوں سے رگڑیں اور سلومی کے ساتھ آگے بڑھ کر چاندنیاں اٹھانے لگی۔ انہوں نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔ لگے ہی لمحات میں اب وہ دونوں لاؤنج میں جائے نماز بچھائے مغرب کی نماز پڑھ رہی تھیں۔ وہی سکینٹ والا پرانے طرز کا بنا گھر۔۔ طویل ٹیبل پر رکھے قرآنی نسخے اور کھڑکیوں سے اندر گرتی ہلکی ہلکی ہوا۔ اس نے نماز سے سلام پھیر کر

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور تب تک دعا مانگتی رہی جب تک اسے سلویٰ نے آواز دے کر متوجہ نہ کیا۔

آجائو رابیل۔۔ اچھی سی چائے بنائی ہے میں نے تمہارے لیے۔۔ اور ساتھ کوکیز بھی " بیک کیئے ہیں۔ تم نے میرے ہاتھ کے بیک کیئے کوکیز ایک بار کھا لیئے ناں تو تم سارے "ڈائنے بھول جاؤ گی۔۔"

اس نے ہلکے دل کے ساتھ مسکرا کر چائے نماز سمیٹا اور صوفوں کی جانب چلی آئی۔
 سینٹرل ٹیبل پر بہت میٹھی سے خوشبو میں بسے کوکیز رکھے تھے۔ وہ اب گردن گھما کر سلویٰ کی پھرتیاں دیکھ رہی تھی۔ چائے جلدی سے لا کر درمیانے ٹیبل پر رکھتے اب وہ ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ رہی تھیں۔ اور ایک بار پھر سے اس کا ایک اداس سادہ کسی قرآن والے کی کاوشوں سے خوشگوار ہو گیا تھا۔ شاید ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا گیا تھا کہ وہ ہر خسارے سے بچے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہاں وہی۔۔ جو ایک دوسرے کو صبر اور حق

PDF NOVEL BANK

کی تلقین کرتے ہیں۔ وہی جو آخر تک صبر اور حق کا دامن ہاتھ سے پھسلنے نہیں دیتے۔۔۔
!

اسی پر مغرب کے پھیلے اندھیرے میں ریسٹورینٹ کی سارے زرد قمقمے روشن تھے۔ شیشوں سے ڈھلے اس ریسٹورینٹ کے باہر کا ماحول خاصہ خنک تھا لیکن اندر کا ماحول بے حد نرم گرم سا تھا۔ شزا نے بھی ایک جانب شیشے کے ساتھ لگی کرسی پر بیٹھ کر اپنا پرس ٹیبل پر رکھا اور خاموشی سے آس پاس بیٹھے لوگوں کو دیکھنے لگی۔ جینز پر گلابی رنگ کا سوئٹر پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ کھلے کتھئی سے بال کندھوں پر ڈالے، پیر جوگرز میں قید کیئے۔۔ معاذ کا انتظار بے چینی سے کرتی۔۔

اسی اثناء میں ویٹر اس کے ٹیبل پر کافی رکھنے کے لیے جھکا تو وہ چونکی۔ اس نے کافی آرڈر نہیں کی تھی۔ ابھی وہ چونکی ہی تھی کہ کچن سے نکل کر اسی طرف آتے معاذ پر

PDF NOVEL BANK

اس کی نگاہ پڑی۔ گھبراتا دل سکون میں آگیا۔ جانے کیوں معاذ بھائی کے آس پاس ہونے پر وہ بہت محفوظ محسوس کرتی تھی۔

"السلام علیکم شہزادہ۔۔ کیسی ہو۔۔؟"

اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھتا اس نے نرمی سے پوچھا تو وہ ہلکا پھلکا سا مسکرائی۔۔

"وعلیکم سلام۔۔ میں ٹھیک معاذ بھائی۔۔ آپ۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں بھی سیٹ۔۔"

"یہ کافی۔۔ میں نے آرڈر نہیں کی ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

تم پہلی دفعہ آئی ہو میرے ریسٹورینٹ۔۔ میری طرف سے ٹریٹ سمجھ لو اس کافی " "کو۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا کر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔ اس نے نگاہیں جھکا کر کافی کو دیکھا۔ پھر یونہی کپ کر کناروں پر انگشت شہادت سے دائرے بنانے لگی۔ اسے پتا تھا کہ اگلی بات بہت آگورڈ ہونے والی ہے۔

"کسی کو بتایا تم نے اس ہراسمنٹ کے بارے میں۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے جھکا سر ہولے سے نفی میں ہلایا تھا۔ معاذ حتی الامکان نرمی سے بات کر رہا تھا لیکن پھر بھی اس کا نروس رویہ وہ سمجھ سکتا تھا۔

PDF NOVEL BANK

سب سے پہلے جب اپنے ساتھ ہوئے ظلم کا اعتراف کرتے ہیں ناں تو سر اٹھا کر " کرتے ہیں۔ یہ ظالم کے چہرے پر پہلا چانٹا ہوتا ہے۔ کبھی سر جھکا کر اپنے ساتھ ہوئے "ظلم کا اعتراف نہیں کرتے۔ یہ اپنے ساتھ بذات خود بہت بڑا ظلم ہے۔۔

اور اس نے معاذ کو پہلی بار اتنی لمبی بات کرتے ہوئے سنا تھا۔ عموماً یا تو وہ خاموش رہتا اور اگر جواب دے بھی دیتا تو اتنا مختصر کے آگے والے کو دوبارہ اس تک پہنچنے کا راستہ ہی نہ ملتا۔ لیکن اسے آج احساس ہوا تھا کہ یہ بندہ بولنا جانتا تھا۔۔ کیا ہوا جو وہ بولتا نہیں تھا تو۔۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اسے بولنا نہیں آتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"مجھے ڈر لگ رہا ہے معاذ بھائی۔۔"

اس نے آخر کار شکستہ سا سر اٹھا ہی لیا۔ وہ خاموش نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

PDF NOVEL BANK

مجھے پتا ہے کہ میرا سوال اب کہ دوسری نوعیت کا ہوگا لیکن مجھ سے صرف سچ بولنا " "شزا۔ جب تک تم مجھ سے سچ بولوگی میں صرف تب تک ہی تمہاری مدد کر سکونگا ہوں۔

اس نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔ وہ کہنیاں ٹیبل پر رکھتا ہلکا سا جھکا۔

"کیا تم بھی اس کے ساتھ انوالو ہو۔۔؟"

اور وہ سوال واقعی بہت چبھتا ہوا تھا۔ اگر وہ اسے پہلے ہی آگاہ نہ کر دیتا تو اب تک وہ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com اٹھ کر یہاں سے جا چکی ہوتی۔

نہیں معاذ بھائی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ وہ ہمیشہ سے میرے لیے بڑے بھائیوں کی جگہ " "تھے۔ میں نے کبھی انہیں کوئی غلط تاثر نہیں دیا۔ مجھے نہیں پتا کہ وہ کیوں اس طرح کر کے مجھے میری ہی نظروں میں گرا رہے ہیں۔۔

PDF NOVEL BANK

اس کی آنکھوں میں بے ساختہ ہی پانی اتر ا تھا۔ وہ آہستہ سے پیچھے ہو کر بیٹھا۔ پھر اپنی جیب سے موبائل نکال کر چند بٹن دبائے۔ لگے ہی پل اسکرین اس کے سامنے کی۔ وہاں اس کے اور ارحم کے واٹس ایپ میسجز کے اسکرین شارٹس تھے۔ اس کی آنکھیں تحیر سے پھیلی تھیں۔ کپ کو تھامے ہاتھ لگے ہی پل لرز سے گئے۔

"یہ کیا ہے شزا۔۔۔؟"

اس کی آواز سخت نہیں تھی، ناں ہی اس کے تاثرات میں کسی بھی قسم کے تناؤ کا شائبہ تھا لیکن اس کی وہ اندر تک اترتی آنکھیں۔ شزا کو اپنی گردن کے بال تک کھڑے ہوتے محسوس ہوئے تھے۔ اس نے تھوک نگلا۔۔

معاذ بھائی یہ بات کا غلط رنگ ہے۔ میں ان سے بات کرتی تھی واٹس ایپ پر مگر میں "یہ سب صرف رابیل کے لیے کر رہی تھی۔ ان دنوں پھپھو اور ارحم بھائی۔۔ دونوں ہی رابیل سے بدظن ہو رہے تھے۔ بابا اور ماں دونوں بہت پریشان تھے اس رشتے کو لے کر۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

پھر میں نے فیصلہ کیا تھا ارحم بھائی سے بات کرنے کا۔۔ لیکن۔۔ لیکن پتا نہیں کیا ہوا۔۔ وہ کچھ دنوں بعد عجیب سے انداز میں بات کرنے لگے۔ مجھے ان کا وہ انداز بہت برا لگا تھا۔۔

اس نے اس کی بات سن کر سر اثبات میں ہلایا اور پھر موبائل کی اسکرین سیاہ کر کے فون جیب میں اڑسا۔

"پلیز معاذ بھائی مجھے جج مت کیجیے گا۔ میرا ارادہ کبھی بھی غلط نہیں تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے خاموش سے رد عمل پر اس نے جلدی سے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔

ہمارے یہاں کسی کو بھی جج نہیں کیا جاتا اور جو سوال میں نے تم سے پوچھے ہیں وہ "معاملہ سمجھنے کے لئے تھے۔ میں نے تم سے وہی سوال کیئے جو کوئی بھی دوسرا بندہ ان "اسکرین شارٹس کو دیکھنے کے بعد کر سکتا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

سب میری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔ مجھے انہیں پہلی دفعہ ہی میسج کرنے سے گریز "کرنا چاہیئے تھا۔"

بالکل۔۔ لیکن ہم اپنی غلطیوں سے ہی سیکھتے ہیں۔ اب یہ غلطی تمہارے لیئے زندگی "بھر کا سبق ہوگی کہ تمہیں کبھی بھی کسی لڑکے کو پرائیوٹ میسج نہیں کرنا۔ یہ لڑکیوں کی سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے۔ اور دوسری بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ وہ ان میسجز کا بلا جھجھک رپلائے کر رہی ہوتی ہیں۔ اول بات تو یہ ہے کہ چاہے کوئی لڑکا آپ سے بات کرنے کے لیئے مر کیوں نہ رہا ہو آپ نے بغیر کسی وجہ کے اور اکیلے میں اس سے بات نہیں کرنی۔ چاہے وہ مر رہا ہو۔۔ چاہے خود کو تکلیف پہنچا رہا ہو یا آپ کو اپنی تنہائی کا قصور وار ٹھہرا کر خود کو مظلوم ثابت کر رہا ہو۔ آپ نے اس پر لعنت بھی نہیں بھیجی۔ وہ مرے یا جیئے یہ آپ کا سر درد نہیں ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ لڑکیاں کتنے مزے سے چند فضول سے جملوں سے پگھل جاتی ہیں۔ اتنی سرد بنو کہ آگے والا بات کرنے

PDF NOVEL BANK

سے پہلے ایک ہزار مرتبہ سوچے۔۔ تمہارا نرم رویہ پہلا ذینہ ہے اس ساری کارروائی
"اُکا۔۔"

اس نے تیزی سے سر ہلایا تھا۔ معاذ کی کسی بھی بات سے اسے کوئی اختلاف نہیں
تھا۔ وہ جو بھی کہہ رہا تھا ٹھیک کہہ رہا تھا۔

لڑکے ایسے کیوں کرتے ہیں معاذ بھائی۔۔؟ ایسے بلاوجہ کسی کی زندگی کو عذاب کا شکار کر
"کے کیا مل جاتا ہے انہیں۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے دکھ سے پوچھا تھا۔ وہ کندھے اچکاتا کر سی سے ٹیک لگا کر بیٹھا۔

سینس آف آنر۔۔ ہمارے یہاں ایک ایسا مائنڈ سیٹ بن گیا ہے کہ اگر لڑکے کسی لڑکی
سے بات کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں یا اسے اپنی باتوں سے بہلا کر کچھ بھی
کروانے پر قادر ہیں۔ تو یہ۔۔ یہ ایک احساس لڑکوں کو سرشاری بخشتا ہے۔ میں سارے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لڑکوں کی بات نہیں کر رہا۔ میں ذہنی بیمار اور فارغ عوام کی بات کر رہا ہوں۔ ایسے میں لڑکیوں کو چاہیئے کہ خود کو محدود رکھیں، خود تک ہر کسی کو رسائی نہ دیں، ہر ایک سے ہنس ہنس کر بات کرنے کی تو بالکل بھی ضرورت نہیں، جواب دیں لیکن ضرورت کا اور ٹھک کر کے۔ میں دیکھتا ہوں پھر کون سا لڑکا آکر آپ کے انباکس میں یا پھر کسی شادی بیاہ میں بکواس کرتا ہے۔ پہلی اجازت ہمیشہ ہم جیتے ہیں شزا۔۔ یاد رکھو پہلے قدم سے قبل دوسرا قدم نہیں اٹھ سکتا۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں معاذ بھائی۔۔ ہمیں خود کی حفاظت ہر حد تک خود ہی کرنی ہے۔
 visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
 "پڑے گی۔۔"

اور جن لڑکیوں کے ساتھ ظلم ہو جائے تو انہیں چاہیئے کہ آگے بڑھیں اور ظالم کی "چمڑیاں ادھیڑ کر ان کے جسموں سے الگ کر دیں۔ کسی بھی حالت میں خاموش نہ رہیں بس۔ آپ کی خاموشی آگے والے کو اور شیر بناتی ہے۔۔ ایک دفعہ جڑ سے اکھاڑ کر پھینک

PDF NOVEL BANK

دیں ایسے لوگوں کو۔۔ آئندہ کوئی آپ کو غلط بات کرنے سے قبل اپنی شکل شیشے میں
"ضرور دیکھے گا۔"

اس نے بہت سا تھوک حلق سے نکل کر اپنی ٹھنڈی پڑتی کافی کو دیکھا تھا۔ ریسٹورینٹ
میں معمول کی گہمی ہو رہی تھی۔ اس نے ایک بار پھر سے سر اٹھا کر معاذ کو دیکھا۔

"آپ نے مجھے کیوں بلایا تھا یہاں۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "تمہارا ڈر نکلنے کے لیے۔"

اس کی بات پر شہزاد سیدھی ہو بیٹھی۔

"مطلب کچھ کام آسکتی ہوں میں آپ کے۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

وہ اس چھوٹی سی لڑکی کی بات پر لمحے بھر کو مسکرایا تھا۔ اگر جو وہ اسے بتا دیتا کہ وہ کتنے خطرناک لوگوں کے ساتھ زندہ رہا تھا تو شاید خوف سے اس کا سانس ہی بند ہو جاتا۔

”نہیں۔۔ بس ایک کام کرنا ہے تم نے۔۔“

اس نے سنبھل کر اسے دیکھا۔

ارحم کے کسی بھی پیغام کا کوئی جواب نہیں دینا تم نے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔“
اور اگر وہ کال کرے تو اپنی امی کو فون دینا۔ خود بات نہیں کرنا۔ باقی میں خود دیکھ لوں گا
اسے۔۔“

اس نے سر اثبات میں ہلا کر اسے بات ملنے کی یقین دہانی کروائی لیکن پھر یکدم رک گئی۔۔

PDF NOVEL BANK

"آپ کیا کریں گے۔۔؟ کہیں مارنے پیٹنے کا تو نہیں سوچ رہے اسے۔۔؟"

دیکھو شزا۔۔ ہر بندے کی ایک کمزوری ہوتی ہے۔ اور ارحم کی کمزوری جانتی ہو کیا۔۔ ہے۔۔

اس نے ایک بار پھر سے کہنیاں ٹیبل پر رکھی تھیں۔۔

وہ واڈلنس برداشت نہیں کر سکتا۔ زبان کے بول پر اسے عبور حاصل ہے لیکن ہاتھ کی تکنیک میں وہ کہیں میل پیچھے کھڑا ہے۔ اسی لیے۔۔ ہم اسے وہیں سے پکڑیں گے جہاں پر وہ سب سے زیادہ کمزور ہے۔ ابھی وہ کچھ نہیں کر رہا تو ہم بھی کچھ نہیں کریں گے۔ لیکن اگر وہ دوبارہ تمہاری جانب گھومے تو مجھے بتانا۔۔ میرے پاس بہت سے لوگ ہیں اس کی طبیعت درست کرنے کے لیے۔۔

"اوکے۔۔ ایسے ہی تو ایسے ہی سی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور اس نے بھی اب کہ سر ہلایا تھا۔ پھر کافی کا آخری گھونٹ لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ خدا حافظ کر کے باہر کی جانب بڑھی تو معاذ یونہی گردن پھیرے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ پھر اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ کیونکہ کچن میں بہت سے برتن اس کے منتظر تھے۔ لیکن مسئلہ تو یہ تھا کہ اپنے زخم کی وجہ سے وہ برتن نہیں دھو سکتا تھا۔ کیا مصیبت ہے۔۔

اسے کوفت ہونے لگی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اب وہ اچھے بچوں کی طرح کرسی پر بیٹھا ریسٹورینٹ کا حساب دیکھ رہا تھا۔ پھر پلٹ کر گھڑی کی جانب دیکھا۔ عشاء کی نماز میں بس کچھ ہی دیر تھی۔ اس نے گردن پھیری اور تیزی کے ساتھ کام سمیٹنے لگا۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

فیصل کو ریسٹورینٹ کا کہہ کر اپنی آستینیں کلائیوں پر برابر کرتے ہوئے وہ باہر نکلا تو ایک سرسراتے جھونکے نے اسے چھو لیا۔ اس نے بے اختیار ہی اپنے ہاتھ جیب میں

PDF NOVEL BANK

اڑ سے تھے۔ آہستگی سے قدم اٹھاتا وہ گردن جھکائے سرک کے کنارے چل رہا تھا۔ بار بار کسی بات پر سر جھٹکتا۔۔

”!تیری ماں بد ذات ہے۔۔“

اس نے ان زہریلی آوازوں سے پیچھا چھڑاتے اپنا سارا بچپن گزار دیا تھا لیکن اس کی بد نصیبی تو یہ تھی کہ اپنے دماغ میں ہر آن ان آوازوں کو سنتے ہی وہ بڑا ہوا تھا۔

”میرے گھر میں ایسی بدکردار عورت کے لیے کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔۔“

”کل رات تم کہاں تھیں بھابھی۔۔“

PDF NOVEL BANK

اس نے ایک جانب رک کر گہرے گہرے سانس لیئے۔ پھر بہت سی گرہیں حلق سے اتار کر تیزی سے مسجد کی جانب بڑھنے لگا۔ اسے لگا وہ مزید اکیلا اس سڑک پر چلتا رہا تو پاگل ہو جائے گا۔

”!تیری ماں زانیہ عورت ہے معاذ۔۔“

اس نے عجلت میں مسجد میں داخل ہو کر ایک ہاتھ دروازے پر رکھ کر گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کی آنکھوں میں اس سیاہ رات کا دھواں بھرنے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر خود کو آرام دہ کرنے کی کوشش کی اور پھر تھکے قدموں سے آگے بڑھ آیا۔ کبھی کبھی یہ سوچیں اسے ایسے ہی پاگل کر دیا کرتی تھیں۔ لیکن کوئی آواز سی تھی جو اس کی سوچوں کی اس زہریلی سی تان کو توڑ رہی تھی۔ وہ اپنی جگہ ہی جم گیا۔ آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور یوں لگتا تھا کسی نے سانس تک روک دیا ہو۔

PDF NOVEL BANK

”وقالت اولهم لاخرهم فما كان لكم علينا من فضل فذوقوا العذاب بما كنتم تكسبون“

وہ اپنی جگہ ہی ساکت ہو گیا تھا۔ سامنے دریوں پر ایک بارہ تیرہ سالہ بیٹھا بچہ اپنا حفظ کیا قرآن استاد کو سنارہا تھا۔ لیکن روانی کے ساتھ سناتے سناتے جانے وہ کیسے اسی آیت پر رک گیا۔ استاد نے نرمی سے اس کی جانب دیکھ کر دوبارہ سے پچھلی آیت پڑھنے کا کہا تو وہ ایک بار پھر سے وہی آیت پڑھنے لگا۔ لیکن معاذ۔۔ اسے کسی اور بات نے جما دیا تھا۔ یوں لگتا تھا گویا مسجد کے تیخ ٹائلز نے اس کے قدموں کو برف کر دیا ہو۔

visit for more novels:

”ان الذین کذبوا بآیتنا استکبرو عنها لا تفتح لہم ابواب السماء۔۔“

لیکن اس کی اگلی آیت اس بچے نے نہیں پڑھی تھی۔ نا ہی یہ آیت اس کے استاد نے پڑھی تھی بلکہ یہ تو۔۔ تو بے ساختہ اس کے لبوں سے پھسل گئی تھی۔ استاد اور بچے دونوں نے اس کی جانب نا سمجھی سے دیکھا۔ وہ میکانیکی انداز میں آگے پڑھنے لگا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

"ولایہ خلون البجنۃ حتی یلج الجمل فی سم النخیاط۔۔"

اور ان لفظوں کے ساتھ ہی وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔ یہ آیات۔۔ یہ سورہ اعراف کی آیات اسے کیسے یاد تھیں۔۔! اس نے تو اپنا قرآن بھلا دیا تھا۔۔ اس نے تو اس قرآن کو عرصہ ہوا چھوڑ دیا تھا۔۔ لیکن پھر یہ آیتیں۔۔ یہ اس کی یاد کا حصہ کیسے تھیں۔۔ اس نے کانپتے ہاتھ چہرے پر پھیرے۔۔ لفظ خود بخود اس کے لبوں سے پھسلتے جا رہے تھے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "و کذا لک نجزی المجرمین"

(سورہ اعراف / 40)

"آپ کیا حافظ ہیں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

استاد مسکرا کر اس سے مصافحہ کرنے لٹھے لیکن وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہوا تھا۔
حافظ۔۔ نہیں۔۔ وہ حافظ نہیں تھا۔۔ اس نے اپنا قرآن بھلا دیا تھا۔۔ پھر یہ قرآن اسے
کیسے یاد تھا۔۔ خشک پڑتے حلق اور سفید ہونٹوں کے ساتھ اس نے اگلی آیت پڑھنے کے
لیئے لب واکینے تو الفاظ ٹوٹ کر ادا ہونے لگے۔۔

"لحم من جھم مهاد و من فو قھم غواش"

اس کی کنپٹی سے پسینہ پھوٹ کر گردن میں لڑھکا تھا۔ بلکہ اس کا تو سارا جسم ہی پسینے
میں نہا گیا تھا۔ اسے یہ آیات یاد تھیں۔۔ خدایا۔۔ اسے قرآن یاد تھا۔۔

"و کذا لک نجزی الظلمین"

(سورہ اعراف/50)

PDF NOVEL BANK

اس نے اپنے قدم باہر کی جانب پھیرے اور تیزی سے باہر بھاگا۔ اس کے قدم بہت بری طرح لرز رہے تھے۔ سارے جسم سے کوئی جان سلب کر رہا تھا۔ مسجد کا وہ سکون آور سامان اس کے اعصاب پر کوڑے برسوں لگا تو وہ وہاں سے بھاگ آیا۔ اسے قرآن یاد تھا۔۔۔ اسے اس سے آگے کی آہستہ بھی یاد تھیں۔۔۔ اس نے اپنے وقت کا ایک بڑا حصہ اس قرآن کے ساتھ گزارا تھا بھلا وہ اسے کیسے بھول سکتا تھا۔ اسی پہر رابیل نے سورہ اعراف کی ان آیات کو پڑھ کر قرآن کو چند لمحے دیکھا اور پھر آہستہ سے اس کا جگمگاتا دروازہ بند کر دیا۔ ہر جانب خاموشی چھا گئی۔ ہر طرف اندھیرا پھیل گیا۔ سڑک کے کنارے، گھٹنوں کے بل جھکا لڑکا اب تیز تیز کچھ پڑھ رہا تھا۔ اس کا پورا جسم بوجھ سے ٹوٹنے لگا تھا کیونکہ وہ کلام۔۔۔ وہ کلام بہت بھاری تھا۔ اتنا بھاری کہ اس کی روح فنا ہونے لگی تھی۔

اور اگر تم دیکھو اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل ہوتے، تو وہ اللہ کے خوف سے دب "جا جائے گا۔"

PDF NOVEL BANK

(سورہ حشر)

اگر ایک پہاڑ اللہ کے خوف سے دب کر ریزہ ریزہ ہو سکتا تھا تو معاذ تو پھر ایک انسان تھا۔۔ وہ انسان جس نے اسے یاد کر کے بھلاپنے جیسے عظیم جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ کیا اسے لگتا تھا کہ یہ قرآن اسے بغیر کسی اذیت کے واپس مل سکتا تھا۔۔! کیا واقعی ایسا ہو سکتا تھا۔۔؟ ہرگز نہیں۔۔

اولاد بینک

visit for more novels:

رابیل نے قرآن کا دروازہ بند کیا تو ہر جانب خاموشی چھا گئی۔ گہری اور دبیز خاموشی۔۔ تمہ در تمہ ٹھنڈی آہوں اور بہت سے گزرے اوقات سے بوجھل خاموشی۔۔ بھاری اور بھیانک خاموشی۔۔

وہ جو گھٹنوں کے بل جھکا تھا اگلے ہی لمحے گہرے گہرے سانس لیتا سیدھا ہوا۔ دل جیسے بند ہونے لگا تھا۔ سب کچھ اس کے ہاتھ سے پھسل کر ریت کی طرح فضا میں تحلیل

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہو رہا تھا۔ اس نے مٹھی بند کر کے گھٹتے سینے پر ماری۔ سانس لینے میں جانے کیوں دشواری سی ہونے لگی تھی۔ اس نے ماتھے پر گرتے بال ایک ہاتھ سے پیچھے کیئے اور چند پل یونہی بالوں کو پیچھے تھامے خالی خالی سا کھڑا رہا۔ اس سڑک پر بہت سے لوگ اب کے اسے دیکھ کر گزرنے لگے تھے۔ اس کی حالت ہی کچھ اس طرح تھی۔ اس نے پانی پانی سی آنکھوں کو دونوں ہتھیلیوں سے رگڑا۔ پھر تھک کر سڑک کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر پہلے گزرا واقعہ بہت بھاری تھا۔ کچھ لمحات بلاشبہ بہت وزنی ہوا کرتے ہیں۔ انسان کی ساری طاقت سپینچ لیتے ہیں۔۔۔ اور اسے یوں۔۔۔ نڈھال کر کے ایک جانب کو ڈال پتے ہیں۔ جیسے وہ ابھی اس سڑک کے کنارے تھکا سا بیٹھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے دوبارہ ان آیات کو دہرانے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔ وہ ان کو دوبارہ یاد کر کے اپنی زبان سے ادا کرنے کی ہمت خود میں نہیں پاتا تھا۔ اسے تو ان چند آیتوں نے ہی اس قدر نڈھال کر دیا تھا کہ حد نہیں۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ساری زندگی جسمانی مشقت کرتا رہا ہو۔ اس کے جسم کا ہر عضو تھکن سے چور ہو رہا تھا۔ وہ ان چند لمحوں کا وزنی سا تاثر برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔ وہ اس پورے قرآن کو جانے کیسے برداشت کر پائے گا۔۔۔!

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ پتا نہیں اس کا بوجھ کیسے اٹھا سکے گا۔۔؟ اکثر اسے خود پر حیرت بھی ہوتی تھی۔۔
 کیسے وہ تیرہ سال کی چھوٹی سی عمر میں پورا قرآن حفظ کیئے ہوئے تھا۔۔ نا صرف حفظ۔۔
 بلکہ اسے اس کی دہرائی۔۔ اس کے ہر ایک سے دورے لفظ تک رسائی۔۔ اس کی
 گردان۔۔ اس کے ساتھ وقت گزارنا۔۔ یہ سب باتیں اس کے معمول کا حصہ تھیں۔۔
 بلکہ یہ باتیں تو اس کی زندگی کا حصہ تھیں لیکن اب۔۔ اس لمحے۔۔ اسے احساس ہوا تھا
 کہ وہ اس قرآن کے لیئے کمزور پڑ گیا تھا۔ جسمانی طور پر طاقت ور ہونے کے باوجود بھی وہ
 روحانی طور پر بہت کمزور تھا۔۔

visit for more novels:

بہت سے لوگ جسمانی طور پر کمزور ہو کر بھی اس قرآن کو لے لیتے ہیں۔ جانتے ہیں "
 "کیوں۔۔؟

اس نے گیلی سانس اندر کو کھینچی تھی۔ پھر آہستہ سے لرزتا ہاتھ سرک کنارے پر رکھتا
 اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کی ٹانگیں اب بھی لرزش کے زیر اثر تھیں۔
 اس نے لڑکھڑاتے قدم آگے بڑھائے۔ روح اس قدر بوجھل ہو رہی تھی کہ اس کا جسمانی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اثر وہ اب کہ محسوس کرنے لگا تھا۔ اس کے کندھے بے حد بھاری ہو رہے تھے۔ قدم آگے بڑھاتے اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ جلد یا بدیر کہیں گر کر بے ہوش ہونے والا ہے۔

ایسا اس لیے ہوتا ہے کیونکہ ہم اسے ہی بڑا کرتے ہیں جس پر ہم محنت کرتے ہیں۔" جس پر ہم اپنی ساری زندگی صرف کرپتے ہیں۔ جلتے ہیں ناں کہ ہم انسان اچھائی اور برائی کے ساتھ پیدا کیے گئے ہیں۔ انسان تو ہوتا ہی وہ ہے جو سیاہ و سفید تاثرات کے ساتھ پیدا کیا جائے۔ بالکل سفید اور جگمگانا ہوا تو فرشتہ ہوتا ہے، انسان نہیں۔۔ اور بہت سیاہ تو شیطان ہوتا ہے۔۔ انسان نہیں۔ لیکن پھر بھی ہم پر وہی رنگ گہرا "ہونے لگتا ہے جس کی صحبت میں ہم زندہ رہتے ہیں۔۔"

اس کے لرزتے قدم اب بھی آگے بڑھ رہے تھے اور اب اسے اندازہ تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ وہ اس جگہ ضرور جانا چاہتا تھا کیونکہ اس کا وجود تھکن سے لُٹ رہا تھا۔ وہ اس جگہ جا کر سو جانا چاہتا تھا۔۔ ایک لمبی نیند۔۔ جس سے جاگنے کے بعد وہ، وہی تیرہ

PDF NOVEL BANK

سالہ معاذ بن جانا۔۔ کہ جس کا قرآن اس کے پاس تھا۔ وہ اسے پڑھ کر یا سن کر بوجھل نہیں ہوتا تھا۔

جسمانی طور پر کمزور لوگ اکثر اس قرآن کو اتنی آسانی سے خود میں اسی لیے اتار لیتے ہیں " کیونکہ وہ اپنے اندر موجود اچھائی کے فرشتے کے ساتھ زندہ رہنے کو چنتے ہیں۔ وہ اپنا وقت اس فرشتے کے ساتھ گزارتے ہیں۔۔ وہ اپنی طبیعت کو اس فرشتے کی طبیعت کے ساتھ ڈھال لیتے ہیں۔۔ تبھی تو وہ اس قرآن کو پورا کا پورا لینے پر قادر ہوتے ہیں۔۔ لیکن پھر "اکچھ لوگ۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے ہڈی سر پر ڈالی۔۔ اس سے اس کا چہرہ کافی حد تک ڈھک گیا تھا۔ صرف ہونٹ اور ٹھوڑی واضح تھی۔ باقی کا سارا چہرہ سیاہی کا حصہ لگتا تھا۔ اس کی سپاٹ آنکھیں اب کہ اس سخت سی سڑک پر تھیں کہ جس پر وہ تیز قدموں سے چلتا آنے والا ہر لمحہ روند رہا تھا۔ وہ اپنے قدموں تلے، اپنی ذات تک کو روند دینا چاہتا تھا۔ وہ اس تکلیف! وہ چکر کو اب بس ختم کرنا چاہتا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن پھر کچھ لوگ معاذ جیسے ہوتے ہیں۔۔۔ جو اپنے فرشتے پر، اندر موجود شیطان کو چن " لیتے ہیں۔۔۔ اور یاد رکھیے۔۔۔ انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کا فرشتہ اور شیطان پیدا کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہ اس انسان پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کس کو اپنا ساتھی بنانا چاہتا ہے۔ فرشتے یا پھر شیطان کو۔۔۔

اس کی جھکی گردن میں بار بار گلی ابھر کر معدوم ہونے لگی تھی۔ خشک پڑتے حلق اور سرخ سی خشک آنکھوں میں جلن سی ہونے لگی۔ جانے یہ جلن کب اس کا پیچھا چھوڑنے والی تھی۔۔۔ وہ اس سب سے دور جانا چاہتا تھا۔ بہت دور۔۔۔ وہ اپنے آپ سے بھی دور جانا چاہتا تھا۔۔۔ کسی ایسی دنیا میں جہاں اس سیاہی اور سفیدی کی جنگ کا نام و نشان تک نہ ہوتا۔۔۔ جہاں وہ اپنے اصل نفس کے ساتھ زندہ رہ سکتا۔۔۔ کاش کہ وہ ایسی کسی جگہ جاسکتا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اور جلتے ہیں۔۔ اس نے اپنے فرشتے پر شیطان کو چن لیا تھا۔۔! اس نے اسی شیطان " کو بڑا کیا تھا۔۔ لیکن عجیب بات تو یہ تھی کہ وہ فرشتہ بھی اس کے اندر ہی سانس لے رہا تھا۔۔

اس نے قبرستان کے سنان راستے کو دیکھا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ اس راستے پر الوؤں کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ دور دور تک پھیلی اس وحشت میں اس کا سانس ناہموار ہونے لگا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی آگے بڑھتا گیا۔۔ ان سیاہ راستوں پر چلتے اس کے اندر کا شیطان دم توڑنے لگا تھا۔۔ سیاہی پر سفیدی غالب آنے لگی تھی۔۔ اچھائی، برائی کا راستہ کاٹ رہی تھی۔ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

بلاشبہ انسان بہت ہی پیچیدہ طرز پر پیدا کیا گیا ہے۔ خدا ہمیں، ہماری ہی الجھنوں سے اپناہ میں رکھے۔۔

اس نے ایک قبر پر رک کر خالی خالی سی نگاہوں سے آس پاس دیکھا۔ دور دور تک پھیلے قبرستان کی سیاہی بھی اسے خوفزدہ نہیں کر رہی تھی۔ ہوا کے چلتے جھکڑوں سے زمین پر

PDF NOVEL BANK

گرے بہت سے پتے ایک ساتھ لہرائے تو عجیب سی سرسراہٹ ابھری۔ سویا ہوا قبرستان اس سرسراہٹ پر جھنجھناٹھا تھا لیکن وہ اسی خاموشی سے گردن جھکا کر اس قبر کو دیکھے گیا۔۔ اس قبر کو۔۔ کہ جو اس سیاہ قبرستان میں بھی روشن اور پرسکون تھی۔۔ اس سیاہی میں بھی سفیدی کا عکس تھی۔۔ ایک تیز جھونکے سے بہت سے درخت جھومے تھے۔۔ اس نے سر نہیں اٹھایا۔۔ خاموشی سے اس قبر کو دیکھے گیا۔ اس کے اندر کی سیاہی غائب ہونے لگی۔ پھر اس نے آہستہ سے ہاتھ اٹھائے۔۔ سر سے ہڈی اتار کر پیچھے گردن پر ڈالی۔ اس کے بال اب کہ ہوا سے لہرا کر ملتے پر گر رہے تھے۔ آہستہ سے گھٹنوں کے بل بیٹھتے وہ اس قبر ہی کو دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پھر ہولے سے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کی خشک مٹی چھوئی۔ رگوں تک میں ٹھنڈک پھیل گئی تھی۔۔ جلتی سانسوں کے درمیان کچھ بہت پرسکون سا تحلیل ہونے لگا تھا۔

آپ میرے لیے آنسو ہیں ماں۔ وہ آنسو کہ جس کے گرنے کے بعد انسان کا اندر کچھ اور "بو جھل ہو جایا کرتا ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

سر سرائی ہوا کی خوفناک سرگوشیاں دم توڑنے لگی تھیں۔

"آپ میرا خوف ہیں۔۔ وہ خوف جو انسان سے زندگی کا آخری قطرہ بھی سیंच لیتا ہے۔۔"

اس کی آواز بے حد مدہم تھی۔۔ وہ اس پل ٹوٹ رہا تھا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ ٹوٹ کر جڑ رہا تھا۔ سفیدی، سیاہی میں گھلنے لگی تھی۔ سمجھ نہیں آتا تھا کہ عکس کیا ہے اور اصل! کیا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ تھکن کیوں ختم نہیں ہوتی ماں۔۔؟ آپ کے جانے کے بعد اس تھکن نے کیوں "میرے وجود میں بسیرا کر لیا ہے۔۔؟ میں سوچتا ہوں اور ناکام رہتا ہوں۔۔ میرے لیے آپکا وجود بہت اہم تھا۔۔ یہ تو مجھے آپ کے جانے کے بعد پتا چلا کہ میں تو سانس بھی "آپکو دیکھ کر لیا کرتا تھا۔۔ اب تو لگتا ہے عرصے سے زندہ تک نہیں ہوں۔

PDF NOVEL BANK

پرسکون سی قبر سے خوشبو سی آنے لگی تھی۔ ہاں۔۔ اپنی برائی پر اچھائی کو چننے والوں کی قبریں یونہی روشن رہا کرتی تھیں۔۔

مجھے میری اپنی ہی سیاہی سے خوف آتا ہے ماں۔ میں خود سے ڈرتا ہوں۔ میں اپنا غلام " بن گیا ہوں۔۔ میں نے اپنے نفس کو چن لیا ہے۔ میں نے خود کو کھودیا ہے ماں۔۔ وہ "معاذ کھو گیا ہے جو آپ کو سورہ کہف سنایا کرتا تھا۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔ اور پھر وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر رو پڑا۔۔
 جیسے چھوٹے بچے روتے ہیں۔۔ روتے روتے وہ اس قبر کے برابر بے دم سا بیٹھ گیا تھا۔
 تیرتی ہوا ساکت ہو گئی تھی۔ بہت س جھکڑ اب کہ مڑ مڑ کر اب کہ اس لڑکے کو دیکھنے لگے تھے۔ لیکن وہ پھر بھی روتا رہا۔ وہ بہت سارا رونا چاہتا تھا۔ وہ ان گزرے اوقات کا ہر زہریلا لمحہ اپنی ذات سے اکھاڑ کر پھینک دینا چاہتا تھا۔

PDF NOVEL BANK

میں نے اپنا۔۔ قرآن بھلا دیا ماں۔۔! میں اب آسمانوں میں بہت برے نام سے یاد کیا" جاتا ہوں۔۔ میں اس سب سے کیسے نکلوں۔۔ میں تھک گیا ہوں ماں۔۔ مجھے آپ کی گود میں سر رکھ کر سونا ہے۔ مجھے آپ کی گود میں سر رکھ کر بہت سارا رونا ہے۔۔

اس نے آنکھیں رگڑیں لیکن اندر جمع برسوں کی برف گویا پگھل کر اس کی آنکھوں کے راستے باہر گرنے لگی تھی۔ رگوں میں ٹوٹے کانچ سے بکھر کر زخمی سے اذیت دینے لگے تھے۔ وہ کسی کہانی کا بہت سیاہ کردار لگتا تھا۔۔ زخمی اور سیاہ۔۔

بچپن کی الجھنیں زندگی بھر انسان کا ساتھ نہیں چھوڑا کرتیں ماں۔۔ مجھے لگتا ہے کہ "میں جسمانی طور پر تو وقت میں سفر کرتا رہا ہوں مگر کہیں اندر۔۔ میری ذات کا ایک حصہ آپ کے ساتھ ہی ٹھہر گیا ہے۔۔ اور اس ایک حصے کی تکلیف میری زندگی کے سارے عرصے کا احاطہ کیئے ہوئے ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

یکایک اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کے ساتھ آکھڑا ہوا ہے۔ اس نے سر نہیں اٹھایا۔۔
وہ اس الوژن (سراب) کا شکار بہت بار ہوا تھا۔۔ وہ ایک بار پھر سے اس تکلیف دہ
سے سراب کا حصہ نہیں بننا چاہتا تھا۔۔ کیونکہ سراب۔۔

اس نے جھکا سر اٹھایا۔ وہ بالکل اس سے فاصلے پر کھڑی تھیں۔۔ سفید سے لباس میں
ملبوس۔۔ اسی دھویں کا حصہ۔۔ جو ان کے یوں سامنے آجانے پر ہر سو پھیل جایا کرتا
تھا۔ وہ میکانیکی انداز میں ان کی جانب بڑھا تھا۔ لیکن وہ ہر لمحہ اس سے دور ہوتی جا رہی
تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!سراب حقیقت سے زیادہ تکلیف دیا کرتے تھے۔۔

"معاذ۔۔ شیطان سے پناہ مانگو۔۔"

PDF NOVEL BANK

کسی نے اس کے بے حد قریب سرگوشی کی تھی۔ وہ یکدم اس جادوئی سے الوژن سے چونکا تھا۔ حبیبہ اس لباس میں، نرمی سے مسکراتی ہوئی اسے اپنی جانب بلارہی تھیں۔۔۔ لیکن وہ مسکراہٹ۔۔۔ وہ مسکراہٹ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ وہ مسکراہٹ دھوکے میں ڈالا کرتی تھی۔۔۔

"معاذ۔۔۔ اللہ سے شیطان کی پناہ طلب کرو۔۔۔"

یکدم اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔۔۔ نظروں کے سامنے پھیلا دھوکہ، کچھ اور نہیں اس کا اپنا نفس ہی تھا۔ جو اسے وہ دکھا رہا تھا جو وہ دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ حبیبہ نہیں تھیں۔۔۔ وہ تو اس کے اندر پنپتی برسوں کی خواہش تھی۔

"اللہ سے۔۔۔ پناہ۔۔۔ مانگو۔۔۔ معاذ۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اسکی سماعت پر گرتی وہ آواز بہت جانی پہچانی تھی۔ اس کے لب بہت ہولے سے ہلے تھے۔ یاد کے پردوں پر نقش بہت پرانی سی آیت اس کے ذہن میں جگمگائی تھی۔

"رب اعذوبک من ہمزات الشیاطین۔۔"

(اے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔۔)

حبیبہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔ اس کے آیت پڑھنے پر وہ الوژن ناخوش ہوا تھا۔ اس نے اس کی جانب قدم بڑھائے لیکن پھر لگے ہی لمحے ٹھہر گیا۔ وہ دھواں فضا میں تحلیل ہونے لگا تھا۔۔ وہ عکس۔۔ اس آیت پر اپنا وجود سہار نہیں پارہا تھا۔۔ وہ بلاشبہ شیطان کی جانب سے تھا۔۔ اسے دھوکے میں ڈالنے کے لیے۔۔ اسے اس سے پناہ طلب کرنی ہی تھی۔ اگر وہ یونہی اس عکس کو تکتے لگتا، تو جلد ہی اپنی بصارت سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔ وہ دل سے اندھا ہو جاتا۔ اس کی آنکھیں روشن رہتیں اور دل نابینا ہو جاتا۔ کیونکہ کچھ حلال خواہشات بھی۔۔ اک خاص مقام پر جا کر حرام ہو جاتی ہیں۔۔ ان خواہشات کا وجود بہت

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

طاقت ور ہوتا ہے۔ ان کی موجودگی انسان کو اللہ سے دور کرنے کا باعث بنتی ہے۔۔۔ وہ بھی اس سارے عرصے میں صرف اپنی ماں کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ وہ ان کے لیے اپنا قرآن دوبارہ یاد کرنا چاہتا تھا، وہ مساجد میں نمازیں انہیں سرخرو کرنے کے لیے پڑھانا چاہتا تھا اور بلاشبہ۔۔۔ بلاشبہ وہ یہاں شرک کا مرتکب ہو رہا تھا۔

عرصے بعد جیسے اس پر اپنے ہی اعمال کا انکشاف ہوا تھا۔ اور وہ ساکت ہوا اس انکشاف پر آنکھیں پھیلائے اس عکس کو دیکھے گیا تھا۔۔۔ وہ عکس اب بہت آہستگی سے فضا میں گھلنے لگا تھا۔ یہ وہ عکس تھا جس نے اسے بہت پہلے قید میں ڈالا تھا۔۔۔ کیا تمہیں یاد ہے۔۔۔ وہ کب اس عکس کا شکار ہوا تھا۔؟ ہاں اسی رات۔۔۔ اسی رات جس رات وہ فٹ پاتھ پر بیٹھا ساری رات روتا رہا تھا۔ وہ، اس پر شیطان کا پہلا وار تھا۔۔۔ جی بھی تو اس نے معاذ کو کھو دیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اس الوژن پر کسی حقیقت کی طرح یقین کرنے لگا تھا۔ اس کے آگے گزرے ایام دھواں دھواں ہونے لگے۔۔۔ معاذ احمد شعر اوی جانتا تھا کہ اس نے کیا کر دیا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

"واعوذوبک رب اتکضرون"

اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ موجود) ہوں)۔۔

اس کے لب بے آواز بے تھے۔۔ وہ عکس فضا میں گھل کر غائب ہو گیا۔۔ الوژن ختم ہو گیا۔۔ سحر ٹوٹ گیا۔۔ شیطان کمزور پڑنے لگا تھا۔ اس کے قدموں سے جان یکدم ختم ہوئی تھی۔۔ یوں لگتا تھا ساری ہمت اس سراب کے ساتھ ہی ختم ہو گئی ہو۔ وہ خود کو بے حد کمزور محسوس کرنے لگا تھا۔ زیر لب تیزی سے ان آیات کی گردان کرتے ہوئے اب وہ مسلسل اپنا سر نفی میں ہلا رہا تھا۔ بچپن کی الجھنیں زندگی بھر انسان کے ساتھ رہا کرتی ہیں۔ وہ الجھنیں آج بھی اس کے اندر گرہوں کی صورت موجود تھیں۔ اسی لیے غلطی کرتے وقت اسے اندازہ ہی نہ ہو سکا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔! وہ اس سارے عرصے میں شرک کا مرتکب ہو رہا تھا۔۔ وہ اللہ کو خوش کرنے کے بجائے اپنی ماں کو خوش کرنا چاہتا تھا۔۔ اس نے اللہ کی عبادت کرنے نے بجائے اپنی ماں کی پرستش کی تھی۔۔ ان

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کی یاد میں اس نے اپنی زندگی برباد کر لی تھی۔ اس نے اللہ کی جگہ کسی اور کو پینے کی کوشش کی تھی۔ اس نے اپنی تکلیفوں کو اپنا الہ بنا لیا تھا۔ معاذ نے بہت بڑی کوتاہی کر ڈالی تھی۔ معاذ سے بہت بڑی غلطی سرزد ہو گئی تھی۔۔

زیر لب وہ آیت مسلسل پڑھتے اسے لگا جیسے اس کے وجود کے گرد بندھی زنجیریں ٹوٹی جا رہی ہیں۔ اس کا وجود آزاد ہونے لگا تھا۔ بہت وقت بعد وہ اپنی ماں کی اس زہریلی یاد سے نکلنے لگا تھا۔ اس کا سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔۔ بے حد تیزی سے۔۔ رگوں میں تیرتا لہو، دل کے آس پاس جمع ہونے لگا تھا۔ اس کی گردان جاری تھی۔ اسے اس سارے دھوکے سے پناہ طلب کرنی ہی تھی۔ اس نے پہلے ہی بہت دیر کر دی تھی۔

ٹیچھے ایک نظر دیکھے بغیر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس سرسرا تے قبرستان سے نکل رہا تھا۔ بہت سی آوازیں اس کا پیچھا کرنے لگی تھیں۔ وہ ان آوازوں اور ان یادوں کو اب زندگی بھر کبھی یوں یاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ اب ان سے آزادی چاہتا تھا۔

"او عود بک"

PDF NOVEL BANK

(میں پناہ طلب کرتا ہوں)

اس کی لب بہت تیزی سے ہل رہے تھے۔ بال ملتے پر گر کر اڑ رہے تھے۔ لیکن وہ پیچھے ایک دفعہ بھی دیکھے بغیر اس دنیا اور اس کی بھول بھلیوں سے بہت دور جا رہا تھا۔ اب کہ صرف اتنا ہی دکھائی دے رہا تھا کہ ایک لڑکا۔۔ ہڈی پہنے۔۔ بازو سے گلابی آنکھیں رگڑتا۔۔ تیز قدم اٹھاتا۔۔ اس تاریکی سے دور ہوتا جا رہا تھا۔ اس بات سے یکسر بے خبر ہو کر کہ اس کے تاریک کھف میں وہ گل ہوتی روشنی اب کہ بکھرنے لگی تھی۔۔ وہ روشنی۔۔ جس نے رابیل کا راستہ بھی روک رکھا تھا۔ وہ روشنی جس نے اس کو ایک عرصے تک سیاہی میں رکھا تھا۔۔ ہاں وہ ہی روشنی۔۔ جو کنارے پر آہستہ سے ڈوبنے لگی تھی۔۔ ان کے اس سیاہ کھف کی دیواریں واضح ہونے لگی تھی۔۔ قدیم زمانوں کا سحر ٹوٹنے لگا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے بھاگتے ہوئے وہ سرک عبور کی اور آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ اس کا جسم آج ہوا سے بھی زیادہ ہلکا تھا اور کندھے ہر بوجھ سے آزاد تھے۔ اسے آج اس کے اعمال کے بوجھ سے آزادی مل گئی تھی۔ اس کے گرد پھیلی وہ سیاہی عنقا ہونے لگی تھی۔

"!معاذ کی ذات سے ہٹ کر میں آپ سب کو ایک بہت اہم بات بتانا چاہتی ہوں۔"

اس کے بھاگتے قدم سرک کو روند رہے تھے۔

visit for more novels:

جب انسان ایک لمبے عرصے تک کسی گناہ کا ارتکاب کرتا رہتا ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ اپنے اندر نیچی روشنی کا آخری ذرہ بھی کھودیتا ہے۔ تب اسے اپنے آس پاس کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا ہے۔ وہ اس گناہ کی سیاہی میں اتنا اندھا ہو جاتا ہے کہ اسے اپنا غلط بھی ٹھیک لگنے لگتا ہے۔ وہ اپنی خواہش کے کسی غار میں یونہی بند ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور پھر۔۔ جب عرصے بعد۔۔ انسان کی ذات کے اندر کی۔۔ وہ باریک سی روشنی چمکتی ہے تو اسے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ساری زندگی۔۔ سراب کے پیچھے بھاگتا رہا تھا۔۔ وہ اس

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

حقیقت کا پیچھا کرتا رہا تھا کہ جس کا وجود تھا ہی نہیں۔ لیکن جانتے ہیں کہ یہ ادراک
"انسان کو کب ہوتا ہے۔۔"

اس نے ایک جانب رک کر ہڈی سر پر ڈالی تھی۔ جیبوں میں ہاتھ اڑسے اور پھر ہموار
قدموں کے ساتھ دھیمی چال چلنے لگا۔ اس کے آس پاس اب کہ صرف وہ پاکیزہ سی
روشنی تھی۔ وہ ہی روشنی جو اس سے کھو گئی تھی۔۔ وہ روشنی ایک بار پھر سے اس پر
وارد ہو رہی تھی۔

visit for more novels:

انسان کو اپنی زندگی کے سراب ہو جانے کا ادراک تب ہوتا ہے جب وہ اپنی قبر سے "
اس بڑے دن میں اٹھایا جاتا ہے۔ ایک ایسے دن میں اٹھایا جاتا ہے جس دن۔۔ زندگی
"شروع ہو جاتی ہے اور موت۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے اپنے قدم مسجد کی جانب پھیرے۔ جو نماز اس سے چھوٹ گئی تھی وہ اس نماز کو پڑھنا چاہتا تھا۔ اس سے بلاشبہ بہت ساری کوتاہیاں سرزد ہوئی تھیں اور آج۔۔ آج وہ اپنی ہر کوتاہی کی معافی مانگنا چاہتا تھا۔

"!موت کو ذبح کر دیا جاتا ہے۔۔"

اس نے مسجد میں داخل ہو کر اس کے ٹھنڈے ماربل پر اپنے برہمنہ قدم رکھے تو سارا جسم پل میں برف بن کر پگھل گیا۔ وضو بنا کر پلٹتا اب وہ آہستہ اپنی کلائیوں پر برابر کر رہا تھا۔ مسجد نمازیوں سے خالی پڑی تھی۔ ہر جانب ایک ٹھنڈا سا سکون تحلیل تھا۔ اس نے نیت باندھی اور اپنی عمر بھر کے لیے وہ نماز پڑھنے لگا کہ جو پڑھی جانی چاہیے تھی۔۔

اسی لیے آپ بھی اس دن سے پہلے اٹھ جائیں۔۔ اس دن کی ذلت بہت اذیت ناک ہوگی۔۔ کیونکہ اس دن زندگی شروع ہوگی اور موت کا وجود ختم ہو جائے گا۔۔ ڈریں اس

PDF NOVEL BANK

زندگی سے جو جہنم کا ایندھن بن جائے۔۔ اور بجائیں خود کو اس آگ کا ایندھن بننے سے۔۔

دور سے دیکھنے پر اب ایک بہت پر سکون سا منظر نگاہوں کو بھلا لگ رہا تھا۔ وہ منظر جس کے پار اب صرف ندامت تھی۔۔ جس کے پار اپنی سیاہی کو چننے پر افسوس تھا۔۔ جس کے پار خود کو کھو کر پالینے کا عکس جگمگا رہا تھا۔۔ خالی پڑی مسجد میں اب وہ لڑکا سجدے میں جھکا کچھ بہت دھیمی آواز میں پڑھ رہا تھا۔ جسے صرف وہ سن رہا تھا اور اللہ سن رہا تھا۔۔ بہت دن بعد اس نے اللہ کو پکارا تھا۔ اب وہ اسے پکارتے رہنا چاہتا تھا کیونکہ اللہ کے بغیر تو زندگی اندھیر تھی۔ اللہ کے بغیر زندگی سہرا ب تھی۔۔ اللہ کے بغیر۔۔ زندگی عذاب تھی۔۔ اب وہ اس عذاب سے خود کو آزاد کروانے لگا تھا۔۔ اسے یہ کرنا ہی تھا۔۔ کیونکہ اللہ کی جانب جانا پہلا قدم انسان ہی کو اٹھانا پڑتا ہے اور دوسرا قدم۔۔ دوسرے قدم کی قربت کا وعدہ اللہ کا فیصلہ ہے۔۔! آپ بس ایک قدم اٹھالیں۔۔ باقی! کا فاصلہ وہ طے کرتا ہے۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ ایک بار پھر سے سجدے میں جھکا سرگوشی کر رہا تھا۔۔ مسجد کے اندر پھیلی خاموشی گہرے سکون کا غماز تھی اور ہر جانب اب وہ سفید روشنی تحلیل تھی۔ ہاں وہ ہی! روشنی۔۔ جس سے اس نے ایک لمبے عرصے تک نگاہیں چرائی تھیں۔۔

رابیل نے اپنی عشاء کی نماز سے سلام پھیرا اور پھر دعا کر کے جائے نماز سمیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسی پہر اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر شہزادہ اندر جھانکی تھی۔ اس نے جائے نماز تہہ کر کے رکھتے ہوئے یونہی گردن پھیر کر اسے دیکھا۔ جانے کیوں۔۔ اسے شہزادہ آج پہلے سے زیادہ خوش لگ رہی تھی۔۔

”باہر زاہد چچا کے گھر والے آئے ہیں رابیل۔۔ آجائو۔۔ ماں بلارہی ہیں۔۔“

PDF NOVEL BANK

اس نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر یونہی چہرے کے گرد لپٹے حجاب کے ساتھ ہی باہر چلی آئی۔ لاؤنج میں آج بہت عرصے بعد سب اکٹھے بیٹھے تھے۔ زاہد چچا، عابد کے ساتھ صوفے پر بیٹھے اقبال کی کسی بیوقوفی سے لطف اندوز ہوتے ہنس رہے تھے۔ اسی کے مقابل صوفے پر، زرتاشہ چچی، رابین اور حریم بیٹھی تھی۔ اپنے مسائل میں الجھے ہونے کی وجہ سے اس نے دوبارہ حریم سے بات ہی نہیں کی تھی۔ پہلا تو اس کا جانچتا رویہ رابیل کو غیر آرام دہ کیا کرتا تھا اور دوسرا۔۔ جانے کیوں وہ ایک ہی بات کو بار بار دہرا کر لطف اندوز ہوتی تھی۔ جس سے رابیل کو تو خیر سے بہت کوفت ہوتی۔۔ ویسے بھی ہمارے دیسی گھرانوں میں کسی کی کمزوری کو بار بار دہرا کر محفوظ ہونے کا رواج بے حد عام تھا۔

ایسے گھٹیا رواج کو اب ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

اس نے گہرا سانس لیا اور پاس چلی آئی۔ صوفے کے ہتھ پر شزا بیٹھی تھی اور ردا بابا کے برابر میں بیٹھی۔ ان کے موبائل میں غالباً کوئی گیم کھیل رہی تھی۔ اپنے موبائل کی! چار جنگ بچانے کے طریقے۔۔

PDF NOVEL BANK

”السلام علیکم۔۔۔“

اس نے قریب آکر سلام کیا تھا۔ سب نے مسکرا کر اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔

کیسی ہو رابیل۔۔؟ اور کہاں ہوتی ہو بھئی سارا دن۔۔؟ جب دیکھو یا تو اپنے کمرے میں ”
”رہتی ہو یا پھر مدرسہ۔۔ کبھی چچی کو بھی یاد کر لیا کرو۔۔“

زرتاشہ کی باتیں شروع ہو چکی تھیں۔ وہ اس سے مل بھی لیتی تب بھی ان کے یہ گلے
شکوے ختم نہیں ہوا کرتے تھے۔ نارمل تھا اس کے لیے ان کا ایسا رویہ۔۔
visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

لو۔۔ تم تو دوسرے گھر میں رہتی ہو۔۔ میں تو ایک گھر میں رہتے ہوئی اس کی شکل ”
نہیں دیکھ پاتی۔ جانے کونسے کام کرتی رہتی ہے۔۔ کمرے میں جا کر محترمہ کو دعوت دینی
پڑتی ہے۔۔ کہ جی ایک عدد گھرانہ بھی ہے آپ کا۔۔ جن کے ساتھ بیٹھنا آپ کی ذمہ
”داری ہے۔۔ تب جا کر کہیں باہر نکلتی ہے یہ کمرے سے۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رامین نے اس کے گم صم سے رویے پر چوٹ کی تو سب ایک ساتھ ہی ہنس پڑے۔
اس نے بھی نجل ہو کر اپنی ہنسی دبائی تھی۔ ماں بھی ناں۔۔ کچھ بھی بولتی تھیں۔۔

خیال رکھا کرو اپنا۔۔ کام کرو اچھی بات ہے لیکن اتنا بھی کیا خود کو مصروف رکھنا کہ خود"
کو ہی بھول جاؤ۔۔ اور اب تو ایک عدد شوہر بھی ساتھ ہے۔ اس کو بھی وقت دیا کرو۔۔
ایسے سر جاڑ منہ پھاڑ کاموں میں لگی رہنے والی لڑکیاں آگے بہت مشکلات کا شکار ہوتی
ہیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور اب اسے سہی معنوں میں ان کی باتوں سے الجھن ہونے لگی تھی۔ کیا ضروری تھا
اس کی شادی کا موضوع اس سب میں گھسیٹنا۔۔

جی چچی میں کرتی ہوں سب کچھ۔۔ خیال بھی رکھتی ہوں اپنا۔ بس کبھی کبھی مدرسہ کا"
کام بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لیے کسی کو بھی وقت نہیں دے پاتی۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”اور یہ معاذ کیا کرتا پھر رہا ہے آجکل۔۔؟“

یکدم زاہد چچا کے بولنے پر اس نے چونک کر انکی جانب دیکھا تھا۔ اور چونکے تو ان کی بات پر خیر سب ہی تھے۔

”کیا کر رہا ہے۔۔؟ کیا مطلب۔۔۔؟“

عابد سیدھے ہو بیٹھے۔ اس نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔ شہزاد نے بھی بے چین ہو کر اسے دیکھا تھا۔ چچی اور حریم کے درمیان دو معنی نگاہوں کا تبادلہ۔۔ اف۔۔ کیا مصیبت ہے آخر۔۔ وہ اپنے ذہن میں اس سب پر کڑا ہی تھی۔۔

میرے پاس کل ہی صائمہ کا فون آیا تھا۔ کہہ رہی تھی کہ معاذ نے ارحم پر حملہ کیا۔ میں تو کبھی یقین نہیں کرتا لیکن اس نے ساتھ ہی گردن پر آئے زخم کی تصویریں

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بھیجی تھیں اور سچ پوچھیں تو بھائی صاحب۔۔ ان تصاویر کو دیکھ کر میرے تو رونگٹے
”کھڑے ہو گئے تھے۔۔“

اور ماحول میں بے ساختہ تناؤ آگیا تھا۔ پرسکون سا خوش گپیوں سے سجا ماحول اب کہ
عجیب طرح سے خاموش ہو گیا تھا۔ یوں لگتا تھا گویا سب ایک دوسرے سے نظریں چرا
رہے ہوں۔ معاذ کا رویہ ان سب کے لیے غیر انسانی سا رویہ تھا۔۔ اس نے مٹھی
بھینچی۔۔

visit for more novels:

”آپ تصویر کا ایک رخ مت دیکھیں زاہد بچا۔“
www.urdu-novel-bank.com

اس نے آرام سے کہا تھا۔ اپنے اندر مچی توڑ پھوڑ کے برعکس وہ بہت پرسکون دکھ رہی
تھی۔ عابد نے یکدم چونک کر اسے دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں پھیلا وہ بے یقین سا تاثر
اسے سرخ کر گیا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا مطلب۔۔؟ کونسا دوسرا رخ ہے اس تصویر کا۔۔؟ اور زاہد اسے کیا پڑی تھی ارحم " پر حملہ کرنے کی۔۔؟ خیر اتنا پاگل تو اب میں بھی نہیں ہوں کہ یقین کر لوں کہ اس نے بلاوجہ ایسا کوئی قدم اٹھایا ہوگا۔۔ یقیناً ارحم کی جانب ہی سے پیش قدمی کی گئی ہوگی۔۔

اور اب حیران ہونے کی باری زاہد چچا کی تھی۔ حریم بھی دلچسپی سے ذرا آگے ہو کر بیٹھی۔ اس نے آنکھیں میچی تھیں۔ جانے وہ اور معاذ کیوں لوگوں کی دلچسپی کا مرکز بنتے جا رہے تھے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھائی صاحب پیش قدمی کی گئی ہو یا نہیں۔ سوال یہاں پر یہ نہیں ہے۔ بلکہ سوال " یہاں پر صرف یہی ہے کہ اس کا جوابی وار اس قدر گرا ہوا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟ وہ ایسے کیسے کسی کی گردن پر چاقو رکھ سکتا ہے۔۔ کیا آپ کے رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے یہ سب "سوچ کر۔۔

PDF NOVEL BANK

ان کی بات پر حریم اور چچی جھرجھری لے کر پیچھے ہوئی تھیں جبکہ راسین بے یقینی سے پھیلی آنکھیں لیئے چچا کو تک رہی تھیں۔ اس نے گہرا سانس لے کر اندر جمع ہوتی گھٹن باہر نکالی۔

مجھے اس سے خود بات کرنی پڑے گی۔۔ واقعی۔۔ بات کچھ بھی ہوئی ہو لیکن اس طرح" کا رویہ اختیار کرنا کسی بھی طرح نارمل نہیں ہے۔۔ اور تمہیں کیسے پتا کہ اس نے یہ "سب کیوں کیا ہے۔۔؟ کیا تم بھی وہاں موجود تھیں۔۔؟

انہوں نے اتنی تیزی کے ساتھ اس سے استفسار کیا تھا کہ اس کا سانس ہی لمحے بھر کو خشک ہو کر رہ گیا۔

"نہیں بابا میں یہاں اس وقت موجود نہیں تھی۔۔ لیکن بابا۔۔"

PDF NOVEL BANK

تو تمہیں کیسے علم ہوا پھر اس سب کے بارے میں۔۔؟ اور جیہی شزا مجھ سے صبح
صائمہ کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔۔! کیا تم دونوں میرے پیچھے کچھ کر رہی ہو۔۔؟
"میری بغیر اجازت کے۔۔؟"

ان کا سوال جانے کیوں آخر میں بہت چبھتا ہوا ہو گیا تھا۔ اس کا گلابی سارنگ سفید
ہو گیا۔ ہاتھ پسینے میں بھیگ گئے تھے۔ سچویشن بہت عجیب سی ہو گئی تھی۔ سب اب سر
اٹھائے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
بابا آپ ایک طرف کی کہانی سنے بغیر کسی کو جج نہیں کر سکتے۔ آپ یہ کر کے اپنا ہی
"نقصان کریں گے۔۔"

اچھا۔۔ تو پھر بتاؤ مجھے دوسرے طرف کی کہانی۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں کہ وہ کونسی
"کہانی ہے جو مجھے سنائی نہیں گئی۔۔"

PDF NOVEL BANK

ان کا طنز اس کے دل میں بہت بری طرح سے گڑا تھا لیکن پھر بھی وہ جم کر کھڑی رہی۔
ابھی انہیں ان کی باتوں پر مطمئن کرنے کا وقت تھا۔ وہ اپنی پیٹھ دکھا کر یہاں سے
جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ یہ سوچ آتے ہیں اس نے پیچھے پڑی کرسی کھینچی
اور ان کے سامنے بیٹھی۔ سنجیدگی سے چچا کی جانب دیکھا۔

"کوئی آپ کی ماں کو زانیہ یا بدکار کہے گا تو آپ کا جوابی وار کیا ہوگا چچا۔۔؟"

اس کا سوال بہت کڑا تھا۔ یوں جیسے زور سے آگے والے کی روح پر برستا کھڑا ہو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"راہیل ابھی با۔۔۔"

چچا میں نے آپ کا جوابی وار پوچھا ہے۔۔ آپ کیا کریں گے ایسی صورتحال میں۔۔ اور"
وہ بھی جب ظلم بھی آپ کے ساتھ ہوا ہو۔ ماں آپ کی مرچکی ہو۔۔ اور ان کے مردہ
وجود کے ساتھ کسی غیر محرم کو جوڑ کر آپ سے بات شروع کی جائے۔۔ میں صرف پوچھ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رہی ہوں کہ آپ آگے بڑھ کر اس بندے کا منہ توڑ دیں گے یا پھر اسے گود میں بٹھا کر
"پیار کریں گے۔۔؟"

اوکے۔۔ حساب برابر کیا جا رہا تھا۔۔ کیا ہوا جو معاذیہ حساب برابر نہیں کر سکا تھا۔۔ وہ
تھی ناں اس کے حصے کی جنگ لڑنے کے لیے۔۔ اس کے سوال پر چچا کا چہرہ سرخ پڑ
گیا تھا۔۔ کنپٹی میں خون جل اٹھا تھا۔

بالکل۔۔ اس نے بھی یہی کیا جو آپ سوچ رہے ہیں۔ بات اس کی ماں کے کردار سے "
شروع کی گئی تھی بابا۔۔ اور ایسے میں خاموش رہنا عقل مندی نہیں، بے غیرتی ہوتی
ہے۔۔"

اور یہ پڑا ایک اور چانٹا۔۔ وہ بھی زور سے۔۔

"بچا سے کیسے بات کر رہی ہو رابیل تم۔۔"

PDF NOVEL BANK

زرتاشہ نے طیش سے ابل کر کہا تھا۔ اس نے خاموشی سے نگاہیں ان کی جانب پھیریں۔ اس کی کتھئی آنکھیں اس نرم سی رابیل سے بہت مختلف تھیں۔ وہ آنکھیں سنجیدہ تھیں۔۔۔ سنجیدہ اور کچھ حد تک سرد۔۔۔

بالکل اسی طرح چچی۔۔۔ جیسے آپ سب معاذ اور تایا کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ " بے حس ہو کر۔۔۔ میں بھی کچھ لمحات کے لیے بے حس ہو کر اس بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ میں بھی آپ لوگوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ الفاظ کی تکلیف کیا تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان ناں بڑی ہی ڈھیٹ مخلوق ہے۔ اسے جب تک آگ کے سمندر سے "نہ گزارو، تب تک کسی آگ کو وہ سنجیدہ لیتا ہی نہیں ہے۔۔۔"

سب کچھ ایک لمحے کے لیے گویا رک سا گیا تھا۔ جو ہو چکا تھا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن جو اب ہو رہا تھا وہ اسے روک سکتی تھی۔۔۔ وہ اس سب کو اب روکنا چاہتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"! تو تم یہ کہہ رہی ہو کہ پچھلے اس سارے عرصے میں ہم بے حس رہے تھے۔۔"

زاہد نے براہ راست اس سے سوال کیا تو اس نے ان کی جانب دیکھا۔۔

میں آپ کو کسی مشکل میں نہیں ڈالونگی چچا۔ بس ایک دفعہ کئی سالوں پیچھے جا کر اپنا " کردار اس سارے تماشے میں دیکھ لیں۔۔ میرے خیال سے آپ کو جواب مل جائے گا۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com "! تمہیں پتا ہے کہ تم انتہائی بدتمیز لڑکی ہو۔۔"

اس کی چوٹ پر زاہد کی انا کو بہت بری طرح ٹھیس پہنچی تھی۔ لیکن اس سے بھی زیادہ اس کی بات زرتاشہ کو چھبی تھی۔ جیجی تو وہ اس پر پھنکاری تھیں۔

PDF NOVEL BANK

نہیں چچی۔۔ میں بدتمیز نہیں ہوں۔۔ میں تو آئینہ ہوں۔۔ آپ سب کا آئینہ۔۔ میں آپ " سب کو عکس دکھا رہی ہوں۔۔ دیکھیں۔۔ اور سوچیں۔۔ کہ ہم سب اندر سے کس قدر بد صورت ہیں۔۔ ہمارے سامنے ایک زندہ جان مر جاتی ہے اور ہم۔۔ ہم صرف تماشہ دیکھتے رہتے ہیں۔۔ ہمارے سامنے زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں اور ہم ظالم کے تلوے سے الگ ہونے کو خود پر حرام کر رکھتے ہیں۔۔ ہمارے سامنے لوگ اپنا سب کچھ کھوپتے ہیں اور ہم اپنے بنگلوں میں خواب خوگوش کے مزے لے رہے ہوتے ہیں۔۔ میں بدتمیز نہیں ہوں چچی۔ تلخ حقائق کو میری بدتمیزی پر محمول نہ کریں۔ ویسے ہی ہم اپنی استطاعت سے زیادہ ظلم کر چکے ہیں اور عجب تو یہ ہے کہ اس ظلم کا اندازہ تک نہیں

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"ہمیں۔۔"

اس کی آنکھیں ضبط سے گلابی ہونے لگی تھیں۔ سینہ اس کی تکلیف یاد کر کے ایک بار پھر سے گھٹنے لگا تھا۔ جانے وہ کیسے اس سب سے گزرا ہوگا۔ جن لمحات کے بارے میں صرف بات کرنا اس قدر اذیت ناک تھا تو ان سے گزر کر سروائیو کرنا قیامت کے مصداق ہوگا یقیناً۔۔

PDF NOVEL BANK

"تم اس کے عمل کو جسٹفائی کر رہی ہو۔۔؟"

عابد کی جانب سے بے حد خشک سا سوال آیا تھا۔

جی بابا۔۔ میں اسے جسٹفائی کر رہی ہوں۔۔ میں اس کے اعمال کی وضاحت آپ کے سامنے رکھ رہی ہوں بابا۔۔ آپکو مجھ سے اختلاف ہے تو مجھے جواب دیں اور مجھے قائل کریں۔۔ اور اگر آپ لوگ مجھے قائل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں تو کوئی حق نہیں رکھتے آپ معاذ اور تایا کو قصور وار ٹھہرانے کا۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

وہ ان کی وکیل تھی۔ وہ ان کے لیے لڑ رہی تھی۔

مجھے پتا نہیں تھا کہ گھر والوں سے زیادہ وہ کل کے لوگ تمہارے لیے اہم ہو جائیں گے۔۔

PDF NOVEL BANK

زرتاشہ نے کہہ کر سر جھٹکا تھا۔ اس نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

اہم تو آپ سب بھی ہیں چچی۔ بس ان پر کی جانے والی بلاوجہ کی تنقید کو اب کسی "طرح تو ہینڈل کرنا ہی ہے نا۔۔"

اس کا اندر تھک رہا تھا لیکن وہ پھر بھی ان سب کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

معاذ جیسا انسان کبھی بھی ایک اچھا آپشن نہیں تھا تمہارے لیے۔ کس طرح کی غیر "انسانی حرکتیں کرتا ہے وہ دیکھ رکھو بی بی۔۔ اتنا اعتماد عورت کو ہمیشہ ہی لے ڈوبتا ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ ترخ کر بولی تھیں۔ اس نے گود میں رکھی مٹھی زور سے بھینچی۔۔

اچھے انسان کو بھی آپ اکساؤنگی تو چچی وہ بھی اپنا انسانی لبادہ اتار پھینکے گا۔ کسی کو اس کی آخری حدود تک نہ آزمایا کریں۔ نہیں تو پھر ننتل کے زمرہ دار آپ خود ہی ہونگے۔ یقیناً ارحم یا پھر پھپھو کی جانب سے کوئی گھٹیا بات کی گئی ہوگی جبھی تو وہ اس قدر جنونیت پر اترا۔۔ بلکہ میں تو کہتی ہوں اس نے کچھ کیا ہی نہیں تھا۔۔ اسے تو مار مار کر ارحم کی شکل بگاڑ دینی چاہیے تھی۔ تاکہ آئندہ پھپھو بھی یاد رکھتیں کہ کسی کے بارے میں یوں منہ "اٹھا کر بات نہیں کرنی۔۔ افسوس کہ اس نے محض ایک چھوٹا سا زخم ہی دیا ارحم کو۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور رابیل کی جانب سے ایسی باتیں بہت غیر متوقع تھیں۔ وہ ایسی طبیعت کی لڑکی ہی نہیں تھی لیکن پھر بھی۔۔ معاذ کا دفاع کرتے ہوئے وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ کمزور نہیں۔ وہ اگر اس کے بارے میں کوئی غلط بات کریں گے تو وہ چپ نہیں رہے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

گی۔ وہ ان کی چمڑیاں ادھیڑ دے گی۔ کیونکہ وہ معاذ کی بیوی تھی۔ اسے ظلم برداشت نہیں کرنا تھا۔۔ اسے اس کا جواب دینا تھا۔۔

آپ کیا اس کی بکواس سن رہے ہیں یہاں بیٹھ کر۔۔ چلیں۔۔ بہت عزت کروالی اپنی "لاڈلی بھتیجی کے ہاتھوں آپ نے اپنی بھی اور میری بھی۔۔"

وہ یکدم اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ ہی سب بھی گڑبڑا کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ رابیل نے صرف گردن اٹھا کر انہیں طیش سے ابلتے دیکھا تھا۔ تکلیف ہوئی تو اٹھ کھڑی ہوئیں۔ کسی کی عزت روندے جانے کی بات تو بہت چٹخارے لے کر کرتی ہیں۔! اچھا ہوا آپ کے ساتھ بالکل۔۔

مجھے افسوس ہوا تمہاری باتیں سن کر۔۔ سب کہتے تھے کہ معاذ ایک غلط انتخاب ہے " رابیل کے لیے لیکن میں ان کی بات رد کرتا رہا۔۔ آج اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ تو واقعی "تمہارے لیے زہر ثابت ہو رہا ہے۔۔ آئندہ میرے سامنے مت آنا تم کبھی۔۔"

PDF NOVEL BANK

زاہد نے کڑوے لہجے میں کہا تو پل بھر کو اس کا دل لرز کر رہ گیا۔ لیکن دروازے کی جانب پلٹتے ہی سب کے سب ساکت ہو گئے تھے۔ وہاں وہ کھڑا تھا۔۔ سیاہ ہڈی پہنے۔۔ ہمیشہ کی طرح وجہ اور خاموش۔۔ لیکن آج اس کے چہرے پر بہت اداس سا تبسم تھا۔ شاید وہ رابیل کی ساری باتیں سن چکا تھا۔

”معاذ۔۔ تم کب آئے۔۔؟“

رابعین ہی سب سے پہلے جاگی تھیں۔ وہ جو بیٹھی تھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ بے یقینی سے دروازے کی جانب دیکھا۔ ہاں۔۔ وہ وہی تو تھا۔۔ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ پھر ہولے سے مسکرایا۔ زاہد، زرتاشہ اور حریم تیزی سے اس کے برابر سے نکل کر گزرے تھے۔ لیکن پیچھے کھڑے لوگ اب تک ساکت تھے۔ اس نے بھی کتھی آنکھیں پھیلا رکھی تھیں۔ اسے اس کے یہاں موجود ہونے کی امید نہیں تھی۔

PDF NOVEL BANK

"تمھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا مامی۔۔"

وہ اپنی جگہ ہی کھڑا رہا تو عابد نے کھنکھنار کر ماحول میں پھیلی خاموشی کو رفع کرنے کی کوشش کی۔ پھر اس کی جانب دیکھا۔۔

"اُو ناں معاذ۔۔ وہاں کیوں کھڑے ہو۔۔؟"

اور وہ گہرا سانس لیتا آگے بڑھ آیا۔ ہاتھ میں پکڑے بہت سے شاپنگ بیگز شزا کی جانب بڑھائے جسے اس نے سرعت سے تھام لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

بابا نے آپ سب کے لیے چند دن پہلے ہی کچھ تحائف لیے تھے۔ کام کی مصروفیت کے باعث میں دے نہیں سکا تھا تو انہوں نے مجھے ابھی بھیج دیا۔ شاید میں غلط وقت پر آگیا۔۔

PDF NOVEL BANK

آرام دہ سی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عابد ایک بار پھر سے کھنکھارے۔ پھر اس کے ساتھ رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔ شہزاد اور ردا جلدی سے کچن کی جانب بڑھی تھیں جبکہ رامین اور رابیل لاؤنچ ہی میں خاموشی سے کھڑی رہیں۔

"بھائی صاحب کیسے ہیں۔۔؟"

"ٹھیک ہیں بابا۔۔"

visit for more novels:

اس نے سر ہلا کر جواب دیا اور پھر سرئی نگاہوں کے ارتکاز نے رابیل کے خاموش کتھنی سے کلچ کی جانب دیکھا۔ وہ اب تک بے یقین تھی۔ اس نے ہولے سے مسکرا کر ایک بار پھر سے عابد کی جانب دیکھا تھا۔

"کام کیسا جارہا ہے ریسٹورینٹ کا۔۔؟ پیسے وغیرہ کا تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

بات برائے بات کرتے عابد اب ماحول میں پھیلی آکورد سی خاموشی کو کافی حد تک ختم کرچکے تھے۔ اس نے بھی صوفے سے پشت ٹکائی اور مکمل طور پر ان کی جانب متوجہ ہوا۔

"سب اچھا جا رہا ہے چچا۔۔ کسی بات کا کوئی مسئلہ نہیں۔۔"

بھائی صاحب کیوں نہیں آئے۔۔؟ انہیں بھی لے آتے ساتھ ہی۔ اقبال کی شادی "کے بعد ایک بار بھی وہ ہمارے گھر نہیں آئے۔۔"

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

رامین کے یکدم کہنے پر اس نے سر ہلایا تھا۔

چچی بابا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے پچھلے کئی دنوں سے۔ انہی کا ارادہ تھا یہ "تحائف لے کر آنے کا لیکن پھر انہوں نے مجھے بھیج دیا۔ میں کہہ دوں گا ان سے کہ مل "لیں آپ لوگوں سے آکر۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

آج وہ پچھلے معاذ سے خاصہ مختلف لگ رہا تھا۔ آج اس کے انداز کا ازلی سا خالی پن اور سپاٹ تاثر زائل تھا۔ آج وہ بہت پرسکون دکھ رہا تھا۔

نہیں نہیں۔۔ کہنا نہیں ان سے۔۔ طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو ہمیں جانا چاہیئے ان " سے ملنے۔۔ ہم ملنے آئیں گے بھائی صاحب سے خود۔۔ اور ان تحائف کی بھلا کیا ضرورت " تھی۔۔؟ وہ آجاتے۔۔ ان کا آنا ہی بہت تھا۔۔

عابد کے اس قدر نرم لفظوں نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔

اب یہ تو آپ ان ہی سے پوچھئیے گا کہ یہ تحائف لینے کا کیا مقصد تھا۔۔ ویسے انہیں " لیتے وقت وہ ایک ہی بات مجھ سے کہہ رہے تھے کہ تحائف پینے سے دلوں میں پھیلی " رنجشیں زائل ہو جاتی ہیں۔ شاید وہ آپ سے اپنے تعلقات کو مزید بہتر بنانا چاہتے ہوں۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے بے حد سکون سے کہہ کر کندھے اچکائے تھے۔ عابد کا چہرہ اس کی صاف گوئی پر یکدم گلابی ہوا۔ رامین جانے کیوں بہت دل سے مسکرائی تھیں اس سہ اور راہیل۔۔۔
تایا کی محبت پر اس کے دل میں بہت سے آنسو گرے تھے۔ آہستہ سے اس کے عین مقابل صوفے پر بیٹھتے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ اسے بدلا ہوا لگ رہا تھا۔

اس سب کی کیا ضرورت تھی۔ بھائی صاحب بھی ناں بس کبھی کبھی بچوں والی بات "کرتے ہیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عابد نے مسکرا کر کہا تو اس نے اتفاق کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ اسی اثناء میں ردا نے چائے لا کر درمیانے ٹیبل پر رکھی اور ساتھ ہی شہنا بھی لوازمات ٹیبل پر رکھنے لگی۔

"صائمہ تمہارے گھر آئی تھی۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

انہوں نے اس کا چہرہ جانچتے سوال کیا تو اس نے گہرا سانس لے کر اثبات میں سر ہلایا۔۔

”جی۔۔“

”کیوں آئی تھی وہ۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ”گڑے مردے اکھاڑنے آئی تھیں۔۔“

”اسے مسئلہ کیا ہے آخر۔۔؟ چاہتی کیا ہے وہ اب ہم سے۔۔؟“

وہ چاہتی ہیں میں راہیل کو طلاق دے دوں تاکہ وہ ایک بار پھر سے اس کا رشتہ ارحم سے جوڑ سکیں۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے کہنے پر رامین اور عابد بری طرح چونکے تھے۔ رامیل اور شمر نے ایک ساتھ ہی گہرا سانس لیا۔ کہانیوں میں ہمیشہ ایک کردار سب سے زیادہ ناقابل برداشت کیوں ہوتا !! تھا۔۔۔

”کیا بکواس ہے یہ۔۔! کیا اسے اندازہ نہیں کہ وہ کیا بات کر رہی ہے۔“

اس نے عابد کی بات پر کندھے اچکائے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان کی بکواس کا جواب بہت اچھے سے جواب دیا ہے میں نے چچا۔ آپ پریشان مت ”
”ہوں۔۔“

شمر نے چائے اس کی جانب بڑھائی تو اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر کپ تھام لیا۔ ماحول ایک بار پھر سے بے چین سانسوں کا شکار ہونے لگا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مجھے سمجھ نہیں آرہی اس عورت کی۔ یہ ضرور کسی ناکسی دن کوئی بڑا تماشہ کھڑا کرے " "گی۔ یوں خاموش ہو کر بیٹھنے والی تو وہ بھی نہیں ہے۔

"جو بھی کریں گی اس کا انجام بھگتیں گی چچا۔"

اس کا لہجہ بے حد ہموار تھا۔ رابیل کا ماتھا ٹھنکا۔۔ معاذ غیر معمولی طور پر نارمل تھا۔ اور کچھ تھا اس کے انداز میں جو رابیل کو بے چین کر رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور یہ ارحم۔۔ ذرا شرم نہیں اسے۔ بس جہاں ماں بولے وہاں منہ اٹھا کر چل دیتا " "ہے۔۔

راہین نے بے اختیار ہی اسے کو سا تو اس نے چائے کا کپ خالی کیا اور پھر سیدھا ہو بیٹھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اب چلتا ہوں چچا۔۔ بابا انتظار کر رہے ہونگے۔ آپ سے پھپھو کوئی بھی بات کریں تو مجھے " ضرور آگاہ کریں آپ۔ خود اکیلے کوئی قدم اٹھانے سے گریز کیجیے گا۔ میں دیکھ لوں گا جو بھی "مسئلہ ہوگا۔۔ اب اجازت۔۔

اور اس کے ساتھ وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ باہر کی جانب بڑھا تو رابیل اس کے پیچھے دروازے تک آئی۔ وہ اپنے پیچھے اس کی چاپ سن کر رکا تھا۔ لیکن مڑا نہیں۔ وہ اس کے یوں رکنے پر خود بھی رک گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تم ٹھیک ہو معاذ۔۔؟"

اور اس کے چہرے پر بے اختیار اک سایہ سا لہرایا تھا۔ وہ ناکام ہو رہا تھا۔۔ وہ اس کے سامنے خود کو ڈھکنے میں ناکام ہو رہا تھا۔ اس کی فکر مند سی آنکھیں اس کی ذات میں کبے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

زخم دیکھنے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔ آہستہ سے اس کی جانب مڑتے ہوئے اب وہ ایک بار پھر سے ہلکا سا مسکرایا تھا۔ وہی اپنائیت بھری ہلکی سی مسکراہٹ۔۔

”کیا ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔؟“

اس کے پوچھنے پر رابیل نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا تھا۔ اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ ہاتھ اٹھا کر اس کا حجاب میں لپٹا سر دو انگلیوں سے بجایا۔

visit for more novels:

”جانتی ہو دنیا میں سب سے زیادہ خوش لوگ کون ہوتے ہیں۔۔؟“

اس نے نرمی سے پوچھا تو اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

”خوش وہ ہوتے ہیں جو اللہ کے قریب ہوں۔“

PDF NOVEL BANK

اس کے معصوم سے جواب پر وہ اداسی سے مسکرایا تھا۔ پھر اس کی کتھئی آنکھوں کو اپنی سرمئی آنکھوں کی قید میں لیا۔

دنیا میں سب زیادہ خوش وہ ہوتے ہیں رابیل جو بیوقوف ہوتے ہیں۔ اللہ سے قریب " لوگوں کی تو اکثر "راتیں آنسوؤں سے تر ہو کر گزرتی ہیں۔"

اس کے جواب پر وہ لاجواب ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اور جانتی ہو اس دنیا میں سب سے زیادہ غمگین کون ہوتے ہیں۔۔؟"

اب کہ اس نے جواب دینے کے بجائے صرف نفی میں سر ہلایا تھا۔ جانے کیوں ہر سو پھیلی رات میں اداسی گھلنے لگی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ جو عقل مند ہوتے ہیں۔ اسی لیے اتنی عقل مند مت بنو کہ تمہاری خوشی تم سے " چھن جائے۔ بیوقوف رہو گی تو خوش رہو گی۔ ہر بات کو سمجھ کر محسوس کرنے لگو گی تو اچھی بھلی زندگی عذاب ہو جائے گی۔ اب تم نے اتنی باریک بینی سے لوگوں کا مطالعہ "نہیں کرنا۔۔ ہوں۔۔؟

وہ اسے نصیحت کر رہا تھا۔ اور وہ جانتی تھی کہ وہ اسے خود سے باز رکھنے کو کہہ رہا ہے۔ اس کی آنکھیں چمکیں۔۔ بہت سا پانی اس کی پلکیں نم کر گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "تم کیوں تکلیف میں ہو۔۔؟"

میں نے کب کہا کہ میں تکلیف میں ہوں۔ میں ٹھیک ہوں بالکل۔ اسی لیے فضولیات "سوچنا چھوڑو اور اندر جاؤ ٹھنڈ بہت ہے باہر۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے نرمی سے کہا اور پھر اس کا انتظار کیئے بغیر تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔ وہ اس کے پیچھے آرہی تھی۔ لیکن وہ نہیں مڑا۔ اس کی بھگی پلکیں اسے کمزور کرنے لگی تھیں۔ وہ اسکی کمزوری بنتی جارہی تھی۔ اگر کچھ دیر اور وہ اس کے ساتھ رہتا تو اپنی بکھری ذات کو نہیں سمیٹ پاتا۔ اسی لیے وہ ابھی۔۔ اسی وقت اس سے دور جانا چاہتا تھا۔ گیٹ سے باہر نکل کر اس نے گاڑی کی جانب رخ پھیرا۔ رابیل پیچھے رہ گئی۔ بہت سے آنسو اپنے اندر ہی اتار لیے تھے۔ پھر سر اٹھا کر اس خنک سی رات کو دیکھا جس کے پار بہت سے زخم آج مندمل ہو کر بھی تکلیف دے رہے تھے۔ کیوں ہوتا تھا ایسا کہ زخم بھر جایا کرتے تھے لیکن نشان باقی رہتے تھے۔۔ جانے کیوں انسان ان نشانات کو خود کی ذات سے جدا کرنے پر قادر نہیں تھا۔ شاید اسی لیے کیونکہ یہ دنیا، دنیا تھی۔۔ یہ دنیا جنت نہیں بن سکتی تھی۔۔ اس دنیا میں زندہ رہنا تھا تو انہی نشانات کے ساتھ رہنا تھا۔۔ اس نے بھی رخ اندر کی جانب پھیرا اور خاموشی سے اندر چلی آئی۔

PDF NOVEL BANK

اسی سیاہ رات میں اپنی اسٹڈی میں نیم اندھیرا کیئے سلطان بیٹھا تھا۔ دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھے، آنکھیں سکیڑ کر کسی اندیکھے سے منظر کو دیکھتا ہوا۔ پھر وہ ساتھ کھڑے عزیز کی جانب پریشانی سے متوجہ ہوا۔

”اس کے پیچھے بندے لگا دو۔۔“

”کیا آپکو لگتا ہے آپ اس کے پیچھے بندے لگا سکتے ہیں۔۔؟“

اور اس کا سوال انہیں لمحے بھر کو الجواب کر گیا تھا۔ پھر انہوں نے گہرا سانس لیا۔

”میں اسے یوں نہیں چھوڑ سکتا۔ کچھ لوگوں کو اس کے پیچھے لگاؤ اور دھیان رہے۔۔“

”اسے بھنک نہیں پڑنی چاہیئے اس سب کی۔۔“

”ٹھیک ہے۔۔ لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔۔؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے سوال پر وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔ پھر نگاہیں اندھیرے پر جما کر ہلکے سے بولا۔

”وہ معاذ ہے عزیز۔۔ اس سے کچھ بعید نہیں۔۔“

اور اس کے اس سرد سے جملے پر عزیز کے جسم میں لر سی دوڑ گئی تھی۔ کیونکہ وہ!! ایک جملہ۔۔ اپنے اندر بہت سے مبہم مفاہیم رکھتا تھا۔ مبہم اور سیاہ۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خاموشی سے گاڑی کو سڑک کی جانب موڑتے وہ دانستہ طور پر اسے خالی پڑی سڑکوں پر دوڑانے لگا تھا۔ رات ابھی اتنی گہری نہیں ہوئی تھی لیکن باہر برستے کھر کے باعث اب لوگوں کی آمد و رفت سڑک پر نہ ہونے کے برابر تھی۔ اور درحقیقت اسے بھی یہی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

خاموشی درکار تھی۔ خود کی خاموشی کو، ماحول میں پھیلی خاموشی سے ہم آہنگ کرنے کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ بھلا ہو بھی کیا سکتا تھا۔

اس نے اگلے ہی پل گہرا سانس لے کر کھلی کھڑکی پر اپنی کہنی ٹکائی اور یونہی بے مقصد گاڑی دوڑاتے وہ ان کتھی آنکھوں کو جھٹکنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ کئی سالوں تک مافیا کے ساتھ کام کرنے کے بعد اسے اندازہ تھا کہ خود کا اصل کہاں ظاہر کرنا ہے اور کہاں مفقود رکھنا ہے۔ انہیں اس بات کی تربیت بہت اچھے سے دی جاتی تھی۔۔ لیکن ابھی۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے رابیل سے ہوئی مڈبھیڑ میں وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے ادتی نمی دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔ اس نے تو بہت اچھے سے یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔ بلکہ وہ جانتا تھا کہ چچا، چچی یہاں تک ردا اور شزا بھی اس کے نرم رویے سے مطمئن ہو گئی تھیں لیکن وہ دو آنکھیں۔۔ اس کے وجود میں کبھی وہ کتھی آنکھیں اسے اب تک اپنے اندر اترتی محسوس ہو رہی تھیں۔ جب سب کو مطمئن کر کے وہ ان آنکھوں میں دیکھنے لگتا تو وہ اس سے صرف یہی التجا کر رہی ہوتیں کہ معاذ۔۔ یوں خود کو اذیت مت دو۔۔ ایسے خود کے ساتھ مت کرو۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے ایک بار پھر سے گہرا سانس لے کر اندر جمع ہوتی گھٹن کو باہر نکالا تھا۔

کیا وہ لڑکی اس کی زندگی کا حصہ بننے لگی تھی۔۔؟ کیا وہ اس کے اندر اترنے لگی تھی۔۔؟ کیا وہ اسے اپنے اندر تک رسائی دے رہا تھا۔۔؟ کہیں وہ اس کے ساتھ کوئی زیادتی تو نہیں کر رہا۔۔؟ کہیں وہ کسی پہر میں اس کی تکلیف کا باعث تو نہیں بنے گا۔۔

بہت سے سوالات سے نگاہیں چرا کر اب وہ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گاڑی دوڑانے لگا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس سب کے باوجود بھی ایک بات تو طے تھی کہ اس لڑکی کی موجودگی اسے غیر آرام دہ نہیں کیا کرتی تھی۔ اس کی موجودگی اسے سکون دیا کرتی تھی۔ وہ اس زخم زخم سی دنیا میں مرہم تھی۔ اس کا مرہم۔۔ لیکن ابھی یہ سب باتیں جذباتی ہو کر سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ چند دن اس کی نگاہوں سے اوجھل رہنا چاہتا تھا۔ ارحم اور صائمہ کے پیئے گئے طعنوں۔۔ اور خاندان والوں کی باتوں کو وہ نئے سرے سے سوچنا چاہتا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا وہ واقعی اس کے قابل نہیں تھا۔۔؟ کیونکہ اگر اکھٹے بہت سارے لوگ ایک ہی بات کی جانب اشارہ کریں تو اسے نظر انداز کرنا اسکی نظر میں سراسر بیوقوفی تھی۔ وہ خود کو دور سے کھڑے ہو کر دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اپنے ہر عیب، ہر نشان اور ہر زخم کے ساتھ خود کی بد صورتیوں کو جانچنا چاہتا تھا۔۔ ہاں۔۔ اب وہ خود سے رابیل کی خاطر نظر ملانا چاہتا تھا۔ کیا وہ واقعی ایسا ہی تھا جیسا لوگ اسے کہہ رہے تھے۔۔؟ کیا ایسا ہی تھا۔۔؟ اور اگر ایسا تھا تو وہ رابیل کے قابل نہیں تھا۔۔ رابیل کسی بہت اچھے انسان کو ڈیزرو کرتی تھی۔ اور یقیناً وہ، وہ ایک انسان ہر گز نہیں تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے ایک پل کو آنکھیں موند کر کھولیں۔ آنسوؤں سے چمکتی پلکیں اور گلابی سی آنکھیں اس کے ہر جانب بکھرنے لگی تھیں۔ وہ ایک لڑکی اسے بے بس کرنے لگی تھی۔ لیکن وہ اس کے معاملے میں کوئی کوتاہی کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔ اگر اسے خود کو رابیل کے لیے چننا تھا تو، اسے اس کڑے امتحان سے گزرنا ہی تھا۔ خود سے نگاہیں ملا کر اپنی بد صورتیوں کا سامنا کرنے والے امتحان سے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اور در حقیقت وہ اس کے لیے اس سب سے گزرنے کے لیے بھی تیار تھا لیکن پھر۔۔۔
 فیصلہ اس کے خلاف جانے کے سلسلے میں وہ اس لڑکی کو کیسے راضی کرے گا۔۔؟ کیا
 وہ اسے خود سے علیحدہ کرنے پر راضی کر پائے گا۔۔؟ کیا وہ اس کی نرمی کے بغیر اب
 زندہ رہ پائے گا۔۔ اسے تو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ اس کی ذات میں شامل ہونے
 لگی تھی۔ وہ اس کی عادت بننے لگی تھی۔ وہ اس کے خوابوں کا حصہ بننے لگی تھی۔ وہ
 اسے بے دخل کرتا بھی تو کہاں کہاں سے۔

visit for more novels:

اتنی تلخ باتیں سوچتے ہوئے خود پر ایک لمحے کے لیے بھی رحم کے ساتھ پیش آنے کے
 بجائے وہ بہت بے رحمی سے اپنے زخم ادھیڑ رہا تھا۔ اور یہ تو سچ تھا کہ معاذ شر اوہی کو
 زندگی میں محض دو عورتوں نے کمزور کیا تھا۔۔ پہلی حبیبہ اور آخری رابیل۔۔! در حقیقت
 وہ دونوں ایک دوسرے کا پرتو تھیں۔۔ وہ ایک دوسرے کا عکس تھیں۔۔ ان دونوں کی
 نگاہوں سے وہ بچ نہیں پاتا تھا۔ ان کے سامنے اپنی ذات کے ادھرے نخیوں کو کھولنے
 سے وہ گھبرایا نہیں کرتا تھا۔۔ ان کے سامنے۔۔ ہاں ان کے سامے کمزور پڑنے سے وہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ڈرا نہیں کرتا تھا۔ وہ ان کے سامنے معاذ بن کر جاسکتا تھا۔ وہ ان کے سامنے اپنی بد صورتیوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا تھا۔! اور اب اس سب کے بعد وہ ایک کو کھو چکا تھا لیکن وہ دوسری کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔

وہ اس کا ساتھ چاہتا تھا۔ وہ اس کے ساتھ کے لیے اکثر راتوں میں تڑپنے لگا تھا۔ بالکل ویسے ہی جیسے وہ کبھی اپنی ماں کے لیے تڑپا کرتا تھا۔ وہ اسے اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتا تھا۔ ہاں۔۔ وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔

visit for more novels:

یکدم خیالات کی بہتی رو سے وہ بری طرح چونکا۔ اسٹیرنگ تھامے ہاتھوں میں پسینہ آگیا تھا۔ بریک پر بے ساختہ پیر جا پڑنے کی وجہ سے گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔ گاڑی سے باہر پھیلی سوندھی سی دھند نے ہر شے پر گمان کا ورق چڑھا دیا تھا۔ ہیولے حقیقت لگتے تھے اور حقیقت دھواں بن کر گزرے اوقات میں بکھرنے لگی تھی۔۔

کیا وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا۔۔؟

PDF NOVEL BANK

اور اس سوال نے جیسے اسے ڈنک مارا تھا۔ پھیلی پھیلی آنکھیں لیئے وہ اس سوال پر یکلخت ہی ساکت ہوا تھا۔ اتنے عرصے میں اس نے خود سے کبھی یہ سوال نہیں کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ نکاح جیسے رشتے میں بندھنے کے بعد بھی وہ اس کے لیئے ایسا کچھ بھی محسوس نہیں کیا کرتا تھا۔ ہاں وہ اس کے لیئے خاص ضرور تھی مگر محبت۔۔۔ کیا بات اتنی آگے نکل چکی تھی۔۔۔! کیا بات اس کے اختیار کی حدود سے نکل کر محبت کی! حدود میں داخل ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے جلتی آنکھیں ہوند کر سر بے بسی سے سیٹ کی پشت سے ٹکایا تھا۔ اس کے اندر اس سوال پر پھیلی خاموشی اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔

”کیا وہ واقعی اسے چاہنے لگا تھا۔۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اس نے تھک کر آنکھیں کھولیں تو ہر سو وہ فکر مند سا ارتکاز پھیلنے لگا۔ اس کی جانب دیکھتیں وہ دو آنکھیں گویا اس کے دل پر نقش ہو گئی تھیں۔ اس نے سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔ اندر پھیلی خاموشی کے درمیان سے کوئی بہت باریک سی آواز اس کی سماعت کو چیرتی ہوئی گزرنے لگی تھی۔

"تم کیوں تکلیف میں ہو۔۔؟"

اس نے ماتھے پر گرے بال ہاتھ سے مزید بکھیرے اور خود کو ریلیکس کرنا چاہا لیکن اس کی بوجھل سانسیں سب کچھ تھس نہس کر رہی تھیں۔ جانے اس کی ذات کے انکشافات! اسے اس قدر تکلیف کا شکار کیوں کیا کرتے تھے۔۔

اس نے سر اٹھا کر خود کو بیک ویو مرر میں دیکھا۔ ضبط کے باعث گلابی ڈوروں سے سچی سرمئی آنکھیں اس سمے بے حد خوبصورت لگ رہی تھیں۔ اس نے خود سے سچ بولنے کا

PDF NOVEL BANK

فیصلہ کیا۔ گہرا سانس لے کر اندر جمع ہوتی کثافت کو باہر نکلتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ اسٹیرنگ پر جمائے تھے۔

اگر اسے خود کا سامنہ کرنا ہے تو اسے خود سے سچ بولنا ہوگا۔ خود سے جھوٹ بول کر نگاہیں چرانے کا نتیجہ صرف بے سکونی کی صورت میں نکل سکتا تھا اور سچ بات تو یہ تھی کہ اب وہ بے سکون رہ رہ کر تھک چکا تھا۔ وہ اس بے سکونی اور خالی پن سے اب نجات چاہتا تھا۔ وہ اس دن بدن کی بڑھتی کثافت سے آزادی چاہتا تھا۔

visit for more novels:

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر ڈیش بورڈ پر دھرا موبائل اٹھایا اور پھر اسے چند لمحے خالی خالی نگاہوں سے دیکھنے کے بعد اس کی سرد پڑتی انگلیوں کی جنبش نے بہت سے نمبر ڈائل کیے۔ اب وہ فون کان سے لگائے دوسری جانب جاتی گھٹنی کو خاموشی سے سننے لگا تھا۔
!! اسے اس کا جواب طلب کرنا ہی تھا۔۔ تو پھر آج کیوں نہیں۔۔ ابھی کیوں نہیں۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کسی سے بھی بات کیئے بغیر وہ اپنے کمرے میں آکر خاموشی سے لیٹ گئی تھی۔ کچھ دیر پہلے کا حجاب اب اس کے ساتھ ہی پڑا تھا اور وہ بالوں کو ایک جانب ڈالے، بیڈ پر چت لیٹی، خالی خالی نگاہوں سے چھت کو تک رہی تھی۔ یکایک اس کا فون بجا تو اس طرف کو متوجہ ہوئی۔ ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر دھرا موبائل اٹھا کر اس نے جگمگاتی اسکرین نگاہوں کے سامنے کی تھی۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے وہ معاذ کا نام دیکھ کر سیدھی ہو بیٹھی تھی۔ بال کندھے سے پھسل کر آگے کی جانب گر پڑے۔ اس نے محتاط ہو کر فون کان سے لگایا۔۔ بے ساختہ بہت سا تھوک بھی نگلا تھا اس نے۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کمرے میں کھڑکی کے راستے گرتی بہت سی چاندنی ہر جانب بکھرنے لگی تھی۔ باہر پھیلی دھند میں بہت سی نمی چمکی تھی۔ انسانی آنسوؤں کا اثر موسم کو بھی نرم کر دیا کرتا تھا۔ ان کے آس پاس پھیلا موسم بھی اس پاکیزہ سی نمی کا شکار ہونے لگا تھا۔

PDF NOVEL BANK

فون کان سے لگانے کے بعد بھی چند لمحے دونوں میں سے کوئی کچھ نہ بول سکا تھا۔ شاید وہ دونوں ہی جلتے تھے کہ خود سے نگاہیں چراتے چراتے وہ اب کہ نگاہیں ملانے لگے تھے۔

دوسری جانب وہ آہستہ سے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا تھا۔ سنسان پڑی سڑک پر دور دور تک پھیلی دھند کے نشان ثبت تھے۔ اس نے اپنی پشت گاڑی سے ٹکائی اور ایک ہاتھ جیب میں اڑسا۔ آسمان سے گرتی بہت سی چاندنی اس کے بالوں پر گر کر اسے اپنا نور بخش رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”راہیل۔۔۔“

اس کی پکار پر جانے کیوں دوسری جانب اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

”تمہیں ایک بات بتانی تھی میں نے۔۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کا لہجہ بہت نرم تھا۔ مدھم سا۔۔ دوسری جانب اس کی سماعتوں میں جانے کیوں مٹھاس سی گھلی تھی۔ آنسو اب متواتر بہنے لگے تھے۔ وہ اس کے لیے آنسو بہا رہی تھی۔ وہ اس کے حصے کا رو رہی تھی۔ کیونکہ کبھی کبھی تو وہ چاہ کر بھی رو نہیں پاتا تھا۔

تم ہمیشہ کہتی ہو کہ تم بیوقوف ہو۔ لوگ تمہیں کہتے ہیں کہ تم کم عقل ہو۔۔ تم " معاملات کو ٹھیک سے سنبھالنا نہیں جانتیں۔ لیکن میں تمہیں ایک گرمی حقیقت بتاؤں " رابیل۔۔

visit for more novels:

وہی مدھم سا آنچ دیتا لہجہ اب کہ اس کی سماعتوں کے راستے دل میں اتر رہا تھا۔ اس نے لبوں پر سختی سے ہاتھ رکھ کر لرزتی ہچکیاں ابھرنے سے روکی تھیں۔ معاذ نے سر گاڑی سے ٹکا کر دور آسمان پر نگاہیں جمائیں۔ ملتھے پر گرے سیاہ بال ہولے ہولے لہرا رہے تھے۔ اسکی سرمئی آنکھیں اس سمے گرمی اداسی کی زد میں تھیں۔۔ اور اس کی آواز۔۔ اس کی آواز اس اداسی کے زیر اثر کچھ اور گھمبیر ہو گئی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

تم بہت عقل مند ہو۔۔ تم وہ باتیں بھی جان لیتی ہو جو انسان تم سے چھپانے کی "سعی کر رہا ہوتا ہے۔ تم وہ باتیں بھی سمجھ لیتی ہو جو کبھی کسی ہی نہ گئی ہوں اور تم۔۔"

وہ لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔ آسمان سے گرتی چاندنی اب دور دور تک پھیلی دھند میں گھلنے لگی تھی۔ وہ بھی اس دھند میں کھڑا اسی دھویں کا حصہ لگ رہا تھا۔

"اور تم اس سب کے ساتھ مجھے اکثر ڈرا دیتی ہو۔۔ ایسے مت کیا کرو۔۔"

اس نے کہہ کر گہرا سانس لیا تو دوسری جانب رابیل نے بھی کھینچ کر سانس لیا تھا۔ آنسوؤں سے بھیگا چہرہ ہاتھ سے رگڑا اور پھر انجھی سانسوں کو بمشکل معمول پر لانے لگی۔ اس نے جیب میں اڑسا ہاتھ باہر نکالا اور پھر آہستہ سے گاڑی کے ساتھ ہی ٹھنڈی سڑک پر بیٹھ گیا۔۔

"رو کیوں رہی ہو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے آہستہ سے پوچھا تھا۔ دوسری جانب وہ اس کے ایسے پوچھنے پر چونکی تھی۔

”میں نہیں رو رہی۔۔“

اس نے کہا تو آواز آنسوؤں سے بھگی ہوئی تھی۔ وہ دوسری جانب ہولے سے مسکرایا تھا۔

visit for more novels:

”کیوں روتی ہو اتنا۔۔؟“ www.urdu-novelbank.com

کیونکہ جو دنیا میں جتنا زیادہ روتے ہیں وہ آخرت میں اتنا ہی ہلکا بوجھ لے کر اٹھیں۔“
”گے۔ میں بس اپنے اس بوجھ کو ہلکا کرنا چاہتی ہوں۔“

اس نے کہہ کر گیلی سانس اندر کو کھینچی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"مت رویا کرو اتنا۔۔ تکلیف ہوتی ہے مجھے۔۔"

"تمہیں کیوں تکلیف ہوتی ہے۔۔؟"

وہ کچھ پل تو اس سوال پر خاموش بیٹھا رہا تھا۔ پھر سر اٹھا کر اپنے اوپر پھیلی دھند کو دیکھا۔ ہوا کے ایک سرسراتے جھونکے نے اسکی ہڈیوں تک کولمے بھر کے لیے جما دیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پہلے ماں کے آنسوؤں سے تکلیف ہوتی تھی اور اب تمہارے آنسوؤں سے ہوتی ہے۔"

"مجھے نہیں پتا کہ کیوں۔۔"

اس نے صاف گوئی سے کہا تو دوسری جانب وہ خاموش سی ہو گئی۔ پھر گہرا سانس لے کر بولی۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تائی سے تو محبت کرتے تھے تم۔ جسبھی تو ان کے آنسو تکلیف دیا کرتے تھے تمہیں۔۔۔"

"پھر میرے آنسو کیوں تکلیف دے رہے ہیں تمہیں۔۔۔؟"

"شاید میں تم سے بھی محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔"

آخر میں کندھے اچکا کر آرام سے کہا تو دوسری جانب رابیل کا سانس ہی پل بھر کو رک گیا تھا۔ ہاتھ میں پکڑا دوپٹہ اس نے مسٹھی میں زور سے بھینچا تھا۔ معاذ کے اس ایک جملے نے اس سے اسکے سارے الفاظ کھینچ لیتے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-pdf-novels.com

"تم ایسے کیسے۔۔۔"

"رابیل۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے اسے پکارا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی کچھ نہ بول پائی۔ وہ ابھی اس کے پچھلے انکشاف سے ہی نہ سنبھلی تھی۔ اس میں جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ اسے لگا اگر اس نے اسے کسی بھی قسم کا جواب دیا تو وہ اس کی آواز کی لرزش سے سب کچھ جان جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کے اندر پنیپتی وہ خاموش محبت بھی۔۔

"مجھے لگتا ہے تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو۔۔"

اور اس کے اگلے جملے پر اس کے رخسار بے ساختہ ہی گلابی ہوئے تھے۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنی آنکھیں چھپائی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔ میں سونے جارہی ہوں۔۔"

"تمہیں لگتا ہے کہ تم اب سو سکوگی۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے برجستگی سے سوال کر کے اسے لاجواب کر دیا تھا۔ ہاں ٹھیک کہہ رہا تھا وہ۔۔۔
اب اسے ساری رات نیند نہیں آئی تھی۔ بدتمیز کو اس کے سارے کمزور لمحات کا علم تھا۔

"تم بہت برے ہو معاذ۔۔"

اس نے جل کر کہا تو وہ دوسری جانب ہنس دیا۔ اس کے ایسے ہنسنے پر اس نے بے ساختہ لب کاٹے تھے۔ اسے پتا تھا کہ وہ ایسے ہنستے ہوئے کیسا لگتا تھا۔۔۔ اف۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بس ایک بات بتادو مجھے۔۔"

"پوچھو۔۔"

"روکیوں رہی تھیں تم۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"تم نے رلایا تھا۔۔"

"میں نے کب رلایا تمہیں۔۔؟"

تمہیں پتا ہے کہ میرا دل حساس ہے۔ کچھ بھی تکلیف دہ دیکھے تو اپنے آپ ہی گہری "افیت کا شکار ہونے لگتا ہے۔ اور تم۔۔ تم نے خود کو تکلیف دے کر مجھے تکلیف پہنچائی۔ لیکن اس سب کا نتیجہ کیا نکلا۔۔؟ یہی کہ آخر میں مجھے رونا آگیا۔۔ میں اتنی بھی مضبوط نہیں ہوں جتنا تم مجھے سمجھتے ہو۔"

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

اس نے بے حد سچائی سے کہہ کر اپنا سر بیڈ کراؤن سے ٹکایا تھا۔ اسی لمحے معاذ نے بھی اپنا سر گاڑی کی پشت سے ٹکایا۔

PDF NOVEL BANK

لیکن میں نے تو تمہیں نہیں کہا تھا کہ میری تکلیف کو بھانپ لو۔ یہ تو تمہارا اپنا فیصلہ "

"تمہاناں۔۔"

بات اگر میرے فیصلے اور اختیار کی ہوتی تو تمہیں نہیں لگتا کہ میں خود کو بہت سی "

انیتوں کا شکار ہونے سے بچا لیتی۔ لیکن سچ تو یہ ہے معاذ کہ یہ سب بے اختیار ہے۔۔

یہ میرے اختیار سے باہر کی بات ہے۔ ابھی اور مضبوط بننے میں مجھے مزید وقت لگے

"گا۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

"پھر کیا کرنا چاہیئے مجھے۔؟ تم سے دور ہو جاؤں۔۔؟"

جانے کیوں اس سوال پر رابیل کا دل کہیں اندر تک ڈوب کر ابھرا تھا۔

"اور اگر میں کہوں کہ نہیں تو پھر۔۔ کیا تم میری بات مانو گے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اور اب خاموش ہونے کی باری معاذ کی تھی۔

جو بھی فیصلہ کرو گی مجھے منظور ہوگا۔ تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا مجھ سے علیحدگی کا فیصلہ کرتی ہو۔ میں تمہارے ہر فیصلے کا احترام کر کے شرافت کے ساتھ پیش آؤنگا۔۔

اس کی آواز اب کہ بے حد سنجیدہ تھی، جیسے ہمیشہ رہا کرتی تھی۔ وہ اب پرانے والا معاذ لگ رہا تھا۔ صاف گو اور دو ٹوک بات کرنے والا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہیں نہیں لگتا کہ فیصلہ کیا جا چکا ہے اور اب ہمیں صرف اس رشتے کو آگے بڑھانا ہے۔۔؟

”نہیں رابیل۔۔“

PDF NOVEL BANK

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ پھر ایک ہاتھ جیب میں اڑسے سرک پر قدم قدم چلنے لگا۔ سردی کے باعث، فون کو تھامے اس کی انگلیاں سرخ پڑ رہی تھیں۔

جس وقت فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس وقت سے تم بھی واقف ہو اور میں بھی۔ ہم دونوں "میں سے کوئی بھی ذہنی طور پر تیار نہیں تھا۔ لیکن اب۔۔ تم میری اصلیت سے واقف ہو۔ اب تم میرے سیاہ اور سفید کو جانتی ہو۔ میں کس قسم کا آدمی ہوں اب تمہیں اس بات کا اندازہ ہے تو اب۔۔ فیصلہ بھی تمہارا اسی حساب سے ہونا چاہیئے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com وہ بے ساختہ سیدھی ہو بیٹھی تھی۔

مجھے تمہارے ساتھ پر کوئی اعتراض نہیں ہے معاذ۔ بلکہ کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ "مجھے کوئی اور انسان ہینڈل نہیں کر سکتا۔ میری بیوقوفی، میری حساسیت اور میرے حجاب کو ہینڈل کرنا ہر کسی کے ظرف کی بات نہیں ہے۔ اسے کچھ ہی لوگ سنبھال سکتے ہیں اور تم۔۔ تم ان لوگوں میں شامل ہو۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"میرے ساتھ پر راضی ہو تم۔۔؟"

اس نے آخر میں سوال کیا تو اس نے بس ایک پل کا وقت لیا تھا۔

"میں راضی ہوں۔۔"

"سوچ لو۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور اب وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔ ایک جانب سے لب دبا کر اس نے لبوں پر ابھرتی مسکراہٹ روک رکھی تھی۔ جانتا تھا کہ اب رابیل کی جانب سے اسے ڈانٹ پڑنے والی ہے۔۔

PDF NOVEL BANK

مجھے پتا ہے کہ تمہیں مجھے تنگ کر کے بہت مزہ آتا ہے لیکن میں بھی اب تنگ ہونے والی نہیں ہوں۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم ایک جنگلی خر ہو۔ جو کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔

اس کے جل کر کہنے پر وہ ہنس پڑا تھا۔

”اکوئی اپنے شوہر کو جنگلی خر بولتا ہے۔۔“

visit for more novels:

اس نے افسوس سے سر ہلا کر کہا تھا۔ وہ دوسری جانب ہنسی۔۔
www.pdfnovelsbank.com

بالکل۔۔ میں اپنے شوہر کو جنگلی خر کہہ سکتی ہوں کیونکہ وہ اسی لائق ہے۔ اور مزے کی بات بتاؤں۔۔ اسے خود بھی پتا ہے کہ وہ جنگلی خر کہلانے کے لائق ہے۔

”بالکل بابا کے نقش قدم پر چل رہی ہو تم، دیکھ رہا ہوں میں تمہیں۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”اگر تم سامنے ہوتے ناں تو اس بات پر تمہیں زبان دکھا کر بھاگ جاتی میں۔۔“

اب کہ وہ اس کی بات پر بے ساختہ ہی ہنس پڑا تھا۔ آس پاس پھیلی دھند میں آسمان سے گرتی چاندنی چمکی تھی۔ آسمان پر تیرتی سرئی بدلیاں ان کی باتوں پر مسکرائی تھیں اور چلتی ہوا کے جھکڑوں نے لمحے بھر کو مڑ کر اس لڑکے کو دیکھا تھا۔

”تم مجھے کیسے مل سکتی ہو رابیل۔۔؟ اتنی آسانی سے کیسے۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے مدھم اٹھتے قدموں کے ساتھ سوال کیا تو وہ چپکے سے مسکرا دی۔ آنکھیں اب تک پچھلی نمی کے باعث چمک رہی تھیں، آنسوؤں کے نشانات اب بھی اس کے رخساروں پر ثبت تھے مگر لبوں پر کھلتی مسکراہٹ اب ہر اس تاثر کو زائل کرنے لگی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"جیسے تم مجھے مل سکتے ہو ویسے ہی میں بھی تمہیں مل سکتی ہوں۔۔"

کتنی آسان تھی وہ۔ کتنی آسانی تھی اس کے ساتھ معاملہ کرنے میں۔ پیچیدہ باتیں کرنے ہی نہیں آتی تھیں اسے۔ لوگوں کی دی گئی بے جاتکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی وہ درشت نہیں ہوئی تھی۔ اس کا دل آج بھی مہربان تھا۔۔ مہربانی کرنا جانتا تھا۔

مجھے لگتا تھا کہ میں ساری زندگی اس سیاہ رات سے کبھی آزاد نہیں ہو پونگا۔۔ مجھے لگتا تھا کہ میں خود کو کھو چکا ہوں تو کبھی پا نہیں سکونگا۔ یوں لگتا تھا کہ اگلی ساری زندگی اندھیر ہو کر گزرنے والی ہے لیکن رابیل۔۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ میرے اس سیاہ کھف میں کوئی روشنی تھی جو مجھ سے چھپا کر رکھی گئی تھی۔ وہ روشنی تم تھیں رابیل۔۔ مجھے ایک عرصے تک اس میں تنہا رہنے کے بعد تمہارا ساتھ نصیب ہو گیا۔ کتنی عجیب بات ہے نا کہ تم میرے اتنے قریب تھیں مگر مجھے اتنے وقت بعد ملیں۔ کچھ نعمتیں اوقات کے ساتھ باندھی گئی ہوتی ہیں۔ ان کے لیے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ وہ آپ کو کبھی

PDF NOVEL BANK

اس وقت سے پہلے یا بعد میں نہیں مل سکتیں۔ ہمیں بس اس وقت کا انتظار کرنا ہوتا ہے۔۔۔ صبر کے ساتھ۔۔۔ اپنی ذات کو امید کی روشنی تمہا کر۔۔۔

وہ مسلسل اپنی انگلی پر لٹ لپیٹ رہی تھی اور اسے پتا تھا کہ وہ مسکرا رہی ہے۔ کاش کہ وہ اس سمرے آئینہ دیکھتی تو اسے اندازہ ہوتا کہ وہ کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔

”تو میں تمہاری روشنی ہوں۔ کتنی اچھی ہوں ناں میں۔۔۔“

بے نیازی سے کہہ کر یونہی آنکھیں گھمائی تھیں۔ وہ اس کی بات پر مسکرایا۔۔۔

”میں اتنا کڑوا ہوں۔ رہ لوگی میرے ساتھ۔۔۔؟“

”ہاں رہ لونگی۔۔۔“

PDF NOVEL BANK

"بڑی مضبوط ہو گئی ہو۔۔"

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ۔۔"

"مضبوط ہی رہو۔۔ اور اگر کوئی رلائے تو بتانا۔۔"

"اچھا تم کیا کرو گے پھر۔۔؟"

اب کہ ماحول میں پھیلی آنسوؤں کی نی سمٹنے لگی تھی۔ اب کہ وہاں صرف مسکراہٹوں کی نی جگمگا رہی تھی۔

"میں۔۔ کچھ نہیں۔۔ مارونگا شاید۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہر وقت مارپیٹ کا سوچتے رہا کرو بس۔ کبھی اس کے علاوہ بھی کچھ سوچ لیا کرو۔ ویسے "ڈر نہیں لگتا تمہیں لڑائی جھگڑوں سے۔۔؟ میرے سامنے تو کوئی اونچی آواز سے بول دے" تو میرا سانس رک جاتا ہے۔۔

نہیں۔۔ مجھے ڈر نہیں لگتا۔۔ عادت ہو گئی ہے۔۔ اب بہت نارمل بات ہے یہ میرے "لیئے۔۔"

"جھگڑا کرنا کسی کے لیے نارمل کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسے ابھی تک یہی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔ دوسری جانب اس نے کندھے اچکائے تھے۔۔

جب ایک ہی چیز کو آپ اپنے سامنے بار بار ہوتے دیکھتے رہو گے تو ایک وقت پر جا کر وہ "اپنا اثر کھودے گی۔۔"

PDF NOVEL BANK

"شاید مجھے بھی لوگوں کے کڑوے رویے کی جلد ہی عادت ہو جائے۔۔"

اس کے کہنے پر معاذ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ لوگ تو اپنی عادتوں سے باز نہیں آتے۔ ایک وقت آئے گا جب تمہیں یہ سب باتیں تکلیف دینا چھوڑ دیں گی کیونکہ یہ باتیں اپنا اثر کھودیں گی۔ ہمیں، ہماری تربیت کے دوران بار بار یہی بتایا جاتا رہتا تھا کہ جو آپ قبول نہ کر سکو اس کا خاموشی سے گزرنے کا انتظار کرو۔ پھر ایک وقت آپ اس کی جانب سے بے حس ہو جاؤ گے اور ایسا ہی ہوتا تھا۔۔

"اور اس دنیا میں زندہ رہنے کے لیے اتنا بے حس تو بننا ہی پڑتا ہے۔"

"بے حس اور ڈھیٹ۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے اضافہ کیا تھا۔ رابیل نے دوسری جانب گہرا سانس لیا۔

تمہاری اور میری دنیا میں فرق ہے معاذ۔ جدھر سے تم آئے ہو، جہاں تم نے وقت گزارا ہے، اور جہاں تم نے کام کیا ہے وہ دنیا ایک الگ دنیا تھی۔ اور جہاں میں رہتی ہوں، جہاں میں زندگی گزار رہی ہوں، اور جس جگہ میں اپنا وقت گزارتی رہی ہوں وہ دنیا ایک بالکل مختلف دنیا ہے۔ تو ہم ایک دوسرے کے درمیان کھڑی بہت سی دیواروں کو "یونہی نہیں پہچاند سکتے۔ ہمیں ایک دوسرے کو وقت دینا ہوگا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے کہہ کر ایک بار پھر سے گہرا سانس لیا تو وہ اس کے جواب پر تلخی سے مسکرا دیا۔
پھر یونہی گردن گھما کر دھند میں لیپے راستوں کو دیکھا۔

"دنیا تمہاری ہو یا میری رابیل۔ ڈھٹائی اور بے حسی ہر جگہ ضروری ہے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"اور اگر کوئی ڈھیٹ نہ ہو تو۔۔؟"

تو کیا۔۔ وہ اپنے آپ کو ہر لمحے کے عذاب کے لیے تیار رکھے پھر۔ کیونکہ دنیا تو ظالم ہونا
"نہیں چھوڑتی۔ ہاں انسان ہی کو مضبوط بننا پڑتا ہے۔۔"

"کیا حساس انسان مضبوط نہیں ہو سکتا۔۔؟"

اب کہ اس کی آواز میں خفگی بے حد واضح تھی۔ وہ اس کی خفگی سے محظوظ ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

حساس انسان مضبوط ہو سکتے ہیں لیکن بات گھوم کر وہیں آجاتی ہے کہ ان کی
"حساسیت انہیں تکلیف دے جاتی ہے۔"

"میرا کچھ نہیں ہو سکتا پھر تو۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے مایوسی سے کہہ کر اب کہ اپنا سر تکیے پر رکھا تھا۔ آنکھوں سے کوسوں دور نیند
یونہی اس کی آنکھوں میں لمحے بھر کو جھانکی تو بے ساختہ ہی اس نے اپنی جمائی روکی۔

تم مضبوط بنو۔ حساسیت چونکہ تمہاری طبیعت کا حصہ ہے تو یہ تمہارے اندر سے مکمل
طور پر کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ ہاں۔۔ وقت کے ساتھ ساتھ جیسے تم مضبوط ہوتی
جاؤ گی۔۔ لوگوں کی باتوں کو کم سوچنے لگو گی تب تمہاری اس حد درجہ حساس ہونے والی
"عادت میں کچھ کمی آجائے گی۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ہوں۔۔"

اس کی آنکھیں نیند سے بھاری ہونے لگی تھیں۔ آواز بھی بس ایک لمبے سے "ہوں" کی
صورت نکلی تو معاذ بھی اپنی گاڑی کی جانب چلا آیا۔

"لیکن مجھے نہیں لگتا کہ میں کبھی تم جتنی مضبوط بن سکتی ہوں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کی سست سی آواز پر اس نے گہرا سانس لیا تھا۔ پھر گاڑی کا دروازہ اپنے پیچھے بند کرتا اندر بیٹھا۔

تمہیں مجھ سے مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اپنے آپ سے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے کل سے اپنے آج کا مقابلہ کرو۔ اور ویسے بھی۔۔ تم جیسی بھی ہو مجھے قبول ہو۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "بس تو ٹھیک ہے نا۔"

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر ایک بار پھر سے جمائی روکی تو معاذ جانے کیوں ہنس دیا۔

PDF NOVEL BANK

جب تمہیں کوئی مسئلہ نہیں تو میرا کیا جانا ہے۔ ایسے ہی رہنے دو مجھے۔۔ اور تم بھی " شرافت سے گھر جاؤ۔۔ ہر وقت کی یوں من مانی کرنا اچھی بات نہیں ہوتی۔۔ شریف " گھر کے لڑکے ایسی حرکتیں نہیں کرتے سمجھے۔۔

کتنی نرم آواز تھی اسکی۔ اور اب یوں نیند کے خمار میں ڈوبی اس کی آواز اور بھی بچوں جیسی لگ رہی تھی۔ اس سخت سی دنیا میں وہ بچوں کی سی معصومیت لیے دنیا بھر کے دکھ سمیٹنے کی خود میں طاقت رکھتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com
سو جاؤ تم اب۔ اور میرے لیے لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کسی کو بھی میرے " لیے جواب مت دو۔ تم تھک جاؤ گی۔۔ اگنور کیا کرو۔ ہر بات پر رد عمل دینا ضروری " نہیں ہوتا۔۔

"لیکن جو۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے آنکھیں پٹ سے کھول کر احتجاج کچھ کہنا چاہا تو اس نے آرام سے اس کی بات کاٹی۔۔

”سو جاؤ چپ کر کے اب۔۔ باقی کی بحث ہم پھر کبھی کر لیں گے۔۔ خیال رکھنا۔۔“

”یہ بس ایک بات بتادو۔۔“

اور وہ جو فون کان سے ہٹانے ہی لگا تھا یکدم رک گیا۔ اس کی بو جھل آواز میں بے ساختہ ہی کچھ یاد آنے پر جوش سا بھر گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

میں نے اکثر کیلنز کو دیکھا ہے۔ ان میں سے لڑکی کو ہمیشہ بحث ختم کرنے کے لیے خاموش ہونا پڑتا ہے۔ یعنی اس کی اپنی کوئی رائے ہی نہیں رہتی۔ لیکن تم ایسے نہیں کرتے۔ تم مجھے خاموش نہیں کرواتے۔ تم رعب کیوں نہیں جھاتے ہو۔۔؟

PDF NOVEL BANK

اس کی نیند ایک بار پھر سے اڑنے لگی تھی۔ یوں لگتا تھا گویا اس نے معاذ سے اپنا پسندیدہ سوال پوچھا ہو۔ دوسری جانب اس نے ابرو اکھٹے کر کے سامنے دیکھا۔ پھر کندھے اچکائے۔

سیدھی سی بات ہے۔ میں تمہیں خود سے کم تر نہیں سمجھتا۔ جو مرد ایسے کرتے ہیں وہ "اکثر خود کو اپنی بیوی سے زیادہ عقل مند اور قابل شرف و منزلت سمجھتے ہیں۔ لیکن "میرے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com ایک پل کو رک کر اس نے کان کی لومسلی تھی۔

تمہاری رائے میرے لیے اہم ہے اور دوسری طرف اگر میں مسلسل بحث کر رہا ہوں "تو ہمیشہ تمہیں ہی کیوں سوچنا پڑے بحث ختم کرنے کے لیے۔ یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں نا۔۔ اس کے لیے ہمیشہ تمہیں کیوں الزام دوں میں۔ بحث کیا کرو اور جم کر کیا کرو۔ زچ کر دیا کرو آگے والے کو۔۔ آئندہ پنکا لینے سے پہلے پچھلی عزت افزائی کو یاد

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

رکھیں گے۔ اور میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا رابیل۔۔ مرد، عورت سے افضل ہے۔۔ مطلب وہ اس سے ایک درجہ اوپر ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ جو چاہے گا کرے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ذمہ داری زیادہ ہے۔ اس کا کام بھاری ہے۔ اس میں فخر سے گردن اکڑا کر چلنے کی بات نہیں ہے۔ جب آپ پر ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے تو آپکو اپنی پھٹی پرانی گھٹیا عادتوں پر محنت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے اوپر کام کر کے خود کو ذمہ دار بنانے کا بیڑا اٹھانا پڑتا ہے۔ پتا نہیں میرے آس پاس مردوں کو کیوں لگتا ہے کہ وہ اس بھاری ذمہ داری پر فخر اور غرور کرنے کا کوئی حق رکھتے ہیں۔ آپ اللہ کے آگے جواب دہ ہیں۔ تیار رہیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی بات پر وہ اب کہ اس کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں۔۔

"مجھے کچھ دیر پہلے ایسا لگا جیسے کوئی قرآن کا طالب علم بول رہا ہو۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور دوسری جانب اس نے نا سمجھی سے مسکرا کر موبائل ایک کان سے ہٹا کر دوسرے پر جمایا تھا۔

"تم سو رہی ہو یا نہیں۔۔؟"

"بس بس میں سونے ہی جا رہی ہوں۔ خیال رکھنا۔۔ اللہ حافظ۔۔"

اور اس نے اس کی بات سنے بغیر فون کان سے ہٹا کر سامنے ڈال دیا تھا۔ کیونکہ وہ اس کی نیند میں مغل ہونا نہیں چاہتا تھا۔ گہرا سانس بھر کر اس نے ایگنیشن میں چابی گھمائی اور گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔ جب رابیل ساتھ ہوتی تھی تو لگتا تھا گویا کوئی دکھ ہی ساتھ نہ تھا لیکن جب۔۔ جب وہ اس سے دور ہوتی۔۔ جب وہ اسے خود سے دور کرنے کا سوچتا یا اپنی زندگی سے نکلنے کے خیالات کو برملا تسلیم کرنے لگتا تو بے چینی اور اندر بڑھتی گھٹن کی کوئی حد نہ رہتی تھی۔

PDF NOVEL BANK

اس سے بات کرنے کے بعد اس کے لیے فیصلہ کرنا آسان ہو گیا تھا۔ اسے بس اب کچھ دن خاموشی کے چاہیئے تھے۔ خود کو ایک بار پھر سے راضی کرنے کے لیے۔۔ کیونکہ کہیں اندر، ایک دل اب بھی اسی بات پر مصر تھا کہ وہ اس کے قابل نہیں اور اسے۔۔ اسی ایک دل کو راضی کرنا تھا۔۔

آج صبح ہی صبح گھر میں خوب چہل پہل ہو رہی تھی۔ اس نے کمرے کا دروازہ اپنے پیچھے بند کیا اور بالوں کو ہاتھ سے سمیٹی آگے بڑھ آئی۔ لاونج میں بہت سے تحائف رکھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی صوفوں پر آمنے سامنے عابد اور امین براجمان تھے۔ اس نے یونہی گردن پھیر کر گھڑی کی جانب نگاہ ڈالی۔ وہاں صبح کے دس بج رہے تھے۔

"یہ اتنی صبح صبح آپ لوگ کونسی پکنک منانے جا رہے ہیں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے دوپٹہ شانوں پر درست کیا اور صوفے پر آبیٹھی۔ جھک کر ایک شاپنگ بیگ اٹھایا۔ اندر رکھا چوکور سا بڑا ڈبہ سلور رنگ کی پکینگ میں جگمگا رہا تھا۔

”بھائی صاحب سے ملنے جارہے ہیں ہم لوگ۔۔“

عابد جو چشمہ لگائے موبائل میں کوئی نمبر تلاش کر رہے تھے، مصروف سے بولے۔۔ اس نے سر اثبات میں ہلایا اور مزید شاپنگ پیگز دیکھنے لگی۔۔

تم نہیں چلوگی۔۔؟ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو ہم سب کو ان کی عیادت کے ”لیئے جانا چاہیئے نا۔۔“

رامین نے جوڑے پر ڈلا دوپٹہ درست کرتے اس سے کہا تو اس نے گہرا سانس لے کر پاؤں اوپر کو چڑھائے۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ لوگ چلے جائیں ماں۔ میں پرسوں ہی تو مل کر آئی تھی ان سے۔ اور ویسے بھی میں " آج ریسٹ کرنا چاہتی ہوں گھر میں رہ کر۔ یہ پورا ہفتہ ہی بہت مصروف اور تھکا چنے والا "گزرا ہے۔

اس نے کہہ کر کنپٹی کو سہلایا۔۔ رات کی نیند کے بعد وہ اب کہ بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔

"چلو مرضی ہے تمہاری۔۔ ناشتہ بنوادوں تمہارے لیئے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انہوں نے اٹھتے ہوئے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"بس چائے بنوادیں اچھی سی۔۔ ابھی ناشتے کا دل نہیں چاہ رہا۔۔"

وہ سر ہلاتی کچن کی جانب بڑھیں تو عابد نے یونہی عینک کے اوپر سے اسے دیکھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"مدرسہ کی پڑھائی کیسی جارہی ہے تمہاری۔۔؟"

وہ ان کے یوں اچانک پوچھنے پر چونکی تھی۔ پھر صوفے پر ہی ان کے سامنے چوکڑی مار کر بیٹھی۔

"بہترین جارہی ہے۔۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔؟"

دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں اپنے حق کے لیے بولنا آگیا ہے۔ تم اب پہلے جیسی نہیں رہی۔
"ہو۔۔"

ان کا اشارہ غالباً پچھلی رات ہوئی بحث کی جانب تھا۔ اس نے نجل ہو کر سر کھجایا تھا۔

"آپکے بھائی کو ناراض کر چکی ہوں میں۔۔ اس پر ڈانٹیں گے نہیں مجھے۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ڈانٹتا۔۔ اگر بات ناجائز ہوتی تو، ضرور کان کھینچتا تمہارے۔۔ لیکن بات درست تھی۔۔"

ویسے بھی لوگ وہی بات قبول کرتے ہیں جو وہ قبول کرنا چاہتے ہیں بابا۔ میں اب اس "حوالے سے پریشان نہیں ہوتی۔ انسان کا اپنا معاملہ خود کے ساتھ درست ہو تو پھر وہ "باہر والوں سے اختلاف کے بعد انتشار کا شکار نہیں ہوتا۔۔"

"ہوں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ ہنکارا بھرتے سیدھے ہو بیٹھے تھے۔ پھر عینک نگاہوں سے ہٹا کر ہاتھ میں تھامی۔
فون ایک جانب صوفے پر رکھا۔۔

اچھی بات ہے کہ تم بہت کچھ سیکھ گئی ہو۔ یہ بہت کام آئے گا تمہارے آگے زندگی "میں۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”اب بھی آرہا ہے کام تو۔۔“

مزے سے کندھے اچکا کر کہا تو وہ مسکرا پڑے۔

”ارحم اور معاذ میں کوئی فرق لگتا ہے تمہیں۔۔؟ یا دونوں ایک ہی جیسے ہیں۔۔؟“

لیکن اب کہ ان کے سوال پر وہ سٹیٹائی تھی۔ اسے ان سے ایسے کسی بھی سوال کی توقع نہیں تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

”آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔؟“

رامین نے اسے چائے لا کر دی تو اس نے اپنا پسندیدہ کپ تھام لیا۔ نگاہیں اب بھی بابا کی جانب ہی تھیں۔

PDF NOVEL BANK

ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔۔۔ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہاری نظر میں کتنا فرق ہے ان دونوں میں۔۔۔

اس نے چائے آگے بڑھ کر درمیانے ٹیبل پر رکھی اور پھر آرام سے عابد کو دیکھا۔

ارحم ایک بزدل اور گھٹیا انسان ہے اور معاذ۔۔۔ وہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کا کونسا حصہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا جواب دیا تھا اس نے۔۔۔ عابد لمحے بھر کو لا جواب ہوئے تھے۔ پھر مسکرا پئے۔۔۔

تم نے یہ نہیں کہا کہ معاذ اچھا ہے یا برا۔ تم نے تو بات آگے والے پر ڈال دی

"راہیل۔ کب سے تم اتنی سمجھداری ہو گئی ہو۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اب وہ محظوظ ہوتے پیچھے کو بیٹھے تو وہ بھی مسکرائی۔ پھر آگے بڑھ کر اپنا چائے سے بھرا کپ اٹھایا۔ اس سے اٹھتی بھاپ لمحہ بہ لمحہ فضا میں تیر کر غائب ہونے لگی تھی۔

جو حقیقت ہے میں آپ کے گوش گزار کر چکی ہوں۔ اسے اچھا اس لیے نہیں کہا کیونکہ "میں جانتی ہوں وہ اتنا اچھا نہیں ہے اور برا کہہ کر میں اسے جج نہیں کرنا چاہتی۔ میں جانتی ہوں وہ اپنے کاموں کی وجوہات رکھتا ہوگا بابا۔ اور وہ وجوہات۔۔۔ وہ چھوٹی موٹی نہیں ہونگی۔۔۔ وہ بہت اٹل ہونگی۔ آپ اور مجھ جیسے گھریلوں لوگ ان وجوہات کو جھٹلا نہیں پائیں گے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جانتا ہوں یہ بات تو میں۔۔۔ وہ لوگوں کو ٹرک کرنا جانتا ہے۔ اسے پتا ہے کہ کسے باتوں سے قائل کرنا ہے اور کسے ہاتھوں سے۔ درمیانہ راستہ تو جانتا ہی نہیں وہ۔۔۔ ہمیشہ "انتہاؤں پر کام سرانجام دینا آتا ہے اسے۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

رامین ان دونوں کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ اور ابھی تک جو انہیں سمجھ آیا تھا وہ بس یہی تھا کہ بات معاذ اور ارحم کے متعلق ہو رہی تھی۔

ایسا ہی ہے۔ وہ لوگوں کو سفید اور سیاہ خانوں میں رکھنے کا عادی ہے۔ بہت مشکل سے کسی سرمئی انسان کو قبول کر پاتا ہے وہ۔ اور جلتے ہیں بابا۔۔ یہی اس کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔

انہوں نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے سر ہلایا تھا۔ پھر ہاتھ میں بندھی گھڑی دیکھ کر اٹھنے ہی لگے تھے کہ دروازے سے اندر داخل ہوتے اقبال پر نگاہ پڑی۔ رابیل نے سرعت سے سر پر دوپٹہ ڈالا تھا۔ لیکن وہ وہیں ٹھہر چکا تھا۔ عابد کے تاثرات اس کے یوں بغیر کسی کھٹکے کے داخل ہونے پر سنجیدہ ہوئے تھے۔

آئندہ اگر آؤ تو پہلے اجازت لیا کرو اقبال۔ رابیل اب پردہ کرتی ہے، جلتے ہوناں "تم۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اور وہ جو دوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹ ہی رہی تھی، یکدم چونکی۔ اقبال ان کے غیر متوقع سے رد عمل پر گڑبڑایا تھا۔

”میں وہ۔۔ دراصل۔۔ سوری تیا۔۔ مجھے خیال کرنا چاہیے تھا۔۔ آئندہ خیال رکھوں گا۔۔“

اور پھر بات کیے بغیر ہی الجھتا ہوا گلے پل پلٹ بھی گیا۔ راسین نے خفگی سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس بچے کو بات تو کرنے جیتے آپ عابد۔ یونہی بیچارہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ اور تم ”
راہیل۔۔ اگر پردہ کرتی ہو تو یوں بغیر دوپٹے کے نہ بیٹھا کرو۔ تمہاری وجہ سے ہمارے
”رشتے خراب ہو رہے ہیں۔۔“

PDF NOVEL BANK

اور ان کی صلاحاتوں پر اس نے مسکرا کر سر جھکا لیا تھا۔ بابا بھلے ہی اس کی حاضر جوابی سے محظوظ ہوئے ہوں لیکن رامین کو اس کا یوں بات کرنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔ اس کی وجہ سے وہ اپنے رشتے کھو رہے تھے۔ انہیں یہ ہرگز بھی گوارا نہیں تھا۔

ہمارے رشتے رابیل کی وجہ سے نہیں بلکہ ہمارے رشتے داروں ہی کی وجہ سے خراب " ہو رہے ہیں بیگم۔ اب جبکہ سب کو معلوم ہے کہ اس گھر میں ایک لڑکی پردہ کرنے والی رہتی ہے تو انہیں ہر آن اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ ہم نے منہ اٹھا کر اس گھر میں نہیں جانا۔ پہلے گھر والوں کو آگاہ کرنا ہے اور پھر گھر کے اندر داخل ہونا ہے۔ " آئندہ یہ ایسے کبھی بھی نہیں کرے گا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

انگلی سے دروازے کی جانب اشارہ کیا تو رامین کھلی آنکھوں سے ان کی بے نیازی دیکھتی ہی رہ گئیں۔ اور دیکھ تو انہیں رابیل بھی رہی تھی۔ وہ اسے ایک لمحے کے لیے بالکل معاذ جیسے لگے تھے۔ اس جیسے بے نیاز، اکھڑ اور ذرا "بھاڑ میں ڈالو" والے۔ سوچ کر اسے خود ہی اپنے تبصرے پر ہنسی آئی تھی۔

PDF NOVEL BANK

آپ لوگوں کی منطق تو دن بہ دن میری سمجھ سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ مجھے سمجھ " نہیں آرہا کہ آپ لوگ معاذ کا اثر لے رہے ہیں یا وہ آپ لوگوں کا۔ خیر اب جو بھی ہے۔۔ اٹھیں۔۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔ بھائی صاحب کے گھر جانے کے بعد آپ کو "میننگ میں جانا ہے اور مجھے زاہد کی جانب۔۔

وہ عجلت میں کستیں باہر کی جانب بڑھیں تو عابد نے رابیل کو دیکھ کر کندھے اچکائے۔ پھر اٹھ کر اس کے پاس آئے تو وہ یونہی گردن بچوں کی طرح اٹھا کر انہیں دیکھنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تھینکس بابا۔۔"

اس کی آنکھیں جانے کیوں اس لمحے باریک سے پانی کے زیر اثر چمکی تھیں۔ وہ جو اپنی جنگ خود لڑ رہی تھی، آج کسی ایک کو اپنی طرف کا ساتھ دیتے دیکھ کر اس کی آنکھیں بنا اجازت ہی نم ہو گئی تھیں۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اب کبھی کبھی لگتا ہے کہ تمہارا فیصلہ بالکل درست تھا۔ پردہ کرنے والوں کے گھروں " میں کوئی ایسے ہی داخل نہیں ہو سکتا۔ جیسے شہزادیوں کے محل میں کوئی منہ اٹھا کر نہیں جاسکتا۔ تم سے ہر کوئی بات نہیں کر سکتا اور نہ ہی تم ہر کسی سے بات کرتی ہو۔ تمہارا ایک الگ مقام ہے۔۔ ایک الگ درجہ ہے۔ جو ہر پردہ کرنے والی کے نصیب میں آتا ہے۔ مجھے اب سمجھ آیا کہ اسلام لڑکیوں کو کونسی عزت دینا چاہتا تھا۔ خوش رہو۔۔ اور "اسی عزت کے ساتھ جیو۔ تو اب۔۔"

وہ ہلکا سا جھکے تو اس کی آنکھوں سے آنسو لڑھکنے کو بے تاب ہونے لگے۔ وہ اب بالکل اس کے عین سامنے تھے۔۔

اب اس عزت کے علاوہ تم کسی بھی کم تر شے پر راضی نہ ہونا۔ کیونکہ پھر اس عزت " سے کم پر راضی ہونے والوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے سیدھے ہوئے تو اسے لمحے بھر کو یقین ہی نہیں آیا کہ یہ وہی بابا ہیں جنہوں نے اس کے حجاب کو لے کر بہت سختی سے اس رشتے کو بچانے کا کہا تھا۔ اور آج۔۔ اس پر وہ اس سے کہہ رہے تھے کہ اس عزت سے کسی کم شے پر راضی ہونا، سوائے خسارے کے اور کچھ نہ ہوگا۔ کتنا سچ کہہ گئے تھے وہ۔۔ اس نے گردن پھیر کر انہیں دروازے سے باہر نکلتے دیکھا اور پھر مسکرا کر آنکھیں رگڑتی جیسے ہی اٹھنے لگی۔۔ بے ساختہ چونکی۔۔

"اتنا کیوں روتی ہو۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کسی کا جملہ اس کی سماعت کا حصہ بنا تھا۔ ہنس کر سر جھٹکتے اسے اندازہ ہوا کہ وہ واقعی بہت رویا کرتی تھی۔ خیر۔۔ وہ جیسی تھی ویسی ہی تھی۔ یقیناً ایک وقت تو ایسا بھی آنا ہی تھا کہ جب یہ ساری باتیں اسے تکلیف دینا بند کر دیں گی۔ اسے بس خاموشی سے ان لمحات کا انتظار کرنا تھا۔ لاؤنج سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھتے اب وہ س پھیلی نرم سی صبح کی مانند دمک رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس سارے تحائف کی کیا ضرورت تھی عابد۔۔! تمہارا آنا ہی کافی تھا میرے لیئے۔ تمہارا"

"آنا ہی سب سے بڑا تحفہ تھا میرے لیئے۔۔"

انہوں نے فرط جذبات سے کہہ کر بے ساختہ اپنی آنکھیں رگڑیں تو عابد کو ان پر پیار آیا۔

عمر رسیدہ ہونے کے باوجود بھی ان کی معصومیت کسی چھوٹے بچے کی معصومیت کو مات دیا کرتی تھی۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں۔ زندگی بھر کی کھٹن راہیں بھی انہیں سختی کی جانب نہیں دھکیلتیں۔ وہ آخری عمر تک اسی معصومیت کے ساتھ زندہ رہتے ہیں، جن کے ساتھ پیدا کیئے جاتے ہیں۔ اور بلاشبہ۔۔ وقار انہی لوگوں میں سے تھے۔۔

"اور یہ روایت شروع کس نے کی تھی بھائی صاحب۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

انہوں نے نرمی سے پوچھا تو وہ ہنس پڑے۔ سرخ و سفید، نورانی سا چہرہ اس سمے بے حد کھل رہا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے میں نے ہی کی تھی۔ لیکن دیکھو تو۔۔ ایک چھوٹی سی کاوش کا کس قدر " بہترین پھل دیا ہے اللہ نے مجھے۔۔ تم میرے گھر آئے ہو۔۔ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ تحائف دلوں کی رنجشوں کو دور کرتے ہیں۔۔ " بیشک وہ سچائی کا پیکر تھے۔۔

انہوں نے کہہ کر عینک نگاہوں پر جمائی تو دنیا ایک بار پھر سے صاف ستھری نظر آنے لگی۔ ہر گرد سے پاک اور واضح۔۔

"بلاشبہ۔۔"

PDF NOVEL BANK

عابد نے کہہ کر سر ہلایا تھا۔ اسی پل معاذ چائے کی ٹرالی گھسیٹتا لائونج میں چلا آیا۔ راسین نے سر سے پیر تک اسے دیکھا تھا۔ جینز اور سفید ہائی نیک سوئٹر میں اس کا سراپا بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔ صاف ستھرا اور سلجھا ہوا۔ بال ہمیشہ کی طرح ملتھے پر گر رہے تھے اور سوئٹر کی آستینیں پیچھے لپیٹی ہونے کے باعث اس کے مضبوط ہاتھ اور واضح ہونے لگے تھے۔

درمیانے ٹیبل پر چائے رکھ کر اب وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا چائے بنا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "بیٹے میں کر لیتی ہوں یہ۔"

ان کے لیے اس کا اس طرح سے کام کرنا بہت اچھنبے کی بات تھی۔ وہ ہلکا سا مسکرایا پھر ان کی جانب چائے بڑھائی۔ عابد اور راسین۔۔ دونوں کی آنکھوں میں جمع حیرت کو دیکھ کر وقار کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔ پھر وہ سیدھے ہو کر بتانے لگے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میرے پاس کوئی بیٹی نہیں تھی سو میں نے اور معاذ نے کام آپس میں بانٹ لیتے " تھے۔ اب یہ وہ سارے کام کرتا ہے جو ایک لڑکی کچن میں کھڑی ہو کر کر سکتی ہے۔۔۔ " اسی لیے تم لوگ زیادہ پریشان نہ ہو۔ یہ تمہارے لیے ایک اچھا داماد ثابت ہوگا۔۔۔

ان کے کہنے پر عابد بے ساختہ ہنس پڑے تھے۔ رامین اب کہ اس کے ہاتھ سے چائے لے کر اسے دیکھ رہی تھیں۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی لڑکا تھا جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بدتمیز اور جنونی سا تھا۔ اس وقت تو وہ انہیں بے حد خاموش طبع اور سنجیدہ لگ رہا تھا۔ ویسا ہی جیسا ہمیشہ لگا کرتا تھا۔ سب کی جانب چائے بڑھا کر وہ واپس پلٹا تو رامین مکمل طور پر عابد کی جانب متوجہ ہوئیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com

آپ مکمل آرام کریں۔۔۔ آرام نہ کرنے کی وجہ سے آپکا بی پی ہائی رہتا ہے۔ ریسٹورینٹ " سے چند دن چھٹی لیں اور گھر پر ریسٹ کریں۔۔۔

PDF NOVEL BANK

فی الحال تو چھٹی پر ہی ہوں عابد۔ سب کچھ معاذ ہی سنبھال رہا ہے لیکن یہ آخری عمر" کی تنہائی۔۔ خاموشی۔۔ یہ جیسے مجھے اندر ہی اندر کھا رہی ہے۔ بس میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد رابیل میرے اس خاموش سے گھر میں آجائے۔۔ اس کی نرم آواز اور چمکتی ہنسی "اس گھر میں ایک نئی زندگی پھونکنے کے مترادف ہوگی۔۔"

انہیں روانی سے کہتے ہوئے احساس ہی نہ ہوا تھا کہ وہ کیا کہہ گئے ہیں۔ بازو پر جیکٹ ڈالتے معاذ کے ہاتھ بے ساختہ تھمے تھے۔ وہ جو اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکلنے ہی لگا تھا، وہیں ٹھہر گیا۔ آنکھیں سکیڑ کر ایک لمحے کو عابد کا چہرہ جانچا۔۔ لیکن اس کی توقع کے برعکس وہ بہت پرسکون بیٹھے تھے۔ رامین نے البتہ پہلو بدلاتھا۔۔

visit for more novels:

وہ تو اب آپکی ہی بیٹی ہے بھائی صاحب۔ میرے پاس تو امانت ہے وہ آپکی۔۔ لیکن " لگتا ہے کہ چھوٹی ہے وہ ابھی شادی کے لیے۔۔ کچھ سال انتظار نہ کر لیں۔۔؟

رامین نے چونک کر عابد کی جانب دیکھا تھا۔ یہ بات جانے کہاں سے کہاں جا رہی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

جانتا ہوں کہ چھوٹی ہے ابھی وہ۔۔ لیکن یہ بھی تو اسکا اپنا ہی گھر ہوگا ناں عابد۔۔ دیکھو"

ساس، نندوں کے جھگڑے اور کوئی لمبے چوڑے خاندان کی بات نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اسے گھر کو سنبھالنا ہوگا یا پھر پانچوں وقت مختلف انواع و اقسام کے کھانے بنا کر کسی کو کھلانے ہوں گے۔ وہ میری بیٹی ہے۔ یہ اس کا گھر ہے۔۔ وہ یہاں ویسے ہی رہے گی جیسے تمہارے پاس رہتی ہے۔ اور جہاں تک رہی بات کچن سنبھالنے کی تو آہستہ آہستہ وہ سب سیکھ جائے گی۔۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔۔ بلکہ ایک سچ بات بتاؤں۔۔ مجھے تو اس کے ہاتھ کے لٹے سیدھے کھانے ہی کھانے ہیں۔۔ جس میں وہ کچن کا نقشہ بگاڑ دے، اس گھر کے نظم و ضبط کو گر بڑ کر دے، اپنی غلطیوں پر خود بھی ہنسے اور مجھے بھی ہنسائے۔۔ مجھے تو بس بیٹی چاہیئے۔۔ اور بیٹیاں تو پھر ایسی ہی ہوتی ہیں۔۔

وہ نرمی سے کہہ کر مسکرائے تو ان کے عین مقابل براجمان دو نفوس گویا ہر بوجھ سے آزاد ہو گئے۔ ان کے چند جملوں ہی نے ان سے ان کی ساری پریشانی لمحوں میں لے لی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تھی۔ پیچھے کھڑے معاذ نے گہرا سانس لے کر آنکھیں گھمائییں اور پھر چابیاں اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ اسے پتا تھا کہ رابیل کے آنے کے بعد اس کے گھر کا یقیناً یہی حال ہونے والا تھا۔

میں تمہیں جلد بازی کرنے کو نہیں کہہ رہا۔ میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ میری بیٹی مجھے "دے دو۔ میں اس کے ساتھ بہت سا وقت گزارنا چاہتا ہوں۔"

انشاء اللہ جلد سوچیں گے اس بارے میں بھائی صاحب۔ پھر میں رابیل سے بھی بات "کرونگا کہ اس کی کیا رائے ہے اس بارے میں۔ یوں بغیر پوچھے تو میں بھی اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا۔"

ان کے کہنے پر عابد نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

PDF NOVEL BANK

بالکل۔۔ اس کی مرضی سب سے اہم ہے۔۔ معاذ سے بھی زیادہ۔۔ اس سے پوچھو۔۔"

وہ ہاں کہہ دے تو دیر مت کرنا عابد۔۔ تمہیں اللہ نے دو اور بیٹیاں دی ہیں ناں۔۔ مجھے

"میری ایک بیٹی دے دو۔۔"

رامین نے مسکرا کر عابد کی جانب دیکھا تھا لیکن وہ اس وقت صرف وقار کو دیکھ رہے تھے۔ پھر آہستہ سے سیدھے ہوئے۔۔

"اس کی پڑھائی بھی ہے بھائی جان۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کوئی بات نہیں۔۔ وہ یہاں پر آکر بھی پڑھائی مکمل کر سکتی ہے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ نہ تو معاذ کی عادت روک ٹوک کرنے والی ہے اور نہ میری۔ اسی لیے تم بے فکر ہو جاؤ۔ وہ جو چاہے گی کر سکے گی۔ پڑھائی کرنی ہے تو بھلے کرے اور اگر پڑھائی نہیں کرنی تب بھی میں اس پر کوئی زبردستی نہیں کرونگا۔ وہ اپنے فیصلوں میں آزاد ہوگی، ویسے ہی جیسے معاذ اپنے فیصلوں میں آزاد ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اور عابد کو اپنے کندھوں پر دھرا آخری بوجھ بھی اترتا محسوس ہوا تھا۔ اسی لمحے انہیں احساس ہوا تھا کہ معاذ کا انتخاب، ارحم سے کہیں زیادہ درست اور پائیدار تھا۔

میں جلد ہی بات کرونگا رابیل سے۔۔ آپ فکر مند نہ ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس کا "جواب ہاں ہی میں ہوگا۔"

ان کے کہنے پر انہوں نے نخوشی اثبات میں سر ہلایا تو ہر جانب پھیلی صبح مزید روشن ہو گئی۔ دوسری جانب وہ ریسٹورینٹ کے سلمنے گاڑی روکتا باہر نکل رہا تھا۔ بارہ بجے کی خنک سی دھوپ اب عین سر پر تھی۔ ملتھے پر گرتے بال اور سرمئی آنکھیں خنک سی دھوپ کی تمازت میں لمحے بھر کو چمکی تھیں۔ وہ وجیہ تھا۔۔ وجیہ لگتا تھا۔۔ اندر کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے، اس نے چاروں طرف تنقیدی نگاہوں سے دیکھا۔ یکایک ایک جانب اس کا ارتکاز ساکت ہو گیا۔ پھر وہ گہرا سانس لیتا، شیشے کا دروازہ دھکیلتا اندر

PDF NOVEL BANK

داخل ہوا۔۔ بنا کسی تاثر کے ایک ٹیبل پر بیٹھے دو لڑکوں کی جانب تیزی سے بڑھا۔۔
فیصل جو ایک ٹیبل کے ساتھ کھڑا کافی سرو کر رہا تھا، چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔

اب وہ ان کے سامنے رکھی کرسی پر بے حد آرام سے بیٹھ رہا تھا۔ دونوں لڑکے اسکے
اس طرح سے بیٹھنے پر چونکے تھے۔

"کس نے بھیجا ہے۔۔؟"

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر پانی کا گلاس اٹھایا اور پی گیا۔ پھر گلاس خالی کر کے ان کے
عین سامنے رکھا۔ ابرو اٹھا کر ان کے فق ہوتے چہروں پر گاہے بگاہے نگاہ بھی ڈالی۔

سلطان کو جا کر کہنا کہ معاذ کو بالکل بھی پسند نہیں کہ کوئی اس کا پیچھا کرے۔ آئندہ "
میں نے تمہیں یا پھر کسی کو بھی اپنے پیچھے آتے دیکھا تو میں ثبوت کے طور پر تمہاری

PDF NOVEL BANK

شکلوں کا نقشہ بگاڑ کر اس کے پاس بھیجوں گا۔۔ کہہ دینا اسے۔۔ اور ہاں۔۔ ابھی صرف
"اسی لیے چھوڑ رہا ہوں کیونکہ میں ایک شریف لڑکا ہوں۔۔ جاسکتے ہو تم لوگ اب۔۔"

ایک آخری سخت نگاہ ڈال کر وہ اٹھا تو فیصل اس کے پیچھے پیچھے گیا۔ لڑکے اڑے رنگ
کے ساتھ لڑے قدموں باہر بھاگے تھے۔

"یہ کون لوگ تھے۔۔؟"

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com وہ اس کے سر پر کھڑا پوچھ رہا تھا۔ اس نے کندھے اچکائے۔۔

ہمارے ریسٹورینٹ میں پہلی دفعہ آئے تھے وہ۔ میں بس انہیں دوبارہ یہاں آنے کا
"دعوت نامہ دے رہا تھا۔۔"

اس نے کہہ کر جیکٹ اتاری اور پھر آستینیں پیچھے کو لپیٹا کچن کی جانب متوجہ ہوا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن تمہارے انداز سے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے تم انہیں مرنے مارنے کی دھمکی دے رہے ہو۔

”میرا دعوت نامہ تو اب ایسا ہی ہوتا ہے۔۔“

”دو تین اور لوگوں کو ایسے دعوت نامہ دینا، تاکہ یہ ریسٹوینٹ مکمل طور پر بند ہو جائے۔۔“

اس نے جل کر کہا اور باہر نکل گیا۔ معاذ نے خفگی سے ابرو سکڑ کر بند ہوتے دروازے کو دیکھا تھا۔ پھر سر جھٹک کر کام کی جانب متوجہ ہوا۔

”جب پتا ہے کہ مجھے زہر لگتا ہے یہ سب۔۔! پھر کیوں کرتے ہیں لوگ ایسے کام۔۔“

PDF NOVEL BANK

اب وہ بڑبڑاتا ہوا، سبزیاں کلٹنے لگا تھا۔ سر جھکا کر، مکمل توجہ کے ساتھ۔۔!! یہ جانے بغیر کے اس نے آرام سے اپنا غصہ اتارنے کے بجائے، ضبط کر لیا تھا۔ شاید یہ اسی لڑکی کے ساتھ کا نتیجہ تھا، جو اس کے تنگ کھف کی ساتھی تھی۔۔ لیکن۔۔ وہ اس بات سے بے خبر تھا۔۔ چلو کبھی نہ کبھی۔۔ آپکی یہ رائٹر اسے بتا ہی دے گی کہ وہ کس کی صحبت میں حیوان سے انسان بننے لگا تھا۔۔ کبھی نہ کبھی تو ضرور ہی۔۔

نورین

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com -- وہ جو کہا کرتی تھی۔۔

پنے رب سے۔۔

ٹوٹا دل لیئے۔۔

نم آنکھوں اور لڑتی سانسوں کے درمیان۔۔

کہ وہ۔۔

بکھرنے لگی ہے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

گھلنے لگی ہے۔۔

لوگوں کی باتوں سے۔۔

ان باتوں سے جو۔۔

تکلیف دیا کرتی تھیں۔۔

کہیں اندر تک۔۔

جو تکلیف سہی تھی حبیبہ نے۔۔

وہی تکلیف بنی تھی حصہ۔۔

راہیل کی زندگی کا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن وہ جانتی تھی کہ۔۔

جو دل۔۔

اللہ کے لیے ٹوٹے ہیں۔۔

وہ ان کی بے قدری کبھی۔۔

نہیں کیا کرتا۔۔

بلاشبہ۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہی تو قدردانی کرنے والوں میں۔۔

سب سے زیادہ قدردان ہے۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی۔ کچھ کتابیں دیکھ رہی تھی۔ اسے یہ ساری کتابیں اسی مہینے میں پڑھنی تھیں۔ کیونکہ یہ اس کے مدرسہ کے نصاب کا حصہ تھیں۔ زیادہ تر ان کتابوں میں اللہ کے رسول کی زندگی پر لکھی گئی کتب تھیں۔ اس نے ایک سنہرے سے کور سے سچی کتاب اٹھالی۔ یونہی ورق الٹ کر دیکھے۔ اسی وقت ردا اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے ہاتھ میں پکڑی کتاب سامنے رکھ دی۔ گردن پھیر کر ردا کو دیکھا۔

"!راہی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ پر جوش سی آگے بڑھ آئی تو اس نے ابرو سکڑ کر اس کے جوش کو دیکھا۔

"کس بات کی اتنی خوشی ہے۔۔؟ باہر کوئی آیا ہوا ہے کیا۔۔؟"

ارے نہیں۔۔ کوئی نہیں آیا ہوا باہر۔۔ ماں نے مجھے رات ہی بتایا تھا کہ ملیجہ آپہ کی "شادی ہے، اسی مہینے۔۔ میں تمہیں بتانا ہی بھول گئی۔"

ملیجہ اس کے اکلوتے ماموں کی، اکلوتی صاحبزادی تھی۔ ان سے عمر میں پانچ، چھ سال بڑی تھیں تو وہ کبھی ان سے اتنی بے تکلف نہیں ہو پائی اور ناں ہی ماموں کے گھر ان کا اتنا جانا تھا کہ وہ اس کی شادی کے لیے اس قدر پر جوش ہو جاتی، جتنی ابھی ردا ہو رہی تھی۔ اس نے گہرا سانس لے کر ایک بار پھر سے رخ کتابوں کی جانب پھیرا تو، ردا اس کی غیر دلچسپی پر بدمزہ ہوئی۔۔

"خوشی نہیں ہوئی تمہیں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے چہرہ اس کی جانب جھکا کر حیرت سے پوچھا تھا۔ اس نے کندھے اچکائے۔۔

"خوشی ہے۔۔ اچھی بات ہے شادی ہو رہی ہے ان کی۔۔"

لیکن تم خوش تو بالکل بھی نہیں لگ رہی ہو۔۔؟ کوئی ایکسائٹمنٹ نہیں ہو رہی؟
"تمہیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اسے تو اس کی بے نیازی سے صدمہ ہی پہنچ گیا تھا۔ اس نے کوفت زدہ سا چہرہ اٹھایا۔

ردا میں خوش ہوں لیکن اب اپنی خوشی ثابت کرنے کے لیے میں ایک سے دوسرے
"کمرے میں جا کر سب کو نہیں بتا سکتی۔ اب تم جاؤ۔۔ مجھے بہت کام ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

تمہیں کب کام نہیں ہوتا۔ اور ویسے بھی کام ہوگا بھی تو کیا۔۔۔ یہ اتنی ڈھیر ساری کتابیں "پڑھو گی تم، اپنے اس بور سے کمرے میں بیٹھ کر۔ بتاؤ۔۔۔ چلو گی ناں شادی میں۔۔۔؟

ردا میں دیکھوں گی۔۔۔ اگر ہوسکا تو صرف بارات یا ولیمے ہی میں شرکت کر سکو نگلی۔"

مہندی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک تو ملیجہ آپی کی خود کی طبیعت انتہائی شوخ اور سونے پر سہاگہ ہمیشہ سے موسیقی کے دلدادہ ماموں۔۔۔ ان کے یہاں کتنا بھرپور انتظام کیا جائے گا گانے بجانے کا۔۔۔ اس سے تم بھی واقف ہو اور میں بھی۔ اسی لیے میں "نہیں جاؤنگی۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن اتنا زیادہ شدت پسند بننے کی کیا ضرورت ہے رابیل۔۔۔!! گانے تو وہ لگائیں گے "ناں۔۔۔ تم تو نہیں۔۔۔ تو اس کا گناہ تمہارے سر نہیں آئے گا۔۔۔ یہ ان کا اپنا مسئلہ ہے۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ بے چینی سے اس کے گھٹنوں کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔ اس نے یونہی گردن ترچھی کر کے اسے دیکھا اور پھر اپنی کرسی اس کی جانب پھیری۔ اب وہ اس کے عین سامنے بیٹھی تھی۔ بالوں کو اونچی پونی میں قید کیے۔۔ بچوں جیسی ناراضگی کے ساتھ اسے دیکھتی ہوئی۔۔

ہمیں ہر اس جگہ جانے سے منع کیا گیا ہے ردا، جہاں اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو۔ میں " ایسی کسی جگہ پر یونہی نہیں جاسکتی۔ تم جاسکتی ہو۔۔ کیونکہ تم نے اس سے کوئی وعدہ "نہیں کیا لیکن میں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے ایک لمحے کو گردن پھیر کر اس سنہری سی کتاب کو دیکھا۔ جس کی آیات ایسی ہی کسی آزمائش کی گھڑی میں لمحے بھر کو چمک کر ماند ہو جایا کرتی تھیں۔

PDF NOVEL BANK

میں نے اس سے وعدہ کیا ہے ردا۔ میں نے اللہ سے عہد باندھا ہے۔ میں نے اپنے "پچھلے اعمال پر توبہ کی ہے۔ اگر میں لاپرواہی کر کے دوبارہ سے انہی جگہوں پر جانا شروع کر دوں تو جانتی ہو پھر کیا ہوگا۔"

ردا گردن اٹھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

پھر وہ کبھی دوبارہ میرے وعدے پر یقین نہیں کرے گا۔ میں تمہیں کوئی لیکچر نہیں دینا چاہتی اس سب پر لیکن یہ ایک بہت سنجیدہ بات ہے ردا۔ ہم نے اللہ سے کیئے گئے وعدوں کا مذاق بنالیا ہے یاد کرو۔ کہ ہم سے عالم ارواح میں کونسا عہد لیا گیا تھا۔؟ یہی ناں کہ ہم اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ لیکن اب ہم اس عہد کے ساتھ کیسی بدسلوکی کر رہے ہیں۔ ہم اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اپنی خواہشات کی عبادت بھی کر رہے ہیں۔ جانتی ہو، اللہ نے ہمیں "بنائے کسی انسان کے سینے میں دو دل۔"

PDF NOVEL BANK

وہ لمحے بھر کو ٹھہری تھی۔ ردا اس کی باتوں پر اکثر کان نہیں دھرتی تھی لیکن آج وہ بھی اس کے عین سامنے بیٹھی، اسے سن رہی تھی۔۔

میں اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کی عبادت نہیں کر سکتی ردا۔ یا تو اس دل میں اللہ " رہے گا یا پھر شیطان۔۔ یہاں درمیانی کوئی راستہ نہیں ہے۔ انسان کو ہمیشہ اپنے لیے ایک راستہ چننا پڑتا ہے اور میں نے اللہ کا راستہ چنا ہے۔ اب میں اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔۔ اگر میں اس سے پیچھے ہٹی ناں تو میں تباہ ہو جاؤنگی۔ اللہ سے کیئے گئے وعدے مزاق نہیں ہوتے۔۔ میں بنی اسرائیل کی طرح اپنے عہد کو پیچھے نہیں پھینک سکتی۔۔ اور اگر میں نے ایسا کیا۔۔ تو مجھ پر بھی ساری زندگی کے لیے ذلت کا عذاب "مسلط کر دیا جائے گا۔۔ جیسے بنی اسرائیل پر کر دیا گیا تھا۔۔

قرآن کی طالبہ بے حد روانی سے بول رہی تھی۔ اس کی زبان کا بول بے حد صاف تھا۔ صاف، آسان اور اتھرا ہوا۔۔ وہ باتیں مشکل نہیں تھیں اور ناں ہی رابیل کو مشکل

PDF NOVEL BANK

باتیں کرنے آتی تھیں۔ وہ باتیں تو بس خوفزدہ کرتی تھیں۔۔ انسان کو ڈرا دیتی تھیں۔
جیسے ابھی ردا نے یکدم جھر جھری لی تھی۔

"تم مجھے ڈرا رہی ہو رابی۔"

اس نے بے حد خفا ہو کر کہا تو وہ مسکرا دی۔ پھر اس کا گال تھپکا۔۔

"جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔۔ جنتیں انہی کے حصے میں آتی ہیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہاری زندگی بہت مشکل ہے۔ تم کہاں کہاں تک بچوگی اس سب سے۔۔؟ یہاں تو ہر
قدم پر گناہ ہے، ہر قدم پر کلٹے ہیں، ہر لمحہ آزمائش ہے۔۔ تمہیں نہیں لگتا کہ تم نے
ایک بہت کھٹن راستے کا انتخاب کیا ہے۔؟

PDF NOVEL BANK

وہ اس کا دل اس سب سے خراب نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اپنی حیرت کو فی الوقت چھپانا ردا کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ رابیل ان معاملات کو لے کر اس قدر سنجیدہ تھی۔

مجھے پتا ہے میں نے اپنے لیے بہت مشکل اور تھکاپنے والا راستہ چنا ہے لیکن جانتی ہو" ردا۔۔ اس کا انجام بے حد خوبصورت ہوگا۔ راستے گزر جاتے ہیں۔۔ انجام باقی رہ جاتے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ یہ سب آسان نہیں ہے۔۔ خود سے چوبیس گھنٹے حالت جنگ میں رہنا مزاق بات نہیں ہے لیکن یہ پھر بھی قابل قدر ہوگا۔ اللہ میری کوششوں کی قدر کے گا۔۔ وہ میری جدوجہد دیکھے گا۔ میرے وعدوں کے جواب میں، میرا رویہ دیکھے گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا۔۔ میں اس سے محبت کرتی ہوں لیکن وہ۔۔

اس نے ردا کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے تھے۔ بولتے بولتے آنکھیں نم ہو رہی تھیں اور آواز کی نرمی، اداسی میں بدلتی جا رہی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے۔۔"

آسمان سے بہت سی نرم گالے پکھل کر گرنے لگے تھے۔ زمین پر موجود ایک لڑکی اپنی سب سے زیادہ پاکیزہ محبت کا اظہار یوں برملا کر کے ساری کائنات میں پھیلی گناہوں کی سیاہی کو سینچ رہی تھی۔ ردا چند پل اس کی خم آنکھوں کو دیکھے گئی۔

"تمہیں کیسے پتا کہ وہ تم سے زیادہ محبت کرتا ہے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے سوال پر رابیل خم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔ پھر ایک لمحے کو گردن پھیر کر محبت سے اس سنہری کتاب کو دیکھا۔۔

میں بہت جگہوں پر گر کر زخمی ہوئی ہوں ردا۔ بہت سی جگہوں پر میں بہت بری طرح ٹوٹی ہوں۔ اور جانتی ہو۔۔ اس جگہ کوئی انسان نہیں تھا۔۔ ان جگہوں پر میں تنہا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تھی۔۔ میں بکھری ہوئی تھی۔۔ مجھے لگتا تھا کہ اب میں سانس تک نہیں لے پاؤنگی لیکن پھر۔۔ پھر اس نے مجھے اٹھایا۔۔ اس نے میری پشت پناہی کی۔۔ اس نے مجھے ساحروں کے درمیان اکیلا نہیں چھوڑا ردا۔۔ وہ ہر لمحہ میرے ساتھ تھا۔۔ وہ ہر لمحہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔ میں رات کے کسی پہر اٹھ جاؤں یا کسی ہجوم میں کھو جاؤں۔۔ وہ ہر جگہ میرے قریب رہتا ہے۔۔ انسان چھوڑ دیتے ہیں لیکن وہ مجھے تنہا نہیں چھوڑتا۔۔ میں سوچتی ہوں کہ اگر وہ مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے تو مجھے بھی کچھ شرم کرنی چاہیئے نا۔۔ اب اگر میں ایسی کسی جگہ جانے کا سوچوں بھی تو مجھے اس سے حیا آتی ہے۔ مجھے اس سے شرم آتی ہے۔ جن جگہوں سے اسے نفرت ہے میں وہاں کیسے آجاسکتی ہوں پھر۔۔؟ ایسے تو نہیں کی جاتی نا محبت۔۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

اس کی نم آنکھیں گلاب رنگ ہونے لگی تھیں۔ ردا نے لب دبا رکھے تھے۔ پھر ہولے سے مسکرائی۔۔

"تمہاری آنکھیں دیکھ کر لگتا ہے کہ تم اس کے لیے بہت روتی ہوگی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور وہ جو آنکھیں رگڑ رہی تھی یکدم ہنس دی۔ ردا اس کی ہنسی پر نا سمجھی سے مسکرائی تھی۔

یہ سچ ہے۔۔ میں اس کے لیے بہت روتی ہوں۔ مجھے اس کے لیے رونا بہت اچھا لگتا" ہے۔ کبھی جب میں اکیلی ہوتی ہوں، ایسے میں اگر مجھے اللہ کا خیال آجائے۔۔ تو مجھے پتا نہیں کیوں رونا آ جاتا ہے۔ شاید اس کی محبت پر۔۔ کیونکہ انسان کو اللہ کا خوف ویسے نہیں رلاتا جیسے اس کی محبت رلا دیتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تم اچھی ہو رابیل۔"

ردا کو سمجھ نہیں آیا کہ اور کیا تبصرہ کرنا چاہیے۔ لیکن وہ اس کے ایسے تبصرے پر ایک بار پھر سے ہنس دی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

"تم ہم سے بہت زیادہ آگے ہو۔۔"

چند پل اس کی بات پر اسے دیکھنے کے بعد اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"انسان کی اچھائی، اس کی موت طے کرتی ہے ردا۔۔"

"مطلب۔۔؟"

ناول بینک

visit for more novels:

وہ جو اٹھنے ہی لگی تھی ایک بار پھر سے بیٹھ گئی۔ اس کی بات بہت غیر متوقع تھی۔ نا سمجھ میں آنے والی۔۔

میں بھلے ہی ساری زندگی اچھی رہی ہوں، اگر میں نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں "اسے ناراض کر دیا تو میری ساری ریاضت رائیگاں چلی جائے گی۔ مجھے اپنی ساری زندگی، بس اس آخری لمحے کی غفلت سے بچنے کے لیے گزارنی ہے ردا۔۔ یہ بات مجھے بری طرح

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ڈرا دیتی ہے۔۔ اگر میں نے خود کو اس ایک لمحے میں کھو دیا تو سب ختم ہو جائے گا۔۔ کچھ "نہیں بچے گا۔۔"

اس بارے میں بات کرتے ہوئے وہ ہمیشہ بے چینی کا شکار ہو جایا کرتی تھی۔ شاید اسی لیے کہ یہ ایک بہت کڑی حقیقت تھی۔ وہ اس حقیقت سے ڈرتی تھی۔ وہ اپنی ساری ریاضت ضائع ہو جانے سے خوفزدہ تھی۔ بلاشبہ۔۔ قرآن کو گہرائی سے پڑھنے والوں کے لئے ایسا خوف یقینی سی بات تھی۔ یہ بات۔۔ عام انسان کے لیے بے حد عام تھی۔ لیکن یہ بات قرآن کے ساتھ زندگی گزارنے والوں کے لیے عام ہرگز بھی نہیں تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ابھی تو تم نے کہا تھا کہ وہ انسان کو کوششوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پھر تمہیں کیوں ایسا "لگتا ہے کہ وہ تمپاری۔ زندگی بھر کی محنت کو ضائع کر دے گا۔۔؟"

ردا کے سوال پر وہ یکدم چونکی تھی۔

PDF NOVEL BANK

"اگر تم اس کے لیئے جان مار رہی ہو تو وہ تمہیں ایسے کیسے چھوڑ دے گا۔۔؟"

وہ خالی خالی سے اسے دیکھے گئی۔۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ لیکن پھر بھی جانے کیوں اس بات سے بے حد خوف آتا تھا۔

میں جانتی ہوں وہ مجھے کہیں بھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ ہاں۔۔ مجھے اس پر بھروسہ کرنا" "چاہیئے۔۔"

اس نے مسکرا کر کہا تھا۔ ردا بھی مسکرا دی۔ پھر یو نہی گردن ترچھی کیئے محبت سے اس کے چہرے کو دیکھتی رہی۔

یہ سوال میری شخصیت کے ساتھ میل تو نہیں کھاتا رابی۔۔ لیکن پھر بھی میں کبھی "کبھی حیران ہوتی ہوں کہ وہ کیا بات ہوگی، وہ کیا لمحہ ہوگا، اور وہ کون انسان ہوگا جس

PDF NOVEL BANK

نے تمہیں اس راہ کی جانب دھکیل دیا۔۔؟ جس نے تمہیں اس دنیا کے دروازے تک پہنچا دیا۔۔؟ ہم سب اب بھی بہت دور ہیں اس سب سے۔۔

انگشت شہادت سے ٹیبل پر دھری مقدس کتابوں کی جانب اشارہ کیا۔

"تم کیسے اس جہان تک پہنچ گڈیں رابیل۔۔؟"

وہ اس کے سوال پر نرمی سے مسکرائی تھی۔ ایسی نرمی سے، جس میں تکلیف کی بہت سی راہیں واضح ہونے لگتی ہیں۔ اس کی نم آنکھیں اب بھی نم تھیں لیکن اب انکی چمک بہت ماورائی سی تھی۔ جیسے وہ اس دنیا کی نہیں۔۔ کسی اور دنیا کی لڑکی تھی۔۔ اور ردا کو تو واقعی کبھی کبھی لگتا تھا کہ رابیل اس دنیا کی نہیں تھی۔۔

ضروری نہیں کہ ہر دفعہ انسان کو حادثات ہی اللہ کی جانب دھکیلیں۔ ہاں میں اس "حقیقت سے نگاہ نہیں چرا رہی کہ حادثات کارآمد ثابت نہیں ہوتے۔ بہت سے لرزہ خیز

PDF NOVEL BANK

واقعات کے بعد انسان اللہ کی جانب پلٹتا ہے۔۔ جب یہ دنیا یا پھر اس دنیا سے کوئی پیارا انسان، آپکا دل توڑتا ہے، تب واقعی اللہ بہت یاد آتا ہے لیکن ردا بہت عجیب بات ہے کہ میرے معاملے میں ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔

اس نے لمحے بھر کو سوچتی نگاہیں ردا پر جمائی تھیں۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

میرا دل نہیں ٹوٹا۔ مجھے کسی انسان نے دھوکا نہیں دیا۔ میں نے کسی کی یاد میں جلتے " دل کے ساتھ اللہ کی یاد کو نہیں باندھا۔ میرے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ بس مجھے ایک رات خواب آیا تھا۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیسا خواب۔۔؟"

اور رابیل عابد لمحے کے ہزاروں حصے میں چونکی تھی۔ پھیلی پھیلی آنکھیں لیئے وہ چند لمحے ردا کو ہی دیکھے گئی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"کیا ہوا رابیل۔۔۔؟"

اس کے ساکت ہو جانے پر اس نے اسے ہلایا تو وہ ہوش میں آئی۔

کیا ہوا۔۔؟ کہاں گم ہو گئیں۔۔؟ تم مجھے اپنے کسی خواب کے بارے میں بتا رہی ہیں۔۔۔

لیکن وہ تو جیسے پل بھر کے لیے بولنا ہی بھول گئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا۔

"میں نے وہ خواب۔۔ دس سال کی عمر میں دیکھا تھا ردا۔"

PDF NOVEL BANK

اور بولتے ہوئے اسے اس کی آواز کسی کنویں سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ کیا وہ جو سوچ رہی تھی۔۔ وہ ٹھیک تھا۔۔؟؟

"کونسا خواب۔۔؟ کیسا خواب۔۔؟"

ردا اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تمہیں یاد ہے ردا میں اکثر بچپن میں ڈر کر اٹھ جایا کرتی تھی۔۔ جب میں تھوڑی بڑی " ہوئی تو مجھے اکثر خواب میں ایک غار نظر آتا تھا۔ لیکن میں نے اپنی پچھلی ساری عمر میں "اس غار کو باہر ہی سے دیکھا تھا ردا۔۔ میں نے کبھی اس کے اندر قدم نہیں رکھا تھا۔۔

فضا میں ساکت بہت سی بکھری لکیریں اب کہ راستہ واضح کرنے لگی تھیں۔ رابیل عابد آج جلنے والی تھی کہ وہ چنی گئی تھی۔ کہیں بہت پہلے سے۔۔ یہ سب آجکل کی کہانی نہیں تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

مجھے کبھی اس خواب کا مطلب سمجھ نہیں آیا تھا۔ لیکن پھر ایک رات جانتی ہو کیا "ہوا۔۔! ایک رات میں نے دیکھا کہ میں نے اس تاریک کھف میں قدم رکھا ہے۔ وہ کھف بہت سیاہ، بہت تکلیف دہ اور بہت خوفناک تھا ردا۔ مجھے لگا میرا دم گھٹ جائے گا۔ اس سے اگلے دن میں بہت بوجھل رہی۔ خواب کا بوجھ حقیقت سے زیادہ ہوتا ہے۔۔ میرے سارے وجود پر جیسے کسی نے پہاڑ رکھ دیا تھا۔ اپنا یہ بوجھ کم کرنے کے لیے میں "یونہی چینل سرچ کر رہی تھی جب میں نے پہلی بار سورہ کھف سنی۔۔

کہانی اپنی اصلی حالت میں اس کے سامنے آنے لگی تھی۔ برسوں کا ساتھ اب اس پر واضح ہونے لگا تھا۔

مجھے اس وقت عربی نہیں آتی تھی لیکن۔۔ لیکن وہاں اردو میں ترجمہ بھی ساتھ ہی "دہرایا جا رہا تھا۔۔ اور وہاں غار والوں کی بات سن کر، مجھے لگ رہا تھا کہ جیسے یہاں میری بات ہو رہی ہے۔ میں وہ سن ہی رہی تھی کہ یکدم لائٹ چلی گئی اور ٹی وی اگلے ہی لمے

PDF NOVEL BANK

بند ہو گیا لیکن وہ آیات۔۔ وہ آیات میرے دل میں گر گئی تھیں۔ میں بے چینی سے اپنے کمرے میں آئی۔۔ جھجھکتے ہوئے وضو بنایا اور قرآن کھول کر بیٹھ گئی۔۔ اور جانتی ہو ردا۔۔ اس دن۔۔ اللہ نے مجھ سے پہلی دفعہ بات کی تھی۔۔ اس غار والوں کے قصے میں جتنی نشانیاں پنہاں تھیں۔۔ اور جتنی اذیت وہ اس غار سے قبل گزار چکے تھے، جتنی اذیت گزار کر وہ اس غار تک پہنچے تھے۔۔ مجھے اس سب نے ہلا دیا تھا۔ میں ڈر گئی تھی۔۔ میں نے اسی وقت قرآن کا دروازہ بند کیا تو زندگی میں پہلی بار میرے ارد گرد اس ”کف کی سی خاموشی تحلیل ہونے لگی۔۔“

visit for more novels:

وہ اب خود سے بول رہی تھی۔ مدہم آواز میں۔ کسی نتیجے تک پہنچنے کی سعی میں اس پر اب کہ بہت کچھ واضح ہونے لگا تھا۔ کیا واقعی وہ خواب دس سال قبل اس پر وارد ہوا تھا۔؟ کیا وہ خواب معاذ کے خواب کے ساتھ ہی دیکھتی آرہی تھی۔؟ کیا وہ اور معاذ ایک ساتھ ہی اس غار کا خواب دیکھا کرتے تھے۔؟

PDF NOVEL BANK

اس کے دماغ میں بیک وقت بہت سے جھکڑ چلنے لگے تھے۔۔۔ ارحم سے منگنی ہو جانا، دس سال قبل وہ خواب دیکھنا، اسکا سر پر حجاب لپیٹنا، کھف کی اذیتیں، اس کی منگنی ٹوٹ کر رشتہ معاذ سے جڑ جانا۔۔۔! کیا یہ سب اتفاق تھا۔۔۔؟ یہ اتفاق تمھارا انتخاب۔۔۔! اسے سمجھنے میں دقت ہونے لگی تھی۔ ردا جو اس کے سامنے بیٹھی تھی، اسے اس کی گنجلیک سوچوں کے ساتھ چھوڑ کر جا چکی تھی۔ اور اب وہ تنہا اپنے کھف میں بیٹھی، ادھوری کہانی کو مکمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بہت سے گزرے واقعات، گزرتے واقعات کے ساتھ میل کھانے لگے تھے۔۔۔ اب کہ اس پر بہت کچھ کھلنے لگا تھا۔۔۔

visit for more novels:

دور آسمان کے پار۔۔۔ www.urdu-novelbank.com

ادھوری کہانیوں میں سے۔۔۔

ایک کہانی۔۔۔

اپنی اصل شکل میں اترنے لگی تھی۔۔۔

کیونکہ۔۔۔

وہ خواب۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

صرف خواب نہیں تھا۔۔

وہ دور تھی۔۔

معاذ اور رابیل کے درمیان بندھی ڈور۔۔

جو کہ ہو کر گزرتی تھی۔۔

!! ایک تاریک کھف سے۔۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

شہزاد نے تولیے میں لپٹے بالوں کو آزاد کیا تو وہ بکھر کر کمر پر جھولنے لگے۔ شام کے وقت میں خنکی گھلی ملی تھی، کمرے میں دبی دبی سی مغرب کی اذانیں سنائی دینے لگی تھیں۔ اس نے آگے بڑھ کر سوئے بورڈ پر ہاتھ مارا تو لمحے بھر میں کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ سردی کی خاموش شامیں ہر جانب یونہی بسیرا کیے رہتی تھیں۔ اس نے بھی لوشن ہاتھوں پر لگا کر چند پل مساج کیا اور جیسے ہی پرفیوم کی شیشی اٹھانے لگی، اس کا فون بج اٹھا۔

PDF NOVEL BANK

اس نے شیشی وہیں رکھ کر سنگھار آئینے پر دھڑے فون پر نگاہ ڈالی۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے اس کا سانس تک خشک ہو گیا تھا۔

ارحم بھائی کالنگ۔۔

اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔ اس نے پہلے تو گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا لیکن بے چینی اس کے رگ و پے میں سرایت کرنے لگی تھی۔ جانے کیوں۔۔ ہر دفعہ ارحم کے بارے میں سوچ کر اسے اپنے چوری چھپے کچھ غلط کرنے کا احساس ہوتا تھا۔ اس نے انگلیاں آپس میں پھنسا کر کھولی تھیں۔ یکایک فون بج کر خود ہی خاموش ہو گیا۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر ایک سانس خارج کی۔۔ ایک دل تو کیا کہ فون اٹھا کر اس کی طبیعت صاف کر دے لیکن پھر معاذ کی کہی بات یاد آگئی۔ اس نے منع کیا تھا ارحم سے بات کرنے سے۔۔

اسی پل خاموش اسکرین پر جگمگانا سا پیغام ابھرا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے لرزتے ہاتھوں سے پیغام کھولا۔

مجھے پتا ہے کہ کس کی شے پر مجھے اگنور کیا جا رہا ہے۔۔ شرافت سے کال رسیو کرو" شہزاد۔۔ نہیں تو ماموں کے پاس تمہارے اسکرین شارٹس پہنچانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل "ہوگا۔۔"

اور اس کے اندر جیسے لمحے بھر ہی میں سب کچھ اتھل پتھل ہو گیا تھا۔ یوں لگا گویا، اسے بھرے بازار میں رسوا کر دیا گیا ہو۔ اس نے خراب ہوتے دل کے ساتھ موبائل واپس رکھا تو ایک بار پھر سے اسکرین پر "ارحم کالنگ" جگمگانے لگا۔ خشک پڑتے حلق کے ساتھ اس نے زبان ترکی لیکن جیسے ہی اس نے موبائل کی جانب ہاتھ بڑھایا، رابیل کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

PDF NOVEL BANK

اس کے ہاتھ میں کچھ کتابیں تھیں اور وہ سیدھا اسی طرف آگئی تھی۔ شزا کا چہرہ لگے ہی پل سفید پڑ گیا تھا۔ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا تھا کہ اسے فون اٹھا کر کال کاٹنا تک یاد نہیں رہا۔ رابیل نے سوالیہ نظروں سے پہلے اس کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھا اور پھر لگے ہی پل اس کے چہرے پر پھیلا وہ سوالیہ سا تاثر ڈھیلا پڑ گیا۔ کتابیں ایک جانب رکھ کر اس نے موبائل اٹھایا اور پھر سے شزا کی جانب دیکھا۔ ان آنکھوں میں اب کہ سوال نہیں تھا۔۔ اب وہاں محض سنجیدگی تھی۔۔ ایسی سنجیدگی جس نے شزا کا رنگ ہی نچوڑ لیا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "ر۔۔ رابیل۔۔ تم پلیز۔۔ غلط مت۔"

لیکن اس نے اسے انگلی اپنے لبوں پر رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ پھر لگے ہی پل فون اٹھا کر کال رسیو کی اور اسپیکر آن کر دیا۔۔ شزا نے آنکھیں یکدم میچ لی تھیں۔ اب تو کوئی راہ نہیں تھی رسوائی سے بچنے کی۔ اسے پہلے ہی رابیل کو بتا دینا چاہیے تھا۔۔ ہاں کم از کم وہ اس ذلت سے تو بچ جاتی جس سے ابھی ابھی اس کا پالا پڑا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

آہاں۔۔ تو جناب نے میرا فون اٹھا ہی لیا۔۔! پہلے تمہاری بہن اور اب تم۔۔ مجھے محض " اس دو ٹکے کے غنڈے کے لیئے اگنور کر رہی ہو۔۔! آخر ایسا ہے کیا اس میں جو مجھ میں "نہیں۔۔؟؟

اس کی محظوظ سی مکروہ آواز پر لمحے بھر کو رابیل نے شزا کی جانب دیکھا تھا۔ اور ان آنکھوں میں بہت کچھ چھپانے پر ایک گہرا شکوہ پنہاں تھا۔ شزا کے ہاتھ لرزنے لگے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "اب میری بات دھیان سے سنو۔"

لیکن اگلے ہی لمحے اب وہ مکروہ آواز بے حد کرخت ہو گئی تھی۔

میں اور ممی کل تمہارا انتظار کریں گے ہمارے گھر پر۔۔ اگر تم نہیں آئیں تو پھر اس " ساری ذلت کے لیئے تیار رہنا جو اتنے عرصے میں تم نے مجھ سے تعلق رکھ کر اکھٹی کی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہے۔ اور ہاں۔۔ ایک آخری بات۔۔ اپنے اس غنڈے کو اس بارے میں بتانے کی غلطی ہرگز مت کرنا شہزاد۔۔ نہیں تو پھر انجام تمہارا اس سے کہیں زیادہ بھیانک کرنے والا ہوں میں۔۔

وہاں سے ٹھک فون رکھا گیا تو چند لمحے کمرے میں موت کی سی خاموشی پھیل گئی۔ رابیل نے فون آہستہ سے ٹیبل پر رکھا اور پھر پلٹ کر جیسے ہی دروازے کی جانب بڑھنے لگی، شہزاد نے بے ساختہ اسے روک لیا۔۔ اب کہ وہ اس کی کہنی سے لگی رو رہی تھی۔۔

visit for more novels:

را۔۔ رابیل پلیز۔۔ میری بات سنو۔۔ یہ سب ایسا نہیں ہے رابیل۔۔ یہ۔۔ یہ سب " " ایسا ہرگز نہیں ہے جیسا دکھ رہا ہے۔۔ ایک دفعہ پلیز میری بات سن لو۔۔ پلیز۔۔

اب وہ سسک رہی تھی۔ رابیل نے تلخی سے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔ پھر گلابی آنکھوں سے اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا۔ شدید گریہ کے باعث اس کی آنکھیں اور ناک سرخ ہو کر دھک رہی تھیں۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اب بھی مجھے نہ بتاؤ۔ میں اپنی تھوڑی ہوں تمہاری۔ میں تو تمہیں جج کرونگی ناں۔۔۔"

میں تمہیں تنہا کر دوں گی۔۔۔ جبھی تو تم نے مجھے بتایا نہیں اور معاذ۔۔۔ وہ اس سب کے

"! بارے میں جانتا ہے۔۔۔ لیکن میں نہیں۔۔۔"

وہ اس کے عمل پر نالاں نہیں تھی۔ وہ بس اس کے یہ سب چھپانے پر ہرٹ ہوئی تھی۔ شہزاد نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔ رابیل نے محسوس کیا کہ اس کا سارا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔ اس نے پھر بھی ہاتھ اٹھا کر اس کی پیٹھ نہیں تھکی۔۔۔ اسے

اس سے لمحے بھر ہی میں بہت سے شکوے ہو گئے تھے۔۔۔

میں نے معاذ بھائی کو بھی نہیں بتایا تھا رابیل۔ انہیں پتا نہیں کیسے پتا چل گیا اس"

سب کے بارے میں۔ پھر انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے ارحم بھائی سے بات کرنے سے منع کر دیا۔ کیونکہ وہ مجھے ہر اس بات کرنے لگے تھے۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی تھی کہ تمہیں بتا سکوں لیکن تم۔۔۔ تم معاذ بھائی کی وجہ سے بہت پریشان

PDF NOVEL BANK

تھیں اسی لیے میں تمہیں کچھ بھی بتا نہیں پائی۔۔۔ رابیل پلیز مجھ سے ناراض مت ہو۔۔۔

وہ اس سے لپٹی روتی جارہی تھی اور بولتی جارہی تھی۔ کئی دنوں کا بوجھ اب آنکھوں کے راستے باہر نکل کر، قطروں کی صورت گر رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں اٹھا کر اسے خود سے الگ کیا۔ شزا کے بھیگے سے سرخ چہرے پر اسے بے اختیار ہی ترس آیا تھا۔

"تم کب سے بات کر رہی ہو ارحم سے۔۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جب۔۔۔ جب سے تمہاری بات ارحم بھائی سے ختم ہوئی تھی۔۔۔ تب سے۔۔۔ میں "تمہارے لیے ہی بات کر رہی تھی کہ کچھ بات بن جائے لیکن۔۔۔ وہ تو۔۔۔ وہ مجھے ہی ہراساں کرنے لگ گئے۔۔۔ اب مجھے نہیں سمجھ آ رہا کہ وہ میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہے۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اگر انہوں نے بابا کو یہ سب بتا دیا تو کیا ہوگا "رابیل۔۔۔! میں تو بابا کی نظروں میں گر جاؤنگی۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ کہہ کر ایک بار پھر سے رونے لگی تھی۔ اس نے گہرا سانس لیا اور پھر اسے لاکر بیڈ پر بٹھایا۔ سائیڈ ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا تو اس نے لرزتے ہاتھوں سے گلاس تھام لیا۔ خوف سے اس کا سارا رنگ نیچڑ گیا تھا۔۔

پانی پیو اور ریلیکس ہو جاؤ۔۔ ارحم جیسے لوگ اور کر بھی کیا سکتے ہیں سوائے اس گھٹیا "پن کے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"لیکن اگر۔۔"

"پہلے پانی پیو تم۔۔"

اور اس نے اگلے ہی لمحے پانی پی کر چند پل گہرے سانس لے کر خود کو آرام دہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"کچھ نہیں ہوگا۔۔ ہم کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔"

"لیکن کیسے۔۔؟ انہیں کیسے روکیں گے ہم یہ سب کرنے سے۔۔؟"

"ہم بات کرنے جائیں گے اس سے۔۔"

اس کی بات سن کر شزانے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

"کیا مطلب۔۔؟؟"

مطلب یہ کہ وہ ہمیں بلانا چاہتا ہے نا اپنے گھر۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔ ہم چلیں گے۔۔"
میں بھی دیکھتی ہوں کہ کیا بلواس کرنی باقی رہ گئی ہے اس گھٹیا اور نیچ انسان کے
"پاس۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن رابی مجھے معاذ بھائی نے ان سے بات تک کرنے سے منع کیا تھا، کجا یہ کہ ہم "ان سے ملنے چلے جائیں۔۔ اگر انہیں پتا چلا تو وہ بہت غصہ ہونگے۔۔"

"معاذ کو بتائے گا کون۔۔؟"

اور اس کی اگلی بات پر شزانے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:

"کیا مطلب۔۔؟ کیا ہم انہیں بتائے بغیر جائیں گے۔۔؟؟"

جی۔۔ ہم کسی کو بھی نہیں بتائیں گے۔ ہم دونوں کافی ہیں وہاں تک جانے کے لیئے۔" ویسے بھی پھپھو سے بات کرنی تھی میں نے۔۔ اچھا ہے نا کہ ان کے بیٹے نے خود ہی "انوائٹ کر لیا ہمیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

”لیکن رابیل۔۔“

اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ یوں بتائے بغیر خود بات کرنے چلے جانا اسے کسی صورت بھی ٹھیک فیصلہ نہیں لگ رہا تھا۔

کچھ نہیں ہوگا شزا۔۔ اس روز روز کے تماشے کو اب کہ ختم ہو جانا چاہیے۔۔ بہت ہو گیا۔
اب۔۔ اب اس سارے قصے کو اختتام تک پہنچ جانا چاہیے۔۔ میں بھی دیکھوں کہ پھپھو کو
آخر کونسی چیز نے ہمارے ساتھ یوں باندھ دیا ہے۔ ایسا کیا ہے جو وہ مجھ سے اپنے بیٹے کا
رشتہ جوڑنے کے لیے ہر حد پار کرتی جا رہی ہیں۔ ہمیں ایک بار تو ان سے بات کرنی ہی
ہے ناں تو پھر کل کیوں نہیں۔۔؟؟

وہ اب واقعی اس روز روز کے مسائل سے پریشان ہو گئی تھی۔ اسے اب کوئی صاف اور
واضح حل چاہیے تھا۔ اور اتنا انتہائی قدم وہ اٹھانے کا سوچتی بھی نہیں لیکن پھپھو نے
حد کردی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہم دونوں ہیں ناں۔۔ اگر ہم میں سے کوئی اکیلا وہاں جاتا تو مسئلہ ہوتا۔ ہم ساتھ " جاؤں گے اور ویسے بھی وہ کہیں اور نہیں پھپھو کے گھر ہی بلا رہا ہے۔ گھر سے زیادہ "سیف جگہ اور کوئی نہیں ہو سکتی۔۔

وہ چند پل تو اسے دیکھتی رہی تھی پھر لمحے بھر بعد ہی ہولے سے اثبات میں سر ہلادیا تھا۔ وہ بھی اب اس ہر روز کے خوف سے نجات چاہتی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com "کیا اس کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا رابیل۔۔؟"

اس کے سوال پر اس نے گہرا سانس لیا تھا۔ یہ تو اسے خود بھی نہیں پتا تھا کہ اس کے بعد سب ٹھیک ہونا بھی تھا یا نہیں۔۔

PDF NOVEL BANK

ہم اپنی پوری کوشش کریں گے اس مسئلے کو حل کرنے کی شزا اور اگر ہم پھر بھی " اس گتھی کو سلجھا نہیں پائے تو پھر بابا سے بات کیئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہ جائے گا۔۔ " لیکن اس سے پہلے۔۔

اس نے لمحے بھر کو اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"ہمیں اپنی کوشش کرنی ہوگی شزا۔۔ ہم یوں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ سکتے۔۔"

visit for more novels:

اس کے کہنے پر شزا نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ کیا کوئی اور راستہ رہ گیا تھا اس سب کا سامنے کرنے کے علاوہ۔۔؟ اگر اسے دوبارہ سے سر اٹھانا تھا تو اسے ارجم سے دو ٹوک بات کرنی ہی تھی۔ اسے رابیل کا فیصلہ اب کہ درست لگنے لگا تھا۔۔

"ک۔۔ کیا تم اب بھی ناراض ہو مجھ سے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

کچھ پل بعد اس کی کمزور سی آواز پر رابیل نے اس کی جانب دیکھا تو اس نے جلدی سے نگاہ چرائی۔۔

"کیوں نہیں بتایا تم نے مجھے اس سب کے بارے میں۔۔؟"

وہ اب بھی اتنی ہی سنجیدہ تھی۔ اس نے تھوک نگل کر اپنا حلق تر کیا، پھر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "مجھے لگا تھا کہ تم مجھے جج کرو گی۔۔"

"اور کیوں لگا تمہیں ایسا۔۔؟ کیا میں نے پہلے کبھی تمہیں جج کیا تھا۔۔؟"

پہلے کی بات اور تھی رابیل۔۔ پہلے تم میرے جیسی ہی تھیں۔ ہم میں پہلے زیادہ فرق نہیں تھا لیکن اب۔۔ اب ہمارے درمیان فرق کی ایک بہت بڑی لکیر کھینچی ہوئی ہے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اب تم ایک حجابی ہو۔۔ تم ایک نیک لڑکی ہو۔۔ میں تم جتنی نیک نہیں ہوں۔ اور جو
"بھی مجھ سے زیادہ نیک ہوگا مجھے اس سے ڈلگے گا۔"

وہ اس کی بات پر لمحے بھر کو حیران ہوئی تھی۔

تم نے خود ہی سوچ کر، خود ہی فیصلہ بھی کر لیا۔۔ بہت اچھے۔۔ لیکن معاذ۔۔ اسے
"یوں بلا جھجھک سب بتا کر تمہیں جج ہونے کا ڈر نہیں تھا۔۔؟؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"نہیں۔۔"

اس کے برجستہ سے جواب پر وہ چند پل ایک بار پھر سے حیران ہوئی تھی۔۔

"کیوں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بس پتا نہیں مجھے کیوں لگتا تھا کہ وہ مجھے جج نہیں کریں گے اور رابیل انہوں نے مجھے "جج کیا بھی نہیں۔ میں ان کے پاس اپنا مسئلہ لے کر گئی تو بغیر کسی فضول گفتگو کے انہوں نے انتہائی سبھاؤ سے سوال کیئے اور میری پریشانی اپنے سر لے لی۔ مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اتنی آسانی سے مجھے شرمندہ کیئے بغیر سمجھا کر واپس گھر بھیج دیں گے۔۔ وہ واقعی انسان کہلانے کے لائق ہیں۔ وہ اگر منہ توڑ کر ہاتھ میں رکھنا جانتے ہیں تو وہ احترام کرنا بھی جانتے ہیں۔ وہ بیک وقت سیاہ و سفید ہیں۔ وہ عام مردوں جیسے "نہیں ہیں رابی۔ وہ الگ ہیں۔۔ وہ سب سے الگ ہیں۔۔"

اس نے بر جستگی سے کہا تو رابیل اداسی سے پل بھر کو مسکرا کر رہ گئی۔ فرشتے پر شیطان چننے والا بھی بھلا کبھی کسی جیسا ہو سکتا ہے۔۔

"وہ الگ ہے، ہاں۔۔ مجھے پتا ہے کہ وہ سب جیسا نہیں ہے۔۔"

اس نے ہولے سے کہہ کر شزا کو دیکھا تھا۔

PDF NOVEL BANK

لوگوں کو لگتا ہے کہ وہ عجیب ہیں۔ لیکن رابیل۔۔ وہ عجیب نہیں ہیں۔۔ وہ بس " مختلف ہیں۔ ان کا حالات کے ساتھ معاملہ مختلف ہے۔ وہ مسائل سے، کسی اور طرح سے نبٹتے ہیں۔ وہ چیزوں کو ہماری طرح نہیں دیکھتے۔ وہ حالات کو ان کے پس منظر میں دیکھنے کے عادی ہیں۔ پتا ہے جب انہیں پہلی دفعہ مجھ پر شک ہوا تھا تو وہ اس شک کو جھٹک نہیں پائے تھے۔ بلکہ انہوں نے آخر تک اپنے شک کا پیچھا کیا اور جان لیا کہ ارحم بھائی مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ وہ بہت چھوٹی باتوں سے بھی نگاہ نہیں پھیرتے رابیل۔ تم نگاہیں جھکاو یا اٹھاؤ۔۔ وہ تمہاری ہر جنبش سے مطلب اخذ کریں گے۔ اور

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"جانتی ہو۔۔"

وہ جو گردن ترچھی کیے اس کی باتیں سن رہی تھی اس کے رکنے پر سیدھی ہو بیٹھی۔۔

وہ اس سب کے ساتھ بہت خطرناک ہیں۔۔ میری، تمہاری اور ہم سب کی سوچ سے " بھی زیادہ۔۔"

PDF NOVEL BANK

"تم اتنا سب کیسے جان گئیں اس کے بارے میں۔۔؟"

پتا نہیں۔۔ میں نے جتنا ان کے بارے میں سوچا اور جتنا انہیں سمجھنے کی کوشش کی،
"اس سب میں یہ باتیں واضح تھیں۔ کوئی بھی سمجھ سکتا ہے یہ باتیں۔۔"

"لیکن صرف یہی باتیں۔۔"

راہیل کے مسکرا کر کہنے پر شزا کے ابرو نا سمجھی سے سکڑے تھے۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔
آگے بڑھ کر سنگھار آئیے پر رکھی کتابیں اٹھا کر شزا کے ساتھ بیڈ پر رکھیں، پھر اسے
دیکھا۔

"کیا اس نے تمہیں کبھی بتایا کہ وہ ارحم کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اور وہ یکدم اس کے سوال پر چونکی تھی۔ آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

”نہیں۔۔“

”ایسا ہی ہے۔۔“

”مجھے تمہاری بات نہیں سمجھ آئی راہی۔۔ کیا مطلب۔۔؟“

visit for more novels:

مطلب یہ شزا عابد کہ وہ یہ سب باتیں لوگوں پر خود واضح کرتا ہے۔ یہی باتیں۔۔ کہ وہ ”الگ ہے۔۔ وہ سب جیسا نہیں۔۔ اسے پتا ہے کہ وہ کیا ہے۔ وہ پہلا تاثر ہی یہی دیتا ہے کہ وہ باریک بین ہے۔ آپ اسکی نگاہوں سے نہیں بچ سکتے۔۔ اس سب کے بعد ہم جیسے بیوقوف لوگ اپنا آپ اگل کر اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ وہ ”جلد یا بدیر ہمارے بارے میں جان ہی جائے گا۔۔ لیکن جانتی ہو شزا۔۔“

PDF NOVEL BANK

وہ جو اس کے سامنے جھکی ہوئی تھی، سیدھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ کھڑکی سے باہر بہتی خنک ہوا میں بہت سے ایام کی ساعتیں شامل ہونے لگی تھی۔

اس سے آگے وہ ہمیں کبھی نہیں بتانا کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔۔ کیا اس نے تمہارے "پوچھنے پر تمہیں بتایا کہ وہ ارحم کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔۔؟

اور اب کہ شہزاد کو عاذ سے کی گڈیں پچھلی باتیں یاد آرہی تھیں۔ واقعی۔۔ اس نے کبھی اسے نہیں بتایا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہم اسے اتنا ہی جلتے ہیں جتنا وہ چاہتا ہے۔ اس سے آگے نہ میں جانتی ہوں اور نہ "تم۔ اس نے ہم دونوں کو بہت جگہ بیوقوف بنایا ہے شہزاد۔ مجھے بس اس کا ادراک بعد میں ہوا تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے اس کا گال تھپکا اور باہر کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کہ اس کی آواز پر ٹھہر گئی۔۔

”انہوں نے مجھے بیوقوف بنایا۔۔ میں پوچھ لوں گی ان سے۔۔ کتنے بدتمیز ہیں وہ۔۔“

اسے یکدم ہی ڈھیر سارا رونا آیا تھا اپنی بیوقوفی پر۔ وہ اتنے آرام سے اسے پاگل بناتا رہا اور وہ بنتی رہی۔ رابیل اس کے حیران ہو کر کہنے پر بے ساختہ ہنس پڑی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

”جانتی ہو جب پوچھو گی تو کیا جواب دے گا وہ۔۔“

اس نے پر شکوہ نگاہوں سے رابیل کو دیکھا تھا۔ وہ دروازہ کھولے باہر نکلنے ہی والی تھی۔ پھر ہلکا سا اس کی جانب گھومی۔

PDF NOVEL BANK

کندھے اچکا کر یوں انجان بن جائے گا کہ تم دیکھتی رہ جاؤ گی۔۔۔ تایا اور میں یونہی تو
"اسے جنگل خر نہیں کہتے ناں۔۔"

یہ کہا اور مسکراہٹ دباتی باہر نکل گئی۔ شزا اب تک صدمے میں گھری بند دروازے کو
تک رہی تھی۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں بیوقوف بنائی گئی ہے۔۔

"!! معاذ بھائی۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com اس نے ضبط سے دانت کچکچائے تھے۔۔۔

اور دوسری جانب وہ جنگلی خر رات کے سناٹے میں خاموشی سے سرک پر چل رہا تھا۔
ریسٹورینٹ بند کرنے کے بعد اب وہ گھر کی جانب رواں تھا۔ راستے میں بہت سی دکانوں
کے شٹر گرائے جا چکے تھے اور کچھ دکاندار اپنی دکانیں بند کر ہی رہے تھے۔ اس نے جیب

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میں ہاتھ اڑسے اور خاموشی سے گھر کو جاتی گلی میں مڑ گیا۔ گھر میں داخل ہو کر اس نے لاؤنج کی بتی روشن کی۔ آج وقار اپنے کسی دوست کی جانب گئے ہوئے تھے اسی لیے گھریوں سنسان پڑا تھا۔ جیکٹ اتار کر اس نے صوفے پر ڈالی اور پھر شاور لینے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ ہی پل بعد وہ واپس پلٹا تو اب کہ اس نے ٹرٹل نیک سوئٹر کے ساتھ بلیو جینز پہن رکھی تھی۔ دھلے بال ایک جانب جمائے وہ صاف ستھرا اور سلجھا ہوا لگتا تھا۔ پھر تھوک نکل کر۔۔ نگاہ الماری کے اوپر رکھی اس گرد سے اٹی کتاب کی جانب اٹھائی۔۔ کچھ دیر پہلے کی بے نیازی عنقا ہو گئی۔۔ کچھ باقی رہ گیا تھا تو گلٹ اور بہت سی سیاہی۔۔

اس نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس کتاب کو اٹھا لیا۔ اس پر بہت مٹی تھی۔ وہ بیڈ تک چلتا آیا۔ پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھا کپڑا اس کتاب پر پھیرا۔۔ اس کا پرانا سا سیاہ کور نمایاں ہونے لگا تھا۔۔ بہت سے زمانوں کی داستانیں اور بہت سی

PDF NOVEL BANK

بستیوں کا انجام اپنے اندر سمیٹے وہ کتاب بے حد مقدس تھی۔۔ کوئی اسے پڑھتا تو خود بھی امر ہو جاتا۔۔ جو اسے چھوڑتا تو جہنم کی اتھا گرائیوں میں چھوڑ دیا جاتا۔۔

چند پل خالی خالی نگاہوں سے اسے تکنے کے بعد اس نے آہستہ سے اسکا دروازہ کھولا تھا۔ لمحے بھر کو سارا کمرہ ایک میٹھی سی خوشبو کی لپیٹ میں آگیا۔۔ کتاب سے پھوٹی سکینٹ اب اس کمرے کے در و دیوار میں اترنے لگی تھی۔ خوشبو اب کہ سنہری روشنی بن کر اس کے آس پاس تحلیل ہونے لگی تھی۔ اس نے گہرا سانس لے کر اس سکون دیتی مہک کو سانس کے ساتھ اندر اتارا۔۔ وہ مہک۔۔ حبیبہ کے لمس کی مہک تھی۔۔ یہ ان کا قرآن تھا۔۔ وہ ساری زندگی اسی قرآن سے پڑھا کرتی تھیں۔۔ پھر بھلا ایسا کیسے ہو سکتا!! تھا کہ یہ قرآن انکا لمس بھول جاتا۔۔

اس سے صرف انہی کے لمس کی مہک اٹھ رہی تھی۔ حالانکہ ایک عرصے تک معاذ نے بھی اسی قرآن سے پڑھا تھا لیکن چونکہ۔۔ وہ اس قرآن کو بھول گیا تھا تو قرآن نے بھی اسے بھلا دیا تھا۔۔ آپ قرآن کو توجہ نہیں دیں گے تو وہ بھی اپنے دروازے آپ پر بند کر

PDF NOVEL BANK

لے گا۔۔ آپ اسکی آیات کو یاد نہیں رکھیں گے تو وہ بھی آپ کو بھول جائے گا۔۔ اس کا قرآن اسے بھول گیا تھا۔۔ اسے اپنے دل میں دوبارہ جگہ چنے کے لیے اسے اپنے اندر کنڈاں سیاہی کو نوچ کر باہر نکالنا تھا۔۔ کیونکہ یہ قرآن۔۔ یہ تو کسی سیاہ دل میں داخل نہیں ہوتا۔۔ مقدس کتابوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے انسان کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسے بھی ایک بار پھر سے خود پر بہت محنت کرنی تھی۔۔

”الم۔۔۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ۔۔“

visit for more novels:

(الم۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔) www.urdu-novelsbank.com

اور وہ انہی لفظوں پر ٹھہر گیا تھا۔ یہ کتاب شک سے پاک تھی۔ یہ انسان کو بھی شک و شبہ سے پاک کر دیا کرتی تھی۔ اس کی ذات میں پڑی دراڑیں اب کہ بھرنے لگی تھیں۔۔ خاموش کھڑے گھر میں، ایک لڑکا اپنے کمرے کے بیڈ پر بیٹھا، گردن جھکائے، نم آنکھیں لیے ان جانے پہچانے لفظوں کو پڑھنے کی سعی کر رہا تھا۔۔ لیکن عجیب بات پتا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہے کیا تھی۔۔! وہ ان لفظوں کو نہیں۔۔ بلکہ وہ لفظ اسے پڑھ رہے تھے۔۔ وہ انہیں
پڑھ کر جان رہا تھا کہ وہ کیا تھا، کیا بن گیا تھا اور کیا بننے جا رہا تھا۔! کیا کبھی تم نے
! کوئی ایسی کتاب پڑھی ہے۔۔؟ اتنی شفاف اور اتنی مقدس۔۔

”ہدیٰ المستقین۔۔“

(ہدایت ہے ڈرنے والوں کے لیے)

اور قرآن کو تھامے اس کے ہاتھ لمحے بھر کو لرز کر رہ گئے تھے۔ اسے لگا تھا کہ وہ کبھی
ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل نہیں ہو پائے گا۔ اسے لگا تھا کہ وہ اسے کھو چکا ہے تو کبھی
پا نہیں سکے گا لیکن یہ کتاب۔۔ یہ تو اسے کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔۔ یہ کتاب امید دلایا
کرتی تھی۔۔ انسان کو ناامیدی کی گہری سیاہ جہنم سے نکالا لاتی تھی۔۔ ہاں وہ ایسی ہی
ایک کتاب تھی۔۔ اس کی زندگی کی کتاب۔۔

PDF NOVEL BANK

اس کتاب کو دوبارہ پانے کے لیے اسے اس بڑے دن سے ڈرنا ہوگا۔ اسے اس دن کو بنانے والے سے ڈرنا ہوگا۔ وہ جو اپنی زندگی بے لگام ہو کر، اس کے خوف کے بنا گزرتا آیا تھا۔۔ ہاں اسے اب یہ روش ترک کرنی ہوگی۔۔ اگر جو اس نے اس قرآن کو دوبارہ پانا ہے تو اسے اپنی پچھلی زندگی سے نکلنا ہوگا۔۔ انسان دو دلوں کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا۔۔ اسے بھی کسی ایک دل کا انتخاب کرنا ہوگا۔۔

آگے کے لفظ اب کہ وہ ہولے سے ہل کر روانی سے پڑھنے لگا تھا۔ وہ چند لمحوں کا فیصلہ تھا۔ اس نے یہ فیصلہ کچھ ہی پل میں کر لیا تھا۔ ساری زندگی اس ایک لمحے سے ڈرتا آیا تھا وہ۔۔ اس کتاب کو دوبارہ کھول کر پڑھنے والے لمحے سے۔۔ لیکن وہ لمحہ آیا اور گزر گیا۔۔ اس قرآن نے اسے خوفزدہ نہیں کیا تھا۔۔ اس نے اسے ناامید نہیں کیا تھا۔۔ وہ امید تھمانے والی کتاب تھی۔۔ وہ اس جیسے بنجر اور سیاہ دل رکھنے والے کو یوں کیسے دھتکار سکتی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

دور س دیکھنے پر اب صرف یہی نظر آتا تھا کہ ایک لڑکا۔۔ بہت مدہم آواز میں کچھ پڑھ رہا ہے۔ اسے یہ لفظ یاد تھے۔۔ اسے بس ذرا سی محنت کی ضرورت تھی۔۔ وہ اس تھوڑی سے محنت کے بعد یقیناً پھر سے اس معاذ کو پانے والا تھا جسے وہ تیرہ سال پہلے کھو چکا تھا۔ کیونکہ انسان اللہ کو بھول جاتا ہے لیکن اللہ جانتا ہے کہ اس نے پلٹ کر اسی کی طرف آنا ہے۔۔ وہ بھی اب اللہ کی جانب پلٹ رہا تھا۔ اپنا سیاہ اور بنجر دل لیئے۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ دنیا۔۔ یہ دنیا انسان کو اس کی سیاہی پر رسوا کیا کرتی تھی لیکن اللہ۔۔ اللہ اسی سیاہی کے ساتھ انسان کو قبول کر کے سکون چنے والا تھا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو دیکھا کہ عابد اور رابین اس کے کمرے میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ حیرت سے جائے نماز سے اٹھ آئی۔

”کیا ہوا بابا۔۔ ماں سب ٹھیک ہے نا۔۔؟؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ گوں گوں کی سی کیفیت میں پاس چلی آئی تھی۔ عابد نے مسکرا کر کمرے میں ایک جانب رکھی کر سی کھینچی اور پھر بیڈ کے قریب لے آئے۔ رابین نے اسے دونوں کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھایا تھا۔ اور پھر خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔ اس نے لمحے بھر کو گاہے بگاہے ان کے سنجیدہ چہروں پر نگاہ ڈالی تھی۔ ایک پل کے لیے اس کا دل بھی ڈانوا ڈول ہوا تھا۔ اگر جو رحم نے کوئی گھٹیا پن۔۔

”رابیل۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن عابد کی بات نے اس کی سوچوں کو توڑ دیا تھا۔ وہ اب مکمل طور پر ان کی جانب متوجہ تھی۔

جی بابا۔۔ خیریت ہے ناں سب۔۔؟ کیا ہوا ہے۔۔ آپ لوگ ایسے کیوں بیہو کر رہے ہیں۔۔؟

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

تایا کی لاڈلی۔۔ تایا ٹھیک ہیں تمہارے بالکل۔۔ ان فیکٹ ہم انہی کا مدعا رکھنے آئے ہیں "

"تمہارے سامنے۔۔"

"کیسا مدعا۔۔ کیا مطلب۔۔؟"

اس نے نا سمجھی سے انہیں دیکھ کر ماں کی جانب دیکھا تھا۔ عابد کھنکھار کر ذرا آگے ہو بیٹھے تھے۔ پھر نرمی سے اس کے دونوں ہاتھ تھامے۔ مسکرا کر اس کے چہرے کو دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"وقار بھائی جان۔۔ آہم۔۔ وہ چاہتے ہیں کہ تمہاری شادی معاذ سے ہو جائے۔۔"

چند لمحے لگے تھے اسے بات سمجھنے میں۔ اور بات سمجھ آتے ہی اسکے چہرے پر ایک سوالیہ سا تاثر پھیل گیا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”وہ چاہتے ہیں کہ تمہاری اور معاذ کی شادی اسی سال میں ہو جائے۔“

اور ان کے جلدی سے بات مکمل کرنے پر اب کہ وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے کبھی رامین کو دیکھتی تھی تو کبھی عابد کو۔۔

لیکن میری تو پڑھائی ابھی شروع ہی نہیں ہوئی ہے اور ناں میں اتنی بڑی ہوں۔۔“

”پھر کیسے ہو سکتی ہے شادی۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسے سمجھ نہیں آیا کہ اتنی عجلت میں مزید کیا تاویل ان کی سلمنے رکھی جاسکتی ہے۔ اسی لیے جلدی میں جو سمجھ آیا بول دیا۔ لیکن اس کے برعکس۔۔ عابد اور رامین۔۔ بہت پرسکون تھے۔۔ وہ شاید پہلے سے یہ سب طے کر کے ہی اس کے پاس آئے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہم نے بھی تمہارے تایا سے یہی کہا تھا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے اور اس کی پڑھائی بھی " مکمل نہیں۔ پھر جانتی ہو انہوں نے کیا کہا۔۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی اس کا اپنا ہی گھر ہے۔ وہ جیسے وہاں رہتی ہے ویسے ہی یہاں بھی رہے گی۔ ساتھ ساتھ وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ بھلے ہی اسے گھر کا کام نہ آتا ہو۔ انہیں کونسا ہر وقت اس سے روٹیاں پکوانی ہے۔ وہ تمہیں اس گھر میں بالکل ویسے ہی رکھیں گے بچے۔ جیسے تم اس گھر میں رہتی ہو۔ وہاں بھی زندگی ایسی ہی ہوگی جیسی یہاں ہے۔ ہاں فرق صرف اتنا ہوگا کہ وہاں تمہارا ایک شوہر ہوگا، جس کا تمہیں خیال ہرگز نہیں رکھنا، کیونکہ تمہیں تو خود کا ہی "خیال رکھنا نہیں آتا اس کا کیا رکھوگی۔ تو۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انہوں نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید اس کے نرم اور نچوں جیسے ملائم ہاتھ دبائے تھے۔ پھر نرم گرم سی مسکان کے ساتھ اس کا چہرہ دیکھا۔

"اب بتاؤ۔۔ کہ کیا فیصلہ ہے تمہارا۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

لیکن اس کے پاس تو جیسے کوئی جواب ہی باقی نہ رہا تھا۔ تایا نے تو یوں سارے مسئلے حل کر دیئے تھے گویا سسرال کوئی ایشو ہی نہ ہو۔ وہ جیسے چاہے گی رہ سکے گی۔ لیکن کیا وہ واقعی رہ سکے گی۔۔؟ کیا وہ اس سب کے لیے ذہنی طور پر تیار تھی۔۔؟ اس کی خاموشی پر عابد بیچھے ہو بیٹھے تھے۔ شاید انہیں اندازہ تھا کہ اس کے لیے فیصلہ کرنا آسان نہیں تھا۔

بابا آپ کو نہیں لگتا میں ابھی چھوٹی ہوں اس سب کے لئے؟ ٹھیک ہے تایا کہہ رہے ہیں کہ مجھے گھرداری یا پھر بڑے بڑے کام کرنے کی ضرورت نہیں لیکن بابا۔۔ بات صرف ان کے منع کر دینے سے تو نہیں بنے گی ناں۔ دوسرے گھر جانے کا مطلب ہوتا ہے ذمہ داری۔۔ اور مجھے لگتا ہے کہ میں ابھی اتنی ذمہ دار نہیں ہوں۔۔

اس کے جواب پر چند پل عابد خاموش سے اسے دیکھتے رہے تھے۔ پھر سیدھے ہو بیٹھے۔

PDF NOVEL BANK

جب تمہاری ماں شادی ہو کر یہاں آئی تھیں ناں تو ان کی عمر بیس سال تھی۔ وہ "بھی مزاج میں بالکل تمہارے جیسی تھیں۔ ان میں ذمہ داری کی کمی تھی لیکن راہیل ان میں خیال رکھنے اور محبت کرنے کی کمی نہیں تھی۔ پھر آج تم خود دیکھ لو کہ کیسے تمہاری ماں یہ سب سنبھالتی ہیں۔ بچے بات محبت، خلوص اور اپنائیت کی ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ آپ ذمہ دار نہیں ہو تو، کبھی ذمہ دار بن ہی نہیں سکتے۔ تم جب وہاں جاؤ گی، تب تمہیں اندازہ ہوگا کہ تم نے خود کو کیسے ڈھالنا ہے۔ تم نے وہ گھر کیسے آباد کرنا ہے۔ شروع میں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ ہر نیا کام مشکل ہوتا ہے۔ لیکن پھر جیسے جیسے تم اس گھر کی عادی ہو جاؤ گی، تو سب کام اپنی جگہ بنفس نفیس خود بنالیں گے۔ سہیل۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ان کے سبھاؤ سے سمجھانے پر اس نے سر جھکایا تو رامین نے اس کا کندھا ہلکے سے دبایا۔ اس نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔ انہوں نے مسکرا کر اس کی ٹھوڑی پر اپنی انگلی رکھی۔

PDF NOVEL BANK

یہ سب باتیں ثانوی ہیں رابیل۔ اصل بات یہ ہے کہ تمہارے تایا بہت اکیلے ہو گئے۔
 ہیں۔ انہوں نے ایک لمبا عرصہ تنہائی میں کاٹا ہے اور اب مزید وہ اس تنہائی کے
 خوفناک بوجھ کو اپنے ناتواں کندھوں پر نہیں اٹھا سکتے۔ وہ اب تھک گئے ہیں۔۔ تھک چکے
 ہیں۔۔ آج ان کی آنکھوں میں برسوں کی پنہاں تھکن دیکھ کر آئے ہیں ہم دونوں۔ اور ہم
 بھی تمہاری شادی کا ایسے فیصلہ نہ کرتے لیکن بھائی صاحب کی وجہ سے ہم مجبور ہو گئے
 ہیں۔ انہوں نے اتنے مان سے تمہیں مانگا تھا کہ ہمارے لیے انکار کرنا ہی انکاری ہو گیا۔
 وہ اب۔۔ عمر کے اس آخری حصے میں تمہیں اپنے قریب دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور مجھے پتا
 ہے کہ تم نکمی ہو۔ پھوہڑ ہو۔۔ گھرداری کیا تمہیں تو اپنا آپ تک سنبھالنا نہیں آتا۔۔
 "لیکن مجھے اتنا پتا ہے کہ تم اپنے تایا کا بہت خیال رکھو گی۔ تم انہیں تنہا نہیں کرو گی۔۔"

اور اب اس کے پاس کوئی جواب باقی نہیں رہا تھا۔ کیا کوئی جواب باقی رہ گیا تھا۔؟ کیا
 ! وہ اب انکار کر سکتی تھی۔۔

"ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے۔۔ لیکن بیٹا۔۔ اچھے سے سوچ لو اس بارے میں۔۔"

PDF NOVEL BANK

عابد نے کہہ کر اسے مزید آسانی فراہم کی تھی۔ لیکن وہ کشمکش میں پڑ گئی تھی۔ ایک جانب تایا تھے تو دوسری جانب وہ خود۔۔

"معاذ سے تو کوئی مسئلہ نہیں ناں تمہیں۔۔؟"

راہین کے یکدم پوچھنے پر اس نے ہلکے سے مسکرا کر انہیں دیکھا تھا۔

visit for more novels:

"نہیں ماں۔۔ اس سے تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔" www.urdu-novelsbank.com

"پھر۔۔ کوئی اور ایشو۔۔ کوئی اور بات جو تنگ کر رہی ہو تمہیں۔۔؟"

عابد کے پوچھنے پر اس نے گہرا سانس لیا پھر سیدھی ہو بیٹھی۔

PDF NOVEL BANK

"کیا آپ لوگ راضی ہیں اس شادی کے لیے۔۔؟"

"ہاں بیٹا۔۔ اگر ہم راضی نہ ہوتے تو کیا تم سے بات کرنے آتے۔۔؟"

اور اب اس کا آخری شبہ بھی جاتا رہا تھا۔ اس کے پاس اب ہامی بھرنے کے علاوہ کوئی راہ نہیں تھی۔

"ٹھیک ہے بابا۔۔ پھر جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے اس طرح سے ہامی بھرنے پر عابد چند پل تو اسے دیکھتے رہے۔ پھر اٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

ہمیں ابھی بھی کوئی جلدی نہیں۔۔ اچھے سے سوچ کر جواب دے دو۔ اگر کوئی مسئلہ "ہوگا تو اسے دیکھ لیں گے۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مجھے اور کوئی مسئلہ نہیں بابا۔ بس اپنی پڑھائی اور غیر ذمہ داری کا مسئلہ تھا جو آپ " لوگ آسانی سے حل کرچکے ہیں۔ مزید اگر کوئی بات ہوئی تو میں ضرور آپ لوگوں کو آگاہ "کردونگی۔۔

اس نے سنجیدگی سے کہا تو رامین نے بھی جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کیا اور عابد کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گئیں۔ اب وہ اپنے کمرے میں ایک بار پھر سے تنہا رہ گئی تھی۔ گہرا سانس لے کر جائے نماز تک دوبارہ آئی لیکن بجتے فون نے اسے اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا۔ بیڈ پر رکھا فون اٹھا کر اس نے دیکھا تو لبوں پر خواہ مخواہ ہی مسکراہٹ بکھر گئی۔ لب دبا کر، بیڈ پر بیٹھتے اس نے فون کان سے لگایا تھا۔

"کیسی ہو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

وہ خاموشی سے چھت کی چھوٹی دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔ ٹیرس پر رات کے اس وقت خاصہ گہرا اندھیرا تھا لیکن آسمان سے گرتی چاندنی نے درمیانی اندھیرے کو نور سے بھر دیا تھا۔

”اسلام علیکم۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ تم کیسے ہو۔۔؟“

”میں بھی ٹھیک۔۔“

اس نے قصداً اس کے سلام کو نظر انداز کیا تو راہیل نے منہ بنا کر فون کی جانب دیکھا۔۔ خر۔۔

”کیوں کیا ہے فون۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اس کا لہجہ یکلخت ہی روٹھا روٹھا سا ہو گیا تھا۔ دوسری جانب اس نے اپنی ٹھوڑی انگلی سے کھجائی۔ پھر یونہی گردن پھیر کر چھت سے نیچے دیکھنے لگا۔

"یاد آرہی تھیں تم۔۔"

"تمہیں نہیں لگتا کہ تم کچھ زیادہ ہی ایکسپریسو ہوتے جا رہے ہو۔۔؟"

"میں ہمیشہ سے ہی ایکسپریسو تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"لیکن مجھے تو لگتا تھا کہ تم انتہائی کھڑوس اور روکھے سے ہو۔۔"

یہ بھی ہوں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کھڑوس اور روکھے ہونے کے ساتھ ساتھ ایکسپریسو نہیں ہو سکتے۔۔

PDF NOVEL BANK

"باتیں کروالو بس۔۔"

"کام بھی کروا سکتی ہو تم۔۔"

جی بالکل۔۔ کسی کا دانت توڑنا ہو یا کسی کی ہڈی پسلی ایک کرنی ہو۔ ایسے ہی کاموں "میں مہارت رکھتے ہونا تم۔۔"

اس کے میٹھے سے طنز پر دوسری جانب اس کی تیوری چڑھی تھی۔ بگڑے تاثرات کے ساتھ اس نے گہرا سانس لے کر ماتھے پر گرے بال چمکے۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

"تم نے کب سے اتنے طنز کرنا سیکھ لیئے ہیں محترمہ۔۔؟"

"طنز کب کیا ہے میں نے۔۔؟ حقیقت بتا رہی ہوں تمہیں۔۔"

PDF NOVEL BANK

"جیسے مجھے تو حقیقت پتا ہی نہیں ہے نا۔۔"

"جب تمہیں پتا ہی ہے تو فون کیوں کیا تھا مجھے۔۔؟"

اور وہ بھی آج اسے موت کی حد تک زچ کر دینا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ ایسے بگڑتا ہوا بہت اچھا لگتا تھا۔ بالکل بچوں جیسا۔۔

میں ایک شریف انسان بننے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجال ہے جو مجھے میرے آس پاس کے لوگ شریف بننے کی مہلت دے دیں۔ گھر پر بابا طنز کرتے رہتے ہیں، ریسٹورینٹ میں فیصل، حویلی میں سلطان اور اب فون پر تم۔۔ دراصل کوئی چاہتا ہی نہیں ہے کہ میں ایک شریف النفس اور اچھا انسان بن جاؤں۔۔

تم شریف النفس اور اچھے انسان۔۔ توبہ کرو۔۔ یہ الفاظ کچھ بچ نہیں رہے تمہارے "ساتھ۔۔"

PDF NOVEL BANK

"اچھا۔۔ تو پھر کونسے الفاظ جچتے ہیں میرے ساتھ۔۔ بتانا پسند کریں گی آپ۔۔؟"

اور رابیل نے لبوں پر ابھرتی ہنسی وہیں روک لی تھی۔ یقیناً اس نے ضبط سے دانت جما کر اس سے استفسار کیا تھا۔ وہ بس اس کی شکل ایک بار دیکھنا چاہتی تھی۔

غنڈے، بھائی لوگ، جھانپڑ، سڑک چھاپ، بد تمیز، بد لحاظ، بے مروت، سرد، اور آخر "میں۔۔ جنگلی خر۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مزے سے کہہ کر اس نے لب دبائے تھے۔ دوسری جانب معاذ نے گہرا سانس لیا۔

"سدھر جاؤ۔۔"

PDF NOVEL BANK

سدھرنے کی ضرورت تمہیں ہے، مجھے نہیں۔ میں تو آل ریڈی ایک بہت پیاری اور"

"معصوم سی لڑکی ہوں۔۔"

"خوش فہمیاں تو دیکھو محترمہ کی۔۔"

کیا معصوم نہیں ہوں۔۔؟ اب لکنا مت۔۔ تم نے خود ہی سلوی سے کہا تھا کہ وہ"

"لڑکی بہت معصوم ہے۔ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر رو جاتی ہے"

غلطی ہوگئی تھی مجھ سے بہت بڑی۔ مجھے کہنا چاہیئے تھا کہ وہ لڑکی بالکل بھی معصوم"

"نہیں ہے۔ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر لوگوں کو زچ کر کے رلا دیتی ہے۔۔"

اور اس کی بات پر اس نے برا سا منہ بنا کر فون کو کان سے ہٹاتے ہوئے گھورا تھا۔

!اس کی یہ مجال۔۔"

PDF NOVEL BANK

"میں رکھ رہی ہوں فون۔۔"

اور وہ دوسری جانب بے ساختہ گردن جھکا کر ہنس دیا تھا۔ پھر لب دبا کر ادٹی مسکراہٹ سمیٹی۔ ایک ہاتھ چھوٹی دیوار پر رکھ کر ہلکا سا جھکا۔۔

"بس۔۔ اتنی سی بات پر غصہ آگیا۔۔؟"

"مجھے کیوں آنے لگا غصہ۔۔؟ تم لگتے ہی کیا ہو میرے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"آخری اطلاعات کے مطابق ایک عدد شوہر لگتا ہوں تمہارا۔۔"

اور اب اس کی بے حد محفوظ سی آواز پر رابیل کا دل ہی جل گیا تھا۔ وہ لفظوں کے ساتھ اچھا تھا۔ اسے طنز کرنا آتا تھا۔ اس نے دانت پیسے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"!بس شوہر ہی تو لگتے ہو۔۔"

"!بس شوہر۔۔! خدایا بس شوہر۔۔"

اور اب کہ وہ حقیقتاً اس کے جوابی وار پر حیران ہوا تھا۔ وہ اسے "بس شوہر" لگتا تھا۔۔
!بس شوہر۔۔

اپنی امی سے جا کر پوچھو کہ اس "بس شوہر" کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ بہت اچھے سے "
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com" سمجھائیں گی وہ تمہیں۔۔

"تم نے مجھ سے لڑنے کے لیے فون کیا ہے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اور اس کے سامنے ہارنے کے ڈر سے اس نے بات ہی پلٹ دی تھی۔ اس سے پہلے کہ مزید لڑائی ہوتی، وہ اس بحث کو یہیں روک دینا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے جیت نہیں سکتی۔۔

"نہیں۔۔ مجھے تو تمہاری یاد آرہی تھی۔۔"

جھوٹ ہے یہ بھی۔ اگر یاد آرہی ہوتی تو تم اتنی دل جلی باتیں کر کے میرا دل نہیں "جلاتے۔ لیکن تمہیں کیا۔۔ تم تو بس لفظوں کی گولہ باری سے کام رکھتے ہو۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں ایک شریف انسان کی طرح معافی مانگ لیتا ہوں۔ اور تم ایک شریف انسان کی "بیوی ہونے کی حیثیت سے مجھے معاف کر دو۔۔"

"اور اگر میں نہ معاف کروں تو۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

یونہی ٹھوڑی اٹھا کر مان سے پوچھا تو وہ ہولے سے مسکرا دیا۔

"تو میری مجال کہ دوبارہ تمہارے سامنے بات کر سکوں۔۔"

اور اب کہ وہ یکدم ہی ہنس دی تھی۔ اس کی ہنسی سن کر لمحے بھر کو معاذ نے مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔

مجھے یقین نہیں آ رہا معاذ کہ تم وہی ہو جو کسی سے ایک بات کے بعد دوسری بات تک "نہیں کیا کرتے تھے۔ اتنے کم دنوں میں تم کیسے بدل سکتے ہو۔؟ یا پھر یوں کہنا چاہیے کہ "میری صحبت میں رہ کر تم اچھے انسان بنتے جا رہے ہو۔۔"

"ہر دفعہ کیا تمہارا کریڈٹ لینا ضروری ہے۔۔؟"

"بالکل۔۔ کیونکہ جو تمہارا ہے وہ میرا ہے۔ لیکن جو میرا ہے، وہ صرف میرا ہی ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

وہ ایک بار پھر سے اس کی عجیب و غریب منطق پر ہنس پڑا تھا۔ کیا کرے وہ اس لڑکی کا۔ زندگی میں جتنی سنجیدگی درکار تھی، وہ اس سے کہیں زیادہ غیر سنجیدہ تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ آج بھی معصوم صبح کی مانند تروتازہ تھی۔ اس کی تازگی اور شگفتگی اسی لیے باقی تھی۔ کیونکہ وہ بلاوجہ خود پر سنجیدگی اور بردباری کا خول نہیں چڑھایا کرتی تھی۔ وہ جو نہیں تھی، وہ بننے کی کوشش میں خود کو مضحکہ خیز نہیں بنایا کرتی تھی۔ اور معاذ کو شاید اپنی اس زندگی میں۔۔۔ ایسے ہی کسی انسان کی ضرورت تھی۔ ہر پیچیدگی سے پاک اور سیدھے سے انسان کی۔۔۔ الجھے ہوئے لوگوں کی موجودگی اس کے لیے پہلے ہی بہت مسائل کھڑے کر چکی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"رکھ لو تم سب کچھ۔ جو میرا ہے وہ بھی اور جو تمہارا ہے وہ بھی۔۔۔"

اس کے کہنے پر وہ چند پل خاموش سی ہو گئی تھی۔ بے ساختہ ہی اسے ارحم کی بات یاد آئی تھی۔ کیا اسے معاذ کو بتادینا چاہیے۔۔؟ لیکن اگر اس نے معاذ کو بتادیا تو وہ اسے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بتائے بغیر جانے ارحم کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔ نہیں۔۔ اسے پہلے ارحم سے خود
بات کرنی ہوگی۔ شاید کہ وہ اس کی بات ہی سے مان جائے۔۔ اور یہ سارا مسئلہ یہیں
ختم ہو جائے۔۔ کسی بڑے نقصان سے پہلے ہی۔۔

”کیا ہوا۔۔؟“

اس کی خاموشی پر وہ آگے سے بولا تو رابیل سیدھی ہو بیٹھی۔ سر جھٹک کر معاذ کی جانب
سماعتیں متوجہ کیں۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”نہیں۔۔ کچھ نہیں۔۔“

”کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤ۔۔“

PDF NOVEL BANK

افوہ۔۔ تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں ہر وقت مسائل کا شکار رہونگی۔ میں خود اپنا مسئلہ " سلجھا سکتی ہوں اور اگر کوئی مسئلہ میری ذہانت سے بڑا ہوا تو ضرور تمہیں آگاہ کرونگی۔۔ "

"وہ اس بات کے لیے اتنی طویل وضاحت کی ضرورت نہیں تھی رابیل۔۔"

اور اس نے جلدی سے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔ اسے کیوں بھول گیا تھا کہ وہ وضاحتوں سے زیادہ انسان کے انداز کو جانچنے کا عادی تھا۔۔ ٹھیک کہتا تھا وہ۔۔
وضاحتیں بذات خود کچھ نہیں ہوتیں۔ انہیں بیان کرنے کا انداز سب کچھ ہوتا ہے۔۔

نہیں۔۔ میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا۔ "پھر جلدی سے بات سمیٹی۔۔" تم بھی تو ہر وقت یہی بات پوچھ کر مجھے زچ کرتے رہتے ہو۔۔ میں چھوٹی بچی نہیں ہوں معاذ۔ مجھے پتا ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔

PDF NOVEL BANK

دوسری جانب اس نے گہرا سانس لیا تھا۔ پھر آنکھیں سکڑ کر دور بکھرتی چاندنی پر نگاہ ڈالی۔

بات یہ نہیں ہے کہ تم چھوٹی ہو یا بڑی ہو۔ بات یہ بھی نہیں کہ تم بیوقوف ہو۔ مجھے پتا ہے تمہیں مسائل کی سمجھ ہے، تمہیں بات کرنے آتی ہے، تمہیں ڈیل کرنا آتا ہے۔
"لیکن رابیل۔۔ تمہیں اس سے آگے پھر کچھ نہیں آتا۔"

"کیا مطلب۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسے اس کی بات سمجھ نہیں آتی تھی۔

مطلب یہ کہ تم بہت فرجائل ہو۔ نازک ہو۔۔ مزاج کے اعتبار سے نہیں۔۔ جسمانی اعتبار سے۔۔ چھوٹی سی ہو۔۔ میں بس اسی لیے پوچھتا ہوں کہ کہیں کوئی تمہیں اس اعتبار سے تو پریشان نہیں کر رہا۔ اور اگر کر بھی رہا ہے تو مجھے ابھی بتادو۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے جلدی سے خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیری تھی۔ پھر تھوگ نکل کر زبردستی مسکرائی۔ اسے جانے کیوں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ تم اپنے اندازے اپنے پاس رکھو۔ اور اب مجھے نماز پڑھنی ہے تو "میں فون رکھ رہی ہوں۔ تم بھی۔"

"کیا چچا نے تم سے شادی کی بات ہے۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور وہ جو اگلی کوئی بھی بات سنے بغیر فون رکھ رہی تھی یکدم رک سی گئی۔ گہرا سانس لے کر سر اثبات میں ہلایا۔

"کچھ دیر پہلے ہی کی ہے۔"

PDF NOVEL BANK

"پھر۔۔" اس نے کہہ کر سر کے پیچھے ہاتھ پھیرا تھا۔۔ "کیا جواب تھا تمہارا۔۔؟"

"میں نے ہاں کہہ دیا ہے۔۔"

"کیا۔۔؟؟"

اسے شاید اس کے ایسے جواب کی توقع نہیں تھی۔

میں ہاں کہہ چکی ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ میں ابھی اتنی ذمہ دار نہیں اور نا ہی مجھے گھر "سنجھانے کا کوئی تجربہ ہے لیکن چونکہ تایا کی یہ خواہش ہے تو مجھے پھر کوئی اعتراض نہیں۔ مجھے پتا ہے وہ مجھے اپنی بیٹیوں کی طرح رکھیں گے۔۔ اور تم۔۔ تمہارے ساتھ "بھی آہستہ آہستہ میں ایڈجسٹ کر ہی لوں گی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کے آہستگی سے کہنے پر دوسری جانب وہ جیسے ہر بوجھ سے آزاد ہو گیا تھا۔ ایک اور حبیبہ اس کے گھر کی زینت بننے جا رہی تھی۔ بہت سالوں بعد اس کے قلب پر طمانیت کی چھاپ ابھرنے لگی تھی۔ ہر پل کی بے چینی جیسے عنقا ہونے لگی تھی۔

”میں ایک بہت مشکل آدمی ہوں۔۔“

”اور میں ایک بے حد آسان لڑکی ہوں۔۔“

visit for more novels:

اس کے روانی سے کہنے پر وہ لمحے بھر کو حیران ہوا تھا۔ ہاں۔۔ یہ تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے برعکس ہونے کے باوجود بھی ایک جیسے ہی تھے۔۔ جیسے آئینہ ہوتا ہے۔۔ ایک جیسا۔۔ پھر بھی الٹ۔۔

”تمہیں نہیں لگتا کہ یہ سب طے شدہ تھا معاذ۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

لیکن وہ تو جیسے کچھ بول ہی نہیں پارہا تھا۔ اسے پتا تھا کہ وہ کیا بات کر رہی تھی۔ کیا بات کرنے جا رہی ہے۔

تمہارا وہ خواب صرف تمہارا نہیں تھا ناں۔۔؟

اور اس طرح سے پکڑے جانے پر دوسری جانب اس نے آنکھیں بند کی تھیں۔ نرم باتیں کرنے والی لڑکی جانتی نہیں تھی کہ وہ کبھی کبھی کتنی سخت باتیں کر جایا کرتی تھی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”نہیں۔۔“

اس کے جواب کو جذب کرنے کے لیے رابیل چند پل خاموش بیٹھی رہی تھی۔۔

”تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا پہلے۔۔؟“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مجھے پتا تھا کہ جلد یا بدیر تم اس بارے میں جان لوگی۔ میں نے بس تمہیں تمہارا وقت " دیا۔ چیزیں اگر وقت پر کھلیں تب ہی اپنا اثر رکھتی ہیں۔ اس سے پہلے ان کا کھل کر "سامنے آنا اپنا اثر کھودیتا ہے۔"

اس کی وضاحت پر اس نے گہرا سانس لیا تھا۔ پھر ہولے سے مسکرائی۔۔

تم اور میں۔۔ ہم دونوں وہ خواب ایک ساتھ دیکھتے تھے معاذ۔۔ شاید تائی نے کبھی " تمہارے لیئے ایسی کوئی دعا کی ہو، جس کے نتیجے میں، مجھے تمہارے کف کا ساتھی بنا دیا گیا۔۔ میں بہت حیران ہوتی ہوں۔۔ کہ یہ سب طے شدہ تھا۔۔ میں ارحم کی کبھی تھی ہی نہیں۔۔ میں تو کئی سالوں سے تمہارے ساتھ اس کف میں قید تھی۔۔ پھر۔۔ اس "اقید کے ساتھ میں کسی اور کی کیسے ہو سکتی تھی۔۔"

اور اس کا آخری جملہ سوال نہیں تھا۔ وہ جواب تھا۔۔ ایک خالص جواب۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کچھ باتیں انسان کی سمجھ سے باہر ہوتی ہیں۔ میرا اور تمہارا کہف بھی انہی ماورائی باتوں میں سے ایک ہے۔ خیر۔۔ اب رکھتا ہوں فون۔۔ تم نماز پڑھ لو۔۔ اور دعا کرنا میرے لیے بھی۔۔

”اللہ حافظ۔۔ خیال رکھنا اپنا۔۔“

اس نے بھی مزید بات کیے بغیر فون کان سے ہٹایا تو دور دور تک ایک بار پھر سے وہی فضا تحلیل ہونے لگی۔ وہی فضا۔۔ جو ان کے کہف کا خاصہ تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelsbank.com

اگلی صبح وہ اور شزا انتہائی خاموشی سے کسی سے بات کیے بغیر گھر سے نکل آئی تھیں۔ انہیں آج اس آخری مسئلے کو بھی حل کرنا تھا۔ ان کی پرسکون زندگیوں میں پھپھو اور

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ارحم کی موجودگی اب ناقابلِ برداشت ہونے لگی تھی۔ انہیں آج اس ناقابلِ برداشت وجود کو اپنی زندگی سے اٹھا کر باہر پھینکنا تھا۔ گاڑی میں مکمل خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ایک جانب کھڑکی کے ساتھ لگ کر بیٹھی، سنجیدگی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ سیاہ عبایا زیب تن کیئے، چہرے کے گرد سیاہ ہی حجاب لپیٹے، اس کا شفاف چہرہ کسی گہری سوچ کا غماز لگتا تھا۔

دوسری طرف، شہزاد بیٹھی تھی۔ اپنے مخصوص حلیے کے برعکس، قمیص شلوار میں ملبوس۔ گود میں موبائل رکھے، سیدھے گرتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑے۔۔۔ دونوں ہی اپنی اپنی سوچوں میں گم نظر آرہی تھیں۔ یکایک، وہ اس راستے سے چونکی۔۔۔ یہ راستہ پھپھو کے گھر ہی جاتا تھا لیکن اس نے کبھی اس پردھیان نہیں دیا تھا کہ معاذ کا یسٹورینٹ بھی اسی راستے میں پڑتا تھا۔ اس نے پیچھے تک اس کے دوڑتے ریسٹورینٹ کو دیکھا اور پھر جب وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو وہ سیدھی ہو بیٹھی۔

کچھ ہی دیر بعد ڈرائیور، "رضا ہاؤس" کے سامنے گاڑی روک رہا تھا۔ ان دونوں نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر خاموشی سے باہر نکل آئیں۔۔۔ انہیں آج۔۔۔ انتہائی سمجھداری سے۔۔۔ اس مسئلے کو سلجھانا تھا۔

وہ گھر میں داخل ہوئیں تو، توقع کے برعکس وہاں بے حد خاموشی تھی۔ قد آور، دیوار گیر کھڑکیوں پر بھاری پردے گرا رکھے تھے، جس کے باعث درمیانی خلاء میں پھیلا اندھیرا مزید محسوس ہونے لگا تھا۔ ان دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔ عموماً پھپھو کے گھر میں ملازمین کی خاصی چہل پہل رہا کرتی تھی لیکن اس وقت کی خاموشی دیکھ کر رابیل کو جانے کیوں جھرجھری آئی تھی۔ ان کے پیچھے ہی ساتھ ساتھ ایک سیاہ فام ملازم بھی چل رہا تھا۔ شاید وہ ہی انہیں، ان کے مطلوبہ کمرے تک لے کر جانے والا تھا۔ شہزاد نے بہت سا تھوک نگل کر آس پاس دیکھا۔ اس کی گردن کے بال یونہی کھڑے ہونے لگے تھے۔ کچھ تھا جو انہیں ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

زینے عبور کرنے کے بعد وہ اوپری منزل پر بنے کئی کمروں میں سے ایک کے سامنے کھڑی تھیں۔ ایک نگاہ پیچھے مڑ کر ملازم پر ڈالی۔ اس نے سر کے خم سے انہیں کمرے میں جانے کی اجازت دی تو وہ لرزتے دل کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئیں۔

PDF NOVEL BANK

کمرے کا ماحول البتہ ان کی توقع کے عین مطابق تھا۔ راکنگ چیئر پر بیٹھا ارحم جھول رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی بیڈ پر پھپھونک سک سے تیار ہو کر بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کی عقاب سی تیز نگاہوں نے باقائہ ان دونوں کا جائزہ سر سے پیر تک لیا، تو شزا کسمائی۔ ارحم البتہ اپنے موبائل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔ پھر نگاہ اٹھا کر سامنے کھڑی دو لڑکیوں کو دیکھا۔ اپنے ازلی انداز میں ساتھ مسکرایا بھی۔

”ارے۔۔ وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔؟ بیٹھو ناں۔۔“

visit for more novels:

راہیل کو دیکھ کر اسے حیرت نہیں ہوئی تھی۔ شاید اسے اندازہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ ضرور آئے گی۔ چلو۔۔ جو بھی تھا۔۔ وہ دونوں تھیں تو لڑکیاں ہی ناں۔۔ وہ دونوں عین سامنے رکھے صوفوں پر جا کر بیٹھیں تو صائمہ نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی۔ چبھتی نگاہوں سے راہیل کو دیکھا۔۔

PDF NOVEL BANK

تمہاری ایک ضد کی وجہ سے بہت نقصان اٹھایا ہے میرے بیٹے اور میں نے۔۔ لیکن "

"تم۔۔ تمہارے چہرے پر تو ذرا ملال نہیں۔۔"

ان کی اندر تک اترتی نگاہیں اور سنسناتا جملہ۔۔ لمحے کے ہزاروں حصے میں رابیل کو اندازہ ہوا تھا کہ ان سے بہت بڑی غلطی سرزد ہو چکی ہے۔۔ یہاں آنا اور کسی کو بھی اس بارے میں آگاہ نہ کرنا۔۔ ایک بھاری غلطی تھی۔۔

لیکن پھر بھی نے اس سپاٹ نگاہیں پھپھو کے چہرے پر گاڑی تھیں۔

visit for more novels:

"ضد کا شکار پہلے کون ہوا تھا۔۔ یہ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی۔۔"

بڑوں کی غلطیوں کو بار بار دہرانا بے ادبی تصور کیا جاتا ہے لڑکی۔۔ میرے خیال سے "

"کسی نے تمہیں بنیادی اخلاق بھی نہیں سکھائے۔۔"

ان کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بڑوں کی غلطیوں کا خمیازہ نسلیں تک بھگتتی ہیں پھپھو۔۔ میرے خیال سے کسی نے " آپ کو قدرت کے بنیادی اصول کے بارے میں کبھی نہیں بتایا۔۔

نرم زبان سخت جملے بھی جب نرمی سے ادا کرنے لگے تو گھاؤ کہیں زیادہ گہرا لگتا ہے۔ اس نے بھی نرم زبان سے سخت وار کیا تھا۔ ان کے چہرے کا رنگ لمحے میں متغیر ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com
میرے گھر کی چھت تلے مجھ سے زبان مت چلانا لڑکی۔ یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے " جہاں تم اپنی من مانی کرتی پھرو گی۔ یہ میرا گھر ہے۔۔ اور میرے محل میں کسی کو بھی " اتنی اجازت نہیں۔۔ سمجھی تم۔۔

"آپ مجھے مت اکسائیں۔ پھر مجھے بھی کوئی شوق نہیں لفظوں سے زخم چنے کا۔۔"

PDF NOVEL BANK

کمرے کی فضا ہر گزرتے پل تناؤ کا شکار ہونے لگی تھی۔ ارحم نے دونوں کو ایک نظر دیکھا اور پھر مسکرایا۔۔

یہ آپ دونوں کونسی باتیں لے کر بیٹھ گئی ہیں۔ جانتی ہیں ناں ممی کہ ہم نے انہیں "یہاں کیوں بلوایا ہے۔" ساتھ اس نے دانت پیس کر تنبیہی نگاہوں سے صائمہ کو بھی "گھورا تھا۔" اسی لیے۔۔ ہم کام کی بات پر آتے ہیں۔۔ اب نو جھگڑا۔۔ نو لڑائی۔۔

پھر جلدی سے مسکرا کر بات مکمل کی۔ لیکن رابیل نہ تو اس کے انداز سے متاثر ہوئی تھی اور نہ ہی اسے ارحم کی کسی بھی بکواس میں دلچسپی تھی۔

میری بہن کا پیچھا چھوڑ دو ارحم۔ اور مہربانی کرو۔۔ ہماری زندگیوں سے نکل جاؤ۔ مجھے "نہیں پتا کہ تمہیں کیا چاہیے لیکن خدا را۔۔ اپنے مقصد کے لیے اتنا مت گرو کہ اٹھنا محال ہو جائے تمہارے لیے۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی بات سن کر وہ یکدم ہنس پڑا تھا۔ پھر چہرہ اٹھا کر کھردری نگاہوں سے شہزاد کی جانب دیکھا۔

"مجھے شہزاد سے شادی کرنی ہے۔۔"

اس کی اگلی بات پر جہاں رابیل کی آنکھیں حیرت و نا سمجھی سے پھیلی وہیں شہزاد بدک کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ صائمہ کی مزاق اڑاتی مسکراہٹ کا مطلب رابیل کو اب اچھے سے سمجھ آ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا بکواس ہے یہ۔۔ میں۔۔ میں آپ سے شادی ہرگز نہیں کرونگی۔۔"

شادی تو کرنی پڑے گی ناں۔۔ نہیں تو پھر میری ڈوبتی کمپنی کو کون سہارا دے گا۔۔؟

"تمہارے باپ کے پاس اتنا پیسہ ہے۔ کیا قبر میں لے کر جائیں گے وہ اس پیسے کو۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"ڈوبتی کمپنی۔۔؟"

اس نے نا سمجھی سے دہرایا تو اب کہ صائمہ کا مکروہ سا قہقہہ گونجا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم ہر بار تمہارے لیے آتے تھے۔۔؟ کیا واقعی۔۔؟ ویسے اتنی بیوقوف "

"تم لگتی تو نہیں ہو۔ لڑکی۔۔"

visit for more novels:

وہ آگے ہو کر بیٹھی تو اس کے سماعتیں سائیں سائیں کرنے لگیں۔

ہمیں تمہارے باپ سے حصہ چاہیے تھا۔ اس کی جائیداد کا حصہ۔۔ جو کہ تمہاری "

ہڈدھرمی کی وجہ سے ہمارے ہاتھوں نکل چکا تھا۔ لیکن پھر وہ کیا ہے ناں کہ گدھ اپنا

رزق یونہی نہیں چھوڑ دیا کرتے۔ وہ آخر تک مردار کو نوچ نوچ کر کھاتے ہیں، تب تک۔۔

جب تک ان کی بھوک نہیں مٹ جاتی۔ اسی لیے۔۔ ارحم کی شادی اب شزا سے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہوگی۔۔ اور تم خود۔۔ بلکہ پورا خاندان ہی اس کی شادی ارحم سے کروانے کے حق میں
"ہوگا۔۔"

وہ بے ساختہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ شزا دھیرے سے اس کے پیچھے ہوئی تھی۔ پھپھو کی
باتوں کا مطلب بہت بھیانک تھا۔ ان کے جسموں پر کیڑیاں رینگنے لگی تھیں۔۔

آپ تو انسان ہونے کی ہر حد سے گر چکی ہیں پھپھو۔ آپ تو جانور کہلانے کے بھی لائق
"نہیں ہیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایسا ہی ہے۔۔ میں ہر درجے سے گر چکی ہوں۔ اور اس سب کے بعد مجھے کوئی
"افسوس نہیں ہوتا۔"

وہ اٹھیں اور آگے بڑھ کر شزا کو بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔ وہ بے ساختہ اس بے
دردی پر چیخی تھی۔ اس نے صائمہ کی کرخت ہاتھوں کو نوچ کر شزا کے بالوں سے ہٹانا

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

چاہا تو پیچھے سے ارحم نے اٹھ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ پائی اور سیدھا سائیڈ پڑے ٹیبل سے ٹکرائی۔

اسے یکلخت ہی چکر آیا تھا۔ شزا اب زور زور سے چلا کر اپنے بال پھپھو کی گرفت سے نکلنے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔

وہ تیزی سے اٹھی تو ارحم نے ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ کر روکا۔ اس نے پوری قوت لگا کر اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن پھر بھی کامیاب نہ ہو سکی۔

"راہی۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔ چھوڑیں۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتی ہوئی باہر کی جانب لے جا رہی تھیں۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔ گھٹیا انسان۔۔ میں کہتی ہوں چھوڑو مجھے۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے پیچھے پلٹ کر زوردار چانٹا ارحم کے منہ پر مارا تو وہ بے ساختہ ہی پیچھے ہوا۔ شاید وہ اس وار کے لیے تیار نہیں تھا۔ اسکی گرفت چھوٹنے پر وہ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی تھی لیکن وہ بھی اسی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کا حجاب کھینچا تو وہ چھوٹی سی پن سے بندھے ہونے کے باعث کھل کر کندھوں پر پھسلتا چلا گیا۔ ایک لمحے کے لیے سارے کمرے میں سننا چھا گیا تھا۔ جہاں وہ اسکی حرکت پر ساکت ہوئی تھی، وہیں وہ بھی اپنی حرکت پر رکا تھا۔ رابیل کے بال اب کندھوں پر لہرا رہے تھے۔ اس نے گلابی پڑتی زخمی نگاہوں سے ارحم کا چہرہ دیکھا۔ تکلیف کا ایک شدید دورہ اس کے سینے میں اٹھا تھا۔ کندھوں سے پھسلتے حجاب کو اس نے جلدی سے تھام کر سر پر ڈالنا چاہا تو ارحم نے بے دردی سے دوپٹہ نوچ کر دور پھینکا۔ دوپٹہ کھینچنے کی وجہ سے اس کی گردن تک رگڑ گئی تھی۔

پھر اس نے اسے موقع دینے بغیر کھلے بالوں سے جکڑا اور بیڈ پر دھکا دیا۔ لمحوں ہی میں اس پر سارا کمرہ گھومنے لگا تھا۔

”یا اللہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔! یا اللہ یہ کیا ہونے جا رہا تھا۔۔۔“

PDF NOVEL BANK

(تم نازک ہو۔۔ جسمانی اعتبار سے۔۔)

معاذ کی باتیں اس کی سماعت میں گونجنے لگی تھیں۔ ہاں وہ کمزور تھی۔۔ وہ بہت کمزور تھی۔۔ معاذ۔۔ یا اللہ معاذ کو بھیج دیں۔۔ یا اللہ اسے بھیج دیں۔۔

اس کے دل سے گھٹتی التجائیں اٹھ رہی تھیں۔ صبح تک سب ٹھیک تھا۔ اب یہ سب کیا ہونے جا رہا تھا۔ آنسو بھل بھل آنکھوں سے پھسلتے جا رہے تھے۔ وہ اس پر جھپٹا تو اس نے ہاتھ مار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا شیشے کا گلدان اٹھا کر اس کی کنپٹی پر دے مارا۔۔ چھن چھن۔۔ کلنچ ٹوٹ ٹوٹ کر سارے کمرے میں بکھر گئے تھے۔

ارحم کی کنپٹی سے خون کی تیز دھار بہہ نکلی۔ چکراتے سر کے ساتھ وہ ایک جانب کو لڑھکا تو اس نے اسے پوری قوت سے دھکا دے کر پیچھے ہٹایا۔ کھینچا تانی میں اس کے جوتے تک اتر گئے تھے۔ کچھ سمجھائی نہ دیتا تھا کہ اندھیرا کیا تھا اور اجالا کیا۔۔ باہر اٹھ کر بھاگتے ہوئے اس نے اسے کلائی سے تھاما تو وہ بکھرے کلنچ پر گر گئی۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

آہ۔۔

تکلیف کا چیرتا ہوا احساس اس کی رگوں میں اترتا تھا۔ گھٹنے کے ساتھ ساتھ، کئی کلچ اس کے برہمنہ پیروں میں بھی کھب گئے تھے۔ ہر جانب خون کی بوندیں بکھر کر گرنے لگیں۔ اس نے ایک جھٹکے سے اس سے اپنی کلائی چھڑوائی اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر کی جانب بھاگی۔ وہ اب تک اپنے بیڈ پر گرا، دونوں ہاتھوں سے ابلتا خون روک رہا تھا۔ اس کے بھگنے پر وہ پیچھے سے چلایا بھی تھا۔۔

visit for more novels:

لیکن اسے ابھی صرف شزا کو ساتھ لے کر جلد از جلد اس گھر سے باہر نکلنا تھا۔ زینوں سے اتر کر اس نے آس پاس نگاہ دوڑائی تو دیکھا صائمہ ایک جانب گریں، درد سے کراہ رہی تھیں۔ شاید شزا انہیں بھی کچھ مار کر بھاگ چکی تھی۔ اس نے اگلی کوئی بھی بات سوچے بغیر قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

”پکڑو اس لڑکی کو۔۔ بھگنے مت دینا۔۔ پکڑو اس (گالی) کو۔۔“

PDF NOVEL BANK

پتھریلی روش پر اندھا دھند دوڑتے ہوئے اس نے ارحم کی چنگھاڑتی آواز اپنے پیچھے سنی تھی۔ وہ آدمیوں کو اس کے پیچھے بھیج رہا تھا۔ اس نے سڑک پر نکل کر آس پاس دیکھا لیکن نہ تو ڈرائیور تھا اور نہ ہی گاڑی۔ وہ تیزی سے سمت کا تعین کیئے بنا بھگنے لگی۔ کندھوں پر گرتے اس کے ریشمی بال پیچھے کی جانب اڑ رہے تھے اور وہ قدموں میں کبے کلنچ کی پرواہ کیئے بغیر تیزی سے بھاگ رہی تھی۔ اتنی تیزی سے کہ اسے اپنے آس پاس کی دنیا نظر ہی نہیں آرہی تھی۔

visit for more novels:

www.UrduNovelsBank.com "گاڑی۔۔ گاڑی تیز چلاؤ۔۔ ج۔۔ جلدی چلاؤ گاڑی۔۔"

شرزا نے خوفزدہ نگاہوں سے اپنی گاڑی کے عین پیچھے اس سیاہ فام کی گاڑی دیکھی تو ڈرائیور کو لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔ ڈرائیور اس قدر بوکھلا گیا تھا کہ اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔ اس نے کانپتی انگلیوں سے اپنے ہاتھ میں جکڑا موبائل سامنے کیا۔۔ ماؤف ذہن جیسے چند لمحات کے لیے مفلوج ہو گیا تھا۔ پھر اس نے گرتے آنسوؤں کے ساتھ، جلدی سے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

معاذ کا نمبر ڈائل کیا۔ ساتھ ساتھ اس نے لبوں سے ابلتی خون کی دھار کو بھی ہاتھ کی پشت سے رگڑا تھا۔۔

وہ تیزی سے بھاگ رہی تھی۔ ساتھ ساتھ پیچھے بھی دیکھ لیتی۔ وہ تین چار قد آور سے خوفناک مرد تھے۔ پوری قوت سے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ صبح کا وقت ہونے کے باعث سڑک پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔ کاش کہ کوئی اس کی مدد کو آجائے۔۔ شاید کہ کوئی آجائے۔ بھاگتے بھاگتے اب وہ مرکزی سڑج پر آنکلی تھی۔ یہاں پر دن چڑھے ہونے کے باعث سنسان گلیوں سے زیادہ رش تھا۔ سڑک چلتے لوگ رک رک کر اسے دیکھنے لگے تھے۔ اسے لگا کہ اس کی ریاضت رائیگاں چلی گئی۔۔ اسے لگا سب ختم ہو گیا۔۔ وہ یوں اس طرح بے حجاب سڑکوں پر اپنی عزت بچانے کے لیے دوڑ رہی تھی۔ حبیبہ اور رابیل کا دکھ برابر تھا۔۔ ایک جانب وہ اپنے کردار کو بچا رہی تھیں تو دوسری جانب رابیل اپنی عصمت کو۔۔ اس کے قدموں سے جان سمٹنے لگی تھی۔ بھاگتے ہوئے سانس حد سے زیادہ پھول کر اب دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔

PDF NOVEL BANK

اسے لگا کہ وہ اب چکرا کر سرک پر گرنے والی ہے۔ خشک پڑتے حلق میں بہت سے کلٹے آگ آئے تھے۔ اس نے پوری قوت سے بھگتے قدم آگے بڑھائے لیکن اب جیسے سکت ختم ہو گئی تھی۔ سب بکھر کر ریت کی طرح پھسلنے لگا تھا۔ اس نے اپنے پیچھے بھاری قدموں کی چاپ سنی تو آخری ہمت بھی عنقا ہونے لگی۔

اس نے ایک نگاہ پیچھے ڈالی تھی۔ اسے بس کچھ دیر اور دوڑنا تھا کیونکہ اسی سرک پر معاذ کا ریسٹورینٹ تھا۔ اگر جو وہ اس کے ریسٹورینٹ تک پہنچ جائے۔۔۔ بس ذرا اور دور۔۔۔ لیکن پھر وہ جو پیچھے دیکھتی ہذیانی انداز میں آگے کی جانب دوڑ رہی تھی۔ بری طرح آگے کسی انسان سے ٹکرا کر پیچھے کی جانب گری۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”کتنا بھاگو گی اور۔۔۔؟“

وہ انہی میں سے کسی ایک کی گرفت میں آگئی تھی۔ اس نے لرزتے قدموں سے اٹھنا چاہا تو ٹانگیں کام کرنے سے انکاری ہو گئیں۔ سب جیسے لمحوں میں تھس تھس ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”نہیں۔۔ خدا کیلئے۔۔“

وہ جیسے ہی اسے پکڑنے کے لیے جھکا وہ لگے ہی پل اس کے برابر سے نکل کر بھاگ کھڑی ہوئی۔ جانے کیسے اچانک اس کے قدموں میں بجلی سی بھر گئی تھی۔ پیچھے سے وہ اسے گالیاں بکتا، تیزی سے بھاگ رہا تھا۔ یکایک اسے ریسٹورینٹ کی ہریالی نظر آنے لگی۔ اس کی سمجھتی امید جیسے چمک اٹھی تھی۔ اپنی پوری قوت سے دوڑ کر وہ جیسے ہی ریسٹورینٹ کے احاطے میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ وہ دروازہ کھولتا عجلت میں باہر نکل رہا تھا۔ لگے ہی پل اسے دیکھ کر ساکت ہو گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

وہ بھی اسے دیکھتے ہی جم سی گئی تھی۔

معاذ نے زندگی میں دوسری دفعہ اس قدر تکلیف دہ منظر دیکھا تھا۔ اس قدر تکلیف دہ اور رگوں کو چیرتا ہوا منظر۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

وہ بنا حجاب کے، لٹی پٹی سی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ کندھوں پر اس کے بال پھسل کر گر رہے تھے۔ آس پاس کام کرتے ورکرز اور کئی لوگ بھی اس تباہ حال لڑکی کا حلیہ دیکھ کر رک گئے تھے۔ معاذ اپنی جگہ سے ہل نہ سکا۔۔ اسے لگا وہ کبھی ہل نہیں سکے گا۔۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے رابیل بھاگتی ہوئی آئی اور بے ساختہ اس سے لیٹ گئی۔ وہ خالی خالی سا کھڑا رہ گیا تھا۔ وہ اب رورہی تھی۔۔ یوں لگتا تھا ساری دنیا ساکت ہو گئی ہو۔۔ بس کچھ باقی رہ گیا تھا تو وہ اس کے سسکتے آنسو۔۔ اس کے بے دم سے پہلوؤں میں گرے ہاتھ ہولے سے اٹھے۔۔ پھر دھیرے سے اس نے رابیل کی پشت پر اپنے ہاتھ رکھے۔ وہ اس میں سمٹی روئے جا رہی تھی۔۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اسی اثناء میں تین تن و مند سے مرد بھی ریسٹورینٹ کے احاطے میں داخل ہوئے تو معاذ نے ٹھنڈی نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ شعراوی ہے۔۔ معاذ شعراوی۔۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے سلیم۔۔! یہ لڑکی اس کی "تمھی۔۔؟؟ دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ارحم سرکا۔۔ کس کے گرمیوں پر ہاتھ ڈال لیا ہے "انہوں نے۔۔"

شاید ان میں سے کوئی اسے جانتا تھا۔ اسی لیے دوسرے ساتھیوں کو سرگوشی میں کہنے کے بعد جب اس نے ان کے چہرے دیکھے تو وہ فق ہو رہے تھے۔

"!یہ ہے شعراوی۔۔"

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

ہاں یہ۔۔ سلطان کا آدمی ہے یہ۔۔ اسے بھنک پڑ گئی ناں کہ ہم نے اس کے آدمی "پر ہاتھ ڈالا ہے تو ہماری لاش گلی میں گھومتے کتوں کو بھی نہیں ملے گی۔۔ جلدی چلو "یہاں سے۔۔"

"!لیکن ارحم سر۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”میں نے کہا جلدی بھاگو۔۔“

اور اگلے ہی لمحے وہ تینوں اب وہاں سے بھاگ رہے تھے۔۔ معاذ نے انہیں نہیں روکا۔ وہ ابھی انہیں روکنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ اس کے بازوؤں میں وہ بے ہوش ہو کر جھول رہی تھی۔ اسے ابھی رابیل کے علاوہ کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی۔ اس نے اسے خود سے ہٹا کر دیکھا۔ اس کی گردن ایک جانب کو لڑھکی ہوئی تھی اور چہرے پر جا بجا آنسوؤں کے نشان ثبت تھے۔ اس نے لمحے بھر کو ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں۔ پھر جھک کر اسے ہاتھوں میں اٹھایا۔

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

”!انسان، انسان بن جاتا ہے۔۔ دنیا بس انسان بننے نہیں دیتی۔۔“

PDF NOVEL BANK

اس نے اسے گاڑی میں ڈالا اور گاڑی ریورس کرتا بھگالے گیا۔ اب اس کا چہرہ سیاٹ تھا۔ سرد اور سفید سا چہرہ۔۔ آنکھیں اس قدر خالی تھیں کہ ان کا خالی پن خوفزدہ کرنے لگا تھا۔

اور اگر کبھی کوئی تم سے کہے کہ انسان فرشتے پر شیطان کو چن کر گناہ گار بن جاتا ہے تو "یقین کر لینا۔۔ کیونکہ درحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے۔۔"

اس نے گاڑی سلویٰ کے گھر کے آگے روکی تھی۔ پھر اسے پچھلی سیٹ سے اٹھا کر کندھے پر ڈالتا اندر کی جانب بھاگا۔ سلویٰ جو کچن میں کھڑی کھانا پکا رہی تھیں، اسے دیکھ کر بری طرح چونکیں۔ پھر رابیل کو دکھ کر ان کا سانس ہی رک گیا تھا۔ وہ اب اسے صوفے پر احتیاط سے لٹا رہا تھا۔ اس کا سفید چہرہ کسی بھی طرح نارمل نہیں تھا۔

"یہ۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اسے خاصی چوٹیں آتی ہیں سلومی اور شدید ذہنی دباؤ کے باعث بیہوش بھی ہو گئی ہے " "یہ۔۔ آپ ٹریٹ کر لیں گی اسے۔۔ یا پھر ہاسپٹل لے کر جاؤں میں۔۔؟

وہ اسے ہاسپٹل لے کر نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ اسے لوگوں کے بے رحم سوالات کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا۔

نہیں۔۔ می۔۔ میں کر لونگی ٹریٹ۔۔ لیکن۔۔ اسے۔۔ اسے پہلے کمرے میں لے کر " "چلو۔۔ یہاں ایسے ٹھیک نہیں۔۔
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

اس نے سر اثبات میں ہلایا اور اسے باؤں میں اٹھاتا کمرے کی جانب بڑھا۔

"زیادہ تکلیف مت ہونے دیجیئے گا سلومی۔۔ میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے کہہ کر ایک نگاہ بے سدھ پڑی، زرد چہرے والی رابیل پر ڈالی اور جیسے ہی باہر کی جانب بڑھنے لگا تو سلویٰ کے کانپتے سوال پر ٹھہر گیا۔۔

”ک۔۔ کہاں جارہے ہو تم۔۔؟“

اس نے دانت پر دانت جمائے تھے۔

”آتا ہوں کچھ دیر میں۔۔ آپ اس کا خیال رکھیں۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور پھر کوئی بھی بات کیئے بغیر تیزی سے آگے بڑھا۔ سلویٰ لرزتا دل دروازے ہی میں ٹھہر گئی تھیں۔ ان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ ایک بار اس سے پوچھ ہی لیتی۔۔ وہ اس وقت بالکل بھی نارمل نہیں لگ رہا تھا۔

واپسی کے راستے پر اس نے گاڑی گھر کے سامنے روکی اور باہر نکل آیا۔ کمرے میں آکر الماری کا پٹ کھولا اور پھر کپڑوں کے نیچے رکھی ایک ہاتھ جتنی زنجیر کھینچ کر نکالی۔ وہ موٹی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

زنجیر تھی۔۔ اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اس کا ایک سرا ہتھیلی پر لپیٹا اور پھر باہر کی جانب بھاگا۔

اور اگر کوئی تمہیں کہے کہ شیطان پر فرشتے کو چننا ثواب کا کام ہے تو یقین کر لینا۔۔"

"کیونکہ ایسا ضرور ہوتا ہے۔۔"

اس نے ہاتھ میں جھولتی زنجیر تیزی سے لپیٹی تھی۔ پھر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی زن سے آگے بڑھالے گیا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور اگر کوئی تمہیں کہے کہ انسان پر انسان کو چننا اسے انسان بناتا ہے تو یقین کر لینا۔۔"

"!! کیونکہ۔۔ ایسا۔۔ ضرور ہوتا ہے۔۔"

شہزادہ دھند گھر میں داخل ہوئی تھی۔ لالونج میں براجمان رامین اور عابد نے لمحے بھر کو نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا اور دھک سے رہ گئے۔ اس کا دوپٹہ کندھے سے لٹکا زمین پر

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

جھول رہا تھا۔ بکھرے بال اور ہونٹ سے پھوٹی خون کی باریک دھار نے اس کا حلیہ بگاڑ دیا تھا۔ کلائیوں پر جا بجا خراشیں تھیں اور گردن پر دوپٹہ کھینچنے کا نشان بے حد واضح ہو کر سرخ پڑ رہا تھا۔

”ماں۔۔۔ بابا۔۔۔ را۔۔۔ رابیل۔۔۔ رابیل ٹھیک نہیں ہے۔۔۔“

وہ بھاگتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔ وہ دونوں بیک وقت اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ چہرے پر فوق سا تاثر لیئے، عابد نے آگے بڑھ کر اس کے لرزتے جسم کو سہارا دیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ سب۔۔۔ یہ سب کیا ہے بچے اور کہاں سے آرہی ہو تم۔۔۔؟ رابیل کہاں ہے۔۔۔؟ کیا ”ہوا ہے۔۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

ایک نظر پٹ کر انہوں نے دروازے کی جانب بھی دیکھا تھا۔ راسین نے بھی آگے بڑھ کر اسے دیکھا۔۔ وہ اس کے حلیے سے اس قدر ششدر تھیں کہ کچھ بول ہی نہ پارہی تھیں۔۔

”کیا ہوا ہے۔۔؟ رابیل کہاں ہے۔۔؟“

لیکن ہوش میں آتے ہی انہوں نے اسے اپنی جانب پھیر کر کانپتی آواز میں پوچھا تو اس کے آنسو بے ساختہ ہی بہے۔ اس کی بلند سسکیاں ہی تھیں، جس کے باعث ردا بھی اپنے کمرے سے نکل آئی تھی۔ لیکن آگے کا منظر دیکھ کر وہ بھی اپنے دروازے کے باہر ہی ٹھہر گئی تھی۔

وہ اور میں۔۔ پھپھو کے گھر گئے تھے۔۔ ار۔۔ ار حم بھائی نے بلایا تھا ہمیں۔۔ لیکن۔۔

”لیکن پھر۔۔“

PDF NOVEL BANK

”! لیکن پھر کیا شزا۔۔؟؟“

رامین اس پر چلاؤں تو اس کا اندر باہر لرز کر رہ گیا۔ سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیسے انہیں حقیقت بتائے۔ عابد بھی اب خوفزدہ سی سوالیہ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ ردا بھی پاس چلی آئی تھی۔۔

انہوں نے رابیل کے ساتھ بدتمیزی کی۔۔ اور پھپھو نے مجھے مارا۔۔ وہ مجھے پتا نہیں ” کہاں لے کر جا رہی تھیں۔۔ لیکن م۔۔ میں انہیں مار کر بھاگ آئی۔۔ رابیل وہیں تھی۔۔ مجھے نہیں پتا پھر کیا ہوا۔۔ میں نے بس اس کی چیخیں سنی تھیں۔۔ مجھے نہیں ” معلوم کہ آگے کیا ہوا۔۔

اور رامین بے دم ہو کر صوفے پر گری تھیں۔ عابد جاد ہو چکے تھے اور ردا۔۔ اس نے تحیر سے آنکھیں پھیلا کر شزا کو دیکھا تھا۔

PDF NOVEL BANK

"تو ابھی رابی کہاں ہیں۔۔؟"

"مجھے نہیں پتا۔۔"

اس نے کہا اور وہیں بے جان قدم لیئے بیٹھتی چلی گئی۔ عابد دروازے کی جانب دوڑے تھے۔ سب جیسے لمحوں ہی میں تلپٹ ہو گیا تھا۔ یکایک فون بجنے کی آواز پر رک کر لمحے بھر کو کال رسیو کی۔ دوسری جانب شاید معاذ تھا۔۔ اس کی ٹھنڈی اور بے جان سی آواز عابد کی سماعتوں میں اتری تو انہیں اپنا وجود زلزلوں کی زد میں محسوس ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"معاذ راب۔۔"

"رابیل محفوظ ہے۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی اگلی بات سن کر وہ جہاں کے تہاں کھڑے رہ گئے تھے۔ پھر بکھرتی سانسوں کو بمشکل معمول پر لا کر گویا ہوئے۔ ان کا رکتا سانس یکدم ہی بحال ہوا تھا۔

”کہاں ہے وہ۔۔؟“

میں ایڈریس آپ کو ٹیکسٹ کر رہا ہوں۔ آپ وہاں چلے جائیں۔ میری خالہ کے پاس ہے۔
”وہ۔۔ اسے وہی ٹریٹ کرینگے۔۔ ہاسپٹل لے جانے کی ضرورت نہیں ہے اسے۔۔“

visit for more novels:

”اور تم کہاں ہو۔۔؟“ www.urdu-novelbank.com

اب کہ ان کی آواز کافی حد تک برابر ہو چکی تھی۔ وہ خود پر لمحوں ہی میں قابو پا چکے تھے۔

”میں۔۔ میں سبق دے کر آتا ہوں انہیں۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"میری بات۔۔ معاذ میری بات سنو۔۔"

انہوں نے جلدی سے کہہ کر فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔ رابطہ ابھی تک منقطع نہیں ہوا تھا۔ تیزی سے فون کان پر لگا کر انہوں نے اسے روکنا چاہا لیکن اب کہ وہ فون رکھ چکا تھا۔ شکستہ انداز میں فون کان سے ہٹاتے ہوئے وہ پلٹے۔۔ راسین انہی کی جانب بے چینی سے بڑھ رہی تھیں۔ ردا اور شزا سفید چہرے لیے انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

"کیا ہوا۔۔ کہاں ہے میری بچی۔۔؟ کیا کہہ رہا تھا معاذ۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ ایک ہی سانس میں بے بے ربط سے سوال پوچھے گئیں تو عابد نے آگے بڑھ کر انہیں خود سے لگایا۔ لمحوں ہی میں وہ ٹوٹی بکھری سی نظر آنے لگی تھیں۔

ٹھیک ہے وہ۔۔ محفوظ ہے۔۔ معاذ نے اسے حفاظت سے اسے اپنی خالہ کے گھر پہنچا۔
"دیا ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ان کی بات پر اٹکی سانسیں بے ساختہ ہی بحال ہوئی تھیں۔ شہزاد اور ردا بھاگ کر ان کی جانب بڑھیں۔ انہیں ابھی کہ ابھی بس رابیل کو دیکھنا تھا۔ بس اس سے ملنا تھا۔

کہاں ہے اسکی خالہ کا گھر۔۔؟ مجھے لے کر جائیں عابد۔۔ مجھے میری بچی سے ملنا ہے۔
 ”میرا دل ڈوب رہا ہے۔۔ پلیز مجھے لے کر جائیں وہاں۔۔“

اسی اثناء میں ان کا فون پیغام دیتی ٹون سے بجا تو انہوں نے تیزی سے پیغام کھول کر نگاہوں کے سامنے کیا۔ پیغام معاذ کی جانب سے تھا۔ اس نے انہیں سلوی کے گھر کا پتہ بھیجا تھا۔ اگلے پل اب وہ چاروں باہر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ ان کی رابیل ٹھیک نہیں تھی۔۔ ان کا دل گواہی دیتا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

سر سلطان۔۔ وہ کچھ دیر کے لیے اپنے گھر کے آگے رکا ہے۔ کیا ہم اس سے آگے بھی " اس کا پیچھا کریں۔۔؟

معاذ کچھ دیر کے لیے اپنے گھر کی طرف رکا تھا۔ اسے خبر نہیں تھی کہ سلطان کے آدمی اس کے پیچھے یوں آئیں گے۔ شاید سلطان کو اندازہ تھا کہ ایسا انتہائی قدم وہ ضرور بالضرور اٹھائے گا، جیسا کہ تو وہ اس کا پیچھا کرنا نہیں چھوڑ سکا تھا۔ اسے پتا تھا کہ انسان کے اندر موجود کونسی حس، کب بیدار ہوتی ہے۔

نہیں۔۔ خاموشی سے پیچھا کرو اس کا۔ اور ہاں۔۔ جن تین آدمیوں کو تم نے اس کے " ریسٹورینٹ کے باہر دیکھا تھا، ان کی کھوج بھی لگاؤ۔ میں بھی دیکھوں۔۔ کن حرام کی "اولادوں نے ہاتھ ڈالا ہے ہمارے جگر پر۔۔

"جی سر۔۔"

PDF NOVEL BANK

ان میں سے ایک نے فون کان سے ہٹایا۔ پھر دوسرے کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

سر نے کہا ہے کہ ہمیں ابھی پیچھا کرنا ہے اس کا۔ ایسے نہیں چھوڑنا اسے۔۔۔ ویسے ہے "کون یہ۔۔۔؟ جس کا سر سلطان جیسے آدمی کو اس قدر ڈر ہے۔۔۔؟"

کھوجتی نگاہوں سے اس نے اپنے سے آگے قدرے فاصلے پر کھڑی اس کی کار کو دیکھا۔ پھر یونہی اپنے برابر بیٹھے شخص سے سوال کیا۔ جو شاید اتنا ہی بے خبر تھا، جتنا کہ وہ خود۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں بھی نہیں جانتا اسے۔ لیکن ورک پلیس پر بہت سے لوگ جانتے ہیں اسے۔ بہت "سے لوگوں سے ذکر بھی سن چکا ہوں اس کا۔ سب یہی کہتے ہیں کہ وہ تاریک دنیا کا حصہ رہا تھا لیکن پھر کسی وجہ سے سلطان نے اسے اس دنیا سے بے دخل کر دیا۔ اب وہ "عام سائبرسٹورینٹ چلاتا ہے۔"

PDF NOVEL BANK

"ہاں اتنا تو میں بھی جانتا ہوں۔۔"

پہلے والے نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی بات سے اتفاق کیا تھا۔ لیکن پھر برابر والے کی بے چین سی نگاہوں کی جنش پر وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟"

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ وہ کوئی بہت انتہائی قدم اٹھانے والا ہے۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تمہیں کیسے پتا۔۔؟"

"ہم جیسے مجرم لوگوں کے پاس اور ہوتا ہی کیا ہے سرکار۔۔"

اس کے سوال پر اس نے تلخی سے مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہمارے پاس ہماری چھٹی حس ہی تو ہوتی ہے، جو آخر تک ہماری حفاظت کرتی ہے۔"

"نہیں تو ہم کب سے گولیوں کا نشانہ بن کر اللہ کو پیارے ہو جائیں۔۔"

اس کے جواب پر برابر والے نے گہرا سانس لیا تھا۔ پھر یونہی گردن پھیر کر اسے دیکھا۔

"بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ۔۔ یہ آدمی زنجیر کے ساتھ بہت اچھا ہے۔۔"

visit for more novels:

اور اس کے کہنے کے ساتھ ہی معاذ ہاتھ پر زنجیر کا ایک سرا لپیٹتے ہوئے گھر سے باہر نکلا تھا۔ ان دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔ پھر بے یقین نگاہوں سے اپنے سامنے موجود وجود کو۔۔ جو گاڑی کے اندر بیٹھ کر گاڑی بھگالے جا رہا تھا۔

"زنجیر کے ساتھ اچھا ہے۔۔! مطلب۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

وہ شاہی کا شاگرد رہا ہے۔ اسے زنجیر سے انسان قتل کرنے آتے ہیں سلمان۔ وہ زنجیر "کو بہت اچھے سے استعمال کرنا جانتا ہے اور جلتے ہو۔۔"

اس نے بہت کچھ سمجھتے ہوئے ایکنیشن میں چابی گھما کر گاڑی کے جامد انجن کو حرکت دی اور تیزی سے گاڑی اس کی گاڑی کے پیچھے دوڑائی۔۔

وہ کیوں یہ گنز استعمال نہیں کیا کرتا۔ صرف اس لیے کہ بندوق سے نکلی ہر گولی اپنا "نشان چھوڑ جاتی ہے۔ ہر نکلی گولی بذات خود، جرم کا ثبوت ہوتی ہے، ہر گولی اپنے "چلانے والے کی گواہ ہوتی ہے لیکن زنجیر۔۔"

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

معاذ کے ہاتھ میں لپیٹی زنجیر پر بہت سے نشان تھے۔ وہ نشان۔۔ جن کا احساس وہ بخوبی کر سکتا تھا۔

"!! زنجیر۔۔ کوئی گواہ نہیں چھوڑتی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور برابر میں بیٹھے شخص کو آج اندازہ ہوا تھا کہ وہ اتنا خطرناک کیسے تھا۔ لوگوں کے درمیان رہ کر شاید اس کے اندر کی یہ خصلت مر گئی ہوتی اور مر بھی جاتی۔۔ اگر جو یہ لوگ۔۔ اسے پیچھے نہ دھکیلتے۔۔ لیکن اب۔۔ اب دیر ہو گئی تھی۔۔ اب شاید بہت دیر ہو گئی تھی۔۔

اولدینکے

visit for more novels:

اس نے "رضا ہاؤس" کا دروازہ پار کیا اور اسی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتا گیا۔ اس کا سپاٹ اور بے جان چہرہ ویسا ہی تھا۔۔ تیخ۔۔ ہر قسم کے جذبات سے عاری۔۔ خالی سا۔۔

لاؤنج ہی میں اسے وہ تین تن و مند سے آدمی نظر آگئے تھے۔ زینوں سے ارحم قدم قدم اتر رہا تھا۔ اس نے ہاتھ میں قید زنجیر زور سے جکڑی۔ اس کی آنکھیں لمحے بھر میں سرخ ہو گئی تھیں۔ وہ جو آرام سے پینے اتر رہا تھا، اسے یوں سامنے دیکھ کر اگلے ہی پل چونکا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

زینوں کے عین اوپر سے اترتیں صائمہ بھی اپنی جگہ پر ساکت ہوئی تھیں۔ اسے دیکھ کر لاؤنج میں براجمان وہ تین مرد بے ساختہ لٹھے تھے لیکن اس کی خون آشام آنکھیں، ارحم پر ساکت تھیں۔

"تم۔۔ تم میرے گھر میں کیسے آئے۔۔؟"

اور اس نے جواب چپے بنا بھاگ کر درمیانی فاصلہ عبور کیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"پکڑو اسے۔۔"

وہ یکدم چیخا تو تینوں مرد معاذ پر جھپٹے۔ اس نے گھما کر بھاری زنجیر سے وار کیا تو ایک لڑھک کر دور جاگرا۔ دوسرے کے گلے میں اس نے لگے ہی لمحے زنجیر کا بل دیا تو وہ سانس رکنے پر مچلنے لگا۔ اس نے جیب میں اڑسا چھوٹا ساتیز دھار چاقو نکال کر اس کے ہاتھ میں گاڑا تو وہ بے ساختہ بلبلا کر نیچے گرا۔ تیسرا مرد اب کہ کانپ رہا تھا۔۔ اس نے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لات مار کر قدموں میں گرے آدمی کو پرے کیا۔۔ پھر پیشانی پر ابھرا پسینہ جیکٹ کی آستین سے رگڑا۔ اس پر جیسے حیوانیت طاری ہو گئی تھی۔۔ اس نے قدم آگے بڑھائے لیکن اس کی نوبت ہی نہیں آئی۔ آگے والا چلاتا ہوا ڈر کر دروازے سے باہر بھاگ چکا تھا۔ لگے ہی لمحے اب اس کی نگاہیں زینوں کی جانب اٹھیں تو ارحم کی گردن پر پسینے کی بوندیں پھوٹ نکلیں۔ اسے اپنی موت آج سامنے ہی نظر آرہی تھی۔

میں نے منع کیا تھا ناں تمہیں ارحم۔۔ کہ اس سے دور رہنا۔ لیکن تمہیں میری بات " " ! سمجھ نہیں آئی۔ پتا نہیں تم لوگوں کو زبان کی بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے گھر سے ابھی کہ ابھی دفع ہو جاؤ۔ میرے بیٹے نے نہیں، بلکہ تمہاری بیوی نے " " اکسایا ہے اسے ایسی حرکت کرنے پر۔۔

PDF NOVEL BANK

صائمہ کی پھنکار پر اس نے آنکھیں لمحے بھر کو بند کی تھیں۔ تیرہ سال قبل کی داستان شاید پھر سے دہرائی جا رہی تھی۔ وہ اس کی ماں پر بھی یو نہی الزام لگا رہی تھی اور اس کی ماں۔۔ اس کی ماں کا گھٹنا سانس اسے بھی سانس کے ساتھ دشواری دینے لگا تھا۔

”!میں نے کہا تھا کہ اس سے دور رہو۔۔“

وہ چیخا تھا۔۔ گردن کے آس پاس بچھی نسیں ابھر کر سرخ ہو رہی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں قید زنجیر اس قدر سختی سے کسی ہوئی تھی کہ اس کا خون رکنے لگا تھا۔ رگوں میں جیسے کوئی کڑوا سیال گھول رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم جیسے غنڈے موالی سے ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ دفع ہو جاؤ اپنی نحوست لے کر”

”ابھی کہ ابھی۔۔“

PDF NOVEL BANK

وہ اب بھی باز نہیں آئی تھیں۔ اس نے قدم زینوں کی جانب بڑھائے تو زمین پر گرے آدمی نے ہاتھوں سے اس کے قدموں کو جکڑا۔۔ وہ لگے ہی پل منہ کے بل گرا تھا۔ ارحم نے تیزی سے نیچے اتر کر اس کے ہاتھ سے زنجیر چھیننی چاہی تو اس نے اسی تیزی سے اس کا گریبان پکڑ کر اسے زمین پر گھسیٹا تھا۔ وہ توازن برقرار نہ رکھنے کے باعث بری طرح، الجھ کر گرا۔

اس نے قدم جکڑنے والے کو گھوم کر زوردار مکا مارا تھا۔ اتنی زور سے کہ، اس کی اپنے ہاتھ کی اوپری جلدی پھٹ چکی تھی۔ وہ ناک پر بھاری مکا لگنے کے باعث لگے ہی پل بلبلا کر دور ہوا تھا۔ ارحم اٹھ کر اوپر کی جانب بھاگا تو اس نے اس کے قدموں میں زنجیر پھنسا کر گرایا۔ اس کا منہ بری طرح سے زینوں سے ٹکرایا تھا۔ لگے ہی پل اسے کوئی بھی موقع پئے بغیر وہ اسے گریبان سے گھسیٹ کر اٹھا رہا تھا۔۔ پھر ایک زوردار مکا اس کی زخمی کنپٹی پر مارا۔۔ ارحم کے سر پر لمحے بھر کو سارا گھر گھوم کر رہ گیا تھا۔

"چھوڑو۔۔ چھوڑو میرے بیٹے کو جانور۔۔"

PDF NOVEL BANK

صائمہ نے اس کے فولاد ہاتھوں کو ارحم کے گریبان سے جھٹکنا چاہا تو اس نے ایک ہاتھ جھٹک کر انہیں دور دھکا دیا۔ قوت سے دھکا لگنے پر وہ دور جاگری تھیں۔

”کیوں کیا تم نے ایسا۔۔؟ کیوں تکلیف دی تم نے اسے۔۔؟“

وہ ایک ہی بات دہراتا، اسے گھسیٹتا ہوا دیوار تک لایا اور اس کے سر کو پوری قوت سے دیوار میں دے مارا۔۔ ارحم کے سر سے اب خون کا ایک فوارہ بہہ نکلا تھا۔ اسکے سامنے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ساری دنیا گھومنے لگی تھی

”!میں نے منع کیا تھا ناں۔۔“

اس نے جھے ہاتھ کا مکا اس کے جبرے پر مارا تو خون کے بہت سے چھینٹے اڑے۔ لہو میں لہڑے بہت سے دانت ٹوٹ کر گرے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

آج کے بعد کسی کے ساتھ تم اس طرح کا کوئی بھی عمل کرنے کے قابل نہیں " "رہو گے۔۔"

اس نے اسے ایک جانب دھکا دے کر زمین بوس کیا تھا پھر اپنی گرمی زنجیر لینے پیچھے کو مڑا۔ خون آلود ہاتھ پر زنجیر کا ایک سرا باندھا۔۔ سرد نگاہوں سے اس کا نیم مردہ وجود دیکھا۔ بکھرے بالوں والی رابیل لگے ہی لمحے اس کے سامنے گھومی تھی۔ اس کا خیال آتے ہی اس کی کنپٹیوں میں خون ایک بار پھر سے ٹھوکریں مارنے لگا تھا۔ اس نے دانت جما کر، اس کے گلے میں زنجیر کسی اور دونوں ہاتھوں کو پوری طاقت کے ساتھ پیچھے کی جانب کھینچا۔ وہ قاتل نہیں تھا۔۔ لیکن شاید آج۔۔ آج وہ قاتل بننے جا رہا تھا۔۔ وہ نہ تو رابیل کا معاذ لگ رہا تھا اور نہ ہی حبیہ کا۔ بلکہ ابھی تو وہ معاذ ہی نہیں لگ رہا تھا۔

اسی پل داخلی دروازے سے سلطان داخل ہوا اور پھر اسے دیکھ کر چند لمحے کے لئے اپنی جگہ ہی جم سا گیا۔ ارحم کے حلق سے اب غر غر کی آوازیں آنے لگی تھیں۔ اس نے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

گردن کے گرد لپٹی زنجیر اور زور سے جکڑی تو وہ پیر رگڑنے لگا۔۔ معاذ پسینے سے شرابور ہونے لگا تھا۔۔ اس کے ماتھے پر گرتے بال اس ٹھنڈ میں بھی پسینے کے باعث ماتھے پر چپک گئے تھے۔ ہاتھوں کی نسیں طاقت لگانے پر ابھرنے لگی تھیں۔

وہ تیزی سے بڑھا اور اسے ارحم سے الگ کیا۔ اس نے سلطان کا ہاتھ جھٹکا تو اس نے جواباً پوری قوت سے اس کے رخسار پر چانٹا رسید کیا تھا۔ وہ لڑھکتا ہوا پیچھے کو گرا۔ ارحم اب بے دم ہو کر سانس لے رہا تھا۔ معاذ ایک بار پھر سے اس پر جھپٹنے کے لیے اٹھا تو سلطان نے اسے گرمیوں سے جکڑا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چھوڑو مجھے۔۔ میں اس کمینے کا خون پی جاؤنگا۔۔ زندگی تباہ کی تھی اس کی ماں نے " "میری۔۔ اور اب یہ میری زندگی مجھ سے چھین رہا تھا۔۔

"ہوش میں آؤ معاذ۔۔ انسان بنو۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے اسے پیچھے دھکا دے کر ارحم سے دور ہٹایا تھا۔ وہ بے دم قدموں کے ساتھ پیچھے کو گرا۔ اس کا طاقتور جسم، بے حد تھک گیا تھا۔ اور یہ تھکن آج کی نہیں تھی۔ یہ تھکن برسوں کی تھی۔۔ برسوں سے اس کے ساتھ تھی۔

میں دیکھ لوں گا انہیں۔۔ تم جاؤ۔۔ اسے سنبھالو۔۔ اسے سب سے زیادہ ضرورت ہے " "ابھی تمہاری۔۔"

اور وہ جیسے یکدم ہی ہوش میں آیا تھا۔ چونک کر سلطان کی جانب دیکھا۔ وہ فکر مند نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تم کیا کر رہے ہو یہاں۔۔؟"

"تمہیں قاتل بننے سے باز رکھ رہا ہوں۔"

PDF NOVEL BANK

یہ میرا معاملہ ہے سلطان۔۔۔ دور رہو اس سے۔۔۔ میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کرونگا۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے اس کی لاش کتوں کے آگے ڈالونگا میں۔۔۔

"اچھا۔۔۔ اور پھر اپنی ماں کو کیا منہ دکھاؤ گے۔۔۔؟"

"مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

اس نے لرزتے ہاتھ سے اسے پرے ہٹایا تھا لیکن وہ ایک بار پھر سے اس کے درمیان آکھڑا ہوا تھا۔ اس کی سرخ نگاہوں کے سامنے بار بار اندھیرا چھانے لگا تھا۔ شاید کچھ تھا جو اس کے اندر آہستہ آہستہ ڈوبتا جا رہا تھا۔

اور وہ لڑکی۔۔۔ وہ لڑکی جس سے محبت کرتے ہو تم۔۔۔ اسے کون دیکھے گا پھر۔۔۔؟ تم تو اسے مار کر خود بھی موت کے گھاٹ اتر جاؤ گے اور وہ۔۔۔ وہ کہاں کہاں تک پھر اس جیسے لوگوں سے اپنی حفاظت کرے گی۔۔۔؟

PDF NOVEL BANK

اس کی زخمی سی چوٹ پر اس کا ادھر اتر خم تکلیف چنے لگا تھا۔ اس نے اسے گلابی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

کس نے کہا کہ میں موت کے گھاٹ اتر جاؤنگا۔ ہزاروں قاتل زندہ ہیں۔۔ زندہ رہتے " ہیں۔۔ میں بھی زندہ رہوںگا۔۔

اس کی غراہٹ پر سلطان مسکرایا تھا۔ پھر اس کی سرئی آنکھوں میں جھانکا۔ ہاں بس۔۔ وہ آنکھیں ہی آج تک نہیں بدلی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

"لیکن اس لڑکی کا ساتھ تمہیں کبھی میسر نہیں آئے گا۔"

PDF NOVEL BANK

مجھے پتا ہے کہ میں نہیں رہونگا اس کے قابل اور میں اپنی اس خواہش کا گلا گھونٹ کر " یہاں تک آیا تھا سلطان۔ میں جانتا ہوں کہ وہ میری نہیں رہے گی اور اسے میرا رہنا "بھی نہیں چاہیئے۔ میرے جیسا سیاہ انسان اس کے حصے میں نہیں آسکتا۔۔

اسی اثناء میں اسکا فون بجاتا تھا۔ اس نے جیب سے موبائل نکالا اور پھر جگمگاتا نمبر دیکھ کر وہ رک سا گیا۔ سلومی کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔ اس نے فون بنا اٹھائے جیب میں اڑسنا چاہا تو سلطان نے اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ کر، کال رسیو کی۔ دوسری جانب سے ایک آواز ابھری تھی۔۔ لرزتی ہوئی، سہمی سی آواز۔۔! کھلے اسپیکر سے باہر کو گرتی وہ آواز اس سرد سے گھر میں تحلیل ہونے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novels.com

"معاذ۔۔"

وہ رو رہی تھی۔ اس کے خون آلود سے ہاتھ بے دم ہو کر پہلوؤں میں آگرے۔ ایسے ہی کسی طاقتور لمحے میں حبیبہ کی بہتی آواز اسے روک لیا کرتی تھی۔۔ کیوں تمہیں آخر یہ دونوں

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

عورتوں ایک سی۔۔؟ وہ جانور بننا چاہتا تھا لیکن وہ دونوں اسے کبھی جانور بننے نہیں دیتی تھیں۔

”ک۔۔ کہاں ہو تم۔۔؟“

اس کے ہاتھ میں لپٹی زنجیر ڈھیلی پڑنے لگی تھی۔ کوئی شے کمزور نہیں کرتی انسان کو سوائے۔۔ ہاں۔۔ سوائے محبت کے۔۔

واپس آجاؤ معاذ۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ تم اب اچھے انسان بن کر ”رہو گے۔۔ پلیز واپس آجاؤ۔۔ کوئی انتہائی قدم مت اٹھانا۔۔“

اور رابیل کی ابھرتی سسکی پر اس کے ہاتھ سے زنجیر چھوٹ کر زمین پر گر چکی تھی۔ کیا وہ اب کوئی قدم اٹھا سکتا تھا۔۔؟ حبیبہ اور رابیل کے سامنے وہ بے بس تھا۔

PDF NOVEL BANK

مجھے بہت زخم آئے ہیں لیکن تم۔۔ تم کوئی زخم خود کو مت لگانا۔ مجھ سے دیکھا نہیں " "جائے گا۔۔ جلنتے ہونا کتنی کمزور ہوں میں۔۔"

وہ آہستہ سے زمین پر بیٹھا تو سلطان نے لگے ہی لمحے رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھا۔ پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

میں جانتا ہوں تم زخمی ہو۔ تمہارے زخم بہت گہرے ہیں لیکن وہ لڑکی۔۔ وہ لڑکی " انتظار کر رہی ہے تمہارا۔ اسی معاذ کا جسے وہ کھو چکی تھی۔ اب تم قاتل بن کر پلٹو گے تو "اس پر کیا گزرے گی؟ سوچو ذرا۔۔"
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

اس نے خالی خالی سا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

PDF NOVEL BANK

انہیں میں دیکھ لوں گا۔۔۔ تم بس واپس پلٹ جاؤ۔۔۔ یہ اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ کسی اور" عدالت سے نہیں، بلکہ سلطان کی عدالت فیصلہ سنائے گی انہیں۔ تم جاؤ پچے۔ انسان "ہو۔ انسان رہو۔۔۔ شیطان مت بنو۔۔۔"

اور اس کے رگ و پے میں لگے ہی لمحے خاموشی پھیل گئی تھی۔ ایک نظر اس نے سامنے کرہستے ارحم پر ڈالی تھی۔ دوسری نگاہ دور گری صائمہ پر ڈالی۔ بہت خاموش نگاہ تھی وہ۔ سفید ٹائلز پر گرے بہت سے لہو کے ساتھ وہ بھی تھکا ہارا سا زمین پر بیٹھا تھا۔ پھر اس کی گردن میں گلی ابھر کر معدوم ہوئی۔ گلابی پڑتی بصارت میں اب صرف تکلیف تھی۔ جانے کیوں۔۔۔ اسی لمحے حبیبہ بہت یاد آنے لگی تھیں۔

انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں ہر ظلم کو معاف کردوں۔ لیکن ہمیشہ میں ہی کیوں "معاف کروں سلطان۔۔۔؟ ظلم تو معاذ کے ساتھ بھی ہوا ہے۔۔۔ پھر ہر دفعہ میں ہی "کیوں اپنے اندر پلتے زخم ادھیڑوں۔۔۔؟ ہمیشہ میں ہی کیوں۔۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس کی لرزتی آواز پر سلطان نے گہرا سانس لیا تھا۔ پھر اس کے بازو کو اپنی ہتھیلی میں جکڑا۔ اس نے سرئی آنکھوں کا زاویہ اس کی جانب پھیرا تھا۔

"وہ انتظار کر رہی ہے تمہارا۔۔ جاؤ۔۔"

دھیرے سے کہا۔ لگے ہی پل وہ لرزتے قدموں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ چند قدم چل کر ارحم کے برابر میں گرمی زنجیر جھک کر اٹھائی۔ ایک نگاہ اس پر ڈالے بغیر اس نے باہر کی جانب رخ پھیرا اور خاموشی سے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ سلطان نے سکون کا سانس خارج کر کے سر جھکایا تھا۔ اگر جو وہ ذرا سی بھی دیر کر دیتا تو شاید معاذ کو کبھی واپس نہ لا سکتا۔ پیچھے کھڑا "رضا ہاؤس" گرمی خاموشی میں ڈوب گیا تھا۔ لگے ہی پل وہ اٹھا اور پھر دور گرے ارحم کو گریبان سے اٹھا کر کھڑا کیا۔۔ پھر اسے گھسیٹتا ہوا باہر کی جانب بڑھا۔ اسے پتا تھا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کرنا تھا۔ شاید اب کبھی ارحم کو صبح کا سورج دیکھنا تک نصیب نہ ہو۔۔ یہ ان کا قانون تھا۔۔ ان کا انصاف تھا۔۔

PDF NOVEL BANK

دوسری جانب اب وہ گاڑی ڈرائیو کرتا، سلویٰ کے گھر جانے کے بجائے۔۔ قبرستان۔
 جارہا تھا۔۔ اپنی ماں سے ملنے۔۔ وہ جو اسے اپنے آخری لمس سے قید کر گئی تھیں۔۔ آج
 وہ اس لمس سے آزادی چاہتا تھا۔۔ اس نے زخمی ہاتھ سے اسٹیرنگ وہیل مضبوطی
 سے تھاما اور پھر رفتار تیز کرتا آگے بڑھ گیا۔۔

سلویٰ کے گھر پر اب سب اکھٹا تھے۔ کچھ دیر پہلے ہی رابیل کو ہوش آیا تھا۔ اس کے
 ماؤف ذہن کو مزید کسی آزمائش کا شکار کیے بنا، عابد اور وقار لالوچ میں آ بیٹھے تھے۔ اس
 کی حالت ان دونوں کے لیے گہری اذیت کا باعث تھی۔ اندر اب وہ اسکا لباس تبدیل
 کروا کر رابیل کو دوبارہ بستر پر لٹا رہے تھے۔ رامین کے لبوں سے تو شکر کا کلمہ جاتا ہی نہ
 تھا۔ ساتھ ساتھ اس کی شکستہ حالت دیکھ کر لمحہ بہ لمحہ ان کے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔
 اس کے زخموں کو سلویٰ پہلے ہی ٹریٹ کر چکی تھی۔ اسی لیے اب وہ کمزوری محسوس
 کرتی، لیٹی ہوئی تھی۔

PDF NOVEL BANK

ردا، سلویٰ کے ساتھ کچن میں کھڑی چائے کی ٹرالی پر کپ رکھ رہی تھی۔ ساتھ ساتھ وہ سلویٰ کو بھی چوری چھپے دیکھ لیتی۔ وہ اتنی خوبصورت اور نرم تھیں کہ انہیں دیکھ کر دل ہی نہ بھرتا تھا۔ ساتھ ساتھ ان کی وہ فکر مند سی آواز بھی اسے سکون دے رہی تھی۔

اللہ کا شکر ہے، ہماری رابیل بالکل ٹھیک ہے۔ اب سب ٹھیک ہے۔ شکر ہے اللہ "تعالیٰ کا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "آپ معاذ بھائی کی خالہ ہیں۔؟"

اس کے اس پوچھنے پر وہ ہلکا سا مسکرائیں پھر اثبات میں سر ہلایا۔ ردا بھی مسکرائی تھی۔

PDF NOVEL BANK

رابی نے ذکر کیا تھا ایک بار آپ کا۔ لیکن مجھے لگا کوئی خاتون ہونگی بڑی سی عمر کی۔
"مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ ہیں۔"

اس کی بات پر انہوں نے نرم مخ ہاتھ سے اس کا گال تھپکا تھا۔ پھر چائے کی ٹرالی
گھسیٹتیں لاؤنج تک لائیں۔ عابد صاحب بمشکل اپنا ابلتا طیش قابو کیئے وقار سے بات
کر رہے تھے۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ ارحم اور صائمہ۔۔ اس حد تک بھی گر سکتے ہیں۔۔ خیر ہے۔۔ دیکھ
لونگا میں سب کو۔۔ بچ کے کہاں جائیں گے مجھ سے۔ سارے جگ میں اگر ان کی
"عزتوں کا جنازہ نہ نکال دیا تو عابد نام نہیں میرا۔۔"

وہ عموماً طیش میں نہیں آیا کرتے تھے۔ لیکن ابھی جو رابیل اور شہزاد کی حالت تھی، وہ
ان کے لیئے ناقابلِ برداشت ہو رہی تھی۔ ان کا بس نہ چلتا تھا کہ ارحم کا سر کچل کر
چوک پر لٹکا دیں۔

PDF NOVEL BANK

وہ ہمیشہ سے ہی اتنے گھٹیا تھے عابد۔ اللہ کا شکر ہے ہماری نیچی بچ گئی ایسے لوگوں سے۔
”پتا نہیں وہ کیا کرتے ہماری لڑکی کے ساتھ۔۔“

وقار تو رہ رہ کر اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔ رابیل کے تحفظ سے زیادہ ان کے لیے ابھی
کچھ بھی اہم نہیں تھا۔

لیکن اس قدر گھٹیا پن پر اترنے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے بھائی صاحب۔۔؟ پہلے تو کبھی
”اس نے اس طرح کا کوئی تاثر نہیں دیا۔“
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

اسی پہر شزا کمرے سے باہر نکلی تھی۔ منہ ہاتھ دھونے کے بعد، بالوں کو پونی میں
جکڑے، اب وہ پہلے سے کافی حد تک بہتر اور سنبھلی ہوئی لگ رہی تھی۔

”انہیں اپنی کمپنی کو سہارا دینا تھا بابا۔۔ وہ بھی آپ کے پیسوں سے۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس کے یکدم بولنے پر جہاں سلویٰ اور ردا نے سر اٹھایا تھا، وہیں عابد اور وقار بھی چونکے تھے۔

ارحم بھائی رابیل کو ہراساں کرنے کے بعد مجھے کافی عرصے سے تنگ کر رہے تھے بابا۔ "میں نے کسی کو نہیں بتایا، لیکن معاذ بھائی جانتے تھے اس سب کے بارے میں۔ اور انہوں نے مجھے روکا بھی تھا ان سے بات کرنے سے۔ لیکن رابیل کو اس بارے میں پتا چل گیا۔ مجھے بھی ارحم بھائی کافی عرصے سے بلا رہے تھے۔۔۔ شاید اسی گھٹیا پن کے لیے جس کا مظاہرہ انہوں نے رابیل کے ساتھ کیا۔ پھر میں اور رابی ان سے بات کرنے گئے اور وہاں ہمیں اندازہ ہوا کہ انہیں ہم میں نہیں۔۔۔ انہیں آپ کے پیسے میں دلچسپی ہے بابا۔۔۔ عباد انکل کے نکمے پن کی وجہ سے کمپنی ڈوب رہی ہے اور انہیں اسے سہارا دینے کے لیے آپ کے پیسے درکار ہیں۔۔۔ انہیں کبھی ہم سے رشتہ بنانے میں دلچسپی نہیں تھی۔ انہیں ہمیشہ سے آپ کے پیسوں میں دلچسپی تھی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ایک ہی سانس میں بول کر وہ خاموش ہوئی تو پل بھر کے لیے لاؤنج میں سناٹا چھا گیا۔ سب دم سادھے بیٹھے تھے۔ کمرے کا دروازہ کھول کر رامین بھی باہر نکل آئی تھیں۔

اسی لیے، وہ ہمیشہ رابیل کے پیچھے آتے تھے۔ اسی لیے ارحم بھائی میرا پیچھا کر رہے تھے۔ معاذ بھائی اس مسئلے سے خود نبٹنا چاہتے تھے لیکن میری اور رابیل کی بیوقوفی کی وجہ سے ہم یہاں تک پہنچے۔ سوری ٹو سے لیکن آپ کی بہن، انسان کھلانے کے لائق نہیں ہے بابا۔ شاید دادی بھی انسان کے کھلانے کے لائق نہیں تھیں۔۔

visit for more novels:

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔ اسے اب سمجھ آیا تھا کہ ہمیشہ رابیل، تائی کے بارے میں بات کرتے کرتے کیوں رو پڑتی تھی۔ ہاں۔۔ اس کا اندازہ اسے آج ہوا تھا۔ عابد نے نم آنکھوں سے بکھری سی شزا کی جانب دیکھا۔ کیا وہ کچھ غلط کہہ رہی تھی۔۔؟ ہرگز نہیں۔

PDF NOVEL BANK

جو ہو گیا۔۔ وہ ہو چکا۔۔ اب جو ہونا ہے۔۔ بس فکر اسکی کرو نیچے۔۔ جو حبیبہ نے گزارا،
 "ہماری رابیل بچ گئی وہ سب سہنے سے۔ اللہ کا احسان ہے ہماری ذات پر یہ۔۔"

وقار نے کھنکھار کر دکھتے گلے کے ساتھ کہا تو وہ اور رونے لگی۔ کچھ دیر پہلے گزرے واقعے
 کے باعث وہ پوری طرح سے ہل کر رہ گئی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ چیخ چیخ کر
 روئے۔ اس سیاہ فام کی نگاہیں اپنے جسم پر اسے اب تک محسوس ہو رہی تھیں۔

میں دیکھ لوں گا ان میں سے ایک ایک کو۔ میری پیٹھ پیچھے، میری پشت پر گھاؤ لگانے"
 والوں کو میں کبھی نہیں چھوڑا کرتا۔ وہ بھی اپنا انجام بھگتیں گے اور میں اس بات کو
 "یقینی بنائوں گا کہ وہ جہنم تک اس انجام کو یاد رکھیں۔۔"

ان کی پھنکار پر جہاں رابیل کا دل دھلا تھا وہیں وقار نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر،
 انہیں تھمنے کا اشارہ کیا تھا۔

PDF NOVEL BANK

میں نے کہا ناں کہ ابھی ہمیں صرف رابیل کے بارے میں سوچنا ہے۔ ان مسائل " سے ہم بات میں نبٹیں گے اور تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ معاذ خود "ہی ڈیل کر لے گا ان سب باتوں سے۔ تم اپنا بلڈ پریشر نہ ہائی کرو۔"

ان کے نرمی سے کہنے پر عابد نے ضبط سے مٹھی بھینچ کر آنکھیں موندی تھیں۔ بیٹی کا باپ ہونا انہیں پہلے کبھی اتنا کمزور نہیں کر گیا تھا جتنا کہ ابھی۔۔ اس لمحے کر گیا تھا۔۔

اور شزل بچے۔۔ یہاں آؤ۔۔ روتے نہیں ہیں۔۔ اللہ بہت مہربان ہے۔ مہربانی کرنے والا " ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ بے تحاشہ ابلتے آنسو رگڑتی آگے بڑھی تو وقار نے اٹھ کر اسے خود سے لگایا۔ سمجھ نہیں آتا تھا کہ سوتیلا کون تھا۔۔؟ پھپھو یا پھر تایا۔۔! وہ جو خون کے رشتوں سے منسلک ہونے کے باوجود بھی غیروں سے بھی گرا ہوا برتاؤ کر رہے تھے، وہ۔۔ یا پھر یہ۔۔ جو سوتیلا ہونے کے باوجود بھی اپنا ہونے کا ثبوت دے رہے تھے۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بس۔۔ اب نہیں رونا تم نے۔۔ رابیل زیادہ بری حالت میں ہے۔۔ اگر اس کے " سامنے رُو گی تو پھر وہ کیسے ریکور کر پائے گی۔؟ مجھے پتا ہے کہ تم اس سے زیادہ مضبوط "ہو۔۔ چلو اب مضبوط بن کر دکھاؤ۔۔

ان کے پچکارنے پر جہاں نم آنکھیں لیئے رابین اداسی سے مسکرائی تھی، وہیں سلویٰ نے مسکرا کر شزا کو دیکھا تھا۔ وہ اب تایا کے ساتھ ہی لگی صوفے پر بیٹھی تھی۔ وہ اس سے دھیرے دھیرے، ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے اور وہ سرخ ناک، نم آنکھیں لیئے سر اثبات میں ہلا کر جواب دے رہی تھی عابد ایک جانب بالکل خاموش ہو کر رہ گئے تھے۔

جن رشتوں کو ہمیشہ وہ پیچھے دھکیلتے آئے تھے، آج وہی رشتے ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے تھے۔ شاید اسی کو احساس کا رشتہ کہتے ہیں۔۔ وہ رشتہ جو، خون کے رشتے کو مات دے دیا کرتا تھا۔

PDF NOVEL BANK

اس پرانے طرز کے بنے لاؤنج میں بہت سی سکینٹ ایک بار پھر سے گھلنے لگی تھی۔ سلویٰ اب سب کو چائے سرو کر رہی تھی۔ اور ردا ان کی مدد کروا رہی تھی۔ رامین عابد کے ساتھ خاموشی سے آبیٹھی تھیں اور شزا اب تک تایا سے چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہی تھی۔ رابیل کمرے میں لیٹی، خالی خالی نگاہوں سے چھت کو تک رہی تھی۔

کیوں نہیں آیا وہ اب تک۔۔؟ کیا اسے نہیں پتا کہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔۔؟ کہاں " ہے وہ۔۔؟ کہاں ہوگا وہ۔۔؟

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com
اس نے ابلتے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑا اور پھر بمشکل کروٹ لے کر لیٹ گئی۔ کمر میں اٹھتے درد اور زخمی پیروں کی جلن، جیسے اس کی روح تک میں سرایت کرنے لگی تھی۔

"میں تمہیں یاد کر رہی ہوں۔ پلیز واپس آ جاؤ۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔ اس کا جنگلی خر تکلیف میں تھا۔۔۔ وہ تو اس سے کہیں وقت پہلے سے اس اذیت کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔ اس کہف میں قید لمحوں کے دوران جانے اس نے کتنے زخم سہے تھے۔ کیا وہ کبھی اسے اپنے زخموں کا مرہم بنائے گا۔۔۔؟ کیا کبھی وہ اس کے ساتھ نارمل رہ پائے گا۔۔۔؟ کیا کبھی۔۔۔ اور اب اسکا سر یہ باتیں سوچ سوچ کر پھٹا جا رہا تھا۔ اس نے جلتی آنکھیں موندی اور خاموشی سے گرتے آنسو سمیٹنے لگی۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ شام کے ڈھلتے سایوں تک اس قبر کے پاس خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔ آس پاس پھیلی خنکی میں، خاموشی کی گہری رمق بخوبی محسوس کی جاسکتی تھی۔ پھر وہ آہستہ سے اٹھا۔۔۔

"ٹھہر جاؤ معاذ۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کسی پرانے منظر نے لمحے بھر میں اسے قید کر لیا تھا۔ وہ جو آگے بڑھنے لگا تھا، وہیں ٹھہر گیا۔۔

جلتے ہو۔۔ جو قرآن پڑھتے ہیں۔۔ وہ کبھی تنہا نہیں رہتے۔ اللہ کبھی انہیں تنہا نہیں کرتا۔۔ وہ جو خود کو انسان بناتے ہیں۔۔ انتہاؤں پر رہنے کے بجائے، سادگی اپناتے ہیں۔۔ وہی کامیاب لوگ ہوتے ہیں۔۔

visit for more novels:

تیرہ سالہ معاذ کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر حبیبہ نے نرمی سے کہا تھا۔ اس نے قدم آگے بڑھائے۔۔ لیکن وہ گزرا منظر۔۔ وہ منظر اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تھا۔

”قرآن پڑھنے والے کامیاب ہوتے ہیں ماں۔۔؟“

”بالکل۔۔ وہی کامیابی کے حقدار ہیں۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

لیکن پھر وہ کون لوگ ہوتے ہیں جو اس قرآن کو تھام کر چھوڑ پیتے ہیں۔۔؟ کیا ایسے "

"لوگوں کا کوئی حصہ ہے آخرت میں۔۔؟

اس کے معصوم سے سوال کا مطلب ہرگز بھی معصوم نہیں تھا۔ حبیبہ کی گود میں سر رکھے معاذ نے، ان کی خاموشی پر انہیں آنکھیں اٹھا کر دیکھا تھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ پھر ان کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے گال پر گرا۔

قبرستان سے دور جاتے معاذ نے، اپنے رخسار پر ہاتھ پھیر کر اس آنسو کی نمی محسوس کی تھی۔

"نہیں۔۔ ان کا آخرت میں پھر کوئی حصہ نہیں ہوتا۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور اگر کوئی اسے چھوڑ کر دوبارہ تھام لے۔۔ کوئی اس سے بھٹک کر دوبارہ ہدایت کی "جانب آجائے۔۔ تو کیا اللہ ایسے کسی انسان کو قبول کرتا ہے ماں۔۔؟

اس نے پوچھا تو وہ جانے کیوں چند پل کے لیے کسی لمحے کے سحر میں کھوئی نظر آئیں۔

"اللہ قبول کر لیتا ہے بچے۔۔"

"اور انسان۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی برجستگی اس عمر میں بھی اپنے عروج پر تھی۔ وہ جو سحر میں گھرنے لگی تھیں، یکدم جاگیں۔ چونک کر اسے دیکھا۔۔ اس نے بھی لمحے بھر کو مڑ کر قبرستان کی جانب دیکھا تھا۔۔ جانے اس قبرستان سے نکلتے وقت ہمیشہ وہ ایک بار پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا کرتا تھا۔۔ اسے پتا تھا کہ یہ ایک لمحہ۔۔ یہ پیچھے مڑ کر دیکھنے والا ایک لمحہ بہت اذیت ناک

PDF NOVEL BANK

ہوا کرتا تھا۔۔ اسے اس بات کا علم تھا۔۔ لیکن وہ پھر بھی مجبور تھا۔۔ کچھ چیزوں پر انسان کا اختیار کبھی نہیں ہوا کرتا۔۔

”انسان قبول نہیں کیا کرتے بچے۔۔“

اس نے زخمی ہاتھ کی ہتھیلی نگاہوں کے سامنے کی۔ اس ہتھیلی پر وہ تین سالس آج بھی سلگ رہا تھا۔ ایک پل کو چہرہ موڑ کر اس نے دوبارہ پیچھے دیکھا تھا۔ حبیبہ کی نم آنکھوں میں نمی اب کہ واضح ہونے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور اگر کبھی کوئی انسان تمہیں قبول نہ کرے تو بچے۔۔ اللہ کی جانب پلٹ جانا۔۔ وہ کبھی ”تمہیں دھتکارے گا نہیں۔۔ وہ کبھی تمہیں مایوس نہیں کرے گا۔۔ وہ کبھی تمہیں بھولے گا نہیں۔۔ وہ کبھی تمہیں۔۔“

PDF NOVEL BANK

اس نے چہرہ واپس پھیرا۔ حبیبہ کی نم آنکھوں سے برستے آنسو جا بجا اس کے چہرے پر گرنے لگے تھے۔

وہ کبھی تمہیں گمراہ نہیں کرے گا۔ میں دعا کرونگی کہ وہ تمہیں کھف کی سی پناہ میں "رکھے۔"

اس نے بڑھتے قدموں کی دھول کے ساتھ حبیبہ کو آخری دفعہ خدا حافظ کہا تھا۔ اس کے ٹیبل پر رکھی، قدیم زرد اوراق پر اک غزل تحریر تھی۔ بہتی ہوا سے پھڑپھڑاتے وہ اوراق بہت سے لفظ واضح کرنے لگے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novels.com

میں محبت کرتا ہوں آپ سے ماں۔۔

میں یاد کرتا ہوں آپ کو ماں۔۔

میں روتا ہوں۔۔

میں ایک چھوٹا بچہ ہوں۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میں ایک چھوٹا بچہ تھا۔۔

میں نے ڈھونڈا تھا آپ کو۔۔

اس تاریک کہفتلے۔۔

لیکن آپ کھو گئیں مجھ سے۔۔

اس دنیا کی ظالم روایات میں۔۔

میں ڈھونڈتا ہوں اب بھی۔۔

اس آخری لمس کو۔۔

کہ کہانی۔۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

رک سی گئی ہے۔۔

اس لمس کے احساس تلے۔۔

لیکن پھر میں نے۔۔

پایا اسے۔۔

جو کھو گیا تھا مجھ سے۔۔

اس تاریک کہفتلے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کہ وہی تھا۔۔

ہمیشہ سے میرا ساتھی۔۔

میرا مددگار۔۔

میرا راستہ۔۔

میرا سہارا۔۔

میرا قرآن۔۔

معاذ بڑا ہو گیا تھا۔۔ الفاظ زندہ ہو گئے تھے۔۔ کہانی اپنے انجام کو پہنچنے لگی تھی۔۔ کھف
روشن ہو گیا تھا۔۔ بجھتی امید مہک اٹھی تھی۔۔ لمس محسوس ہونے لگا تھا۔۔ بنجر دل،
جینے لگا تھا۔۔ وہ اللہ کی جانب پلٹنے لگا تھا۔۔

میں دعا کرونگی کہ وہ اس کھفتلے کبھی تمہیں تنہا نہ کرے۔ تم کبھی اس تاریکی کا حصہ
نہ بنو، جس کا یہ دنیا خاصہ ہے۔۔ میں تمہارے لیے اس آخری زندہ لمحے تک دعا کرتی
"رہونگی معاذ۔۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ میں پلٹنے والی ہوں اپنے رب کی جانب۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

حبیبہ اب تک بول رہی تھیں۔ شام کی سیاہی میں ان کی وہ نرم آواز بکھرنے لگی تھی۔ اس نے قدم آگے بڑھائے اور گاڑی میں آ بیٹھا۔ اسے اب صرف اس کا سامنہ کرنا تھا، جس کے رو برو ہونے سے وہ خوفزدہ ہو رہا تھا۔ حبیبہ مر گئی تھیں لیکن رابیل۔۔۔ رابیل زندہ تھی۔۔۔ اور اسے اسی زندگی کی جانب دوبارہ لوٹنا تھا۔

اولدینکے

visit for more novels:

سلویٰ نے کھانے کے برتن سمیٹ کر سنک میں جمع کیئے اور پھر واپس پلٹ آئیں۔ کسی نے بھی ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا تھا لیکن شکر تھا کہ وہ اس کے اصرار کرنے پر کھانے کے لیے ٹھہر گئے تھے۔

”رابیل کو کچھ دنوں کے لیے میرے پاس ہی چھوڑ جائیں بھائی۔“

PDF NOVEL BANK

انہوں نے وقار کی جانب دیکھ کر اتنی آس سے پوچھا تھا کہ وہ اثبات میں سر ہلائے بنا رہ ہی نہ سکے۔

”لیکن وہ یہاں کیسے رہے گی۔۔؟ تم سارا کام اکیلی کیسے کرو گی سلوی“

رامین نے فکر مندی سے پوچھا تو وہ مسکرائیں۔ اس سے پہلی ہی ملاقات میں اس قدر انسیت ہو گئی تھی کہ وہ خود بھی حیران رہ گئیں۔ سلوی بالکل حبیبہ کا پرتو تھیں۔۔ نرم، خوبصورت اور ٹھہری ہوئی۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ٹھیک ہے۔۔ اور ویسے بھی اس کے پیروں میں زخم آئے ہیں۔ زیادہ چل پھر نہیں سکے گی کچھ دنوں تک وہ۔ اچھا ہے وہ تمہارے پاس ہی رہ لے۔۔ کوئی مسئلہ نہیں لیکن ”وہ۔۔ وہ خود یہاں رہنا چاہتی ہے۔۔؟ پوچھا تم نے اس سے۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

عابد کے خاموشی سے کھڑے رہنے پر وقار نے ہی بات آگے بڑھائی تھی۔ سلومی نے سر جلدی سے اثبات میں ہلایا تھا۔

جی میں نے پوچھا ہے اس سے۔۔ اسے کوئی اعتراض نہیں۔۔ لیکن اگر عابد بھائی "صاحب کو کوئی اعتراض ہے تو کوئی با۔۔"

نہیں۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔ اچھا ہے وہ کچھ دن یہاں رہے گی تو بار بار وہ باتیں یاد کر کے پریشان نہیں ہوگی۔۔ رہ لے بھلے وہ یہاں۔۔ مجھے کوئی اعتراض

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھے تو رامین نے بھی مسکرا کر سلومی کو گلے لگایا۔ پھر آگے بڑھ گئیں۔ اب ردا اور شزا اس سے بغل گیر ہو رہی تھیں۔ سب سے آخر میں وہ وقار کے ساتھ دروازے تک آئیں۔ سب کو خدا حافظ کہہ کر کے وہ واپس پلٹیں۔ کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا۔ رابیل سو رہی تھی۔ اچھا تھا وہ زیادہ سے زیادہ آرام کرتی۔ آہستہ سے دروازہ بند کر کے وہ واپس مڑیں اور کچن کی جانب چلی آئیں۔ جلدی جلدی برتن

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

دھو کر، کچن صاف کیا اور پھر قریباً آدھے گھنٹے بعد اب وہ لاؤنج میں جائے نماز پچھاتیں۔
عشاء کی نماز پڑھنے لگی تھیں۔ ایک پل کو فکر مند سی نگاہیں گھڑی کی جانب پھیریں۔

ساڑھے دس بج رہے تھے۔ جانے وہ کہاں تھا۔۔؟ ابھی تک آیا کیوں نہیں تھا۔ اب تو انہیں بھی پریشانی ہو رہی تھی۔ پھر ذہن جھٹک کر نیت باندھی۔۔ فرض پڑھنے کے بعد وہ سنتوں کے رکوع ہی میں جھکی تھیں کہ یکلخت دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ پھر کسی کے قدموں کی بھاری چاپ۔۔ انہیں اس کے انداز کی پہچان تھی۔ وہ آکر آہستہ سے صوفے پر بیٹھا۔۔ یونہی گردن گھما کر گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔

اسی اثناء میں انہوں نے سلام پھیر کر سکون سے چہرہ اس کی طرف موڑا۔ وہ صوفے کی پشت سے سرٹکائے، آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔ ان کی نگاہ اس کے زخمی ہاتھوں پر پڑی۔ پھر وہ سر ہلاتی اٹھیں۔ فرسٹ ایڈ باکس ساتھ لیتی اس کے برابر آ بیٹھیں۔ ان کے بیٹھنے پر اس نے چونک کر آنکھیں کھولی تھیں۔

"جب زخمی ہوتے ہیں ناں تو، زخم پر مرہم رکھنے کا بھی سامان کرتے ہیں۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

انہوں نے اس کا ہاتھ لے کر زخم صاف کرنا چاہا تو اس نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔
سلوی نے لمحے بھر کو حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔"

"مجھے پتا ہے تم ٹھیک ہو۔ تم معاذ ہو۔۔ تمہیں کیسے کچھ ہو سکتا ہے۔۔؟"

انہوں نے ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ لینے کے ہاتھ بڑھایا تو اس نے گہرا سانس لے کر
اب کہ ہاتھ بالکل پیچھے کر لیا تھا۔

"خود کر لوں گا میں۔۔ بس آپ کو دیکھنے آیا تھا۔ وہ کیسی تھی۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس نے براہ راست سلومی کی جانب دیکھنے کے بجائے، نگاہیں سامنے جمائے ہی پوچھا تھا۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر سمجھتے ہوئے، فرسٹ ایڈ باکس بند کیا۔ پھر آگے بڑھ کر اسے درمیانے ٹیبل پر رکھا۔

”ٹھیک ہے وہ۔۔“

”زخم کافی گہرے آئے تھے اسے۔۔“

visit for more novels:

اس نے کان کی لو کھجا کر لہجہ حتی الامکان سرسری رکھا تھا۔ وہ اس کے اس انداز پر مسکرائی تھیں۔

”تمہیں اگر اس کے زخموں کی پرواہ ہوتی تو ضرور اسے دیکھنے ایک دفعہ اس پورے دن“
”میں آتے لیکن تم تو غائب رہے۔۔“

PDF NOVEL BANK

ان کی چوٹ پر اس نے تیزی سے گردن گھما کر انہیں دیکھا تھا۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ بے حد سنجیدہ نگاہوں سے۔۔

"مجھے کچھ کام تھا۔۔"

"کام رابیل سے زیادہ ضروری تھا۔۔؟"

"تو کیا چھوڑ دیتا ان کو۔۔؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یکدم ہی اس کی آواز بلند ہوئی تھی۔ سلویٰ نے بے ساختہ پلٹ کر کمرے کے بند دروازے کی جانب دیکھا تو وہ بری طرح چونکا۔ نگاہیں بند دروازے پر پھسلیں۔۔ ساکت پتلیوں میں جنبش ہوئی۔۔ لگے ہی پل اب وہ سلویٰ کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا کوئی ہے کمرے میں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”راہیل سو رہی ہے۔۔“

اور وہ بے ساختہ ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ بے یقین نگاہوں سے سلویٰ کی جانب دیکھا۔

”وہ۔۔ وہ گھر نہیں گئی اپنے۔۔؟“

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
اس کے حیران ہونے پر بھی سلویٰ سکون سے بیٹھی رہی تھیں۔ پھر گہرا سانس لیا۔۔
گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

نہیں۔۔ میں نے اسے یہیں روک لیا۔ اس کے پیروں میں کافی زخم آئے ہیں۔ زیادہ“
چلنے پھرنے سے تکلیف ہوگی۔ اور میں بھی چاہتی تھی کہ کچھ دن وہ میرے پاس رک جائے۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مزے سے کہہ کر اس کا چہرہ دیکھا۔ وہ یکلخت ہی بے چین ہوا تھا۔ اس نے سارے راستے خود کو راضی کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ رابیل سے ملنے ضرور جائے گا۔ لیکن کچھ تھا۔۔۔ کچھ تھا جو آڑے آ رہا تھا۔۔۔ گریز۔۔۔ گزرا واقعہ۔۔۔ یا وقت پر اس کے لیئے نہ پہنچ پانا۔۔۔ پتا نہیں ان میں سے کونسی وجہ غالب تھی۔۔۔ لیکن اس کا سامنہ کرنا مشکل ہو رہا تھا اس کے لیئے۔ گہرا سانس لے کر اس نے سلویٰ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟ بہت مضبوط ہوناں تم تو۔۔۔ کسی کی پرواہ نہیں۔۔۔ بھاڑ میں جاؤں سب۔۔۔" تو پھر۔۔۔ جاؤ۔۔۔ چلے جاؤ۔ وہ رہا دروازہ۔ رابیل سے مت ملو۔ لگتی ہی کیا ہے ویسے بھی وہ تمہاری۔۔۔ تمہارے لیئے تو، تمہاری دشمنیاں زیادہ اہم ہیں۔۔۔ باقی سب تو ویسے بھی "گھاس چرنے آئے ہیں تمہاری زندگی میں۔۔۔"

معصومیت سے ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر کہا تو اس نے آنکھیں پوری کھول کر ان کے ایسے انداز کو دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

بند کردو اب خود کو ہر وقت فولاد ظاہر کرنا۔ جب ٹھیک نہیں ہو تو، کہو کہ تم ٹھیک " نہیں ہو۔ جب وہ اچھی لگتی ہے تو کہو کہ وہ اچھی لگتی ہے۔ جب ہاتھ پر زخم آنے سے "تکلیف ہوتی ہے تو کہو کہ تکلیف ہوتی ہے۔ ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا شعراوی۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ عین اس کے مقابل۔۔

یہ دنیا اسی بات پر یقین کرتی ہے، جس پر آپ اسے یقین دلاتے ہو۔ آپ خود کو " حیوان ظاہر کرو گے تو یہ آپ کو حیوان تسلیم کرے گی۔ آپ خود کو فولاد ظاہر کرو گے تو یہ اپنا سارا بوجھ آپ پر ڈال کر کمر توڑ دیگی آپکی۔ آپ اسے بتاؤ گے کہ آپ اچھے ہو، تو یہ آپکی اچھائی کا فائدہ بڑی کمینگی سے اٹھائے گی۔۔ اسی لیے۔۔ خود کو وہ ظاہر کرنا بند کرو جو تم نہیں ہو۔ انسان کا ظاہر و باطن برابر ہو جائے تو بہت سی آزمائش ویسے ہی سمٹ جاتی ہے۔ بیک وقت اتنے بوجھ کے ساتھ رہنا بند کرو اور اگر ہمت ہے تو جاؤ۔۔ چلے جاؤ "اسے بغیر دیکھے۔۔

PDF NOVEL BANK

ایک آخرہ نگاہ اس پر ڈالی اور پھر نیچے جائے نماز کی جانب چلی آئیں۔ وہ تو اپنی جگہ ہی ساکت ہو گیا تھا۔ سلومی کے الفاظ نے اس کے سامنے چھائی دھند ہاتھ سے صاف کر دی تھی۔ اور اب وہ اپنے نفس کے آئینے میں خود کو بہت وضاحت سے دیکھ رہا تھا۔ پھر ایک نگاہ اٹھا کر اس بند دروازے پر ڈالی۔ کیا وہ اسے دیکھے بغیر جا سکتا تھا۔؟ کیا واقعی۔۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے بے حد آہستگی سے کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔ پھر بنا چاپ پیدا کیئے اندر چلا آیا۔ جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، اب وہ اس کے بیڈ کے برابر میں کھڑا، اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ سو رہی تھی۔ چہرے پر خشک آنسوؤں کے نشان اب تک ثبت تھے۔ کتھنی بال، آدھے تکیے پر پھیلے تھے اور کچھ اس کے چہرے پر۔۔ اس نے جیکٹ کی جیب میں اڑسی مٹھی بند کی۔ ابھی اس کے چہرے کو بالوں سے آزاد کرنے کا مطلب تھا اسے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

جگانا۔۔ اور وہ اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پھر بیڈ کے ساتھ رکھی کرسی پر آہستہ سے بیٹھا۔ یونہی خاموش نگاہوں سے اسے دیکھے گیا۔ بار بار نگاہوں کے سامنے اس کا وہ بے حجاب، بکھرا سا حلیہ سامنے آتا تھا۔ تکلیف سوا ہوتی تھی۔ اس کا ارتکاز تھا یا کیا۔۔ کہ وہ گہری سی نیند میں بھی کسمسائی تھی۔۔ اس نے احتیاط سے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔۔

رابیل نے بھاری پلکیں جدا کیں۔ دھندلا سا معاذ دکھائی دیا۔ اس نے ایک دو بار آنکھیں جھپکیں۔ اسے شاید وہ وہم لگ رہا تھا۔۔ گمان۔۔ یا شاید اس کا خیال۔۔ اس نے اسی کیفیت میں ہاتھ آگے بڑھایا تو معاذ نے بے ساختہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اور اس کے لمس پر اب کہ وہ پوری طرح سے بیدار ہو گئی تھی۔

”معاذ۔۔“

PDF NOVEL BANK

اسکے لب بے آواز ہلے تھے۔ اس نے ان بے آواز ہلتے لبوں کی جانب دیکھا۔ پھر نگاہیں اس کے چہرے تک گڈیں۔ ہلکا سا مسکرایا۔۔ وہ نہیں مسکرا سکی۔ اس کی بائیں آنکھ سے آنسو لڑھک کر تکیے میں جذب ہوا تھا۔ اور وہ اس بار خود کو روک نہیں سکا۔ جیکٹ کی جیب سے ہاتھ نکالتے ہوئے ہلکا سا جھکا۔ اس کے پھسلتے آنسو کو انگوٹھے سے خشک کیا۔ لمحے بھر ہی میں وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب آگئے تھے۔ رابیل سانس روکے دیکھ رہی تھی اسے۔۔ ہاں۔۔ اسے سانسیں روکنا آتا تھا۔۔

”کیسی ہو۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بے حد آہستگی سے پوچھا تھا اس نے۔ رابیل کو اپنی ہر تکلیف بھولنے لگی۔ تاریک کمر، لوگوں کی چبھتی باتیں، پچھلے واقعے کی ذلت۔۔ ہر شے جیسے اس کے سامنے دھول بنتی جا رہی تھی۔

”میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔“

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اس نے خود کو کہتے سنا۔ وہ ہولے سے مسکرایا۔ پھر اسکے سر کے نیچے ہاتھ دے کر اسے اٹھایا اور خود کے کندھے سے اسکا سر ٹکادیا۔ اب وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھا، اسکا سر اپنے کندھے سے ٹکائے تھپک رہا تھا۔ وہ اس خنک سی دنیا میں بے حد نرم گرم سی آغوش تھی۔ رابیل کی آغوش۔۔

"مجھے بہت زخم آئے ہیں۔۔"

visit for more novels:
اس نے بچوں کی طرح کہہ کر بھیگا چہرہ اٹھایا تھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"بہت زخم دے کر آیا ہوں اسے۔۔ جتنے تمہیں لگے ہیں، اس سے زیادہ۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے رابیل کے ترچہرے کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا تو اس نے بے ساختہ ہی اپنے چہرے پر رکھے اس کے ہاتھوں کو نگاہوں کے سامنے کیا۔ پھٹی جلد اور سخت ہاتھ۔۔ اس نے اسکی ہتھیلی پر اپنے نرم سے ہاتھ پھیرے تھے۔

میں نے منع کیا تھا ناں کہ خود کو کوئی زخم لگوا کر مت آنا۔ پھر بھی باز نہیں آئے۔۔۔

وہ اس کے زخمی ہاتھوں کو اپنے نرم ہاتھوں سے چھوتی شکوہ کر رہی تھی۔ معاذ ہلکا سا مسکرایا۔۔ پھر اس کے جھکے چہرے کو اٹھایا۔ سرخ دہکتی ناک اور حلق میں جمع ہوتے بہت سے آنسو لیے، وہ مشکل خود کو رونے سے روکے ہوئے تھی۔

جو تمہیں زخم دے گا وہ زخم کھائے گا۔ پھر چاہے اس سب میں معاذ کی جان چلی۔۔۔ جائے۔۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

مضبوطی سے اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہتا وہ یکدم ہی اسے بہت سا مان دے گیا تھا۔
رابیل کی آنکھ سے آنسو ٹوٹا تھا۔

”بہت ظالم ہو تم۔ ایسی باتیں کرتے ہوئے دل نہیں کانپتا تمہارا۔۔؟“

اس کے سوال پر اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلا کر اس کے رخساروں پر لڑھکتے
آنسو، اپنی جیکٹ کی آستین سے صاف کیئے۔ وہ کوئی بھی پس و پیش کیئے بغیر بیٹھی رہی۔
پھر نم پلکیں ایک دوسرے سے جدا کر کے اسے دیکھا۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
معاذ کی ناک پر ہلکے سے کٹ کی صورت ایک زخم تھا اور ہونٹ کا کنارہ بھی ہلکا سا پھٹا
ہوا تھا۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں ارحم کی کال کے بارے میں۔؟ بھروسہ نہیں تھا تمہیں۔
”مجھ پر۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اس کی پیشانی پر نہ ہی کسی قسم کے بل تھے اور نہ ہی لہجے میں طیش تھا۔ وہ بے حد آرام دہ سے انداز میں بات کر رہا تھا۔ رابیل نے اس کے سوال پر بہت سا تھوک نگلا تھا۔ پھر آنکھیں رگڑیں۔۔

"تم ڈانٹو گے تو نہیں۔۔؟"

اسکے پوچھنے پر معاذ کا ارتکاز کچھ اور نرم ہو چلا تھا۔

visit for more novels:

"نہیں ڈانٹوں گا۔۔ بتاؤ۔ مجھے کیوں آگاہ نہیں کیا تھا۔؟"

میں اس سے پہلے خود بات کرنا چاہتی تھی۔ مجھے لگا تھا کہ وہ بات سے مان جائے گا۔ میں جھگڑا، فساد نہیں چاہتی تھی معاذ اسی لیے میں شزا کو لے کر اس کے بلانے پر وہاں چلی گئی۔ اور میں کسی اور جگہ جاتی بھی نہیں لیکن اس نے ہمیں اپنے گھر بلایا تھا۔ ہمیں لگا کہ گھر سے زیادہ محفوظ جگہ کوئی نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے ہم چلے گئے۔ مجھے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

نہیں پتا تھا کہ وہ یہ سب پلین کر کے بیٹھا ہوا ہوگا۔۔۔ مجھ سے غلطی ہوگئی۔۔۔ مجھے
 ”وہاں نہیں جانا چاہیئے تھا۔۔۔ مجھے تمہیں یا پھر بابا کو بتانا چاہیئے تھا۔۔۔“

وہ کہہ کر خاموش ہوئی تو معاذ نے گہرا سانس لیا۔ پھر اسکے جھکے سر کو دیکھا۔ وہ بار بار
 لب کاٹتی، انگلیاں باہم پھنسا کر کھول رہی تھی۔ کیا وہ اسے ڈانٹ سکتا تھا۔۔۔؟ اوں
 ہوں۔۔۔

”اچھا اب ادھر دیکھو۔۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے نرمی سے کہنے پر اس نے جھکا سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ سرمئی آنکھیں اس سے
 بے حد نرم لگ رہی تھیں۔ نرم اور خوبصورت۔۔۔

نا محرم ہر حال میں نا محرم ہوتا ہے رابیل۔ وہ چاہے اپنے گھر میں بلائے یا لوگوں سے
 بھرے مجمعے میں۔ آپ نے وہاں نہیں جانا۔ آپ نے اس سے نہیں ملنا۔ اگر ملنا بھی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہے تو بھائی، شوہر یا بابا کو ساتھ لے کر جانا ہے۔ اس سے بات، ان کے سامنے کرنی ہے۔ وہ اگر ان کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتا تو بھاڑ میں جائے۔۔ آپ کو پلٹ کر اس سے ہمدردی جتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر چاہے وہ نمازی پرہیزگار انسان ہو یا گناہ گار۔۔ وہ ہر حال میں مرد ہے۔۔ اور مرد کی کمینگی کے بارے میں عورت کو جتنا علم ہوتا ہے، اس سے کہیں زیادہ وہ لا علم ہوتی ہے۔ میں ایک مرد ہوں لیکن میں اس کی حقیقت بتا رہا ہوں تمہیں۔ مردوں سے اکیلے یا پھر نا محرم کے بغیر ملنے میں، اس "مرد کا نہیں عورت کا نقصان ہے۔ اپنے آپ کو ہر نقصان سے بچاؤ ہوں۔۔"

visit for more novels:

اس نے بہت سخت باتیں خلاف معمول بہت نرم لہجے میں کہی تھیں۔ نہیں تو اس کا انداز اکثر دو ٹوک، سپاٹ اور سرد ہوا کرتا تھا۔ رابیل نے سمجھ کر جلدی سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔ پھر اسے دیکھا۔

"میں آئندہ کبھی بھی ایسے نہیں کرونگی۔۔"

PDF NOVEL BANK

"اچھی بچی ہو تم۔ مجھے پتا ہے تم آئندہ کبھی ایسے نہیں کرو گی۔"

"تم نے اپنے زخموں پر پٹی کیوں نہیں باندھی۔۔؟"

اس نے اس کا ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا تو معاذ نے بیزار ہو کر ماتھے پر گرتے بال پیچھے کیئے۔
پیشانی واضح ہونے پر رابیل نے دیکھا کہ وہاں بھی ابرو کے پاس بہت سے کٹ لگے
ہوئے تھے۔ یا اللہ ایک تو یہ لڑکا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "میں ٹھیک ہوں ایسے ہی۔۔"

ایسے ہی کیسے ٹھیک ہو تم۔۔! اتنے زخم آئے ہیں۔۔ اتنے کٹ لگے ہوئے ہیں۔ رکو میں "
"لاتی ہوں دوائی۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور وہ جو یکدم ہی بیڈ سے اپنے پیر نیچے اتارنے لگی تھی، معاذ نے اس کے پیر پکڑ کر دوبارہ بیڈ پر رکھے۔

بیٹھی رہو یہیں۔ تمہارے پیر زخمی ہیں ابھی، زیادہ چلنا پھرنا ٹھیک نہیں ہے تمہارے " "لیئے۔۔

"لیکن یہ زخم۔۔"

میں نے کہا ناں کہ ٹھیک ہوں میں۔ جسمانی زخموں کی عادت ہوتی ہے ہم جیسے لوگوں کو۔ بہت سے کٹ بیک وقت جسم پر لگے ہونے کے بعد بھی انتہائی نارمل زندگی گزار رہے ہوتے ہیں ہم۔ کچھ فرق نہیں پڑتا اس سے۔ فرق ان زخموں سے پڑتا ہے جو نظر نہیں آتے اور پھر بھی تکلیف دیتے ہیں۔ یہ زخم بھر جاتے ہیں۔ ان کی فکر مت کیا "کرو۔۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے آرام سے کہہ کر اسے دیکھا تھا۔ ہاں اب وہ کچھ کچھ پہلے جیسا معاذ لگ رہا تھا۔

”زخموں کی عادت کیسے ہو سکتی ہے کسی کو۔۔“

”دیکھو ناں مجھے۔ سامنے ہی تو بیٹھا ہوں تمہارے۔۔“

مسکرا کر ہلکا چھلکا سا کہا لیکن رابیل نہیں مسکرا سکی۔ اسے پتا نہیں کیوں اس کی یہ بات ہمیشہ تکلیف دیا کرتی تھی۔ اپنے زخموں کو نظر انداز کر کے اندیکھے زخموں کی تکلیف

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com۔۔ والی بات۔۔ برداشت کرنے

”ایسا نہیں ہوتا معاذ۔۔“

اس کی سرمئی آنکھوں کو دیکھتی رابیل کی نگاہیں جانے کیوں نم ہوئی تھیں۔ اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

”اچھا۔۔ پھر کیسا ہوتا ہے۔۔؟“

اس نے مسکرا کر ابرو اچکاتے ہوئے سوال کیا تھا۔ وہ اس پر کوئی بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا، وہ پہلے ہی ایک حادثے کا شکار ہوتے ہوئے بچی تھی۔ وہ اس سے کوئی بھاری مکالمے نہیں کرنا چاہتا تھا۔

زخم جسمانی ہوں یا روحانی، تکلیف ایک سی ہوتی ہے۔ بس جس کا گھاؤ زیادہ گہرا ہوتا ہے اس کی افیت غالب آجاتی ہے۔ تمہیں جسمانی زخم اسی لیے زیادہ تکلیف نہیں دیا کرتے، کیونکہ تم تو روح پر لگے گہرے زخموں ہی سے اپنے وجود کو اب تک آزاد نہیں کر پائے ہو۔

اسکی بات پر وہ چونکا تھا۔ ہمیشہ کی طرح۔۔ یوں لگتا تھا کہ وہ کوئی چھوٹی بچی ہے۔ اس سے بات چھپاؤ گے یا پھر گول کر جاؤ گے تو وہ بھی اس پر توجہ نہیں دے گی لیکن

PDF NOVEL BANK

ایسا۔۔ نہیں۔۔ ہوتا۔۔ تھا۔ وہ غیر معمولی طور پر ذہین تھی۔ جن باتوں کو اس نے اس سے چھپایا تھا، رابیل نے ہر وہ بات اس کے منہ پر کہہ کر کے اسے حیران کیا تھا۔ بالکل ویسے ہی جیسے وہ ابھی حیران ہو رہا تھا۔ پھر نجل ہو کر سر کھجایا۔۔

"چھوٹی سی ہو۔۔ اتنی بڑی باتیں مت کیا کرو۔۔"

"تم زخمی ہونا۔۔؟"

اور اب اسے پتا تھا کہ وہ صرف جسمانی زخموں کی بات نہیں کر رہی تھی۔ کوئی اس لڑکی کو بتائے کہ وہ ایسی باتیں کر کے معاذ کو خوفزدہ کیا کرتی تھی۔ اس نے گہرا سانس لے کر چہرہ اٹھایا۔۔ پھر تھکن زدہ سا مسکرا دیا۔۔

"ہاں۔۔"

PDF NOVEL BANK

"بتاتے کیوں نہیں ہو پھر۔۔؟"

"کیا بتاؤں۔۔؟"

"یہی کہ تم تکلیف میں ہو۔"

اس کے جواب پر وہ چند پل ویسے ہی اسے دیکھتا رہا تھا۔ کہف کی دیواروں کے درمیان اتنے عرصے سے قید رہنے کے بعد، وہ اسے جاننے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"اتنی مشکل باتیں مت سمجھو۔۔ بھول جاؤ۔"

"تم رونا چاہتے ہو ناں۔۔؟"

PDF NOVEL BANK

اس کے گلابی ارتکاز کو دیکھتے وہ بہت دھیرے سے بولی تھی۔ معاذ نے آنکھیں لمحے بھر کو موند کر کھولیں۔

”رونے سے کیا ہوگا۔۔؟“

”تمہارا دل ہلکا ہو جائے گا۔ تم پر سے برسوں کا بوجھ اتر جائے گا۔ تم رو لو۔۔ میں تمہارا“
”ہر آنسو صاف کر لوں گی۔ میرے سامنے اپنے اصل کے ساتھ آنے سے مت گھبرایا کرو۔“

اس کے دل پر جما سالوں کا بوجھ اسکی باتوں سے پگھل کر گرنے لگا تھا۔ آنکھیں جانے
کیوں بھیگنے لگی تھیں۔

”میں اسے مارنے گیا تھا۔“

اس نے گہرا سانس لے کر کہنا شروع کیا۔ ہاں۔۔ وہ اب اس بوجھ سے تھک گیا تھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میں اسے موت کے گھاٹ اتارنے گیا تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں اس کی جڑ " ہی کاٹ کر پھینک دوں گا۔ میں۔۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ اس سب کے بعد میں تمہیں "آزاد کر دوں گا۔ تم میرے جیسے آدمی کو ڈیزور نہیں کرتی لیکن۔۔

اس نے کانپتی سانس اندر کو کھینچی۔ پھر گلابی نگاہیں اٹھا کر رابیل کو دیکھا۔ وہ بمشکل سانس روکے اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے اسے سن رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "لیکن میں اسے نہیں مار سکا۔"

اس نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر، شکستہ سا تاثر زائل کرنے کی کوشش کی تھی۔

میرے ہاتھ کانپ گئے تھے۔ میں ایک جان لینے کے درپے تھا لیکن مجھے حبیہ اور رابیل " کبھی بھی انسان سے حیوان بننے نہیں دیتیں۔ ماں کے آخری لمس نے مجھے ہمیشہ کچھ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بھی انتہائی کرنے سے باز رکھا اور تمہارے آنسوؤں نے ایک بار پھر سے مجھے پیچھے دھکیل دیا۔ میں اسے قتل نہیں کر سکا۔ میں واپس آگیا۔۔

اس نے جلتی آنکھیں ہتھیلیوں سے رگڑی تھیں۔ رابیل نے ہاتھ آگے بڑھا کر، اسے خود کے کندھے سے لگایا تھا۔ پھر دوسرا ہاتھ بھی اس کے گرد لپیٹا۔ اس کی اپنی آنکھیں بھی بے اختیار ہو کر برسے لگی تھیں۔ اس کی تکلیف اپنی تکلیف سے زیادہ اذیت دیا کرتی تھی۔

تم مضبوط ہو۔۔ تم نے بہت کچھ سہا ہے۔ تمہارا بھی آنسوؤں پر اتنا ہی حق ہے جتنا "کسی عام انسان کا۔۔"

گیلی سانس اندر کو کھینچ کر اس نے معاذ کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا تھا۔ پھر وہ آہستہ سے اس سے الگ ہوا۔ بازو سے آنکھیں رگڑ کر صاف کیں۔ مسکرا کر اسے دیکھا۔۔ اب کہ

PDF NOVEL BANK

اس کی مسکراہٹ دھلی دھلائی سی تھی۔۔ اجلی۔۔ کسی بھی قسم کے بوجھل پن سے پاک۔۔ راہیل بھی اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

”پہلے میں بابا کے فیصلے سے متفق نہیں تھا لیکن اب ہوں۔۔“

اسکی بات پر اس نے نا سمجھی سے ابرو سکیڑے۔۔

”کون سے فیصلے سے۔۔؟“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رخصتی والے فیصلے سے۔ مجھے یہی مسئلہ تھا کہ تم ہمارے گھر میں آکر سارے نظام کو درہم برہم کر دو گی، کیونکہ کام تو کرنا آتا نہیں ہے تمہیں۔ نہ ہی گھر سنبھالنے کا کوئی تجربہ ہے۔ اسی لیے میں چاہتا تھا کہ تم کچھ وقت اپنے گھر ہی رہ کر یہ سب سیکھ لو لیکن اب۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ مسکرایا تھا۔ رابیل کی پیشانی پر آہستہ آہستہ ناگوار لکیریں ابھرنے لگی تھیں۔

اب میں چاہتا ہوں کہ تم ضرور ہمارے گھر آؤ۔ وہیں رہو۔۔۔ سب کچھ درہم برہم " کردو۔۔۔ میں سب چیزوں کو اپنی جگہ پر دیکھ دیکھ کر اکتا چکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب کوئی آکر ہماری خاموش زندگیوں کو اپنی آگورڈ سی ہنسی سے بھر دے۔۔۔ اور تم سے زیادہ "اچھے سے یہ کام اور کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔

اور اب کہ رابیل کے ماتھے پر نگوار لکیروں کا پورا جال واضح ہونے لگا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں اب اتنی بھی پھوہڑ نہیں ہوں۔۔۔"

احتجاج کہا۔ اس نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی تائید کی تھی۔

"مجھے پتا ہے کہ تم کتنی سگھڑ ہو۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”میرا مزاق اڑا رہے ہو تم۔؟“

اس نے ہاتھ باندھ کر سنجیدگی سے پوچھا تو اس نے بمشکل اپنی ادتی ہنسی سمیٹی۔

”تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارا مزاق اڑا رہا ہوں۔۔؟“

”ہاں۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہاری اصل پر کوئی تمہارا مزاق اڑائے تو اسکا منہ توڑ دیا کرو۔ پھر آگے والا کبھی بھی تم ”
”پر ہنس نہیں سکے گا۔“

”یہ کونسی منطق ہے۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

اس کے سوال پر اس نے کندھے اچکائے تھے۔

”آزمودہ ہے۔۔ لوگ پھر آنکھیں چھپا کر ساتھ سے گزر جاتے ہیں۔۔“

اور جانے ابھی وہ اور اسے کون سے لٹے سیدھے طریقے بتانے لگا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ ان دونوں نے بے ساختہ دروازے کی جانب دیکھا تھا۔ سلومی نے کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر اندر جھانکا۔ ان دونوں کے چہروں پر سکون بکھرا دیکھ کر وہ خود کو مسکرانے سے روک نہیں سکی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے پتا ہے کہ تم دونوں نے کھانا نہیں کھایا ہے۔ میں نے بھی نہیں کھایا اور اب ”
بہت بھوک لگ رہی ہے۔ اسی لیے میں نے کھانا گرم کر دیا ہے۔۔ کھانا پسند کریں گے
”آپ دونوں۔۔؟“

PDF NOVEL BANK

آنکھیں جھپکا کر پوچھا تو رابیل مسکرائی۔ پھر اثبات میں سر ہلایا۔ معاذ کا بھی رد عمل کچھ اسی طرح کا تھا۔

"باہر آؤ گے یا پھر کھانا یہیں لگا دوں۔۔؟"

"مجھے باہر جانا ہے۔۔ کمرے میں لیٹے لیٹے طبیعت بہت بوجھل ہو رہی ہے میری۔"

رابیل نے اکتا کر کہا تو سلویٰ نے بے ساختہ معاذ کی جانب دیکھا۔ پھر نگاہیں اس کے
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"لیکن تمہارے پاؤں زخمی ہیں۔ باہر تک چل کر کیسے آؤ گی۔۔؟"

اور اس نے برا سامنہ بنا کر گرا سانس لیا تھا۔ معاذ نے سر ہلا کر اس کے اترے
چہرے کو دیکھا پھر سلویٰ کی جانب گھوما۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”آپ چلیں میں لیتا ہوں اسے۔۔“

”اوکے۔۔ لیکن دھیان سے۔۔“

وہ واپس پلٹیں تو اس نے اٹھ کر اسے کھڑا کیا۔ ”سسی“۔۔ زخم تازہ ہونے کے باعث یکدم ہی اس کے تلوے جلنے لگے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ”درد زیادہ ہو رہا ہے۔۔؟“

اس کے فکر مندی سے پوچھنے پر اس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

”نہیں۔۔ میں ٹھہی۔۔“

PDF NOVEL BANK

لیکن وہ اسے نہیں سن رہا تھا۔ جھک کر اسے ہاتھوں میں اٹھایا تو وہ یکدم گھبرا گئی۔ زور سے پیر جھلائے۔۔

”اتارو مجھے نیچے۔۔ سلویٰ باہر ہیں۔ کتنی بری بات ہے یہ۔۔ اتارو مجھے۔۔“

اس نے پیر جھلانے کے ساتھ ہی اسے کندھے پر یکے بھی مارے تھے۔ لیکن مجال ہے جو معاذ کے کان پر جوں بھی رینگ جاتی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

”چپ رہو۔۔“

”معاذ میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔۔ اتارو مجھے۔۔“

اس نے دانت پیس کر بے حد آہستہ آواز میں کہا تھا۔ ساتھ ساتھ ادھ کھلے دروازے کی جانب بھی دیکھا۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

”بالکل نہیں۔۔“

! مزے سے سرنفی میں ہلایا تو رابیل کو رونا آنے لگا۔ یہ بدتمیز انسان۔۔

”شرم آتی ہے تھوڑی سی۔۔“

”نہیں۔۔ شرم تو نہیں آتی۔۔“

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور اس کے ذو معنی جملے پر جہاں وہ سرخ ہوئی تھی وہیں خاموش بھی ہو گئی تھی۔
اگلے ہی لمحے اب وہ اسے لینے لاؤنج کی جانب بڑھ رہا تھا جہاں سلومی کھانا لگا رہی تھیں۔
ایک نظر ان دونوں پر ڈالی۔۔ پھر مسکراہٹ دباتیں، خالی ٹرے لینے کچن کی جانب بڑھ
گئیں۔ دونوں نالائقوں پر کبھی انہیں یونہی بے حد ہنسی آیا کرتی تھی۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

چھ مہینے بعد۔۔

وہ مسجد سے باہر نکل رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی رابیل بھی تھی۔ یہ رمضان کا پہلا عشرہ چل رہا تھا اور اس پہلے عشرے میں تراویح پڑھانے کا ذمہ معاذ نے اپنے سر لیا تھا۔ وہی لڑکا جو اپنا قرآن بھول گیا تھا ایک بار پھر سے مساجد میں کھڑا ہو کر نمازیں پڑھانے لگا تھا۔۔ لوگ اس کے پیچھے نمازیں پڑھنے لگے تھے۔ ان پچھلے چھ مہینوں میں اس نے دن رات ایک کمر کے قرآن کو دوبارہ اپنے اندر زندہ کیا تھا اور اللہ نے اس کی اتنی محنت کا پھل اسے یہ دیا تھا کہ وہ حبیبہ کا خواب پورا کرنے کے قابل ہو گیا تھا۔ اس نے حبیبہ کی دیرینہ خواہش کو عملی جامہ پہنا دیا تھا۔ ہلکا دل اور ہلکے کندھے لیے وہ کافی عرصے بعد جینے لگا تھا۔۔

اس کی ایک بڑی وجہ رابیل بھی تھی۔ وہی تو تھی جس نے اس کے ساتھ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس قرآن کو دہرایا تھا۔ جس نے اس کے ساتھ ہی وہ کھف دیکھا تھا، اس کھف

PDF NOVEL BANK

کو پار کیا تھا، اس کے اندھیروں کو پگھلتے نور میں بدلاتھا۔ ہاں ایک وہی تھی۔۔ جو اس مدہم روشنی کو دوبارہ سے اجاگر کرنے کا حق رکھتی تھی۔ لوگ اب بھی اس کے حجاب پر جملے کسا کرتے تھے۔ لوگ تو اب بھی اسے اپنے لفظوں سے تکلیف دیا کرتے تھے، اس کے بہت سے رشتے داروں نے اس سے محض ایک حجاب کے باعث ملنا چھوڑ دیا تھا۔۔ لیکن وہ اب تک ثابت قدم رہی تھی۔ جو لوگ اسے اللہ کو چھوڑنے پر مجبور کریں۔۔ پھر ایسے لوگوں کی اسے واقعی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ایسے لوگوں کی رضا کے لیے اللہ کو ناراض نہیں کر سکتی تھی۔۔ کیا وہ ایسا کر سکتی تھی۔۔! رہی ساتھ رہنے والی تکلیف تو وہ ہمیشہ ہی رہنی تھی۔۔ کیونکہ یہ دنیا، دنیا تھی۔ یہ دنیا جنت نہیں بن سکتی تھی۔ اس نے بھی ان ساری چبھتی باتوں کے ساتھ مسکرا کر سیکھ لیا تھا۔ وہ بھی پھپھو کو، حبیبہ کی طرح معاف کر کے آگے بڑھ گئی تھی۔ معاذ کسی کو بھی معاف نہیں کر پایا تھا۔۔ شاید اسے ابھی کچھ اور وقت درکار تھا۔۔ وہ جلدی سے معافی پینے والوں میں سے نہیں تھا۔

مسجد سے باہر نکلتے وقت وہ جھک کر اپنے تسے باندھنے لگا تو رابیل نے اسے سر جھکا کر دیکھا۔ اس نے آج کی تراویح میں سورہ کہف شروع کی تھی۔ اور اس کی بھاری گھمبیر

PDF NOVEL BANK

آواز سے رابیل کی سماعتیں اب تک دہک رہی تھیں۔ اس کی نگاہ محسوس کر کے اس نے بے ساختہ ہی سر اٹھایا تھا۔

"کیا ہوا۔۔؟"

"سوچ رہی ہوں تم کتنا اچھا قرآن پڑھتے ہو۔۔"

اس کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔ پھر تسمے باند کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ان کی گاڑی مسجد سے کافی دور پارک تھی۔ یہاں جگہ نہ ہونے کے باعث گاڑیاں وہیں پارک کی جاتی تھیں۔

"ماں بھی یہی کہا کرتی تھیں۔"

PDF NOVEL BANK

اس نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ موسم دن میں گرم رہا کرتا تھا لیکن رات کے اس پہر چلتی ہوا کے باعث ٹھنڈک ہو جایا کرتی تھی۔ اس کا سیاہ عبایا بھی سرسراتی ہوا کے باعث پیچھے کی جانب اڑ رہا تھا۔

قاری اسلام صبحی جیسی آواز ہے تمہاری۔ لہجہ بھی بالکل ویسا ہی ہے۔ عموماً ہمارے " یہاں حفاظ کا لہجہ خالص عربی نہیں ہوتا لیکن تمہارا لہجہ اردو لہجے سے مختلف ہے۔۔۔ " کیوں۔۔۔؟

visit for more novels:
اس نے سیاہ حجاب کے ہالے میں دیکتا چہرہ اس کی جانب پھیرا تھا۔

وہ اس لیے کہ میرے قرآن کے استاد مصر سے تعلق رکھتے تھے۔ میں نے انہی سے "قرآن پڑھا تھا۔ ظاہر ہے پھر ان کا لہجہ تو میرے لہجے میں گھلنا ہی تھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اوہ۔۔ جبھی مجھے ہمیشہ تمہارے بدلے ہوئے لہجے کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ میں کتنی بھی "کوشش کر لوں، تمہارے جیسا نہیں پڑھ پاتی۔۔"

اس نے مسکرا کر مایوسی سے کہا تو وہ بھی مسکرایا۔ ان دونوں کے پرسکون قدم ساتھ ساتھ اٹھ رہے تھے۔ دور کہیں، چلتی ہوا کی نی میں کسی کے آنسو بھی گھلنے لگے تھے۔

ماں بھی یہی کہا کرتی تھیں کہ میں تم جیسا قرآن نہیں پڑھ پاتی۔ کوشش کر لوں تب "بھی نہیں۔۔ لیکن جانتی ہو رابیل۔۔ مجھے ان کا قرآن پڑھنا بہت پسند تھا۔ وہ جس محبت اور خوف سے اسے پڑھا کرتی تھیں شاید میں اس کا مقابلہ کبھی نہ کر سکوں۔ اسے پڑھنے کے لیے لہجے سے زیادہ محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی محبت ہوگی، لہجہ اتنا ہی "سماعتوں میں گھلنے لگے گا۔"

اس کی بات پر وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

PDF NOVEL BANK

”تمہیں تائی سب سے زیادہ کب یاد آتی ہیں معاذ۔۔؟“

اس کے اٹھتے قدم اس سوال پر ساکت ہو گئے تھے۔ وہ بھی اس کے رکنے پر رک گئی تھی۔ پھر اس کے پلٹ کر پیچھے دیکھنے پر وہ بھی پلٹی۔ مسجد کے دروازے پر حبیبہ کا مسکراتا سا ہیولہ دکھائی دے رہا تھا۔ دس سالہ معاذ کے تسمے جھک کر باندھتیں وہ اسے ساتھ ساتھ کچھ نصیحت بھی کر رہی تھیں۔ اس نے اداسی سے اس گزرے منظر کو نگاہوں میں قید کیا تھا۔۔

visit for more novels:

جب بھی میں اس مسجد کا دروازہ پار کرتا ہوں۔ مجھے وہ بہت یاد آتی ہیں۔ جب بھی میں جھک کر اپنے جوتوں کے تسمے باندھتا ہوں، مجھے وہ بہت یاد آتی ہیں۔۔ جب بھی میں۔۔

PDF NOVEL BANK

سلمنے دھندلاتا منظر بکھر نے لگا تھا۔ دس سالہ معاذ اب حبیبہ کا ہاتھ تھامے سڑک پار کرتا مسکرا کر ان سے کوئی بات کر رہا تھا۔ اس نے مسکرا کر اس منظر کو دیکھا اور پھر پلٹ گیا۔ وہ بھی اسکے ساتھ ہی پلٹی تھی۔۔

”اور جب بھی میں سورہ کھف پڑھتا ہوں تب مجھے وہ بہت یاد آتی ہیں۔۔“

اب کہ وہ دونوں مدھم قدم اٹھاتے خاموشی سے چلنے لگے تھے۔ پیچھے فضا میں تحلیل ہوتے حبیبہ کے ہیولے نے لمحے بھر کو پلٹ کر اپنے دونوں بچوں کو دیکھا تھا۔ پھر آنکھوں میں چمکتی نمی لیے، مسکرا کر وہ اس دھوئیں کا حصہ بنتی غائب ہونے لگی تھیں۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

کیا ہوا جو کہانی کا وقت بدل گیا تھا۔ کیا ہوا جو وقت کا مدار اب کسی اور سمت میں سفر طے کرنے لگا تھا۔ کیا ہوا جو وہ قرآن کی جانب واپس پلٹ گیا تھا۔ کیا ہوا جو رابیل نے حجاب سر پر باندھ لیا تھا۔ ان سب باتوں کے ساتھ۔۔ ہمیشہ کہانی کا ایک کردار رلا کر ہی چھوڑتا تھا۔ ان کی کہانی کا وہ کردار حبیبہ تھیں۔۔ کہ جن کی جگہ ان کی زندگیوں کے فریم

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

میں اب تک خالی تھی۔۔ وہ مرگئی تھیں۔۔ لیکن عجب تو یہ تھا کہ وہ پھر بھی زندہ تھیں۔۔ اس کھف کے اندر پناہ لینے والوں سے حسن انجام اور جنتوں کے وعدے کیئے گئے تھے۔۔ کیا اللہ غار والوں کو کبھی تنہا کیا کرتا تھا۔۔؟ اللہ انسان کو تاریکی کے سب سے کمزور لمحے میں بھی نہیں چھوڑتا۔۔ وہ بھلا اس کی خاطر کھف میں پناہ لینے والوں کو تنہا کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔ ہم سب کے گرد کھڑی، دیواریں ہمیشہ ہمیں قید کرنے کے لیے نہیں ہوتیں۔۔ بعض دیواریں کھف کی دیواریں ہوا کرتی ہیں۔۔ انہیں اپنے ارد گرد کھڑا کر لیا کریں۔۔ وہ انسان کو گہری جہنم میں گرنے سے بچاتی ہیں۔۔

visit for more novels:

حبیبہ کا ہیولہ پوری طرح سے فضا میں تحلیل ہو گیا تھا۔۔ معاذ اور رابیل اب تک ساتھ ساتھ چلتے اس منظر سے دور ہوتے جا رہے تھے۔

اسی سیاہ رات میں، صائمہ کسی فٹ پاتھ پر بیٹھیں، ایک روٹی کی خاطر بھیک مانگنے پر!! مجبور تھیں۔ کیونکہ یہی ان کا انجام تھا۔۔ اور شاید ایک گہرے عذاب کا آغاز بھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ختم شد۔۔



visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com